عرفا کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ

قصر عارفان

اثر

مولوی احمد علی

باہتمام

دکتر محمد باقر

[شائع شدہ : اورینٹل کالج میگزین مئی ۱۹۶۵]

معرفی

تذکرۂ **قصر عارفان** کا ایک حصہ پیش خدمت ہے ۔ یہ مولوی **احمد علی** کی تالیف ہے جو حضرت شاہ سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید با صفا تھے اور حیدر آباد (دکن) کے معروف عالم مولوی مسعود علی محوی کے والد تھے ۔

قصر عارفان ۱۲۹۱ ہجری قمری (۱۸۷۴ میلادی) میں ترتیب دیا گیا ۔ اور اس میں آغاز سے لے کر حضرت شاہ سلیمان کے زمانے تک چشتی، قادری، سہروردی اور نقشبندی مشایخ کا تذکرہ موجود ہے ۔

یہ تذکرہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں انیسویں صدی میلادی تک صوفیا اور مشایخ کے حالات جمع کر دیئے گئے ہیں ۔ اور اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ دنیا میں یہ خطی نسخہ منحصر بفرد ہے، جسے ان صفحات میں نقل کیا گیا ہے ۔ میں نے حیدرآباد (دکن) اور تونسہ سے بھی اس کتاب کا کوئی اور نسخہ دریافت کرنے کی کوشش کی، لیکن معلوم ہوا کہ اب اس کا کوئی اور نسخہ موجود نہیں ۔ پھر یہ نسخہ مولوی احمد علی صاحب کے اصل نسخہ سے کتاب کی تکمیل سے چند ماہ بعد یعنی ۱۲۹۳ ہجری قمری ۱۸۷۵ میلادی میں نقل کیا گیا ہے اور کسی وقت ان کے بھائی شیخ علی احمد کی ملکیت تھا ۔ مولوی احمد علی صاحب کی اولاد اس وقت پاکستان میں ہے اور راقم نے ان سے رابطہ پیدا کیا ہے ۔ اس تذکرے کا مکمل متن شایع ہو جائے گا تو مولوی احمد علی صاحب کے مکمل کوائف حیات اس تذکرے کی تفاصیل اور اشاریہ کے ساتھ شایع کئے جائیں گے ۔

محمد باقر

مقدمہ

آنیسویں صدی میں عرفا اور صوفیا کے جو تذکرے مرتب ہوئے ہیں اُن میں زیر نظر کتاب **قصر عارفان** کو اس اعتبار سے اہمیت حاصل ہے کہ اس میں حضرت علی سے لے کر اس صدی تک کے صوفیا اور مشایخ کے حالات جمع کر دئیے گئے ہیں ۔ یہ تذکرہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ دنیا میں یہ خطی نسخہ منحصر بفرد ہے، جسے ان صفحات میں نقل کیا گیا ہے ۔

تذکرے کے مؤلف مولوی **احمد علی** حضرت شاہ **محمد سلیمان*** تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز کے مرید باصفا تھے ۔ اس لئے راقم نے **تونسہ** سے رابطہ قائم کیا تو جناب نظام الدین محمود، سجادہ نشین تونسہ شریف نے مجھے یہ جواب دیا :

---

* حضرت شاہ محمد سلیمان ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں تونسہ کے مغرب میں واقع موضع گرگوجی میں پیدا ہوئے تھے ۔ آنھوں نے مٹھن کوٹ میں قاضی محمد عاقل کے مدرسہ میں تعلیم پائی اور بعد میں نور محمد مارہروی کے مرید بنے ۔ آنھوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ تونسہ میں گذارا اور یہیں ۷ صفر ۱۲۶۷ھ (۱۲ دسمبر ۱۸۵۰م) کو فوت اور دفن ہوئے ۔ آن کا مقبرہ آن کے مرید محمد بہاول خان ثالث، نواب بہاولپور (۱۸۲۷–۵۲م) نے تعمیر کرایا (مناقب المحبین؛

(بقیہ حاورق صفحہ ب پر)،

"آپ کا مرسلہ خط موصول ہو کر کاشف مافیہا ہوا۔ محبت اور یادآوری باعث مسرت ہوئی۔ خداوند کریم آپ کو خوش رکھے۔ ہمارے پاس یہ کتاب نہیں ہے۔ اس لئے افسوس ہے کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکا"۔

تونسہ میں کوئی نسخہ دریافت نہ کر سکنے کے بعد یہ کوشش جاری رہی کہ مؤلف کے اخلاف میں سے کسی صاحب سے رابطہ قائم کر کے کتاب کا کوئی اور خطی نسخہ حاصل کیا جائے۔ ۱۹۵۹ء میں محب مکرم ڈاکٹر **محی الدین** قادری زور لاہور تشریف لائے تو ان سے ذکر آیا کہ اگر مولوی **مسعود علی محوی** صدیقی کی اولاد میں سے کوئی صاحب حیدر آباد میں ہوں تو ان سے اس کتاب کے متعلق دریافت کیا جائے۔ کیونکہ میں اب تک مختلف منابع سے یہ معلوم کر چکا تھا کہ محوی صدیقی صاحب مؤلف تذکرہ کے فرزند تھے۔ ڈاکٹر زور صاحب نے حیدرآباد لوٹتے ہی پندرہ مئی ۱۹۵۹ء کو مجھے اطلاع دی:

(بقیۂ پاورقی صفحۂ الف)

خزینۃ الاصفیا، جلد اول، ص ۴۱۵؛ انوارالعارفین؛ قصر عارفان؛ ڈیرہ غازی خان گزیٹیئر (۱۸۹۸)، ص ۵۴؛ بہاولپور سٹیٹ گزیٹیئر (۱۹۰۴)، ص ۴۷؛ خاتم سلیمانی؛

Phillott, D.C., *Note on the shrine of Taunsa (JASB,* 1908, *pp.* 21—29*)*;

Griffin and Massey, *Chiefs and Families of note in the Panjab, ii,* 338.

Rose, H.A. , *Glossary of the Tribes and Castes of the Panjab and North-West Frontier Province, i, pp.* 602-3.

''آپ کے ارشاد کے مطابق مسعود علی محوی صدیقی صاحب کے فرزند رشید احمد صاحب سے ایک خط متعلقہ تفصیلات پر مشتمل بھجوا چکا ہوں،، -

اور رشید احمد صاحب نے ۱۲ مئی ۱۹۵۹' کو مجھے حیدرآباد سے لکھا :

''والد مرحوم نے بہت سی کتابوں کی تصنیف و تالیف فرمائی - ان کے منجملہ اپنے خاندانی حالات کے سلسلہ میں مخدوم زادگان فتحپور کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں میرے دادا احمدعلی صاحب اور ان کے بھائی کے تفصیلی حالات ہیں - اگرچہ وہ کتاب اب بہت کمیاب ہے، مگر میں اس عریضہ کے جواب کے بعد اسے دستیاب کر کے آپ کی خدمت میں بھیجنے کی کوشش کروں گا - . . . . . . همارے خاندان کے بہت سے افراد پاکستان میں ہیں . . . . میری بڑی لڑکی راولپنڈی میں ہے اور بریگیڈیئر کرمانی کو بیاهی ہوئی ہے - اگر آپ اس کو خط لکھ دیں تو مناسب ہوگا - کتاب اگر اس کے پاس ہوگی تو فوراً آپ کو مل جائے گی،، -

رشید احمد صاحب نے اپنے مکتوب گرامی میں قصرعارفان کے کسی نسخے کی نشاندهی نہ کی - میں نے آپ کی هدایت کے مطابق آن کی صاحبزادی محترمہ مہر کرمانی اور ان کے دادا کے بھائی مولوی علی احمد کے پوتے حمیدالدین احمد صاحب سے پاکستان میں رابطہ قائم کیا - محترمہ مہر نے لکھا :

''میرے پاس مخدوم زادگان فتحپور ہے - جب بھی آپ کو ضرورت ہو آپ منگوا سکتے ہیں - یا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مری جاتے وقت خود تشریف لے آئیں - اس طرح آپ سے ملاقات کا شرف بھی ہمیں حاصل ہو جائے گا'' -

حمید الدین احمد صاحب نے از راہ کرم مخدوم زادگان فتحپور کی دونوں جلدیں بھجوانے کا وعدہ فرمایا، اور **قصر عارفان** کے متعلق لکھا :

''میرے پاس اس کتاب کا کوئی اور نسخہ نہیں ہے - اور نہ اس کے دستیاب ہونے کی امید ہے - تاہم میں کوشش جاری رکھوں گا کہ اگر کسی بھائی یا عزیز کے ہاں کوئی نسخہ ہو تو وہ جناب کے محصلہ نسخے سے تقابل کے کام آ سکے - میرے دادا مولوی علی احمد صاحب مرحوم کی ایک Oil painting کافی بڑے سائز کی ہمارے مکان موقوعہ حیدآباد دکن میں آویزاں تھی اور شاید اب بھی ہو - میں نے اپنے منجھلے بھائی سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کی ایک نقل روانہ فرمائیں'' -

اس سے تھوڑے ہی عرصے کے بعد رشید احمد صاحب نے **مخدوم زادگان فتحپور** کی دونوں جلدیں از راہ کرم بھجوا دیں جن سے مؤلف کے حالات مرتب کرنے میں مدد ملی - لیکن مؤلف یا ان کے بھائی کی تصویر یا **قصر عارفان** کے کسی اور نسخے کی دستیابی کی کوئی صورت پیدا نہ ہوئی -

۱۹۶۴ء کے اواخر میں ایک روز مجھے محب مکرم پروفیسر حمید احمد خان صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے اطلاع دی کہ بریگیڈیئر کرمانی اور ان کی بیگم صاحبہ ان کے مکان پر مجھے ملنے آ رہے ہیں ۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے ۔ محترمہ مہر کرمانی رشید احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں ۔ اور مؤلف قصر عارفان کی پڑپوتی ہیں ۔ ملاقات کے دوران میں ان سے یہ معلوم ہوا کہ رشید احمد صاحب اب نقل مکان کر کے کراچی تشریف لے آئے ہیں، لیکن قصر عارفان کے کسی اور نسخے کی دستیابی ممکن نہیں ۔ مجبوراً اس مقدمہ کی ترتیب میں مخدوم زادگان فتحپور یا قصر عارفان کے اس خطی نسخے کی اطلاعات پر انحصار کرنا پڑا ہے جو دانشگاہ پنجاب کی ملکیت ہے ۔

مصنف

قصر عارفان کے مؤلف مولوی شیخ احمد علی مولوی شیخ مخدوم بخش کے بڑے فرزند تھے ۔ لاہرپور میں ابتدائی تعلیم پائی ۔ شیخ مخدوم بخش نے یہ دیکھ کر کہ بیٹے کی تعلیم اور تربیت کے لئے دھلی سے بہتر کوئی دوسرا مقام نہیں ہوسکتا اپنے ساتھ دھلی لے آئے اور اپنی نگرانی میں تعلیم و تربیت شروع کی ۔ مولوی شیخ احمد علی کو باپ کے سایۂ عاطفت میں چند روز بھی اطمینان سے رہنا نصیب نہ ہوا تھا کہ دفعتاً سر سے وہ سایۂ رحمت اٹھ گیا ۔ اور شیخ احمد علی شہر میں وطن سے دور عزیز و اقارب سے جدا تنہا بے یار و مددگار رہ گئے ۔ شیخ مخدوم بخش ایک معزز عُہدہ* پر مامور تھے ۔ اور ملنے جلنے

---

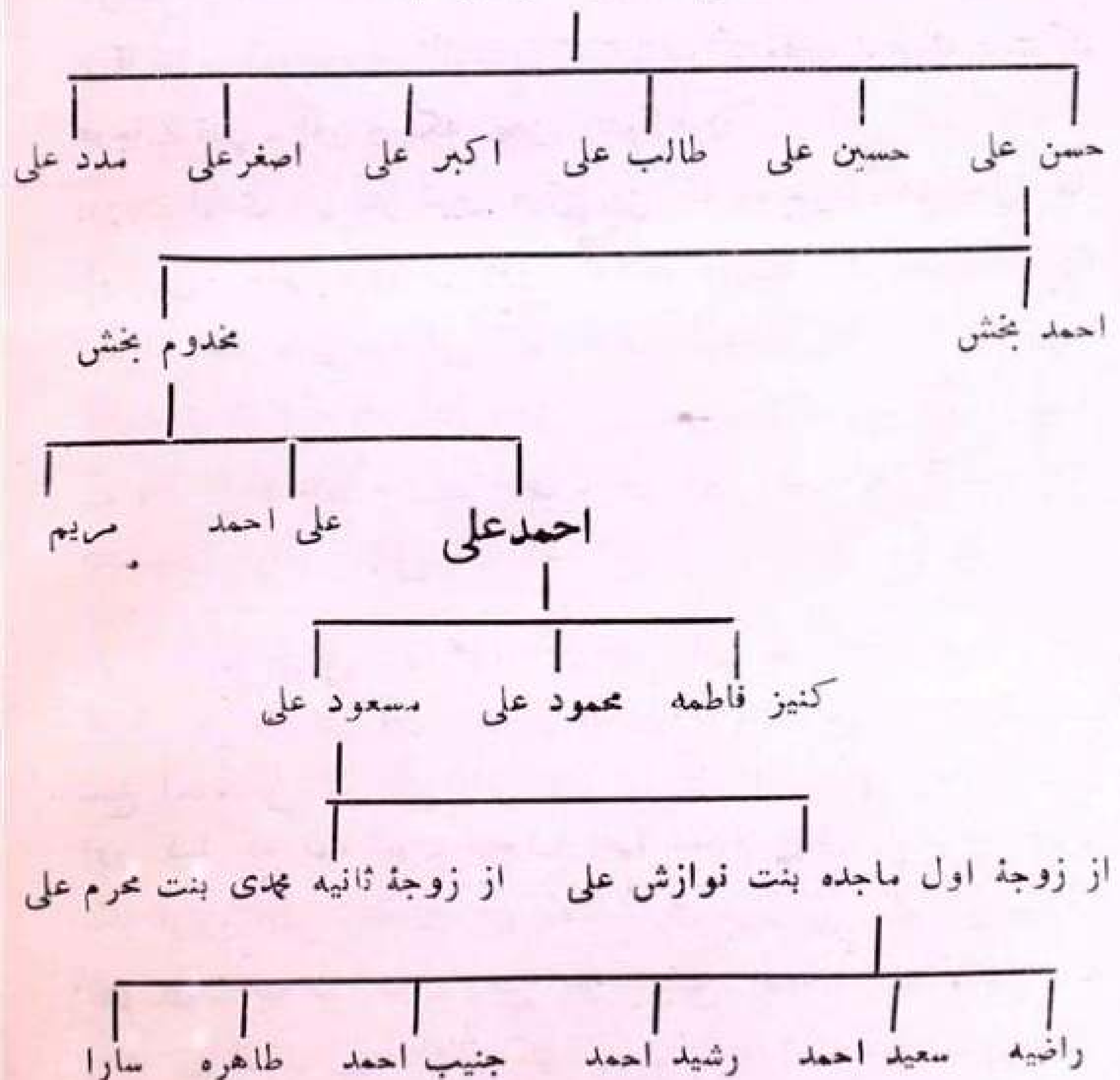
* سر رشتہ دار کمشنری و ایجنٹی دھلی ۔

والے گو نہیں تھے مرحوم کے دوست احباب اور خیرآباد کے
اعزہ و اقارب میں سے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ شیخ احمد علی
کو اپنے یہاں اٹھا لے جائے اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام
کرے ۔ مگر مسبب الاسباب نے اس کام کے لئے ایک ایسے شخص
کو منتخب کر رکھا تھا جس کی طرف اس وقت کسی کا گمان نہ
جا سکتا تھا ۔ فاتحہ، سوم وغیرہ کے مراسم ادا ہوجانے کے بعد
اس خیال سے کہ نوجوان لڑکا تنہائی سے نہ گھبرائے اور باپ کے
زمانے کے دل خون کن مناظر اس کے سامنے نہ رہیں مولانا
فضل عظیم ابن مولانا فضل امام خیرآبادی چند روز کے لئے
اپنے یہاں اٹھا لے گئے ۔ شیخ مخدوم بخش کے دوست احباب اور
دفتر کے اہل کار وغیرہ تعزیت کے لئے آتے رہتے تھے ۔ انہیں
آنے والوں میں سے ایک صاحب نے بہ سبیل تذکرہ کہا کہ
شیخ صاحب مرحوم کا کچھ سامان اور کتابیں دفتر میں ہیں ۔
اگر آپ ایک درخواست لکھ دیں تو کمشنر صاحب سے اجازت
لے کر یہاں پہنچا دی جائیں یا اگر آپ خود قصد کریں تو
کمشنر صاحب کا سلام بھی ہو جائے گا اور سامان بھی با آسانی
مل جائے گا ۔ شیخ احمد علی نے مولانا فضل عظیم سے اس کا
ذکر کیا ۔ مولانا اور دوسرے اہل الرائے کا یہی مشورہ قرار
پایا کہ خود جانا بہتر ہوگا ۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق ایک
دن بعض اہل کار شیخ احمد علی کو کمشنری کے دفتر پر لے گئے ۔
کمشنر صاحب اجلاس پر تھے ۔ موقع پا کر اطلاع دی گئی ۔
کمشنر صاحب نے اجلاس پر بلالیا ۔ شیخ احمد علی اپنے والد کے
ساتھ اکثر دفتر جایا کرتے تھے ۔ ان کی جگہ خالی دیکھ کر
دل بھر آیا ۔ تازہ صدمہ، کم عمری کا زمانہ، بےاختیار آنکھوں
سے آنسو جاری ہوگئے، جس کے برقی اثر سے اہل دفتر اور کمشنر
صاحب بھی بغیر متاثر ہوئے نہ رہ سکے ۔

اس زمانہ کے انگریزوں کو راستوں کے بعد اور بحری اور بری سفروں کے خطروں اور دقتوں کی وجہ سے انگلستان جانے آنے میں وہ آسانیاں میسر نہ تھیں جو اس وقت مہیا ھیں - دور دراز خشکی کا سفر مہینوں میں طے کر کے کسی بندر گاہ تک پہنچتے تھے اور جہاز کے انتظار میں ھفتوں پڑے رہتے تھے - جہاز کا سفر بھی بےخوف و خطر نہ تھا اور تین مہینے سے کم میں طے نہیں ہوتا تھا - ان وجوہ سے انگلستان کے تعلقات اگر منقطع نہیں تو بہت کم ہوجاتے تھے - اور چونکہ بجز بندرگاہوں کے اور کسی مقام پر یورپین آبادی اس قدر نہیں ہوتی تھی کہ وہ خود باہم مل ملا کر اپنی تمدنی ضرورتیں اور رجحان پورے کر سکیں ناچار ان کو ھندوستانی سوسائٹی کی طرف توجہ کرنی پڑتی تھی - ھندوستانی نوکر، ھندوستانی اھل کار، ھندوستانی احباب اور بعضوں کے پاس ھندوستانی عورتیں تھیں - اس طور سے یہ لوگ آدھے ھندوستانی ھو جاتے تھے -

ولیم فریزر جو اس زمانہ میں دھلی کے کمشنر اور ایجنٹ گورنر تھے وہ بھی اس قسم کے انگریزوں میں تھے - انہوں نے شیخ احمد علی کو اپنے پاس بلایا اور ان کے سر پر ھاتھ پھیرا اور کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو؟ مخدوم بخش بے شک مرگیا مگر فریزر ابھی زندہ ھے اور وہ تمہاری سرپرستی کے لئے بالکل کافی ھے - اب تم کہاں رہتے ہو؟ شیخ صاحب نے کہا کہ والد کے انتقال کے بعد مجھ کو میرے رشتہ کے ماموں فضل عظیم صاحب خیرآبادی اپنے یہاں اٹھا لے گئے ھیں - کمشنر صاحب نے کہا کہ تم نوجوان آدمی ھو میں شہر میں تمہارا رہنا پسند نہیں کرتا - میری کوٹھی میں بہت، جگہ ھے تم فوراً وھیں آٹھ آؤ - اور اسوقت اپنے دفتر کے نام حکم لکھا کہ احمد علی

شجرۂ مولوی شیخ احمد علی



اس کے باپ کی خدمات کے صلہ میں بالفعل نقل نویسوں میں مامور کر لیا جائے اور آئندہ اس کی ترقی کا خیال رکھا جائے۔ لوگوں کو کمشنر صاحب کا یہ غیر معمولی برتاؤ دیکھ کر سخت تعجب ہوا ۔ شیخ صاحب جب دفتر سے واپس آئے تو مولانا فضل عظیم اور سب لوگوں کی یہ رائے ہوئی کہ اس کو خداوند تعالی کا فضل عظیم تصور کر کے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ۔ چنانچہ دوسرے دن شیخ صاحب مختصر سامان کے ساتھ فریزر صاحب کی کوٹھی پر ، جو اس زمانے میں دہلی کی انگریزی عمارتوں میں سب سے زیادہ ممتاز اور مشہور عمارت تھی ، اٹھ گئے ۔ فریزر صاحب نے فی الحقیقت وہی تمام فرائض ادا کئے جو ایک مہربان باپ کو کرنے چاہیے تھے ۔ کوٹھی کے دو بڑے بڑے کمرے رہنے کے لئے خالی کرا دیئے ۔ چونکہ اس زمانے میں انگریزوں کے ساتھ کھانا پینا نہایت مکروہ نظر سے دیکھا جاتا تھا اس لئے فریزر صاحب نے شیخ صاحب کے والد کے قدیم ملازموں میں سے ایک شخص کو باورچی اور دوسرے کو خدمت گار مقرر کر کے حکم دیا کہ جس قدر جنس کی ضرورت ہوا کرے وہ ہمارے خانساماں سے ہفتہ وار یا ماہوار لے لیا کرو اور پکانے اور کھلانے کا پورا انتظام رکھو ۔ ایسا نہ ہو کہ کسی بات کی تکلیف ہو ۔

شیخ صاحب تقریباً دس بارہ سال فریزر صاحب کے ساتھ رہے اس عرض مدت میں شیخ صاحب دفتر میں نقل نویس سے اہلمد اور اہلمد سے صدر اہلمد اور ناظر وغیرہ کے درجہ تک پہنچ گئے ۔ اور فریزر صاحب کے خانگی معاملات میں ان کے عزیز اور بھروسہ کے قابل معتمد خانگی ہو گئے ۔ فریزر صاحب نے شادی نہ کی تھی مگر ان کے پاس اس زمانہ کی روش کے مطابق کوئی نہ کوئی

ہندوستانی عورت رہتی تھی - مگر ان کا تمام خانگی انتظام ، نقد و جنس کا حساب کتاب شیخ صاحب کے ہاتھ میں تھا - کمشنر صاحب کے یورپین دوست ہنسی میں شیخ صاحب کو فریزر صاحب کے متبنی فرزند کے نام سے یاد کرتے تھے اور نہایت محبت سے ملتے تھے - دھلی کے کمشنر صاحب اور وہ بھی فریزر صاحب سے کمشنر صاحب کا اس حیثیت کا دفتری اھلکار اور خانگی معتمد علیہ جس وقعت اور عزت کی نظر سے دیکھا جا سکتا تھا وہ محتاج بیان نہیں - جو رؤسا یا ہندوستانی حکام کمشنر صاحب سے ملنے آتے تھے ان کو خواہ مخواہ شیخ صاحب سے استمداد کی ضرورت ہوتی تھی- سعی و سفارش کو جانے دیجئے یہی کیا کم تھا جب تک کمشنر صاحب سے ملاقات ہو ایک معقول جگہ بیٹھنے اٹھنے کی مل جاتی تھی - مولوی **حفیظ الدین** صاحب مرحوم دھلوی سابق منصف خان بہادر مولوی **نہال الدین احمد** صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر کے والد ایسے زمانہ میں دھلی تشریف لے گئے تھے کہ شیخ صاحب فریزر صاحب کی کوٹھی میں رہتے تھے - مولوی صاحب موصوف فرماتے تھے کہ دھلی میں ہم لوگ جا کر شیخ صاحب کے مہمان ہوئے اور اس کوٹھی میں ٹھہرے جس میں وہ خود رہتے تھے - یہ کوٹھی شہر سے بہت دور تھی مگر بلند مقام پر واقع تھی اور بہت پاک و صاف رکھی جاتی تھی - شیخ صاحب اگرچہ اھلمد ہو گئے تھے مگر فریزر صاحب نے نہ اپنی کوٹھی سے اٹھنے کی اجازت دی تھی اور نہ بطور خود کھانے وغیرہ کا انتظام کرنے دیا تھا - شیخ صاحب کے جو عزیز و اقارب اور دوست احباب آتے اور ان کے مہمان ہوتے تھے ان کے کھانے پینے کا انتظام بھی فریزر صاحب ہی کی طرف سے ہوتا تھا - صبح سے لے کر دس بجے تک اھل معاملہ اور کمشنر صاحب کے ملاقاتیوں کا ھجوم ان کے پاس رہتا

تھا - دس بجے دفتر کو جاتے تھے - سواری میں ایک گھوڑا تھا - اور چار ساڑھے چار بجے واپس ہوتے تھے - اس وقت باوجود اس قدر بعد کے لوگ شہر سے آتے رہتے تھے - شام کا وقت البتہ فرصت کا ہوتا تھا - کھانے کے بعد کتب بینی کا وقت تھا - عموماً تصوف کی کوئی کتاب مطالعہ میں رہتی تھی - مولوی حفیظ الدین صاحب مرحوم جس تفصیل اور شوق سے ان چند واقعات کو بیان فرماتے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ شیخ صاحب کو بلحاظ عادات، اخلاق کے بے حد وقعت اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے - میرے ہوش زمانہ میں مولوی صاحب موصوف فتحپور میں بار بار تشریف لائے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ جناب موصوف نے براہ الطاف مجھ کو بطور خاص اپنے پاس بلا کر نہ بٹھایا اور والد مرحوم (مولوی شیخ احمد علی صاحب) کے یہ واقعات نہ بیان فرمائے ہوں -

شیخ صاحب کو اپنے والد کے انتقال کے بعد سے وطن جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا - ان کی والدہ ان کو دیکھنے کے لیے تڑپتی تھیں اور خود شیخ صاحب بھی ماں ، بھائی ، بہن اور عزیز اقارب کے ملنے کے مشتاق تھے - ان کی شادی کے لئے بھی ہر طرف پیام سلام ہو رہے تھے - آخر ایک دن جرأت کرکے شیخ صاحب نے فریزر صاحب سے یہ سب واقعات بیان کرکے رخصت کی درخواست کی - فریزر صاحب دنیا میں ایک نیک اور دردمند دل لے کر آئے تھے - بلا لحاظ اپنی ضرورتوں کے نہ صرف یہ درخواست منظور کی بلکہ سامان سفر میں جو اور تکمیل طلب تھے ان کی تکمیل کا انتظام کر دیا - اور شیخ صاحب اس سفر پر جو اس زمانہ میں ہر قسم کی مشکلوں اور صعوبتوں کا مجموعہ تھا روانہ ہوئے - راستہ

میں بریلی پڑتی تھی ، جہاں شیخ احمد بخش ان کے چچا نہایت کامیابی کے ساتھ وکالت کر رہے تھے ۔ وہاں چند روز قیام کیا ۔ اس زمانہ میں، جیسا کہ اوپر بیان ہوا بریلی میں اعمال فتحپور، دیوہ وغیرہ کا بڑا مجمع تھا ۔ اتفاق سے اس زمانہ میں شیخ باقرعلی صاحب بھی بریلی میں موجود تھے ۔ انہوں نے پہلی مرتبہ شیخ احمد علی کو دیکھا اور ان کے حالات سے غیر معمولی دلچسپی لی ۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ باقر علی صاحب کی اکلوتی بیٹی بی‌بی سالمہ کے لئے جو مختلف مقامات سے پیام آئے تھے ۔ ان میں ایک پیام لاھرپور کا بھی تھا ، جو شیخ احمد علی کے لیے دیا گیا تھا ۔ شیخ باقر علی صاحب نے صورت و شکل اور عادات و اطوار کے لحاظ سے شیخ احمد علی کو بہت پسند کیا اور مختلف پیاموں کے تصفیہ میں ان کو جو تردد تھا وہ اس ملاقات سے بالکل رفع ہوگیا ۔ شیخ احمد علی چند روز اپنے چچا کے پاس ٹھہر کر لاھرپور روانہ ہوئے ۔ شیخ احمد علی کے قیام لاھرپور ہی کے زمانے میں فتحپور سے پیام کی منظوری آگئی مگر شیخ احمد علی رخصت سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتے تھے اور نہ اس عرصہ میں، شیخ باقر علی صاحب شادی کا سامان کرسکتے تھے ۔ اس لئے قرار پایا کہ یہ تقریب اور دو سال تک ملتوی رکھی جائے ۔ چونکہ شیخ احمد علی کو معلوم تھا کہ ان کو سرکاری ملازمت اور فریزر صاحب کے خانگی تعلقات کی وجہ سے بار بار رخصت کا ملنا مشکل ھے اس لئے وہ ختم رخصت کے بعد اپنی والدہ ، بہن اور بھائی کو ساتھ لیتے گئے اور دھلی میں شہر کے اندر مکان لے کر قیام کیا ۔ اگرچہ اس کی وجہ سے فریزر صاحب سے یکجائی باقی نہ رھی ، مگر ان کی قدیم عنایت اور سرپرستی بدستور قائم تھی ۔

چند سال کے قیام کے بعد شیخ صاحب نے پھر اپنی شادی کے لئے طویل رخصت لی اور یہ خیال کرکے کہ لاھر پور میں از سر نو گھر بار قائم کرکے وھاں شادی کرنے میں بے حد دقتیں ھوں گی، فتحپور ھی میں قیام کرکے اس تقریب کا ادا کیا جانا مناسب سمجھا۔ قرار یہ پایا کہ تقریب آبائی مکان میں ھو ۔ اور چونکہ اس مکان میں گنجائش کم ھے اس لئے کوئی دوسرا مکان روزمرہ کے قیام کے واسطے لے لیا جائے ۔ چنانچہ اس کے لئے میاں گھورو کا مکان جو بڑے دروازہ کے متصل واقع تھا لیا گیا ۔ اس زمانہ میں یہ مکان بہت وسیع اور نیا بنا ھوا تھا ۔ غرض کہ مولوی حافظ حکیم محمد علی صاحب اور منشی شیخ نثار علی صاحب کی سرپرستی میں جو شیخ احمد علی صاحب کے رشتہ کے چچا ھوتے تھے یہ تقریب بخوشی و خرمی انجام پائی ۔ اور شیخ احمد علی صاحب اپنے گھر و بار کو فتحپور چھوڑ کر دھلی واپس تشریف لے گئے ۔

فتحپور کے قیام زمانہ میں شیخ باقر علی صاحب کے گھر سے ربط و ضبط بڑھنے کی وجہ سے شیخ احمد علی کی چھوٹی بہن بی بی مریم کی نسبت شیخ باقر علی کے منجھلے بیٹے منشی برکت علی سے ٹھہری اور اس کام کے لئے پھر ایک مرتبہ شیخ صاحب کو دھلی سے آنا پڑا ۔ اس مدت میں شیخ احمد علی اپنے والد شیخ مخدوم بخش کی جگہ یعنی سررشتہ داری کمشنر و ایجنٹی پر ترقی کر گئے تھے ۔ اس مرتبہ انہوں نے آ کر لاھرپور کے مکان کو از سر نو تعمیر کرایا ۔ اور کل مکان کا پختہ احاطہ اور احاطہ میں ایک بہت بڑا پختہ کنواں تیار کرایا ۔ اور اس زمانے کے لحاظ سے غیر معمولی جہیز وغیرہ دے کر بہن کی شادی کی ۔ یہ شیخ صاحب کا وطن میں آخری آنا تھا ۔ اگرچہ شیخ صاحب

اس کے بعد ایک مدت تک زندہ رہے، مگر چونکہ ان کی والدہ کے اہل و عیال دہلی آ گئے تھے اس لئے وطن کے تعلقات میں کمی ہوگئی ۔

شیخ احمد علی، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، بہت ہی کم عمری میں ملازمت کے سلسلہ میں پڑ گئے تھے ۔ مگر اس کی وجہ سے ان کی تعلیم میں کوئی ہرج نہ واقع ہوا ۔ جو کچھ ملازمت سے پہلے پڑھا تھا اس کو شوق کتب بینی بڑھاتی رہی ۔ یہاں تک کہ وہ اپنے زمانے کے اچھے تعلیم یافتہ لوگوں میں شمار ہوتے تھے ۔ خط شفیعہ بہت پاکیزہ لکھتے تھے اور فارسی کی نظم و نثر لکھنے پر قادر تھے ۔ **احمد** تخلص کرتے تھے ۔ تصوف سے طبعی رجحان اور صوفیائے کرام کے حالات سے بے انتہا دلچسپی تھی ۔ حضرت حافظ شاہ **محمد علی** صاحب خیرآبادی قدس سرہٗ سے بیعت کی تھی۔ اور باوجود تمام دنیاوی تعلقات اور عیالداری کے ساری عمر مجردانہ اور آزادانہ زندگی بسر کی اور امیرانہ حالت میں فقیرانہ رنگ نہ چھوڑا، جو بڑا مشکل کام ہے ۔ والدہ مرحومہ فرمایا کرتی تھیں کہ انگریزی مہینے کی دوسری یا تیسری تاریخ کو تنخواہ آ جاتی تھی اور اسی دن یا اس کے دوسرے دن جس کو دینا ہوتا تھا ان میں تقسیم کر دی جاتی تھی ۔ ایک حبہ بھی پاس نہیں رہتا تھا ہر تنخواہ کا ایک معتدبہ جزو محتاجوں، بیواؤں، یتیموں اور بزرگان دین کی درگاہوں کے خدام کا حصہ تھا ۔ بعض بعض درگاہوں کے مجاوروں اور خدام سے تعلقات عقیدت اور ارادت سے گذر کر بھائی بندی کی حد تک پہنچ گئے تھے۔ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہٗ کے ساتھ خاص اور دلی تعلق تھا ۔ اور اس بارگاہ کے مخصوص فدائیوں میں تھے۔ لباس اور کھانے وغیرہ

کی طرف سے بے حد بے پروا تھے ۔ جو کچھ سامنے آ جاتا
تھا وہ کھا لیتے تھے ۔ کبھی اس کے متعلق نہ کوئی اہتمام اور
نہ کوئی انتظام ۔ ایجنسی کے تعلق کی وجہ سے شاہی دربار سے
عیدین اور سالگرہوں کی تقاریب وغیرہ میں ایجنسی اور کمشنری
کے سررشتہ دار کو خلعت ملنے کا دستور تھا ۔ اس طور سے سال
بھرمیں چند مرتبے دوشالے اور قیمتی کپڑے ملا کرتے تھے ۔
مگر وہ آنے کے ساتھ ہی اعزہ اور احباب میں تقسیم ہو جاتے
تھے ۔ بعض احباب نے اصرار بھی کیا کہ آپ کو شاہی دربار اور
بڑے بڑے انگریزی عہدہ داروں کے پاس جانا ہوتا ہے، آپ ان
کپڑوں کو محفوظ رکھئے ۔ مگر شیخ صاحب نے کبھی اس کی طرف
توجہ نہ کی ۔ چچا مرحوم (مولوی شیخ علی احمد صاحب) فرمایا
کرتے تھے کہ مجھ کو کپڑے بنانے اور ان کو محفوظ رکھنے
کا جو خیال ہوا وہ بھائی (مولوی شیخ احمد علی صاحب) کی
بے سروسامانی کو دیکھ کر ہوا ۔ عید کا دن ہے ۔ نماز اور اس
کے بعد قلعہ جانے کے لئے تیار ہیں ۔ کپڑے دیکھے گئے تو
معلوم ہوا کہ نہ کوئی ایسی قبا ہے اور نہ کوئی ایسا چغہ
جو وہاں پہن کر جانے کے قابل ہو ۔ بالآخر ہوتا یہ تھا کہ
یا تو انہیں سفید کپڑوں کو پہننا پڑتا تھا یا جس زمانہ میں
میرے کپڑے ان کے بدن پر ٹھیک ہونے لگے تھے میری کوئی
قبا پہن کر جاتے تھے ۔ حالانکہ میرے پاس قیمتی شالوں اور
قباؤں کا جو ذخیرہ تھا اس کا بڑا حصہ خود بھائی کا عطیہ تھا ۔
یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جبکہ بھائی کے پاس ایک مستقل
درزی ملازم تھا ۔ مگر اس سے جو کام لیا جاتا تھا وہ گھوڑوں
اور بکریوں کی جھولوں، بلیوں کی گردنیوں اور بوتلوں کے سربندوں

تک محدود تھا - خود اپنے لئے سال بھر میں بہ مشکل دو چار معمولی جوڑے سلواتے ہوں گے -

ہر شخص کی خاص رفتار طبیعت اور خاص شوق ہوتے ہیں - شیخ احمد علی صاحب کو جانوروں کے پالنے کا بہت شوق تھا - اور جو جانور پالتے تھے ان کے آرام اور آسائش کا بے حد خیال فرماتے تھے - گھوڑے دفتر آنے جانے اور دورہ کے لئے ضرور تھے - اونٹ باربرداری کے لئے مطلوب تھے، مگر اس کے علاوہ اور بہت سے جانور محض شوقیہ تھے، مثلاً بکریاں، بلیاں وغیرہ - اور ان سب کے لئے غیر معمولی اہتمام ہوتے تھے - جس زمانہ میں بکریوں کا شوق ہوا لوہار کو نوکر رکھ کر سینکڑوں بھنور کلیاں بنوا ڈالیں اور اس اہتمام سے بنوائیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی عمدہ مشین کی ڈھلی ہوئی ہیں - اس پر طرہ یہ تھا کہ جو شخص ایک مرتبہ ملازم ہو گیا پھر خود کسی وجہ سے چلا جائے تو چلا جائے شیخ صاحب کی طرف سے جواب نہیں دیا جاتا تھا - بڑھئی اور رنگ ساز کی ایک مرتبہ ضرورت ہوئی وہ نوکر رکھ لئے گئے - ضرورت کا کام ختم ہو گیا مگر ان کو علحیدہ کون کرتا - اور جب علحیدہ نہیں ہوسکتے تو کچھ نہ کچھ کام ان کے لئے نکالا جانا چاہیے تھا - سوڈا واٹر کی گول پیندے کی بوتلیں انگلستان سے نئی نئی آنی شروع ہوئی تھیں - یہ بوتلیں بلحاظ مضبوطی اور صفائی کے اور بوتلوں سے جو اس زمانہ میں ملتی تھیں بہتر تھیں - مگر پیندا نہ ہونے کی وجہ سے کھڑی نہیں رکھی جا سکتی تھیں - شیخ صاحب کو بوتلیں پسند آئیں - بڑھئی کو حکم دیا، کہ اس کے خانے اور ڈاٹیں لکڑی کی بنائے - لوہار نے ڈاٹوں کے نیچے پیتل کی شامیں لگائیں -

رنگ ساز نے رنگ کیا ۔ درزی نے سرند سیئے ۔ گھوڑوں کی جھولوں، بلبوں کی گردنیوں اور عجیب و غریب شکل اور صورتوں کے صندوقوں، قفلوں، برتنوں وغیرہ کا جو ذخیرہ شیخ صاحب نے اپنے متروکہ میں چھوڑا اس کا اصل فلسفہ یہی تھا ۔

مولوی احمد علی بہت دیر آشنا لوگوں میں تھے ، مگر جن سے ملتے تھے جی کھول کر ملتے تھے ۔ دعوتوں کے رقعوں اور تحفہ تحائف اور حصوں کی کوئی انتہا نہ تھی مگر نہ دعوتوں میں جاتے تھے اور نہ بجز چند مخصوص دوستوں کے کسی کے یہاں کا حصہ لیتے تھے ۔ یہ رنگ دیکھ کر آخر میں لوگوں نے ان کو بلانا اور حصہ بھیجنا چھوڑ دیا ۔ اتوار کے دن تعطیل ہوتی تھی ۔ اسی دن اگر کہیں جانا ہوتا تھا تو جاتے تھے، ورنہ بعض بے تکلف دوست خود ان کے یہاں آجاتے تھے اور انہیں کی صحبت میں وہ دن گزرتا تھا۔ زیادہ تر آنے جانے والے خیر آباد کے اعزہ اور دو چار دہلی کے قدیم شرفا تھے۔ مثلاً مولوی عنایت احمد وکیل اور ان کے بھائی شیخ سرفراز علی دہلوی ، ملک جی غلام رسول سبزی منڈی کے رہنے والے ، حافظ ویران وغیرہ وغیرہ ۔ ملک جی غلام رسول بڑے مخصوص ملنے والوں میں تھے اور عجیب عجیب لوگوں میں تھے ۔ سبزی منڈی کے ملک (چودھری) تھے ۔ بہت خوش رو اور خوش پوشاک آدمی تھے ۔ پڑھے لکھے نہ تھے مگر دہلی کی بہترین سوسائٹی کا نمونہ تھے ۔ سالہا سال آپ کی صحبت میں اٹھیں بیٹھیں اور ہر مضمون اور ہر مسئلہ پر گفتگو کریں کیا مجال ہے کہ کوئی شخص یہ دریافت کر سکے ،کہ ملک جی امی محض ہیں ۔ ہم نے اپنے بچپن میں دلی کے اور دو چار اس قسم کے بزرگوں کو

دیکھا ھے - یہ صرف سوسائٹی اور صحبت تھی جو بے پڑھے لکھے آدمیوں پر ایسی جلا چڑھا دیتی تھی کہ ان میں اور اچھے پڑھے لوگوں میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔

اس زمانہ میں قلعہ کے شہزادوں اور وہاں کے اعلی عہدہ داروں کو جانے دیجئے متوسط الحال شہر کے رہنے والے حتی کہ انگریزوں میں بھی بہت کم بے تکلف صحبتیں ایسی ہوتی تھیں جن میں طوائفوں کو دخل نہ ہو ۔ یہ ایک عام خیال پھیل گیا تھا کہ بغیر ان کی صحبت کے نہ کوئی علم مجلس سے واقف ہو سکتا ہے اور نہ اس کو آداب مجلس آسکتے ہیں ۔ یہ امر مسلم ھے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ صحبت میں ایسی عورتوں کی موجودگی جو با عصمت اور عفت ہوں اور جن کی وجہ سے ادب اور لحاظ ملحوظ رکھنا پڑے صحبت کی تہذیب اور آداب کی مؤید اور بیہودگی اور فحش کلامی کی مانع ھے ۔ مگر معلوم نہیں ہوتا کہ یہ مقصد طوائفوں کی صحبت سے کس طرح حاصل ہو سکتا تھا ۔ بہر حال یہ خیال غلط ہو یا صحیح مگر نہایت زور کے ساتھ شائع تھا ۔ اور نتیجہ یہ تھا کہ شرفا کا بڑا حصہ اس آفت میں مبتلا تھا ۔ خود ہم نے یہ بزم اٹھتی ہوئی دیکھی ھے اور بہت سے ایسے منظر آنکھوں کے سامنے ھیں جن میں بزرگ و خورد، چھوٹے بڑے سب ھی شریک رہتے تھے اور ہر قسم کی گفتگو ہوتی تھی ۔ ایسے نامور لوگ جن کو ہم عزت کی نگاہ سے دیکھتے ھیں اور جن کو آئندہ نسلیں ہم سے زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھینگی بلا تکلف اور بغیر کسی قسم کی جھجک کے ایسی صحبتوں میں اٹھتے بیٹھتے اور آتے جاتے تھے ۔ اس زمانہ میں ایک دنیا دار اور متمدن شخص کے لئے ایسی صحبتوں کو عام رائے کے خلاف مکروہ

سمجھ کر ان سے مجتنب رہنا کچھ آسان کام نہ تھا ، مگر مولوی احمد علی صاحب نے نہایت سختی سے اس کی پابندی کی ۔ نہ کسی ایسی صحبت میں جاتے تھے اور نہ جس صحبت میں وہ موجود ہوتے تھے کسی کو اس کی جرأت ہوتی تھی کہ وہ ان آداب آموزان مجلس کو اپنے پاس جگہ دے ۔

مولوی احمد علی صاحب اس طور کی سیدھی سادی اور پرامن اور آسائش دہ زندگی بسر کر رہے تھے کہ قضائے الٰہی سے ایسا واقعہ پیش آیا جس سے ان کی زندگی میں عظیم تغیر پیدا ہو گیا ۔ قصہ طولانی اور مختلف حیثیتوں سے دلچسپ تھا ۔ مگر اس موقع پر بخیال طوالت اس کی تفصیل نہیں کی جا سکتی ۔ مختصر یہ کہ فریزر صاحب راجہ کشن گڈھ کے یہاں کسی پارٹی میں دریا گنج گئے تھے ۔ رات کے بارہ بجے گھر کو واپس آرہے تھے کہ راستہ میں کسی شخص نے ان کو گولی مار دی اور ایک مفید اور کارآمد زندگی کا اس سے خاتمہ ہوگیا ۔ مولوی احمد علی صاحب پر اس ناگہانی واقعہ کا جو اثر ہوسکتا تھا وہ محتاج بیان نہیں ۔ سرکار کی طرف سے تفتیش شروع ہوئی اور مہینوں جاری رہی ، جس کے اثناء میں سیکڑوں آدمیوں کے اظہار لئے گئے ۔ اور بہت سے لوگ گرفتار ہوئے ۔ اصل ملزم نواب صاحب فیروز پور کا ایک ملازم اور معین خود نواب شمس الدین خان والی فیروز پور قرار پائے ۔ ملزم اور معین دونوں کو پھانسی کی سزا ہوئی اور ریاست ضبط کر لی گئی ۔ جب تک تفتیش اور تحقیقات جاری رہی ۔ مولوی احمد علی صاحب پر غیر معمولی کام کا بار رہا ۔ بات بات میں ان سے دریافت اور تحقیقات کی ضرورت ہوتی تھی ، جس کے جوابات ان کو اپنی یاد یا فریزر صاحب کی حسابات کی کتابیں دیکھ کر مرتب

کرنے ہوتے تھے ۔ چونکہ فریزر صاحب کا کوئی عزیز قریب ہندوستان میں نہ تھا اس لئے ان کے نقد و جنس کا اہتمام بھی سرکار نے اپنے ذمہ لیا ۔ اور اس کی فروخت اور نیلام وغیرہ کا انتظام مولوی صاحب کے سپرد ہوا ۔ ہنوز نیلام شروع نہیں ہوا تھا کہ فریزر صاحب کے چھوٹے بھائی انگلستان سے آ گئے ۔ اور مولوی صاحب نے فریزر صاحب کے جواہرات کا صندوقچہ جس کا علم سوائے فریزر صاحب اور مولوی صاحب کے کسی کو نہ تھا آپ کے سپرد کر دیا اور اس کے ساتھ ایک فہرست ان چیزوں کی بھی جو فریزر صاحب کی مملوکہ مگر ان کے استعمال میں تھیں یا جو فریزر صاحب نے وقتاً فوقتاً بطور ہدیہ یا تحفہ دی تھیں پیش کر دی ۔ کہنے کو تو یہ معمولی بات ہے مگر ایسے موقع پر پر دیانت اور امانت میں ثابت قدم رہنا فی‌الحقیقت بڑے دل گردے کا کام ہے۔ فریزر صاحب کے بھائی مولوی صاحب کی اس دیانت اور امانت سے اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے ان چیزوں میں سے جو مولوی صاحب کے استعمال میں تھیں کوئی چیز واپس نہیں لی ۔ اور فریزر صاحب کا مشہور اور ان کا عزیز گھوڑا بطور یادگار ان کو دیا ۔ اس جانور کو مولوی صاحب بہت عزیز رکھتے تھے ۔ اور اس سے بہت کم کام لیتے تھے ۔ اس احتیاط کی وجہ سے اس نے اچھی عمر پائی اور مولوی صاحب کے پاس ہی مرا ۔ فریزر صاحب کے مارے جانے کے بعد مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اب میں نے دنیا میں یتیمی کا مزا چکھا ہے ۔ مسٹر فریزر کے قتل کے واقعہ کے متعلق دہلی کی عام رائے ، جیسا کہ عام طور پر ایسے معاملات میں ہوا کرتا ہے، بے حد مختلف تھی۔ فریزر صاحب کے وابستہ اور متوسلین اور سرکاری ملازم ، جس طرح ممکن ہو

ملزمین کی سزا یابی کے درپے تھے ۔ ان کے ساتھ ایک دوسری جماعت بھی تھی جو نواب شمس‌الدین خان صاحب والی فیروزپور سے مختلف وجوہ سے ناخوش اور ناراض تھی ۔ اور اس جماعت میں مرزا غالب بھی تھے۔ ہم نے ایسے لوگوں کی زبانی جو اس تفتیش و تحقیقات میں شریک تھے سنا ہے کہ اس واقعہ کے متعلق سب سے پہلے حکام کے سامنے نواب شمس‌الدین خان صاحب کا نام لینے والے مرزا صاحب مرحوم ہی تھے ۔ مرزا صاحب فریزر صاحب کے یہاں آنے جانے والے اور ان کے مداحوں میں شمار ہوتے تھے۔ ایک قصیدہ میں خود فرماتے ہیں :

من و بزم ولیم فریزر بہادر
کہ از جیب ہر گوشہ گوہر بر آرد

دوسری جماعت وہ تھی جو نواب شمس الدین خان کو بے قصور اور ایک مسلمان والی ملک کی توہین کو بے حد افسوس کی نظر سے دیکھتی تھی ۔ تیسری جماعت مولویوں کی تھی جو بے قصوری سے کوئی بحث نہیں کرتی تھی ۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ جو لوگ کافر کے قتل کے عوض میں ایک مسلمان کو قتل کرانے میں شریک ہیں وہ گنہگار اور قابل مواخذہ ہیں ۔ ان حالات میں ایک مسلمان آدمی کا جو اس تفتیش اور تحقیقات میں شریک رہا ہو ہر فریق کے الزام سے بچا رہنا نہایت دشوار تھا ۔ مگر مولوی صاحب ایسے سلامت رو اور راستباز لوگوں میں تھے کہ باوجود کل کارروائی میں شریک رہنے کے اس مخمصہ سے بغیر کسی بدنامی کے پاک و صاف نکل آئے اور کسی فریق کو اپنی نسبت کسی اعتراض کا موقع نہیں دیا ۔ سب کچھ ہوا مگر در حقیقت جو دلی صدمہ

ان کو اس واقعہ سے پہنچا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فریزر صاحب کے مرنے کے بعد وہ ملازمت سے بلکل برداشتہ خاطر ہو گئے اور سرکاری کام سے ان کو مطلق دلچسپی باقی نہ رہی - ہنوز اس مصیبت سے دل ٹھکانے نہ ہونے پایا تھا کہ غدر کی ناگہانی اور قیامت خیز مصیبت آ موجود ہوئی - مولوی صاحب اس زمانہ میں کاغذی محلہ میں رہتے تھے - مولوی صاحب کی طبیعت اور اخراجات کے آدمی کے پاس اتنا سرمایہ کہاں سے آسکتا تھا کہ وہ کوئی مکان مول لیتا یا بنواتا، اور فریزر صاحب کی کوٹھی سے اٹھ آنے کے بعد کرایہ کے مکانوں میں رہتے تھے- دوستوں نے اصرار کیا کہ بال بچوں کا ساتھ ہے آپ کو مکان بنوانا یا مول لینا چاہیئے- کب تک کرایہ کے مکانوں میں بسر کیجئے گا! اس کا جواب آرے بلے میں ملتا رہا - بالاخر بعض بے تکلف دوستوں کے مشورہ سے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک صندوق مضبوط لکڑی کا بنایا جائے جو چاروں طرف سے بند ہو اور اوپر صرف ایک ایسا سوراخ رکھا جائے جس سے روپیہ اس میں داخل ہو سکے، مگر نکل نہ سکے، اور ہر مہینہ کی تقسیم تنخواہ کے وقت اس میں دو مٹھی روپے بلا گنے ڈال دیئے جایا کریں اور جب وہ صندوق بھر جائے تو اس کو توڑ کر روپیہ نکال لیا جائے اور اس سے مکان کی تعمیر یا خرید کا انتظام کیا جائے - بعض احباب نے اپنے اوپر فرض کر لیا تھا کہ وہ ہر مہینے کی تنخواہ پر آ موجود ہوتے تھے اور یہ عمل خود کرتے تھے یا اپنے سامنے کراتے تھے - اس عمل کے چند سال جاری رکھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صندوق بھر گیا اور ایک دن نہایت اہتمام کے ساتھ انہیں دوستوں کے مواجہ میں جو اس کے محرک اور مؤید تھے توڑا گیا - جو روپیہ نکلا وہ خرید مکان کے لئے کافی نہ تھا - غرض کہ دوستوں نے

ادھر ادھر سے انتظام کر کے ایک بڑا مکان، جس کے ساتھ خانہ باغ بھی تھا، کاغذی محلہ میں لے دیا تھا ۔ اور مولوی صاحب اس میں رہنے اور اس کی درستی اور باغ کی آراستگی پر متوجہ تھے کہ غدر کا ہنگامہ برپا ہو گیا ۔ کاغذی محلہ اس جگہ آباد تھا جہاں دھلی کا اس وقت صدر ریلوے سٹیشن ہے ۔ صدر پوسٹ آفس کا جو مکان ہے وہاں سرکار انگریزی کی میگزین تھی ۔ اور جو گرجا مور سرائے کے سلسلے میں بنا ہے وہاں مولوی صاحب کا مکان تھا ۔ گرجے کے سامنے بڑھ کا ایک درخت ہے وہ مولوی صاحب کے خانہ باغ میں واقع تھا اور اس زمانہ میں بہت چھوٹا تھا ۔

باغیوں کے شہر میں داخل ہونے کے بعد جو انگریز شہر سے بھاگ کر باہر نہ جا سکے انہوں نے مع اپنے بال بچوں کے آ کر میگزین میں پناہ لی ۔ باغیوں نے اس کا محاصرہ کیا اور باہم گولی چلنے لگی ۔ یہ مکان میدان معرکہ کے بالکل قریب تھا ۔ دن بھر گولیاں اور گولوں کے ٹکڑے آتے رہتے تھے ۔ لوگ صحن میں نکلتے گھبراتے تھے ۔ مگر مولوی صاحب برابر حسب معمول مکان اور باغ میں پھرتے رہتے تھے ۔ اور گولیوں سے بچاؤ کے لئے سر پر صرف ایک رومال ڈال لیتے تھے ۔ لوگ ہنستے تھے کہ مولوی صاحب بھلا اس سے کیا حفاظت ہوگی! فرماتے تھے کہ اس سے مقصود حفاظت نہیں ہے بلکہ اصلی منشا یہ ہے کہ آنے والی آفت کو دیکھ کر استقلال کا قدم نہ ڈگمگائے ۔ والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ شام کے وقت جب گولیوں کا چلنا موقوف ہوتا تھا تو مکان میں جھاڑو دلوائی جاتی تھی ۔ کئی مرتبہ گولیوں اور گولوں کے ٹکڑے، جو صحن میں آ کر گرے تھے تلوائے گئے ۔ کسی مرتبہ پانچ سات سیر سے وزن میں کم

نہیں نکلے - قرب و جوار کے سب مکان خالی ہو گئے، مگر مولوی صاحب نے اس کی پروا نہ کی - اور بہ اطمینان اپنے مکان میں رہے - یہاں تک کہ انگریزوں نے یہ دیکھ کر کہ اب میگزین کی حفاظت غیر ممکن ہے، اور اگر میگزین باغی فوجوں کے ہاتھ آ گئی تو ان کو بیحد قوت ہو جائے گی، اپنے جانوں کی پروا نہ کر کے خود میگزین میں آگ لگا دی - اور وہ کل عمارت اس زور و شور سے اڑی کہ قرب و جوار کے سیکڑوں مکان زیر و زبر ہو گئے اور سیکڑوں آدمی زخمی ہوئے اور مرے - اس زمانہ میں یہ کس کو خبر تھی کہ دفتر کہاں ہے اور کس حالت میں ہے - کمشنری اور ایجنسی کے دفتر کو بھی باغی فوجوں نے جلا دیا تھا، جس کی اطلاع تین چار دن کے بعد مولوی صاحب کو ہوئی - ایسی حالت اور ایسے وقت میں کوئی کیا کر سکتا تھا - **مسیتے خاں** مولوی صاحب کے خانگی ملازمین کے داروغہ اور بڑے وفادار اور معتمد علیہ ملازم تھے- اگرچہ وہ قوم کے رانگھڑ اور خود مضبوط دل کے آدمی تھے، مگر اس گھر کی نڈری کو دیکھ کر حیرت زدہ تھے - انہوں نے کئی مرتبہ مولوی صاحب سے مکان چھوڑنے کے لئے عرض کیا مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی - وہ سمجھے کہ اگر گھر کی عورتوں کے ذریعہ سے تحریک کی جائے تو شاید کوئی صورت نکل آئے - ڈیوڑھی میں آ کر انہوں نے کہا کہ مکان کی جو حالت ہے وہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں - اس وقت تک کسی کا زخمی نہ ہونا یا کسی حادثہ کا نہ پیش آنا خدا کا فضل ہے - تمام محلہ خالی ہوگیا ہے - میں سرکار سے کئی مرتبہ عرض کر چکا ہوں، کہ مکان چھوڑ دیں مگر سماعت نہیں ہوئی -

آپ سمجھائیے شاید سمجھ میں آ جائے ۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ ہے کیا آپ بھی بندوقوں کی آوازوں اور رات دن کی گولیوں سے نہیں ڈرتیں ؟ اس کا جواب ان کو اندر سے یہ ملا کہ میں تمہارے کہنے سے پہلے ہی کئی مرتبہ اس بارہ میں کہہ چکی ہوں مگر مجھ کو ہر مرتبہ یہی جواب ملا کہ اگر تم کو ڈر معلوم ہوتا ہے تو تمہارے واسطے بہ آسانی انتظام ہو سکتا ہے ، مگر میں مارا مارا پھرنا نہیں چاہتا ۔ تمام شہر میں تقریباً یہی حالت ہے ۔ ایسی حالت میں میں کیا کر سکتی ہوں اور سب لوگوں کو چھوڑ کر تنہا کہاں جا سکتی ہوں ۔ بندوقوں گولیوں سے کون نہیں ڈرتا مگر میں نے اپنے گھر میں انہیں آوازوں میں پرورش پائی ہے اور آنکھ کھول کر دادا ، باپ ، چچا کا یہی مشغلہ دیکھا ہے ۔ اس لئے دوسری عورتوں کی طرح ڈرتی نہیں ہوں ۔ مسیتے خاں کہتے تھے کہ یہ جواب سن کر دم بخود رہ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ جب گھر بھر کی بے خوفی کی یہ حالت ہے تو اس معاملہ میں کوشش بیکار ہے ۔ جو سب کی حالت وہی میری حالت ۔ مشیت الٰہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ۔

غدر کو شروع ہوئے زیادہ زمانہ نہیں گزرا تھا کہ باغیوں نے بیچارے **بہادر شاہ** کو گوشۂ عزلت سے نکال کر برائے نام ہندوستان کا بادشاہ بنایا ۔ بادشاہ کے لیے شاہی لوازمات کا ہونا ضروری تھا ۔ دہلی کے سربرآوردہ لوگوں کے نام پروانے جاری ہوئے ۔ کوئی وزیر قرار دیا گیا، کوئی سپہ سالار ، کوئی مشیر ، کوئی مصاحب ۔ مولوی احمد علی صاحب چونکہ انگریزی عہدہ داروں میں ایک ممتاز اور سربرآوردہ عہدہ دار تھے اور عہدین وغیرہ کے ربارون میں ایجنسی کی طرف سے بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوتے

والے لوگوں میں تھے اس لئے ان کے نام بھی ایک پروانہ شرف صدور لایا ۔ جس میں ایک معزز عہدہ قبول کرنے کی تحریک تھی ۔ مولوی صاحب کے بعض احباب کی رائے ہوئی کہ اس کو قبول کرلینا چاہئیے ، مگر چچا مرحوم (مولوی علی احمد صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے اس سے سخت اختلاف کیا اور یہ تحریک معقول عذرات کے ساتھ رد کر دی گئی۔ اور بالآخر یہی امر مولوی صاحب کی جانبری کا سبب ہوا ، جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا ۔

جب انگریزی فوجوں نے آکر دھلی کا محاصرہ کر لیا چچا مرحوم فرماتے تھے کہ میں نے بھائی کو صلاح دی کہ آپ بھیس بدل کر کسی طرح انگریزی کیمپ میں پہنچ جائیں تو یہ امر آپ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے لئے بےحد منفعت بخش ھوگا ۔ مگر بھائی نے اس کو بھی منظور نہ کیا ۔ اور مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ شاید تم یہ سمجھتے ہوگے کہ میں اس سوانگ کے ، جو اس وقت ہو رہا ہے ، آخری نتیجہ سے ناواقف ھوں ۔ ایسا نہیں ہے ۔ وہ تمام کیفیتیں اور حالتیں جو پیش آنے والی ھیں سب میری نظر کے سامنے ھیں ۔ مگر باوجود اس کے میرا ضمیر مجھ کو اجازت نہیں دیتا کہ میں کوئی ایسا عمل کروں جو اس سوانگ کے بھی منافی ھو ۔ میرے کیمپ میں پہنچنے کے ساتھ ھی مجھ سے شہر کی کیفیت دریافت کی جائیگی اور میری حیثیت ایک مخبر کی ھوگی ، جس کے خیال سے مجھکو نفرت ھوتی ہے ۔ میں امن اور عافیت اسی میں دیکھتا ھوں کہ گوشۂ عافیت میں بیٹھا رھوں ۔ نہ ادھر شریک ھوں اور نہ ادھر ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ھی کیا ۔ اور جب تک انگریزی فوجیں دھلی میں داخل نہیں ھوئیں اور سرکار انگریزی کی طرف سے شہر خالی کر دینے کا اعلان نہیں ھوا انہوں نے گھر

سے باہر قدم نہیں رکھا ۔ اعلان کے بعد شہر سے باہر ٹھہرنا محال تھا ۔ ایک دم لاکھوں گھروں کی پردہ نشین عورتوں کے لیے سواریوں کا ملنا محال تھا ۔ جو لوگ خود صاحب سواری تھے وہ بھی کہاروں اور نوکروں کے بھاگ جانے سے بیدست و پا تھے ۔ غرض کہ مولوی صاحب گھر سے نکلے تو اس طرح کہ ماماؤں اور نوکروں کے حلقہ میں گھر کی بیبیاں چادریں اوڑھی ہوئی ساتھ تھیں ۔ بچے نوکروں کی گودوں میں تھے ۔ خود پیدل، گھوڑے ساتھ ۔ رستہ میں باغیوں اور خود انگریزی فوجوں کے سپاہیوں سے دو چار ہونے اور لوٹ مار کا اندیشہ تھا ۔ اس لئے مولوی صاحب نے بہ تاکید یہ حکم دے دیا تھا کہ کسی عورت کے جسم پر نہ کوئی زیور ہو اور نہ اس کے پاس کوئی قیمتی چیز یا نقد رہے ۔ قرار پایا کہ حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہ کو جانا چاہیئے ۔ بعض احباب روانگی کی خبر سن کر آگئے تھے اور انہوں نے مجاوران درگاہ مبارک کو اطلاع کردی تھی کہ مولوی صاحب فلاں وقت اور فلاں رستہ سے آتے ہیں ۔ ان لوگوں نے دو بہلیوں کا انتظام کر رکھا تھا اور شہر کے باہر منتظر کھڑے تھے ۔ ان لوگوں کے پہنچتے ہی انہوں نے بہلیوں پر عورتوں اور بچوں کو سوار کر کے درگاہ کی طرف روانہ کر دیا اور خود اس پر مستعد ہوئے کہ شہر میں جا کر مکان کا ایسا قیمتی سامان جو بہ آسانی منتقل ہوسکتا ہو لے آئیں ، مگر مولوی صاحب نے اپنے دوستوں کو اس خطرے میں پڑنے کی کسی طرح اجازت نہیں دی اور کہا کہ آپ لوگوں کے جاتے جاتے گھر صاف ہو جائے گا اور مختلف قسم کے خطرات اٹھانا محض بیکار ہے ۔ مسیتے خان کہتے تھے کہ میں باوجود اس ممانعت کے بھی اس ارادہ سے گھر آیا کہ اگر

ممکن ہو تو تھوڑا بہت سامان لے جاؤں ، مگر میرے واپس آنے تک جیسا کہ مولوی صاحب کا خیال تھا اس گھر میں جو چند گھنٹے پہلے خانہ داری کے سامان سے غیر معمولی طور سے بھرا تھا، سوئی تک نہ تھی۔ غرض کہ مولوی صاحب درگاہ شریف اس وقت تک رہے جب تک لوگوں کو دوبارہ شہر میں آ کر بسنے کی اجازت نہیں ملی ۔

شہر میں آنے کے بعد سرکار کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ جو لوگ غدر سے پہلے سرکاری ملازم تھے ان کو فلاں وقت فلاں مقام پر مسٹر ٹی - مٹکاف کے سامنے حاضر ہونا چاہیئے۔ یہ صاحب اس ہنگامہ میں اپنے وقت کے حجاج بن یوسف تھے۔ شہر میں فوجی قانون جاری تھا ۔ مسٹر مٹکاف سرسری تحقیقات کر کے جو حکم چاہتے تھے دے دیتے تھے ۔ سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں آدمی ان کی عدالت میں پھانسی پر چڑھا دیئے گئے ۔ ان کی عدالت سے کسی شخص کا بچ کر آنا غیر معمولی بات سمجھی جاتی تھی ۔ عدالت کے باہر پھانسی کھڑی تھی ۔ مقدمہ پیش ہوا ، سرسری بیانات سنے اور حکم ہوگیا اور باہر نکلتے ہی اس کی تکمیل ہوگئی۔ اس عدالت اور ایسے حاکم کے سامنے پیش ہونے کے لئے مولوی صاحب بھی گھر سے چلے ۔ گھر میں کہرام تھا ۔ نوکر ، اعزہ اور دوچار دوستی کے دھنی ساتھ تھے ۔ جانے کے ساتھ ہی پہلے انہیں پکار ہوئی ۔ مولوی صاحب اندر گئے ۔ مسیتے خان کہتے تھے کہ چونکہ مجھ کو کچہری کے چپراسی وغیرہ سب جانتے تھے اس لئے انہوں نے منع نہیں کیا ۔ میں بھی مولوی صاحب کے ساتھ اندر چلا گیا اور جو سوال و جواب ہوئے وہ سب سنتا رہا ۔ مسٹر مٹکاف کے سامنے ایک کاغذ رکھا تھا ۔

اس کو پڑھتے جاتے اور سوال کرتے جاتے تھے۔ اور مولوی صاحب جو جواب دیتے تھے اس کو لکھتے جاتے تھے ۔ سب سے پہلے مولوی صاحب سے یہ دریافت کیا گیا ۔ تم نے غدر میں سرکار کی کیا خیر خواہی کی ؟ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ واقعہ ایسا دفعتاً ہوا کہ مجھ کو کیا سرکار کے کسی خیرخواہ کو بھی ایسا موقع نہیں ملا ۔ اس کے بعد دفتر کمشنری کے جلائے جانے کے متعلق سوالات ہوتے رہے کہ تم کو اس واقعہ کی کب اطلاع ہوئی اور تم نے اس کی نسبت کیا کاروائی کی ؟ بحیثیت سررشتہ دار کمشنری اس کی حفاظت کے تم ذمہ‌دار تھے ۔ مولوی صاحب اس کے جوابات دیتے رہے ۔ آخرکار سوال و جواب کا سلسلہ ختم ہوا اور مسٹر منٹکاف نے چند سطریں لکھ کر یہ فیصلہ سنایا کہ تمہاری نسبت کسی قسم کی بدخواہی ثابت نہیں ہوئی ، اس لئے تم اپنی خدمت پر بحال کئے جاتے ہو۔ مسیتے خاں بیان کرتے تھے کہ یہ فیصلہ سن کر میں نے باہر نکل کر لوگوں کو اطلاع دی ۔ میرے بعد مولوی صاحب باہر تشریف لائے ۔ لوگوں نے گھیر لیا ۔ ہر طرف سے مبارک باد کی صدائیں بلند تھیں اور اعزہ اور احباب کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی ۔ غرض کہ مولوی صاحب ایک کثیر جماعت کے ساتھ ہنسی خوشی گھر واپس آئے ۔ اور دوسرے دن کچہری جانے لگے ۔

غدر کے بعد دہلی ممالک مغربی و شمالی سے نکال کر پنجاب میں شریک کردی گئی ۔ اور احصار جدید ضلع قائم ہوا ۔ وہاں کے دفتری انتظام کے لئے یہ قرار پایا کہ ایک پختہ اور تجربہ کار شخص منتخب کر کے بحیثیت سررشتہ‌دار کے بھیجا جائے ۔ اس مقصد کے لئے مولوی احمد علی صاحب منتخب ہوئے ۔ مولوی‌صاحب اگرچہ

دهلی چھوڑنا نہیں چاہتے تھے اور نہ بلحاظ عہدہ کے اس تبادلہ میں کوئی ترقی تھی مگر حکم حاکم مرگ مفاجات طوعاً و کرھاً جانا پڑا - کچھ دهلی چھوٹنے کا افسوس کچھ صحت کی خرابی مولوی صاحب نے تین چار سال حصار میں نوکری کرنے کے بعد خرابی صحت کے عذر سے پنشن کی درخواست چند سال قبل از وقت کر دی اور پنشن لے کر دهلی چلے آئے ، اور وهیں رهنے لگے - اس زمانہ کا مشغلہ صرف کتب بینی اور تالیف و تصنیف تھا۔ اکثر تصوف اور اس کے بعد طب کی کتابیں زیر مطالعہ رهتی تھیں - صوفیائے کرام کے حالات سے غیر معمولی دلچسپی تھی اور ان کی تصانیف کا بڑا حصہ اسی موضوع پر تھا - **قصر عارفان** اسی زمانہ کی تالیف ھے - یہ کتاب خود مرحوم کے قلم کی نہایت خوشخط لکھی ہوئی ان کتابوں میں تھی - جب والدہ مرحومہ حیدر آباد هم لوگوں کے پاس تشریف لانے لگیں تو اس کو ایک مضبوط صندوق میں دوسری کتابوں کے ساتھ مکان میں چھوڑ آئی تھیں - **رحیم بخش** نامی فتحپور کے رهنے والے همارے یہاں کے قدیم ملازم اور مکان کے محافظ تھے - چند سال کے بعد ان کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ جس کوٹھری میں یہ صندوق تھا برسات میں اس کی چھت گر گئی اور انہوں نے یہ کل سامان عزیزی حکیم **عظیم الدین** صاحب کے مکان میں منتقل کر دیا ھے - هم لوگوں میں سے ایک مدت تک کسی کا جانا فتحپور نہ هوا - انیس بائیس سال کے بعد بھائی صاحب قبلہ (مولوی حکیم **محمود علی** صاحب) تشریف لے گئے تو معلوم هوا کہ کتاب مذکور بے پتہ ھے * -

---

* مخدوم زادگان فتحپور (بقیہ حصے) مولوی مسعود علی ، ص ۱۱۲-۹۸ -

مولوی صاحب بعد پنشن لینے کے تین چار سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے۔ ذیابیطوس میں عرصہ سے مبتلا تھے۔ گردن پر ایک چھوٹا سا دانہ نکل آیا اور وہ بڑھتے بڑھتے سرطان ہو گیا۔ اطبا کی صلاح ہوئی کہ اس پر جراحی عمل کیا جائے۔ اس زمانہ میں نہ ڈاکٹروں کی اتنی کثرت تھی اور نہ ہندوستانی سوسائٹی میں ان پر اعتماد کیا جاتا تھا۔ ایک ہشیار جراح نے عمل کیا۔ ملک غلام رسول مرحوم جو اس وقت موجود تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مولوی صاحب کو دیکھا کہ وہ اس سخت تکلیف کو بلا چہرہ پر شکن ڈالے برداشت کر رہے تھے۔ عمل جراحی کے علاوہ اور بھی دوا علاج ہوتا رہا مگر حالت روز بروز بگڑتی گئی۔ انتقال کے دو روز پہلے سے بار بار چچا مرحوم (یعنی اپنے چھوٹے بھائی مولوی علی احمد صاحب) کی نسبت دریافت فرماتے تھے کہ وہ آئے یا نہیں۔ چچا مرحوم اس زمانے میں دہلی کے قریب مونڈ کے یا بھوانی کی کوتوالی میں ملازم تھے۔ خط پہنچتے ہی وہ راتوں رات چلے اور صبح کو سیدھے بھائی کے پاس آئے۔ وہ گفتگو جو دونوں بھائیوں میں ہوئی اور جس کا چچا مرحوم نے ہم لوگوں کے سامنے بارہا اعادہ فرمایا عجیب گفتگو تھی۔ چچا مرحوم فرماتے تھے کہ بھائی کی طرف سے جو خط میرے پاس بھیجا گیا تھا اس کو پڑھ کر مجھ پر اضطراب طاری ہوا اور تمام رستہ یہی کیفیت رہی، یہاں تک کہ میں اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں بھائی لیٹے تھے۔ میں نے جا کر سلام کیا۔ بھائی نے ہاتھ پھیلائے اور میں نے اپنا سر ان کے سینہ پر رکھ دیا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو سر اٹھایا تو دیکھا کہ بھائی کا چہرہ تمتمایا ہوا ہے، آنکھوں میں آنسو

ہیں اور جو اطمینان چہرہ پر پہلے نظر آتا تھا وہ باقی نہیں رہا ۔ میں چونکہ ان کے استقلال اور قوت قلبی سے واقف تھا اس لیئے میں نے تعجب سے دریافت کیا کہ آپ اس وقت گھبراتے تو نہیں ہیں۔ بھائی نے کہا گھبرانے کی کیا بات ہے ۔ بعض اوقات بال بچوں کا خیال پریشان کرتا تھا الحمدللہ کہ تمہارے آنے سے وہ بھی دور ہو گیا ۔ اس کے بعد میں پلنگ سے علیحدہ ہو کر ایک مونڈھے پر بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا ۔ بھائی نے فرمایا کہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک نہایت آراستہ اور مؤدب مجلس میں شریک ہوں اور اس مجلس کے صدر ایک بزرگ ہیں جو سبز عمامہ باندھے ہیں اور چہرہ پر اس رنگ کا نقاب پڑا ہے ۔ میں لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں مگر کوئی مجھے نہیں بتاتا ۔ میں اسی حیرانی میں تھا کہ دفعتاً آنکھ کھل گئی ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو میں اس بارہ میں عرض کروں ۔ فرمایا کہو ۔ میں نے کہا آپ کا خواب نہایت مبارک خواب ہے اور بہت صاف ہے۔ جن بزرگ کی آپ کو خواب میں زیارت نصیب ہوئی وہ حضرت سلطان المشائخ نظام‌الدین علیہ الرحمہ تھے، جن کے ساتھ آپ کو علاوہ سلسلہ کی نسبت کے مخصوص ارادت ہے، جو عشق کی حد تک پہنچی ہوئی ہے ۔ چچا مرحوم فرماتے تھے کہ اس کے ساتھ ہی بے اختیار میری زبان سے ذوق کا یہ شعر نکلا :

سر بوقت ذبح اپنا اس کے زیر پائے ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اور میں نے عرض کیا کہ اب آپ کو بالکل تیار ہو جانا

چاھیے - فرمایا : الحمدللہ ، الحمدللہ ! میں بالکل تیار ھوں - اگرچہ بظاھر یہ نہیں معلوم ھوتا تھا کہ معاملہ اس قدر جلد ختم ھو جائیگا مگر اس گفتگو کے دوسرے ھی دن ربیع الاول شریف کی گیارھویں تاریخ سنہ ۱۲۸۱ھ میں دفعتاً صبح کے وقت انتقال ھو گیا - اناللہ و انا الیہ راجعون -

حافظ **غلام رسول** صاحب **ویران** نے جو مولوی صاحب کے قدیم ملنے والے تھے لفظ " اغفر " سے مادۂ تاریخ نکالا - ان کا قطعہ تو ھم میں سے کسی کو یاد نہیں ھے مگر میں نے ایک قطعہ میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کرکے عرض کیا ھے :

چنان رفت فارغ ز افکار عالم
کہ تاریخش از لفظ فارغ برآمد

لفظ **فارغ** سے سنہ ۱۲۸۱ھ ھجری نکلتے ھیں -

دفن کا واقعہ بھی بعض لحاظ سے قابل ذکر ھے - مولوی صاحب کی دلی تمنا تھی کہ انہیں مرنے کے بعد کس طرح حضرت سلطان المشایخ کے زیر سایہ جگہ ملے - چنانچہ مثنوی متذکرہ بالا* میں ایک جگہ فرماتے ھیں :

ز سلطان المشایخ التجایی
پس از مردن برای قبر جایی

اس زمانہ میں بھی حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا علیہ الرحمہ کی درگاہ کے احاطے کے اندر کسی شخص کو قبر کے لئے جگہ کا مل جانا سخت مشکل سمجھا جاتا تھا اور صرف شاھی خاندان اور مخصوص بزرگان دین کا حصہ تھا - اور اب تو

---

* ر - ک - قصر عارفان ، ص ۱۲ - مصرع اول باینطور است :
ز محبوب خدایم التجایی -

یہ امر عدم گنجائش کی وجہ سے بالکل ناممکن ہوگیا ہے ۔ مگر حضرت سلطان المشایخ کی ہمت اپنے شیدائی اور مفتون کے ساتھ تھی ۔ خدا نے ان کی اس دعا کو منظور فرمایا اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ خدام درگاہ میں سے جو غالباً مولانا خواجہ حسن نظامی کے بزرگوں میں تھے ایک صاحب نے ایک قبر بھر کی جگہ پیش امام صاحب مسجد درگاہ شریف کے حجرہ کے روبرو اپنے لئے محفوظ رکھی تھی ۔ زمانۂ علالت میں صاحب مذکور عیادت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے ۔ چونکہ مولوی صاحب خدام درگاہ شریف کی خدمت ہمیشہ اپنی سعادت سمجھتے تھے اور ان لوگوں سے بے حد تعلقات تھے اس لئے مولوی صاحب نے ان سے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میری سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہ ہے کہ مرنے کے بعد مجھ کو حضرت سلطان المشایخ کے زیر سایہ تھوڑی سی زمین مل جائے ۔ اس کو میں اپنی سعادت اور اپنی بخشایش کا ذریعہ سمجھتا ہوں ۔ کیا آپ اس معاملہ میں میری کچھ مدد فرما سکتے ہیں ۔ صاحب موصوف نے جواب دیا کہ آپ کو خود معلوم ہے کہ احاطۂ درگاہ میں اس وقت جگہ کا ملنا کس قدر دشوار ہے ۔ آپ کی اور میری عمر بھر کی دوستی ہے۔ میں نے اپنے لئے ایک قبر بھر کی زمین حضرت امیر خسرو کے احاطۂ مزار کے محاذی حجرۂ پیش امامی کے سامنے محفوظ رکھی ہے ۔ وہ حاضر ہے ۔ یہ سن کر مولوی صاحب کو بے حد خوشی ہوئی اور باہم معاملہ طے ہوگیا اور انتقال کے بعد وہیں دفن ہوئے ۔ مرحوم آخری شخص تھے جنہیں درگاہ شریف کے احاطہ کے اندر جگہ ملی ۔ ان کے بعد سے جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی شخص کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی ۔ ابتداءً قبر اوپر سے کچی تھی ۔ چند سال ہوئے میں نے اس پر لوح اور کتابہ نصب

کر دیا ہے ۔ خواجہ حسن نظامی مد ظلہ العالی نے ان برادرانہ تعلقات کی بنا پر جو ہمارے اور ان کے خاندان میں قدیم سے چلے آتے ہیں اس معاملہ میں بہت مدد فرمائی، اور انہیں کے حسن اہتمام سے یہ کام انجام پا گیا ۔ خدا ان کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ مولوی صاحب نے ایک لڑکی مسماۃ **بی بی فاطمہ** اور دو لڑکے مولوی حکیم **محمود علی** اور اس عاجز **مسعود علی** مؤلف رسالۂ ھذا کو چھوڑا* ۔

قصر عارفان

قصر عارفان کا زیر نظر خطی نسخہ** مؤلف کے بھائی مولوی شیخ **علی احمد** کی ملکیت تھا اور مؤلف کے ھاتھ کے لکھے ہوئے نسخے کی نقل ہے ۔ اصل نسخے کی تکمیل سے چند ماہ بعد یعنی ۱۲۹۳ ہجری قمری ۱۸۷۵ میلادی میں نقل کیا گیا ہے ۔ اصلؔ کتاب ۱۲۹۱ ہجری قمری (۱۸۷۴ میلادی) میں ترتیب دی گئی ہے ۔

یہ چشتی، قادری، سہروردی اور نقشبندی خانوادوں کا تذکرہ ہے اور مشہور عرفا کے سوانح حیات اس میں قلمبند کئے گئے ہیں ۔ اسلام کے آغاز سے لے کر محمد شاہ کے زمانے تک کی تاریخ بھی مجملاً اس کتاب میں درج ہے ۔

تذکرہ چار ابواب پر مشتمل ہے ۔ ہر ایک باب ایک ضخیم

---

*مخدوم زادگان فتحپور (بقیہ حصے) مولوی مسعود علی، ص ۱۲۲ - ۱۱۹ -

**سطور ۲۱، باریک نستعلیق؛ حاشیہ دھرا؛ تقطیع $6\frac{1}{2}$x$10\frac{1}{2}$ متن $4\frac{1}{2}$x$7\frac{1}{2}$ -

کتاب کی صورت میں ہے ۔ راقم نے ابتدا میں ان تعارفی سطور کے علاوہ اختتام پر فہارس اعلام و اماکن کا اضافہ کر دیا ہے ۔

میرا یہ انتہائی خوشگوار فرض ہے کہ میں مؤلف کے پوتے جناب مولوی **رشید احمد** صاحب اور ان کی صاحبزادی محترمہ **مہر کرمانی** کا شکریہ ادا کروں کہ اُن کی وساطت اور کمک سے میں یہ مقدمہ لکھنے میں کامیاب ہوا ۔ میں اُن کے حضور میں جذبات سپاس تقدیم کرتا ہوں ۔ میں جناب **حمید الدین احمد** صاحب اور مرحوم ڈاکٹر سید **محی الدین زور** کا بھی ممنون ہوں کہ اُن کے وسیلے سے مجھے مفید مواد دستیاب ہوا ۔

فہارس اعلام و اماکن کی تدوین و طباعت میرے رفیق کار اور عزیز شاگرد ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ اکرام، لکچرار شعبۂ فارسی، دانشگاہ پنجاب کی نگرانی میں ہوئی ہے ۔ اس سلسلے میں اُنھوں نے جو معاونت فرمائی ہے میں اُس کے لئے شکر گذار ہوں ۔

ماڈل ٹاؤن، لاہور
محمد باقر
۱۰ فروری، ۱۹۶۶م

حوالے

اس مقدمہ کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے :

۱ - **انوار العارفین** محمد حسین - لکھنؤ، ۱۸۷۶ -
۲ - **اوریئنٹل کالج میگزین** نومبر، ۱۹۲۶ء -
۳ - **اوریئنٹل کالج میگزین** مئی ــــ نومبر ۱۹۶۵ء -
۴ - **خاتم سلیمانی** الٰہی بخش خان بلوچ - لاہور، ۱۳۲۵ / ۱۹۰۷ء -

۵ - خزینة الاصفیا مفتی غلام سرور لاهوری (جلد اول) - لاهور -

٦ - قصرعارفان احمد علی - نسخهٔ خطی متعلق بکتابخانهٔ دانشگاه پنجاب شماره ۱۹ Pf. I -

۷ - مخدوم‌زادگان فتحپور مسعود علی (پہلا حصہ) - حیدر آباد دکن، ۱۹۳۲م -

۸ - مخدوم زادگان فتحپور مسعود علی (بقیه حصے) - حیدرآباد دکن، ۱۹۳٦م -

۹ - مناقب المحبین نجم‌الدین ناگوری - لاهور، ۱۳۱۲/۱۸۹۵ -

10. *Bahawalpur State Gazetteer*. Lahore, 1904.
11. *Dera Ghazi Khan Gazetteer*. Lahore, 1898.
12. Griffin, Sir Lepel H., and Massy, C.F., *Chiefs and Families of note in the Punjab, vol. ii*. Lahore, 1909-11.
13. Phillott, D.C., *Note on the Shrine of Taunsa* (JASB., 1908 pp. 21-9).
14. Rose, H.A., *Glossary of the tribes and castes of the Panjab and North-west Frontier Province*. Lahore, 1919.
15. Storey, C.A., *Persian Literature, vol., i, pt. 2*. London, 1953.

[ص۲]بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز کتاب فیض انتساب **قصر عارفان** مشتمل بر شجرات وحالات محتوی بر بعضی از حکایات حضرات ایشان تا جناب حضرت مولانا مرشدنا خواجه‌شاه محمد سلیمان قطب زمان قدس الله تعالی اسرارهم اجمعین الی یوم‌الدین تالیف جمع آورده عاصی حقیر سراپا تقصیر **احمد علی** یکی از کمتر غلامان آستان ، ملایک دربان جناب قیوم یزدانی ، حافظ کلام ربانی سید السادات ، منبع‌البرکات حضرت مولانا و سیدنا حافظ قرآن ثانی شاه سلیمان صاحب تعمت اصلی آن قطب دایره ایمان حافظ سید شاه محمد علی خیر آبادی قدس سره‌الغریز ۔

باب اول

مشتملبر یکصد و پانزده منازل ده ازان منظومه

در حمد و ثنای باری و نعمت و تحیت و دعا و التجا بوسایل بعضی حضرات با برکات و بنیاد استحکام این قصر عالی و یکصد ازان منثور در مقاصد و خانوادگان مشهور و پنج اخیر شجرات اندر هر یکی چندین وصل حضوات هر چار خانواده و ذر هر وصلی ذکر

نعمات خلافت و برکات صحبت علاوه از مرشد وصل ماقبل از حضرات دگر مروج خاندان طریقت حضرت مرشد:-

منزل اول در حمد و ثنای حضرت کریم کار ساز و رحیم بی نیاز

بنام آنکه اندر قالب خاک
دمید از لطف و احسان روح ادراک

خمیر دل مصفا کرد از نور
دران نوری دو عالم گشت پرشور

[ص ۳] حبیب خویش کرد اولاد آدم
محمد را شفاعت خواه عالم

هم او را خاتم پیغمبران کرد
ز آدم تا مسیحش پی روان کرد

نماید گاه ارنی لن ترانی
فزاید گاه قرب جاودانی

تجلی گاه فرماید سر طور
حریم وصل گه آراید از دور

شکیبایی دهد آزرده جان را
توانایی دهد هر ناتوان را

شب دیجور عاشق را دهد نور
دل آباد زاهد را دهد شور

گه آرد از دل مجنون خروشی
زمانی از دم منصور جوشی

ز معشوق دمی عاشق نماشد
دمی چون غیر گاهی آشنا شد
ز فیض اولیا اقلیم پر ساخت
دل افسردگان را لعل و در ساخت
جمال عزتش هر سوی تابان
سحاب همتش هر جوی باران
شریک خلوت هر عشق بازی
انیس قدس در راز و نیازی
رفیق دردمندان دل‌افگار
شفیق راز جویان طلبگار
دل شب زنده داران شاد از وی
زیارتگاه دل آباد از وی

منزل دوم در نعمت و تحیّت بر حضرت سرور کاینات مفخر موجودات جناب فیضمآب رسول مقبول افضل خلایق بعظمت حقایق

محمد سرو باغ زندگانی محمد نور شمع جاودانی
محمد موجب ایجاد عالم محمد اشرف از اولاد آدم
محمد دو جهان را قرة العین محمد جا گزین قاب قوسین
محمد رحمةللعالمین شد حضور حق شفیع المذنبین شد
محمد سرور پیغمبران است محمد افتخار هر زمان است
ز خیل انبیا سردار ذی شان طفیل او بود هر جن و انسان
نخستین گوهر دریای توحید گرامی تر خم، صبهای توحید

[ص۴] فراخ از فیض او خوان نبوت
وسیع از بحر او کان نبوت
معظم تر بود از هر معظم
مکرم تر بود از هر مکرم
هزاران صد درود و صد سلامش
بر آل پاک و اصحاب کرامش

منزل سوم در مناجات بحضرت رب‌الارض و السماوات و حسرت بصدور صغائر و کبائر تا حیات و توقع صرف بر فضل و عنایات

خداوندا ز عصیان رو سیاهم
ز سر تا پای خود غرق گناهم
نباشد اندرین دنیا گناهی
که مصروفش نماندم سال و ماهی
بسر گردید عمر من بعصیان
ز طفلی تا جوانی بود یکسان
دریغا صرف شد این زندگانی
بغفلت رایگان نقد جوانی
کنون آثار پیری شد نمایان
همان حرص و هوس دارد بدامان
اگر از خوف تو فریاد کردم
هماندم حظ عصیان یاد کردم
چو در محراب می آرم سر خویش
بود خیل بتانم پیش در پیش
سر خود تا که در محراب دارم
بسر از تار جان مضراب دارم
سجودی کانست مخصوص خداوند
کنم از بهر دنیا بر در چند
مکلف گر شوم در پارسایی
بود کی خالی از زهد ریایی
منم در مسجد و دل در خرابات
هزار افسوس و صد هیهات هیهات
منم مستغرق اندر بحر عصیان
ز نقد معصیت پر جیب و دامان
هراسانم هراسانم هراسان
نسازد کار ما کس جز تو آسان
چو تائب بینیم اندر معاصی
ز اندوه عذابم ده خلاصی
ز خیر و شر مپرس از بندهٔ خود
بذیل عفو کشی شرمندهٔ خود
چو از لطف و عنایت آفریدی
روان پاک در قالب دمیدی

برآنم دار کان باشد رضایت بروی من کشا راه هدایت
[ص۵] ز حرص و آز گردان بی نیازم ز خواب غافلی کن دیده بازم
چو از کردار بد بس شرمسارم نباشد جز بتو جای قرارم
کنی گر غور بر اطوار و افعال کجا باشد مرا گنجایش قال

منزل چهارم در تضرع بجناب احدیت بوسائل نور نبوت و صدق آل اطهار و طفیل اصحاب کبار

بنور محتجب از چشم اغیار بشوق مضطرب در وادی تار
بآن رکن رکین منزل تو بآن کرسی نشین محفل تو
بآن مخمور جام نقد وحدت بآن در شرف از عقد وحدت
شفیع آخرت در ماندگان را بعرصات قیامت ماندگان را
بضبر خاص فرزندان نامی بعز و حرمت شان گرامی
طفیل حضرت اصحاب ذی شان بصدق و عدل و حلم و علم ایشان
خصوصاً باب علم لا تناهی فروغ از وی بدرویشی و شاهی
که باشد خازن گنج ولایت علی الشاه اقلیم هدایت
وصی مصطفی اندر طریقت ولی مرتضی اندر حقیقت
بسیاحـان بیدای بـصحت شناور ران دریـای شریعت
بعز و نـاز محبوبان درگه بسر و راز معشوقان این راه
باشک گرم عشاقان دلوروز باه سرد مشتاقان جـان سوز
بآن هوی که شد از خویش آزاد ز هم جنسی یار آورد فریـاد
بوجد و طاعت ارباب عرفان بزهد و حالت صورت پرستان
شب تاریک عصیانم شود روز دمد از شام هجرم صبح نوروز

منزل پنجم در آرزوی ثبات بحفظ از معاصی از روی توسل بجناب فیضمآب حضرت با برکت رهنمای حق مخزن فیوض مطلق پیر روشن ضمیر مولانا و مرشدنا سید شاه حافظ محمد علیصاحب دام فیضا نهم علی مفارق المریدین

[ص٦] چو نبود طاقت بار گناهم بدرگه خدای عذر خواهم
بشوق خاکپای سید پاک که شد در زهر عصیان عین تریاک
دلش بیدار و چشمش عین جادو جبین محراب زهد طاق ابرو
ز دریای کرم در یتیمی ز بحر محترم فیضی عمیمی
سعید و سید و عالی جنابی بچرخ رهنمایی آفتابی
شرف از ذات او اهل زمان را فروغ از فیض عامش عارفان را
درخشان روی او از نور شاهی برو مکشوف از خود تا بماهی
سلیمان دولتی در پادشاهی سکندر حشمتی در پارسایی
بظاهر جا نشین مسند شان بمعنی ثانی شاه سلیمان
نژاد پاکش از سادات گیری طریقش ثابت اندر دست گیری
جناب سید روشن ضمیری ز پا افتادگان را دست گیری
بود نامش محمد با علی ضم بنور معرفت معروف عالم
قلم در وصف او عاجز بهر حال زبان کلک اندر مدح او لال
بپابوسی خاکش روز و شب خیز چو داری دسترس در دستش آویز
مرید او ز لغزش کی شود پست که دست حق بود بالای این دست
بحفظ حافظ علم الهی مرا محفوظ دار از هر نواهی
گناه خویشتن چون پیشن دارم بجان ناتوان صد نیشن دارم

سراپا خالیم از نقد طاعت فزاید معصیت ساعت بساعت
ز بار کوه غم بی حد ملولم سبکساری ازان گردد حصولم
ز فضل تو بر آید آرزویم بدین رحمت نظر فرما بسویم

منزل ششم در خواستگاری بجناب باری برای حصول توفیق بساعت و از حضور [ص ۷] مرشد اکبر قطب زمان حُضرت خواجه شاه محمد سلیمان قدس‌الله جل شانه سره‌العزیز بذل عنایت

عطا فرمای توفیقم بطاعت پس از شاه سلیمانم عنایت
در مقصود از بحر گرامی فرید ملت از سلک نظامی
ولید وقت در کشورستانی وحید دولت فخر زمانی
چراغ نور خالد ذیل در ذیل فروغ خاندان جعفری خیل
شرفیاب ز لال آبحیوان کلیم نور از کوه سلیمان
نظام فخر ملت نور عرفان جناب حضرت شاه سلیمان
جنید وقت و شبلی زمان بود بوی یار زمین و آسمان بود
مقام و منزلش توسا و سنگر ازان رو انتخاب هفت کشور
رسد هر کس که بر جای مزارش شود پر فیض دامان و کنارش
کرامت کن مرا رزق لطیفی ز درگه وبم موری ضعیفی

منزل هفتم در التجا بجناب کبریا بحق حضرت خواجگان چشت علیهم الرحمت والرضوان

بحق خواجگانم از دل و جان غلام حضرات شاه سلیمان
چو بر اعمال من گیری دلیلی کسی نبود،چو من خوار و ذلیلی

وگر بخشی طفیل خواجگانم — عجب نبود که خاک راه شانم
بآن سلطان این اقلیم عالی — که اقلیمی ز فیضش نیست خالی

بجون کشتگان خنجر عشق — نضارت دیدگان منظر عشق
بآن در شرف از کان وحدت — رکین رکن از ارکان وحدت

بچشم منتظر در جلوهٔ ناز — باشک چشم محبوبان جان باز
بشکر شاکران راه تسلیم — بصبر صابران رنج و تأثیم

بعز و حرمت محبوب درگاه — بقرب و منزل آن شاه ذیجاه
[ص۸] سیادت گوهر زرین کلاهی — سعادت اختری گردون پناهی
جلیس منزل تفریح و تسکین — انیس محفل ترویح و تسکین
قیام دین و دولت صدر ایمان — نظام سلک ملت چشم عرفان
معطر تر گل و گلزار یزدان — متاع کامل بازار یزدان
جناب خاص محبوب الهی — بفرقش می سزد زرین کلاهی
ز فیض وی هزاران جنت آباد — ز لطف وی هزاران عاصیان شاد
بنامش بود فرمان مشیخت — بذاتش ختم شد شان مشیخت
چو شد منزل گزین در خاک دهلی — معنبر گشت خاک پاک دهلی
فزودش منزلت زانسان که دانی — ز اوج چرخ و خلد کامرانی
بعزت ثانی بیت الحرم شد — بخدمت چون حریم محترم شد
ازین بیت الشرف آنرا بود نام — که سلطان السلاطین یافت آرام
هزاران خفتگان گرد خاکش — بذوق شادمان از روی پاکش
ز گرد خاک گرد آستانش — سگی باشم ز چندانی سگانش
غبار معصیت شد هم ز جویش — شرف یابم ز خاک آبرویش
بعجز و زار هم مقبول فرمای — ز حد آستان وی بما جای
که در زیر قدومش شاد باشم — ز قیدِ معصیت آزاد باشم

منزل هشتم در قصور بی حد و غایات از لوازمهٔ بندگی و طاعات و حصول توفیق ارادت مستقیم بحسن عقیدت قدیم حسب بشارت لاریب و اشارت غیب بوحدت مظاهر و اختلاف مناظر هر دو حضرات بابرکات و انشراح و انفراح خاطر مضطر در شان جناب فیضمآب حضرت مولانا و مرشدنا حافظ سید شاه محمد علی صاحب خیر آبادی در ندای الطاف غیبی بقبول غلامی وی قدس سره

گناهم چون ز حصر و حد برون شد هراس معصیت از حد فزون شد

شبی بودم درین اندوه ناگاه سروش لطف غیبی کرد آگاه

که ای شرمنده غافل از مکافات تلافی چون نسازی بهر ما فات

هنوز آن پیر رحمت در زمانست که ابر رحمتش هر سو فشانست

[ص ۹] قریب بست سالت شد که گشتی غلام او ولی از خود پرستی

نورزیدی ره و رسم سلاسل هلا تا کی بمانی پای در گل

چو خواهی یک نظر افتد بسویت ز سلطان جهان آرزویت

کلیم عصر و ابراهیم دوران سلیمان منزلت شاه سلیمان

مصایب در گذر کردی براهش سفر بگزیدی تا در جایگاهش

ولی محروم ماندی از قدومش کنون بگزار این شرط و لزومش

روان این دولت بیدار دریاب تغافل تا بکی دریاب دریاب

اگر بینی دوی اندر مناظر نباشد جز مجاز اندر مظاهر

دو قالب دان و هر یک جان پندار / یکی سید یکی را خان پندار
چو بادام اند در یک مغز دو پوست / مصفا و مجلای دوست بر دوست
نوید غیب را چون یاد کردم / بفورش روی خیر آباد کردم
رسیدم بعد چندی در ارادت / سعادت شد نصیبم شد سعادت
نباشد جز بوی دیگر پناهم / غلام او چو گشتم پادشاهم
بدین توفیق گاهی دل کنم شاد / که دست من بدست کامل افتاد
مرید صادقم سلکم مسلسل / خط آزادگی دارم مسجل
و زان پس در بساط زندگانی / ندارم هیچ چیز از شادمانی
بضاعت چون ز طاعت نیست درهیچ / ازین اندوهناکم پیچ در پیچ
در منظوم در هر اعتباری / در منثور ناید در شماری
جواهر چون جلا یابد ز حکاک / نماید از غبار تیرگی پاک
نشاطی جز برین دیگر ندارم / ازین غم اشک چون از دیده بارم
بصدف از دامن پیران گرفتن / توان زین قید عصیان باز رستن

[ص۱۰] منزل نهم در بنای قصر عارفان محتوی بر صداقت زبان و حاجت خواهی بجناب الهی بحق حضرات اهل ارشاد که برنام نامی هریکی منازل قصر آباد برای حصول ادب بیان و یارای لسان و قبول در دل و آسانی منزل عاصی پر معاصی و نجات از آفات و حفظ و صیانت از طاغیان بوالفضول از روی پذیرایی مسئول و چشم زخم هر بد اعتقادی و تشنیع زبان هر نامرادی

توقع دارم از پیران کامل / شدم بر آرزوی خویش واصل
چو قصر عارفان بنیاد کردم / بهر منزل خدا را یاد کردم

اساس آن نهادم بر صداقت که تا خالی بود از رنج و آفت
ز انوار صداقت پر فروغست اگر خالیش گویی از دروغست
باشک دیده کردم شست و شویش بجاروبِ مژگان رفت و رویش
سحر خیزان این ایوان عالی بصدر معرفت حالی وقالی
هزاران اهل باطن خرم و شاد که جا دارند در قصر نو آباد
زهر اقلیم هر یک کاروانی زهر منزل بود هر را نشانی
دران مخفی نهادم گنج اسرار طلمسی ساختم از بهر اغیار
جرس آویز شد دروازهٔ آن رسد در گوش دل آوازهٔ آن
دلی کز یاد حق بیدار باشد بدرگاه خدایش بار باشد
چو این عالی بنا ترتیب یابد برای دیدنش اهل دل شتابد
ز بعد سیر و گشت این منازل شود گر اندکی تفریح حاصل
بحق من دعای خیر سازند بدین نعمات ما را سرفرازند
خداوندا بحق اهل ارشاد که شد برنام شان این قصر آباد
در فیض ادب بکشا برویم ز قصر عارفان راه تو جویم
ز دنیا بی سروسامانیم بخشش بقصر عارفان دربانیم بخشش
[ص۱۱] زجاروبی قصر عارفانم خس و خاشاک برخیزد زجانم
دل مارا بدردت آشنا ساز ز بانم صادق و وهم رسا ساز
بقدر عفو عصیانم جزا ده دلم را درد و دردم را دوا ده
حصول مغفرت پژمردگان را قبول اوج قصر عارفان را
چنان شاداب گردان کشت زارم که سر سبزی بر آید از غبارم
ز هر یک منزل این قصر عرفان شعاع صدق خیزد نور رخشان

ز قندیل قبولش روشنی ده ز طعن بوالفضولش ایمنی ده
ز چشم زخم هر بد اعتقادی ز تشنیع زبان نامرادی

منزل دهم در شفاعت اخروی بو ساطت جناب خسروی محبوب ذات منزه از صفات و التجای حضور دوام تا روز قیامت زیر خاک آستانش و ذکر نام نامی پیر رهبر طریق نظامی و استخراج و استنباط نام یکی از بدترین غلامانش

شفیع آخرت داریم شاهی چشاهی پادشاهی کج کلاهی
جنابش مورد فیض مخلد بسلطان نظام الدین محمد
بود سلطان ملک کامرانی بود سر خیل خیل جاودانی
صفات بندگی چون گشت زایل روان پاک او شد روح کامل
چو منزل گه وی عرش برین شد عروج از حد وحدت هم قرین شد
مقام و منزل تو بس فزون گشت حجاب ظاهری از تو برون گشت
قبای بندگی از برفگندی بسر کردی کلاه ارجمندی
منزه تا شوی از رنج و آفات ترا مخصوص شد محبوبی ذات
لباس پادشاهی در برت راست که تاج دلبری حق بر تو آراست
چو پوشیدی قبای پادشاهی روان شد حکمت از خور تا بماهی
عروس مملکت اندر کنارت جلوس سلطنت در پیشکارت
متاع دو جهان داری در آغوش وزان پس جای آن باشد که خاموش [ص ۱۲]
ز محبوب خدایم التجایی پس از مردن برای قبر جایی
الف را گر بدل با میم دارند غلامی از غلامانش بر آرند

مراد ما بدین نام گرامی ز پیر رهبر از سلک نظامی

تمام شد ده منزل منظومه از باب اول قصر عارفان مشتمل بر یکصد و هشتاد اشعار

منزل یازدهم آرایش کلام بذکر خیر آفرینش نور نبوت احمدی و حقیقت محمدی و فضائل جناب رسالت منزلت برسایر مخلوقات و تمامی موجودات خاص و عام

اول چیز یکه از تجلی خاص جناب احدیت روداد نور محمدی و حقیقت احمدی بود ۔ اندرین حال حقایق جمیع کاینات از تفاصیل و تفاریق آن نور ذات باشد تا صورت عنصری جسمانی انسانی که اول افراد آن حضرت ابوالبشر آدم بود هر چند حضرت وی از روی تصور اصل اصول نوع انسانی و ازین که اعمال خیر تمامی انبیا و اولیا و سایر خلایق در جریده عمل وی ثابت و هر کمالی که در نوع انسانی بروز کرد بر طریق انطواء و اندراج اجمالی در ذات جامع البرکات وی موجود بود افضل بنی آدم باشد ، الا شرف و منزلت جناب فیضمآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیه وآله وسلم بر سایر عالم چنان ظاهر که حاجت تصریح ندارد و اگر منظور وی نبودی ارض و سما پدیدار نگردیدی۔ از حضرت آدم تا حضرت عیسی علی نبینا و علیهم السلام هر یکی از انبیای کرام تابعالم ظاهر رسید بشرف نبوت و عز رسالت کامیاب نگردید ۔ جز جناب رسول مقبول که بوجود روحانی از منازل جاودانی در مناصیب نبوت و در مناقب رسالت جا یافت و باستجماع و استکمال جمیع

حسنات و خوبی و خطاب محبوبی پرداخت بصاحب لوای الحمد و صاحب مقام محمود خیر بشر شافع یوم حشر متصف و ملقب گشت و بشفاعت عظمی و خلافت کبری بشارت پذیرفت - درین صورت تمامی انبیا و رسل که از حضرت حق مطلق مامور ابلاغ احکام و ماذون ارسال پیام شدند درنیابت جناب شفاعت انتساب مخبر و مبشر از قدوم برکت لزوم وی بودند - همچنان [ص ۱۴] شرایع ایشان فروع اصول شریعت محمدی بل اصلی احکام متفرع از نور احمدیست و اختلاف آن حسب استعداد و استطاعت و لیاقت و صلاحیت اعیان و عوام هرامت و مناصب و مناقب صاحب دعوت و مناسب صلاح وقت پدید آمد - هرگاه بذات مستجمع صفات ظهور فرمود بر نسخ و اصلاح ادیان و ملل رواجی که باقتضای باطنی باعث شیوع و نفاذ آن بود بقدر ضرورت پرداخت ملت ابراهیمی را بشریعت خاص ترو تازه ساخت بجسم ظاهری در حالت بیداری برای معراج و اعراج طبقات سماوی و حضور بحضرت احدیت شتافت - اندران قرب قاب قوسین او ادنی نود هزار کلام معجز نظام بی حجاب و تفاصل و بلا تعرض و توسل استماع یافت - الغرض وی خاتم پیامبران و افضل ترین حضرت ایشان بل فاضلتر و کاملتر از تمامی مخلوقات نوری و ناری و جسمی و رسمی وغیرهم و افضلیت جناب فیضماب از سایر موجودات هیجده هزار عالم علوی و سفلی در تصور و تخیل نی چنان باشد که مقابل هر فردی یا گروهی یا قومی یا صنفی فاضل آمد ، بل بدین معنی چون تمامی خلایق از هر قسم بجمیع کمالات ذاتی و صفاتی و همگنان فضایل صوری و معنوی اجتماع پذیرد حضرت خیر البشر در مقابل همگنان راجح و فاخر و افضل و اکمل باشد

اقوالش احکام شریعت افعالش سر انجام طریقت ذاتش بحر معرفت حالش عین حقیقت، بیت:

آن صدر ایوان رسل وان شمع جمع انبیا
خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

منزل دوازدهم در گفتار فضایل حضرت انبیای کبار علی العموم بر اولیای عالی وقار و تصریح معانی نهایت کار انبیا هدایت کار اولیا

ذات پاک انبیای کرام تعمیماً بر اولیای عظام فضیلت دارد، زیرا که حضرات انبیا علی الدوام صاحی اند و غالب الاحوال و حضرات اولیا صاحی وهم ساکر باختلاف الحال و آن که شهرت دارد که غایت کار انبیا هدایت کار اولیا باشد - تصریحش اینکه سالک طریق را می باید که تا وقتیکه در استکمال مدارج نبوت و اتمام معارج نعمت جمیع احکام از اوامر و نواهی شریعت برخود گوارا قبول نسازد یا که اصول و فروع نعمات ربانی از آیات قرآنی تا نزول آیت اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ظاهری اکتسابی یا تعمیمی تسلیمی خواه باطنی وهبی یا فیضی در استحصال نیارد قدم در شاهراه ولایت و طریقت نمی تواند نهاد [ص ۱۴]

منزل سیزدهم در تصریح فضایل نبوت مع ولایت لازمه نبوت و ترجیح ولایت و بیان آنولایت افضل من النبوت و معنی صحیح

حضرات انبیا را دو فضیلت در ذات واحد جمع می باشد یکی ولایت که بوساطت آن فیض از حضرت حق می ستانند یکی نبوت که بتوسل آن فیض ممدوخ بر خلایق ایثار می سازند - درین صورت

آن ولایت نبی بر نبوت نبی افضل بود زیرا که آن التفات بحضرت حق باشد و این رجوع بخلق - مراد قایلان اقوال مذکور هم چنانست نی این که اولیای امت جناب رسالت مآب فایق اند از انبیای سابق - هر چند در حدیث وارد که علمای امت ما چون انبیای بنی اسرائیل اند الا مقصود ازان همانست که بعد مناصب انبیا مراتب کبار اولیا خواهد بود که اطلاق علمای راسخ بر حضرت ایشان صادر و حدیث ممدوح در حق شان آنان ناطق باشد -

منزل چهاردهم در مناقب حضرات اولیای حضرت حق مورد فیوض مطلق و بودن کرامت اولیا من تممات معجزات حضرات انبیا

منزلت و قرب حضرات اولیا کرام از صدیقان و شهیدان و عارفان و کاملان و عابدان و زاهدان علی تفاوت درجات بعد از انبیا علی نبینا و علیهم السلام بدرگاه قادر کارساز ثابت - در حقیقت این گروه عالی شکوه اولی الامر و الارشاد اند اطاعت و انقیاد محبت و اعتقاد بعد خدا و رسول بر ایشان جمیع خلایق را واجب و لازم و صاحب ارادات صادق را فرض عین - و مخفی مباد که این فریق صاحب تحقیق بر هر ملت و هر امت سابق ذیل انبیای ذی شان و بعد ایشان بودند - قرآن مجید بدان خبر میدهد و در احادیث صحیح وارد که جناب رسالت مآب از اخبار اسلاف صالحان و عارفان حکایات بدیع باصحاب روایت کرد و کرامت اولیا من تممات معجزات حضرات انبیا و بر حق و قابل تسلیم صاحب فتوحات فرماید که کرامت ولی مانند معجزهٔ نبی تواند بود هرگاه مقصود ازان تصدیق نبوت باشد -

منزل پانزدهم ذکر خیر اولیای امت محمدی و فضیلت اهل بیت رسالت و نبوت و اصحاب کبار از مهاجرین و انصار مشرف صحبت با برکت

باید دانست بصداقت و ایقان که اولیای این امت بعد از احتجاب نور نبوت فاضلترین خلایق باشند و عماید ایشان اهل بیت رسالت [ص ۱۵] و نبوت که در حقیقت فروع کامل از اصول نبوت و از اجزای روحانی و اعضای جسمانی صاحب نور رسالت اند و اصحاب کبار از مهاجرین و انصار که بشرف صحبت جناب رسول مقبول و برکات نزول وحی سماوی ایمانی کامل نصیب این حضرات بود رضی الله سبحانه عنهم ۔

منزل شانزدهم در ذکر از عارفان اولیای امت از اعلان استزار کرامت بلا ضرورت رحمة الله جل شانه علیهم

کاملان طریقت از خوارق عادات که عام خلایق آن را کرامت نامند اعتراض کلی و احتراز قطعی کرده اند خصوص، زیاده بدان موجب که دران نوعی خطر معاوضت اعمال دنیا بدنیا و ازین رو شرکت در احکام استدراج احتمال دارد الا وقتیکه ضرورتی قوی دینی لاحق حال گردد جایز بلکه مورث جزای خیر بود چنانکه بر انبیا علیهم الصلوة و السلام اعلان معجزات نبوة فرض باشد بر اولیای کرام کتمان کرامات ولایت فرض باشد ۔

منزل هفدهم در اخفای حال اهل کمال

ارباب حال و اصحاب کمال دوام در اخفای راز و نیاز ساعی و مجاهد اند و همه ازین رو بعض اهل طریقت راه ملامت ورزیده

اند، الا هرگاه که عنایت ایزدی واردات ازلی اقتضا نماید مقر و مفر ازان ندارند که حضرات خواجگان ما علیهم الرحمت و الغفران ارشاد سازند که کامل‌الاحوال آن کسان بودند که اسرار دوست در هدایت انکشاف نکردند تا باعتماد کافی بر اسرار دیگر واقف شدند، سالک طریق را باید که هر روزی از صد هزار ملک بگذرد و قدم پیشتر زند و از عالم غیب خبردار باشد زیرا که هر کسیکه از عالم غیب خبر ندارد او خود سالک و درویش نباشد :

مقام سلطنت درویش دارد
ز صد سلطان فراغت بیش دارد

هر آن ملکی که واپس می گذارد
دو صد ملکی دگر در پیش دارد

ضیای نخشبی رحمة الله سبحانه علیه فرماید که بخلاف شریعت در طریقت مدعیان حپس دارند صدق.

منزل هیجدهم در غایت کرامات اولیای کرام و تصریح بعض خوارقات عام

غایت کرامت اولیای کبار چون معجزات انبیای نامدار و خاص معجزات حضرت رسول مقبول بوقتی از اوقات مکان وقوع دارد مانند استجابت دعای خیر و شر و حصول نفع [ص ۱۶] و ضرر و طول حیات و احیای اموات و امانت احیا و طیر بر هوا و سیر بر روی آب و طی راه بعید بشتاب و ایجاد معدوم و اعدام موجود و حضور در مواقع متعدده و مجالس مختلف الامصار بوحدت وقت و کلام با نباتات و جمادات و طیور و چرند و درند وحشی و اجابت آن از جواب و تعمیل بران و تشکل بشمایل و خصایل انسانی

و حیوانی غیر خود و تسخیر کواکب و اعلان امور مخفی و انکشاف احوال ماضی و حال و استقبال و تصرف و شرف بر تجلی قلبی و ضمایر واطلاع بر خیالات باطنی و اطعام جمع و افراز طعام قلیل و احضار طعام و شراب و نقود و اجناس ضرورت وقت حاجت و نزول باران رحمت و دیگر بر این قیاس که حصر آن نمی توان کرد

منزل نوز دهم در مواقع ظهور خوارق عادت و فرق در استدراج و کرامت

خوارق عادات که ازین حضرات رحمة الله علیهم صورت می گیرد برای اعلان توحید حضرت حق و حجت نبوت و اثبات ولایت و امامت و تصدیق سبحانه و تکذیب خلایق بر غلطی که از روی انعدام مراسم کفر و شرک و تعظیم معبودان باطل و فسخ عقاید فاسد در حقوق واجب انبیا و اولیا رودهد می باشد، نی از بهر فروغ و فراغ اصحاب خوارق و صداقت دعاوی غیر جائز و ناموفق که اکثر بدست اهل تسخیر و ارباب سحر و تذویر در معاملات دینی و دنیوی بر روی کار می آید و گه از حضرت حق کسی را در جلدوی حسن اعمال و ریاضات صعب شدید منصبی لایق دید چنان مرحمت می سازند که جزای عقبی اندران منسوب نباشد صرف در دنیا قبول خلایق تا حیات ظاهروی نصیب ماند چیزی که بر دست توحید پرست وی ظاهر گردد چندان محظور و محض باطل نخواهد بود الا در اوانی که وی دعوی عظیم در گفتار آرد یا مقابل اولیا یا در کذب تصرفات و معجزات انبیا لب کشاید۔ آنوقت بلا ریب و اشتباه افعال وی داخل احکام استدراج و خودش

مستدرج خواهد بود - لغوی معنی استدراج نزدیک گردانیدن است و در اصطلاح ارباب حال قران بشقاوت و ضلالت بوسایل تکبر و غروری که از دعاوی باطل صاحب آن دارد اصحاب استدراج انواع و اقسام اند - ارباب ظواهر نیز از روی فکر سلیم عقل مستقیم [ص ۱۷] در موقع دعوی و محل وقوع و صلاحیت حال کیفیت زوال فرق در استدراج و کرامت ممیز توانند کرد

منزل بیستم در ذکر اختتام تجلیات نورنبوت و رسالت بر ذات بابرکات حضرت خیر الانام و انقسام تجلیات و لایت و امامت بر چندین اقسام نصیب حضرات امام و اولیای کرام

قبل برین ذکر یافت که ذات حضرات انبیا جامع باشند در ولایت و نبوت ، هم ولایت ایشان افضل باشد بر نبوت ایشان و حضرت محمد مصطفی صلی الله جل عظمة علیه و آله وسلم در ذات واحد جمیع فضایل و کمالات جسمانی و روحانی حاصل داشت - باقتضای رحمت بالغ حضرت پروردگار هو الاول هوالآخر خاتم‌الانبیا والمرسلین فضل نبوت و رسالت بر ذات ذات‌الصفاتش مختتم گشت الافضل ولایت و امامت مهدی انقسام پزیرفت بر چندین اقسام و انواع حضرت رب العزت برای تحمل این نعمت حضرات بابرکات اهل بیت نبوت و رسالت علیهم السلام را که صورت کمال عملی جناب فیضمآب رسول مقبول صلی الله جل شانه علیه وآله وسلم مانند کشتی حضرت نوح علیه‌السلام بودند مخصوص گردانید و بدین اشارات بحضرت خیرالبشر در آیة : انا لما طغی الماء و حملنا کم فی البحار ، الخ بشارت رسانید

حضرت رسالت منزلت نیز در حدیث صحیح ارشاد می فرماید که مثال اهل بیت ما در شما مثال کشتی حضرت نوح باشد، هر کس که در آمد اندران از آفات غرق و هلاکت نجات یافت و هر کس که پس ماند ازان خود را در بلای طوفان انداخت ـ و باعث قوی در تخصیص این نعمات باین حضرات چنانست که کشتی حضرت نوح صورت کمال عملی حضرت وی بود ـ برهمین طرز آفریدگار حضرات اهل بیت را صورت کمال عملی جناب نبوت مآب گردانیده بود که عبارت از ظرفیت باشد، زیرا که کمال عملی آنحضرت بغیر تناسب تام و تقارب تمام در قوای روحانی و اقتضای جسمانی من جمیع الصفات تشخص تصور نداشت که در کسی جلوه ظهور یابد و چنان مناسبت کامل بدون توصل اصلیت و تعلق فرعیت و توالد و تناسل در اغیار امکان حصول ندارد ـ پس این کمال را با جمیع وسعت درجات آن که معدن ولایات متعدد و مخزن کمالات متفاوت باشد درین مجری جاری کردند و از همین مرزاب در ابرش آوردند ـ و همین باشد معنی امامت که هر یکی ازیشان مر دیگری را وقت [ص ۱۸] اخیر بآن فضایل وصی ساخت و بر سجاده خود برای نظم و اصلاح افراد بنی آدم و خلایق عالم قایم کرده بخلد برین شتافت ـ و همین باشد اصول طریقت و سر این معنی که حضرات مرجع تمام سلاسل اولیای امت مصطفوی گردیدند هر کسیکه متمسک بحبل المتین عرفان رب جلیل می شود چار و ناچار سند افادت و استفاضت وی باین حضرات با برکات صاحب کمالات مستجمع صفات انتهای پذیرد و بر امید حصول نجات از آفات درون این کشتی جا می گیرد ـ از ضروریات وقت و لوازم عقل که فطرت باشد

که از روی تامل تمام پی برد و کلی در خیال آرد که نجات از ثقل طبعی عصیان که چون آن طوفان غریق می نماید که بحر محیط و اندر قعر صغیر می اندازد بدون این توسل با کسانی کرده اند که خود را مثال چوب کشتی که خود را طرف هوای لطیف کرده بقوت باطنی درون بحار ذخار از دیاری بدیاری و ازکناری تاکناری می رساند طرف الطف در غایت لطافت و صفا کرده باشند امکان ندارد - اندرین صورت بهر نوع که ممکن باشد در دل آن ظروف لطیف جا باید داد تا برکت آن ظروف لطف که مظروف آن است شامل حال ماهم شود و بحکم آن که ماهم مظروف آن ظروفیم و آن برکت لطیف هم مظروف آن ظروف گردیده اتحاد ظرف بآن لطیف بهم رسانیم و بسبب آن از ثقل معصیت وا رهیم و آن ظروف لطیف در هر وقت و هر زمان نایاب و نادر الوجود لاجرم در طلب و تلاش آنان باید شد و بدل و جان در متابعت و معیّت آنان باید کوشید تا در قلوب آنان جا پیدا سازیم - و از برای این امت مرحوم و عاصی آن ظروف لطیف حضرات اهل بیت مصطفوی اند علیهم السلام که محبت و متابعت ایشان موجب آن میگردد که در قلوب محبوب از نور لطف تجلی شریف حضرت حق معمور مملو اند - بسبب مشارکت ظرفیت و مجاورت مکان بصاحب دلی توحید منزل مناسبات علی تفاوت درجات پیداگردد که در دفع ثقل معاصی حکم تریاق دارد- اندر حدیث شریف وارد که هرگاه آیت موصوف نازل شد سرور عالم صلی‌الله جل شانه علیه و آله و سلم علی مرتضی کرم الله جل عظمة وجهه را فرمود سالت الله جل شانه ان یجعلها اذنک یا علی [ص ۱۹] خصوصیت حضرت امیر باین شرف و منزلت از برای این بود که معنی کشتی بودن اهل بیت

بدون توسط حضرت ممدوح تخیل نداشت زیرا که اهل بیت آن جناب که لایق اینست این طریق و قابل ولایت این فریق بودند دران وقت صغیر بودند و تربیت ایشان بر دگری تفویض کردن مناق شان کمال نبوت بود. لاجرم اصول و قواعد نجات از ثقل آفات گناه را بحضرت امیرالمومنین القا کردن و ایشان را درین فضایل باقی بعد ختم نبوت امام قرار دادن و کمال عملی خود را بصورت ایشان متصور گردانیدن ضرور افتاد ، تاکه ایشان بحکم ابوت و شفقت آن کمال را تر و تازه بصاحبزادگان رسانند و این تسلسل تا قیام قیامت بوسایل ایشان جاری ماند - بنا برین جناب امیر را یعسوب المومنین خطاب داده اند- علاوه بر آن جناب امیر بسبب آن که کنار عنایت حضرت سید البشر شافع یوم حشر بر درش باب شدند و از طفلی در هر امر دین و تعلم و تلقین فیضیاب نعمای نبوی گردیدند و اندر معاملات و مجاهدات رفیق و شریک ماندند و در حکم فرزندی در آمدند و بسبب قرابت قریب برادر عم زادی و شرف منصب دامادی ویرا مناسبت کلی در قوای روحانی حضرت رسالت پناه صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم حاصل گردیده بود پس جناب امیر گویا ظل و صورت کمال عملی جناب نبوت بودند که عبارت از ولایت و طریقت باشد- و بدعای حضرت آن استعداد ایشان تضاعف پزیرفت و در نهایت مراتب کمال رسید- چنان که آثار و علامات و اسرار و کرامات آن در ظاهر و باطن اولیای طریقت از هر طریق و خانواده ظاهر و آشکار باشد - بخلاف کمال علمی جناب خاتم الرسالت که اکثر در صحابه کرام متجلی ماند ، زیرا که انطباع آن کمال را صحبت تلمذ مدت دراز و اکتساب طرز حل مشکلات و استخراج مجهولات کفایت ساز باشد بر همین

مراد ارشاد کرده اند اصحابی کا النجوم فی فلک الهدایت بایهم اقتدیتم اهتدیتم۔ و چون قطع دریای حقیقت بدون جناح عملی و علمی هر دو قرین یکدیگر غیر متصور باشد صاحب عقیده صحیح را بهر دو جناح مذکوره توسل و تعلق واجب و ضروریست۔ چنان که سفر دریا بغیر سواری کشتی و رعایت حاله نجوم برای امتیاز [ص ۲۰] جانب مقصود از غیر مقصود امکان ندارد۔ هم ازین رو حضرات صوفیان ارباب تحقیق می نگارند و علمای راسخ جامع در شریعت و طریقت در تحریر می آرند که حضرت صدیق و حضرت عمر رضی الله عنهما حامل کمالات نبوت بوده اند و حضرت امیر کرم الله سبحانه وجهه حامل کمالات ولایت ازین رو ترویج احکام شریعت سبحانه و اصلاح اوامر و نواهی دین و ملت و تضاعف ملک و دولت و جدال و قتال باعدای دین و اجتهاد معاملات صدق و یقین از دست هر دو حضرات با برکات چنان که از انبیای مرسلین علیهم الصلواة و السلام صورت می گیرد بخوب ترین عنوان سر انجام پذیرفت۔ و تعلیم و تفهیم منازل طریقت و معاد و تلقین و تضمین مسایل حقیقت و فواد از دست بر تصرفات صاحب کرامات علی مرتضی کرم‌الله جل شانه وجهه قوت بازوی مصطفیٰ صلی‌الله جل عظمته علیه و آله و سلم از بهترین سامان انصرام پذیر گشت و حدیث نبوی انک یا علی تقاتل الناس علی تاویل القران کما قاتلهم و علی تنزیل القران اشاره صریح باین فرق و امتیاز درین حضرات می نماید زیرا که مقالات هر دو حضرت ممدوح جمیع بر تنزیل قران بود۔ پس گویا تا زمان هر دو حضرات بقایای زمان نبوت بود و زمان خلافت حضرت امیر ابتدای دوره ولایت شد۔ و بدین جهت علمای طریقت فضلای شریعت و خلافت ارباب

معرفت و اصحاب حقیقت جناب امیر علی مرتضی را کرم الله سبحانه وجه فاتح باب ولایت محمدی و خاتمه ولایت مطلق گویند وهم ازین باعث سلاسل تمام فرق اولیا و حضرات امام کرام بآنجناب منتهی می شود و مانند جداول جاری از بحر محیط انشعاب می پذیرد و هم چنان سلاسل تلمذ و تعلیم فقهای شریعت و مجتهدین ملت بشیخین و نواب ایشان مانند عبدالله جل شانه بن مسعود و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و عبدالله بن عمر می رسد و بوسایل تلامذهٔ سعید مترشح از علوم ایشان می گردد چه شریعت بدان قایم و استوار این فیضان نیز دایم و پایدار - و معنی امامت که در اولاد حضرت امیر باقی میماند و یکی مر دیگریرا - وصی کرد همان منزلت قطب ارشاد مخزن خزاین حضرت رب العباد منبع فیوض معاش و معاد اندر طبایع هر یکی ازین افراد صلاحیت نهاد مقصود و مراد باشد - هم ازین رو حضرت امیر ذریات طاهره ویرا تمام [ص ۲۱] امت بر مثال پیران طریقت و مرشدان حقیقت می پرستد و امور تکوین عالم باین حضرات نسبت می دهد و درود و صدقات و نذر و نیاز و منت برنام با برکات ایشان می سازد - و چنان معاملات با جمیع اولیای فریق مرتضوی مستفیض ازین فیضان مصطفوی شعار دارد و نام شیخین درین مقدمات کسی بر زبان نمی آرد و در نذور و اعراس و مجالس و درود و نیاز شریک نمی گرداند و حل عقد دنیوی و دینی منسوب بایشان نمی شمارد کو معتقد کمال و فضایل این حضرات باشد مانند انبیا چون حضرت خلیل ابراهیم و حضرت موسی کلیم علیه السلام ، زیرا که کمال ایشان مثال کمال انبیا علیهم الصلوة والسلام مبنی بر کثرت و تفضیل و مغایرت باشد - و کمالات اولیا وهم ناشیٔ از وحدت و جمیع و غیبت اند - پس اولیا

را مرات وادید افعال پروردگار عالم بل صفات و ذات آن اکرم و ارحم می توانند کرد و انبیا و وارثان کمالات ایشان را غیر از تعلق عبدیت و رسالت با فضایل ملحق این در فهم مردم حاصل نباشد ـ بدین باعث ایشان را مرات وادید صفات و ذات و افعال او تعالی نمی توانند کرد ـ الغرض بعضی از اقسام ولایت محمدی در اینجا ذکر می باید : یکی آنکه جامع باشد با تصرف صوری و معنوی و مقرون بخلافت و امامت ظاهری و باطنی آن بر حضرت علی مرتضی قوة بازوی مصطفی که هم از خلفای راشدین وهم محرم اسرار دین بود مختم گردید ـ از حضور نبوت وی مخاطب باشد بخطاب انت منی بمنزلت هارون من موسیٰ الی آخره وانا خاتم الانبیا و یا علی انت خاتم الاولیا ـ یکی آنکه باو صف اجتماع با تصرف صوری و معنوی غیر مقرون بخلافت بامامت ظاهری و باطنی باشند ، آن بر حضرت امام ابوالقاسم مهدی صاحب الوقت آخر الزمان ختم پذیرد ـ یکی آنکه صرف از روی تصرفات معنوی باشد چنان که اقطاب عالم تاب صاحب ولایت شمسی در هر وقت و هر عصر حاصل دارند ـ یکی آنکه صرف از روی تصرفات صوری باشد چنان که سلاطین معدلت گزین در هر وقت وهر عصر اندر اقالیم و ممالک خود حاصل دارند ـ تصریح دیگر اقسام بطول می انجامد که هر فردی [ص ۲۲] از افراد انسان صاحب ایمان خالی از ولایت ایمانی و لطافت روحانی نخواهد بود اکنون باید دانست که هر قسم ولایت را خاتمی ضرور آمد ـ خاتم اول و دوم ذکریافت بحسب تقریب ـ چار خاتم دیگر اندرین محل ترقیم می پذیرد : یکی ازان حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی سید ابو محمد عبدالقادر محی الملت والدین جیلانی ، یکی ازان حضرت سلطان العارفین رحمت للعالمین مورد فیوض نامتناهی

محبوب الهی سید محمد نظام الحق والشرع والدین بداؤنی:

یکی از امت خیر النبیین
نشد جزوی کسی ختم المشائخ

یکی ازان مقتدای ارباب توحید سرخیل عرفان بحرالعرب شیخ الاکبر حضرت شیخ محی الدین ابن العربی، یکی ازان نبی عالیجاه رفیع جایگاه اوج گزین آسمان چهارم حضرت عیسیٰ ملقب مسیح ابن حضرت مریم که بقرب قیامت نزول فرماید۔ وزان بعد تسلسل ولایت و کرامت انقطاع پذیرد، فقط۔

منزل بیست و یکم در ذکر قیام دوام دلایل وحدیث و شواهد نبوت بوسایل اهل ولایت تا روز قیامت و تفریق انواع اولیای کرام و تصریح سرهنگان بارگاه رب العزت و متصرفان دین و دولت و اقطاب عالمتاب و افراد و محبان درگاه رب ذوالجلال و الاکرام

خالق کریم و خداوند حکیم دلایل وحدت و شواهد نبوت را بوسایل اهل ولایت تا روز قیامت قیام دوام بخشید و این فریق صاحب تحقیق را موجب نشو و نمائی آن آفرید۔ انتظام تمام عالم و انصرام امور بنی آدم در ذات الصفات این حضرات و دیعت نهاد ابواب فیوض و برکات بر روی لایق التفات کشاد۔ انواع تصرفات از باعث اقتباس انوار از نور نبوت در حیات و بعد ممات و برزخ و مثال بقدر وسع و ضرور جاری و آشکار چندین ازین فریق سرهنگان بارگاه رب العرش اند۔ صاحب جل و عقد عالمیان

:

کار بر آر موجودات بعالم حیات چندین واصلان و سالکان و عارفان وکاملان چندین غواصان بحر توحید چندین سیاحان وادی تفرید بعض مشتاقان وصال بعض مهجوران جمال بعض حریم خلوت خاص بعض در تحقیق معنی اخلاص بعض بحرالحقایق بعض کنزالدقایق بعض در قصر بعض در فقر ۔ اکثر محبان اقل محبوبان اقسام والیان [ص ۲۳] عالم از اهل ولایت اصحاب تصرفات بطرز مختصر از کتب ارباب تصوف و تحقیق که اهل عرفان و تصدیق اند، چون فتوحات و کشف‌المحجوب و عوارف المعارف مترجم و صواعق حقایق و فضل الخطاب و عروة الوثقیٰ و بحرالمعانی و لطایف اشرفی و نفحات الانس و حواشی ملا عبدالغفور لاری و رسایل شیخ عزیز ابن محمد نسفی و شیخ سعدالدین حموی و مراة الاسرار و منسلک الابرار ارقام و انتخاب می یابد۔ هر چند در بعض مواقع از روی تفریق و تعدد و خطاب و القاب و حصر و شمار درین حضرات رجال الغیب اندرین کتاب مصرع بالا اختلاف واقع تاهم متاخرین از روی مشاهدات و ملاقات در اصول متفق بوده اند ۔ در فروع اگر نوعی از اختلاف باقی می ماند مخطور نباشد ۔ بر ارباب بصیرت محتجب نماند که در هر آوان و هر زمان شخص متصرف جمیع موجودات در عالم حیات حاضر و موجود می باشد ۔ لقب شریف وی قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب اکبر و قطب عالم و قطب مدار و قطب جهانگیر و قطب عالم باب باشد ۔ ولایت شمسی وی را در تصرف بود فیض حق بلا توسل از حضرت آفریدگار می ستاند ۔ تحت نور محمدی و بر عالم علوی و سفلی ایثار می نماید ۔ وی را دو وزیر باشد یکی عبدالملک دریمین و یکی عبدالرب در یسار و دوازده(۱۲) اقطاب دگر در تابع قطب کبریٰ باشند۔ هر یکی بر قلب یکی از انبیای کرام

و صاحب ورد یک سورهٔ مخصوص از فرقان چنان که اول(۱) بر قدم حضرت نوح بورد سورة یس ، دوم(۲) بر قدم حضرت ابراهیم بورد سورة اخلاص ، سوم(۳) بر قدم حضرت کلیم بورد انا جاء ، چارم(۴) بر قدم حضرت عیسی بورد سورة فتح ، پنجم(۵) بر قدم حضرت داؤد بورد اذا زلزلت الارض ، ششم(۶) بر قدم حضرت سلیمان بورد سورة واقع , هفتم(۷) بر قدم حضرت ایوب بورد سورة بقره ، هشتم بر قدم حضرت الیاس بورد سورة کهف ، نهم(۹) بر قدم حضرت لوط بورد سورة نمل ، دهم(۱۰) بر قدم حضرت هود بورد سورة انعام، یازدهم(۱۱) بر قدم حضرت صالح بورد سورة طه ، دوازدهم(۱۲) بر قدم حضرت شیث بورد سورة ملک ـ هر یک قطب مستفیض از قلوب انبیای کرام تحت وزیران قطب اکبر باشد و شمار و حساب هفت اقالیم ازین اقطاب اثنا عشر ، هفت(۷) حضرات هر یکی در هر اقلیم کامران[ص۳۲] - وي را قطب اقلیم شمارند و پنج اقطاب دگر نامزد باقطاب ولایت اند از توابع اقطاب اقالیم که فیض رسانی بسایر اولیای عالم و عارفان بنی آدم سازند ـ علاوه ازین پانزده حضرات از پی روی اخیار ابرار چنان مستفاد می شود که بر هر یکی از امصار و مواقع اماکن و مواضع مساکن انسانی و قریات آبادانی بقدر ضرورت لیاقت حفاظت و حراست صاحب تصرف و صاحب حفاظتی مامور و مقرر ـ وهم چنان پیر صاحبان هر یکی از فرق عابدین و زاهدین و عارفین ـ و صالحین و غیر ایشان که از حضور رب العزت نام زد نعمت خاص و بدان باعث از روی قرب و منزلت ذی اختصاص باشند ـ مقتدای مستقر که اگر بطریق مجاز وی را قطب آن آبادی و آن گروه خوانند سزاوار باشد ـ فقط درین صورت اقطاب را جز پانزده حسب تصریح صدر تعدادی معین نمی تواند شد و یکی ازین هفت اقالیم

:

بر قیام قطبی زیب افتخار یابد که وی را منصبی زاید از قطب اقلیم نصیب باشد ـ یعنی شرف بر قلب حضرت اسرافیل ومنزلت قطب ابدالی صاحب ولایت قمری وصاحب ریاست وحکومت جمیع ابدالان هفت اقالیم تصرف او بوساطت ماتحت خود بر تمام ربع مسکون باشد ـ هنگام ترقیات بدرجات رابع قطب الاقطاب وصاحب ولایت شمسی ومتصرف جمیع موجودات گردد برجای وی یکی از اقطاب باقی اقالیم یابد و درمنزل وی یکی از اقطاب ولایت جا پذیرد ـ ابدالان عماید شصت(۶۴) وچار اند یکی (۱)بر قطب حضرت اسرافیل که مذکورشد وچهار(۴) بر قطب حضرت میکائیل و پنج(۵) بر قلب حضرت جبرئیل وهفت (۷)بر قطب حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیهم السلام وهفت (۷) ابدال اند مقرر بر هفت اقلیم که عارفانند برلطایف معارف رب جلیل و صاحب تصرف وتسخیر سبعات کواکب وفایض از قلوب انبیا ـ قدم بر قدم این حضرت نام هر یکی منسوب بعباد باتصال مابعد از اسمای صفت باری ـ اقلیم اول(۱) منسوب بقدم حضرت ابراهیم ـ اقلیم دوم(۲) منسوب بقدم حضرت کلیم ـ اقلیم سوم(۳) منسوب بقدم حضرت هارون ـ اقلیم چهارم(۴) منسوب بقدم حضرت ادریس ـ اقلیم پنجم(۵) منسوب بقدم حضرت یوسف ـ اقلیم ششم(۶) منسوب بقدم حضرت عیسیٰ ـ اقلیم هفتم(۷) منسوب بقدم حضرت آدم علی نبینا و علیهم السلام ـ [ص ۲۵] هر یکی از هفت ابدال در اقلیمی خبرگیر و بر احاطت سیارات صاحب تاثیر ـ دو تا متجلی از نور کلیمی و ادریسی بر وقت عتاب پروردگار قهار بر ولایتی یا دیاری یا مصری یا قومی برای استیصال و تخریب آن مامور و حاضر می شوند ـ نام هر دو عبدالقادر و عبدالقاهر ولایتیٔ ـ و چهل (۴۰) ابدال بر قلب حضرت کلیم اکثر در دیار عراقین اقامت دارند ـ الاجمیع شصت و چهار(۶۴)

ابدال دو اطراف و اکناف عالم برحسب اقتضای وقت و ضرورت سایر و طایر اند۔ در سال تمام دوبار در عرب اجتماع پذیرند و سیصد(۳۰۰) ابدال صفوت اشمال فیض از قطب حضرت آدم صفی مقیم جبال حوالی شمال اند که ارض آن نواحی بعرض بلدان از خط استوای ارضی از هفت اقالیم ، مقرری انقسامی بعد شصت و پنج دارد از درجات آنرا دوایر ابدال می نامند ۔ اوشان را چندان حاجت بسیر وطیر نباشد ۔ الا هرگاه ترقی مناصب در جماعت چهل (۴۰)ابدال موسوی انسلاک یابند بجای ایشان یکی از عابدان و صابران صافی مذهب صوفی مشرب استقرار پذیرد ۔ بر هر ، چهار ارکان دنیا چار کسان قایم ۔ لقب شان اوتارد عبدالودود (۱) بسر زمین مغرب ، عبدالرحمان (۲) بسر زمین مشرق، عبدالرحیم (۳) در جنوب ، عبدالقدوس (۴) در شمال ۔ وحضرت ابرار چهل کسان اند بر قطب حضرت خلیل ، بعض در عراق و بعض در شام باشند ۔ عزل ونصب و ترقی و تنزل اقطاب و ابدال و اوتاد ابرار در فرمان قطب جهانگیر باشد ۔ صاحب تصرف علوی و سفلی و صاحب زمتی دگر هم منزلت قطب دهر باشد که ویرا غوث وقت گویند ۔ غیاث و فریاد رسی خلایق بحضرت وی تعلق دارد ۔ او را نیز چندین توابع باشد ۔ چار ازان عماید مانند اوتاد هفت ازان اخیار مانند ابدال اقالیم ۔ عماید بنام نامی جناب رسول مقبول و اخیار باسم سعید شهید کربلا شهرت دارند ۔ هفتاد (۷۰) ازان نجبا که آسامی هر یکی بنام حضرت امام دوم و سیصد (۳۰۰) ازان نقبا که هر یکی باسم حضرت علی مرتضی مرتسم نجبا در دیار مغرب و نقبا در نواح مصر باشند هر یکی از قطب ارشاد تا مجاز و قطب ابدال تا مقیم جبال و غوث وقت تانقبا با یکدگر دانا و شناسا و مطاع و مطیع و تابع و متبوع وهم داستان وهم صلاح و ترقی پذیر علی طریق ترتیب و صاحب نعمات وتصرفات

باطنی باشند، اما مکتومان بقدر چار هزار [ص ۲۶] کسان در عالم اند که جمال حال خود ندانند ـ اندر کل احوال خود محجوب و نیز از خلایق مخفی مانند ـ خود را هرگز نشناسند جز صاحب کشفی صحیح پی بر حالات ایشان نبرد، الا وقتیکه ایشان را بلا رضا و برضا بر جای رجال الغیب طبقات عشره منتظم سازند بر حالات خود وقوف یابند، وگاه منزلت قطب اقطاب و منصب غوث دهر در ذات واحد اجتماع یابد و هر چند قطب عالمتاب مقتدر بر جمیع کاینات و مصدر تجلی ذات و صفات حضرت رب العزت است ـ همچنان غوث الدهر ـ الا گروه پر شکوه افراد چیزی دگراند بفضایل و مناقب بالا تر از قطب دهر و غوث عصر و هر دو حضرات نیز هرگاه بوفای حیات ترق پذیرند در گروه افراد رسند ـ این فریق را کاری و شعاری تفویض نباشد جز مشغولی در حرم قدسی و آن محض محل تفریح و انبساط و موقع تعیش و نشاط آمد ـ و حضرات افراد را تعدادی مقرر نمی تواند شد که منحصر بر خاص عنایت آزل و طی منازل و بقای حیات و خروج از صفات نهاده اند کرا در این دولت کشایند و کرا درین عزت رد نمایند ـ افراد بر دو قسم اند : کامل و غیر کامل ـ از مناصب افراد چون رفعت پذیرند قطب وحدت و قطب حقیقت شوند ـ آنوقت صفات بشری کلی زوال پذیرد، زیاده حد ادب ـ همدران منزلت معشوق و محل محبوبی بود پر انوار از نور محمدی صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم ـ در غایت این راه از اولیای امت و افراد طریقت دو (۲) حضرت بابرکات بعد از طی منازل واصل شدند : حضرت سید محی‌الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃالله جل شانه علیه و حضرت سید نظام الحق والدین احمد بدایونی ـ حالا باید دانست که سیر الی الحق را غایتی بود وسیر فی الحق را پایانی نباشد،

که بحر یست نا پیدا کنار ـ

منزل بیست و دوم در ذکر خیر حضرت الیاس و حضرت خضر ابوالعباس علی نبینا و علیهما السلام

بعض حضرات عالی درجات چون صاحب عروة الوثقی و صاحب فتوحات این هر دو حضرات با برکات را در گروه رجال الغیب امت محمدی تصوریده اند ـ حضرت الیاس پسر سام بن حضرت نوح بود ـ حضرت خضر پسر ملبان بن طبان بن سمعان بن سام ـ در این حال [ص ۲۷] جد خضر برادر حقیقی الیاس باشد ـ ارباب تصوف حالات خضر در ذخایر خود تفصیلاً تحریر کرده اند که با قطب وقت اکثر صحبت دارد ـ تعلیم اکثر اذکار بصالحان روزگار می نماید و دز مواقع متبرک اکثر گذر می سازد ـ بقدر ده اصحاب در صحبت خود می دارد چنان که مصاحب حضرات انبیای کرام بود می سزد که در صحبت ذوالقرنین اکبر که بعد از حضرت صالح و قبل از حضرت ابراهیم بود مخاطب کلام از حضرت پروردگار و در مجالست اسکندر نامدار رومی نیز در آمده باشد ـ شاه رومی معروف بذوالقرنین اصغر از توابع ملت کلیمی بود ـ

منزل بیست و سوم در انقضای زمان از آفرینش حضرت آدم تا ولادت جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله و سلم

امام ابوالفتح ناصر الدین در معارف می نگارد که بروایت وهب عمر حضرت آدم هزار سال بود ـ از وفات ایشان تا وقوع طوفان نوح دو هزار دویست و چهل و دو سال و از طوفان تا وفات حضرت نوح سیصد و پنجاه سال و از وفات نوح تا وقت انتقال

حضرت ابراهیم دو هزار و دویست و چهل و شش سال و از ابراهیم تا موسی هفت صد سال و از موسی تا داؤد پانصد سال و از داؤد تا عیسی هزار و صد و از عروج حضرت عیسی تا ولادت خاتم الانبیا ششصد و بیست سال ـ بر این تقدیر از خلقت آدم تا میلاد جناب رسول مقبول بقدر هشت هزار و هفت صد و هشت سال می شود ، الا حمزه بن اصفهانی در تاریخ خود گوید که از آدم تا هجرت سرور عالم چار هزار و ششصد و نود سال انقضا یافت و بروایت واقدی چار هزار و ششصد و حسب قول ابن عباس پنجهزار و پانصد سال ـ

منزل بیست و چهارم در خلافت و امامت از حضور پروردگار و انبیای کبار علیهم الصلواة و السلام

باید دانست که خلافت چهار قسم باشد اول (۱) باصالت که رب قدیر بلا وساطت وی را در کلام مخاطب سازد ـ آن خصوص بر حضرات چار انبیای کرام باشد که در فرقان مجید تصریح یافت اول(۱) آن حضرت آدم صفی علیه السلام که خلافت روی تفویض داشت ـ دوم(۲) حضرت ابراهیم که بر جمیع افراد انسانی امام شد سوم(۳) حضرت داؤد که ویرا نیز خلافت ارضی بود ، چهارم [ص۲۸] حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم ـ وی رحمت عالمیان صاحب خلافت مطلق بی قید ارضی و سماوی بر تمام مخلوقات ظاهر و باطن و انس و جن شرف و منزلت پذیرفت ـ قبل از پیدایش آدم بل آفرینش تمام عالم خلافت معنوی نصیب او بود ، که صوفیان صاف آن را عالم مثال و معنی و برزخ کبری و برزخ خیالات و برزخ وحدت گویند ـ جمیع نعمات پروردگار بروی ختم

شد - دوام باد رحمت حضرت حق نازل بر وی و آل طاهرین وی و اصحاب کبار وی اولیای ملت وی علمای امت وی - دوم(۲) توارثت چنان که از حضرت آدم بحضرت شیث فرزند ارجمند رسید سوم(۳) باجازت که از اولاد و اقارب متعدد هر کرا لایق تر دیدند برگزیدند - چنانکه حضرت یوسف با وصف لیاقت پسران بطرز اجازت تفویض برادر خود کرد که آن پشت در پشت با کثیر انبیای بنی اسرائیل واصل شد - چهارم(۴) باجماع امت حضرت داؤد را نوزده پسر والا گهر بودند - هر یکی آرزوی خلافت پدری داشت - ایزد کارساز چندین سوالات مسجل و مختوم از آسمان نازل کرد تا هر پسری جوابات بوجوه معقول ادا نماید خلافت پدر یابد - حضرت داؤد فرزندان را فراهم آورد و قبایل بنی اسرائیل را جمع کرد - جمیع پسران در پاسخ سوالات عاجز ماندند - جد حضرت سلیمان که هر یک بیک را جواب شافی ادا کرد - اهل قوم و اکابر امت بر کمال و تفصیل وی اعتراف آوردند - حضرت سلیمان صاحب خلافت پدر و مالک و مقتدر ملک و ملت گردید -

منزل بیست و پنجم در خلافت و امامت خاص جناب فیضمآب رسول مقبول احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم

از روی مذهب بر حق و عقاید صحیح خلافت بعد انبوت جناب رسالت مآب تا مدت سی سال باشد که حضرات خلفای راشدین علیهم الرحمة الی یوم الدین تمام کردند - چندی برای تکمیل اتمام بقایای ایام خلافت، سی(۳۰) سال فرزند رسول نور دیدهٔ بتول بانصرام آن پرداخت - زان بعد امارت و ایالات حسب صلاح وقت در اهتمام امیر

شام گذاشت و بذات خود بر اصل نیابت جد و پدر استقامت ورزید که برکات آن نوبت بنوبت تا روز قیامت [ص ۲۹] در خانوادهٔ نبوت دایم قایم گردید ـ و در عهد امامت هر یکی رفعتی و منزلتی در ترقی ملت محمدی صورت گرفت در ایام بر حق جناب سید الشهداء سعید شهید کربلا هر چیزی که از عالم غیب برای نجات و شفاعت امت عاصی ظاهر و نهان پدیدار گشت نصیب کافی ازان اهل ظاهر و باطن برای اتباع و اقتدار وافی ـ

منزل بیست و ششم در خلافت معنوی مخصوص جناب مرتضی

رسالت مآب خلافت معنوی و نعمت باطنی نصیب جناب ولایت مآب علی مرتضی قوة بازوی مصطفی گردید صلی الله جل عظمته علیه و آله وسلم ـ

منزل بیست و هفتم در خلافت حضرت عارفان وکاملان رحمة الله جل شانه علیهم اجمعین

یکی طریق خلافت حضرات عارفان بوراثت(۱) باشد که نعمت ظاهری و باطنی هر یکی از اولاد ایثار یابد، یکی باجازت که با وصف تعداد اولاد لایق و کثرت اصحاب فایق هر کرا لایق و فایق تردیدند بی تخصیص بزرگواری و خورد سالی و بلا تفریق قدیم و جدید بر نعمت اصلی انتخاب کردند ـ یکی (۲) باجماع امت در حیات بر نظر حضرت سلیمان از داؤد علی نبینا و علیهما السلام ـ یکی (۳) باجماع امت بعد ممات بر نظر حضرات خلفای راشدین علیهم الرحمة والغفران الی یوم الدین ـ

منزل بیست و هشتم ذکر حصول منزلت خلافت ارثی و اجازتی بوارثان مجازان متعدد از حضور نائب رسول مقبول علی مرتضی قوهٔ بازوی مصطفی صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم

در حضرات عارفان اجازت باشد که چندین اشخاص ذی اختصاص مثال خلافت مرحمت سازند، خواه از اولاد باشد خواه از اغیار- هرچنداکثر حال باوجود چنان ایثار بر صاحب نعمت اصلی یکی باشد و در اینجا استفاده این معنی ناشی نشود که صاحب نعمت اصلی کسی خواهد بود که سجاده آرای حضرت شیخ بر ستان وی باشد، گو که بعض اوقات چنین هم بوقوع می‌در آید الغرض هدایت و هدایت حصول خلافت ارثی واجازتی بوارثان و مجازان متعدد متحد الاوصاف و المعانی در عبادات و ریاضات و اکتساب فیوضات علی تفاوت درجات علاوه فضایل و مناقب خاندانی که آن شرف و مجد رنگی دگر دارد باقتدای و ایمای جناب کرامت انتساب ولی وصی نایب رسول مقبول زوج بتول رواج پذیر و عمل در آمد، این فریق باشد چنان که از حضور پر نور آن قدوه ابرار حیدر کرار برای حضرات سعیدین شهیدین و فروغ قالب عنصری حضرت خواجه و ابی سعید حسن بن ابی الحسن بصری و قطب هدایت و ارشاد حضرت خواجه ابوالمجد کمیل ابن زیاد صورت گرفت و فضایل کمالات حضرت سعدین توارثت جد و پدر و استقامت بر امامت اکبر نیابت حضرت خیرالبشر شافع یوم الحشر علاوه از این اجازت طریقت ماند، بل این اجازت هم منبعث از همان فضیلت و باقتضای حدیث نبوی یا علی بک یهتد المهتدون من بعدی عالمی از علی مرتضی معرفت پذیر گردید، الا سلاسل ارشاد بر طریق بتسلسل ظاهری از روی صحبت و برداشت نعمت متعدی و حصول خلافت برهمین

چار حضرات منتهی می شود ، فقط :

افتخار هر نبی و هم ولی
در جهان آمد وجود آن علی

منزل بیست و نهم در ذکر حصول خرقات خلافت وامات از حضور پرروردگار جلیل بحضرت ابراهیم خلیل و تقسیم آن بر حضرت اسحق و حضرت اسمعیل و ایصال آن بوراثت بر بعض وانبیای بنی اسرائیل و ذات خاص رسول کریم و علاوه آن در شب معراج افتخار آن در یتیم از دریای عمیم رحمت حضرت رب‌الرحیم و ایثار آن بعلی مرتضی قوهٔ بازوی مصطفی بعد تقریر دل پذیر

حضرت قدوهٔ آفاق حضرت مولانا بدرالدین اسحاق در تفسیر و شان نزولی قلنایا نار کونی بردا وسلام علی ابراهیم روایت صحیح از حضرات چشت می آرد که هر گاه نمرود مردود حضرت ابراهیم خلیل را علیه الصلوة والسلام در آتش سوزان بحالت عریان انداخت وی در محل رضا و تسلیم ثابت قدم ماند و با وصف این معنی که حضرت جبرئیل دران زمان بر سر وقت حضرت خلیل حاضر شد و گفت که اگر حاجتی داری ارشاد فرما تابر آرم - وی چیزی نخواست و دگر ملایک حاضرین نیز ملتفت نگردید و بر بلای آسمانی و قضای ربانی صبر و سکونت ورزید - در جواب ملایک همین قدر گفت که پروردگار مارا کفایت می کند - برای حاجت خواهی شیخ العرفات حضرت فریدالحق والدین عطار مناسب این منزلت می فرماید :

:

[ص ۳۱] حاجت خود را جز از سلطان مخواه
چون نخواهی یافت از دربان مخواه

حضرت رب العزت تشریف خلافت و امامت بر قامت حضرت ممدوح پوشانید و او را بخلعت خلت و سلامت مخلد گردانید و آن قمیصی و کسای اسود بود از جنت تا که آتش حریق درخشان بر حضرت وی گلزار و بوستان گردید. و حضرت حق ایشان را بر افراد انسانی امامت بخشید، چنانکه در قرآن مجید وارد انی‌جاعلک للناس اماماً و در آیت قلنا یا نار کونی خطاب پروردگار در تحقیق عرفای نامدار با نار تعشق و محبت ابراهیم خلیل باشد که در کانون دلش استقرار داشت، تا بشور مرافعت همه جنس ظاهری و صوری قرین عافیت سلامتی صاحب خود ماند - پس حضرت خلیل بر جمیع افراد بشری لوای نظامت بر افراشت و قمیص یکی از نعمات ربانی بحضرت اسحق مرحمت ساخت - ازوی بحضرت یعقوب رسید وی آنرا تعویذ کرده در گردن حضرت یوسف انداخت نداخت و هرگاه بجور برادران وی در چاه فتاد عریان بود - حضرت جبرئیل برو نازل شد و آن تعویذ کشاده و پیراهن ازان بر آورده در بر پوشاند - دران ریح جنت بود که مبتلی و سقیم الاحوال را براحت و آرام می آسود - اندر سورة یوسف در فرقان مجید هم بدان اشارت و کسای اسود حضرت ابراهیم بحضرت اسماعیل عنایت کرد، که دست بدست اخلاف و نوبت بنوبت اسلاف تا جناب رسول مقبول محمد مصطفی صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم آمد - اکثر آنرا خوش می پوشید و مقتدی ملت ابراهیمی می گردید - روزی آنرا بعلی مرتضی پوشاند و بر زبان گوهر فشان راند کی علی صاحب خلافت باشد در حیات و ممات - و صاحب کتاب فصوص آداب* که یکی از منتسبان خاندان حضرت

شیخ نجم الحق والدین کبری مکنی از حضرت نبوت مآب به ابی الجنات صاحب خانوادهٔ فردوسیان همین کسای اسود را که از صوف بود یا خز یا شعر و جناب رسالت مآب اهل بیت نبوت را در زیر آن آورده و ارباب شریعت مصطفوی و اصحاب احادیث نبوی آنرا مرط بکسرمیم و مرحل بضم میم و تشدید حا یا مرجل بجیم در تحریر آرند و مراد از چادر یا گلیم منقش بصورت پالان یا تصاویر انسان دارند۔ از روی اخبار ابرار و صداقت و تحقیقات شیخ نامدار و خلفای با وقار وی [ص ۳۲] در واقع اصل خرقات حضرات عارفان و حقیقت تسلسل و اتصال آن ارقام می نماید۔ و حکایت در آوردن جناب رسول مقبول حضرات اهل بیت علیهم السلام را زیر مرط مرحل چنان منقول که حضرت سرور کائنات در بیت ام سلمی تشریف داشت که آیت تطهیر از حضرت رب العزت نزول یافت۔ بر وفق آن آنحضرت هر دو فرزندان نامدار و حیدر کرار و سیدالنسا فاطمی الزهرا را طلب کرده اندران مرط جا داده قرین خود و این دعای مستجاب خوانده: اللهم هولای اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا ۔ و آیت تطهیر این که انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهر کم تطهیرا پس بروایت صحیح چنان عمل در آمد خدا و رسول علامت صریح باشد ۔ در باب انسلاک فریق عارفان در سلک تطهیر و عقد تنویر ذریات طاهره آن گوهر یکتای صدف مراد آفرینش عالم و آدم و حضرات محدثین نسبت خرقات باختلاف احوال و تفاوت اقوال روایت کرده اند ۔ بعضی انکار دارند و بعضی اقرار سازند و حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی رحمة الله جل ثمانه علیه در عوارف المعارف می آرد : لبس خرقت چنان که بزمان حال در عارفان رواج پذیر نبود، اندر وقت نبوت بل که

این وضع و طرز و اعتماد و هیئت و اجتماع و اعتداد در استحسان شیوخ باشد و اصل آن بحدیث ام خالد میرسد. هم ازین رو شیخ‌الشیوخ ممدوح از حضرت ابوالقاسم جنید تا رسول مقبول شرف صحبت و تادب و تلقین قایم می دارد و ازان تغیر بسبب تخرقت می آرد۔ الا از تواتر اخبار صحیح و آثار صریح اندر این معنی اشتباهی نباشد که نسبت خرقات اتصال دارد تا بجناب سرور کائنات اشرف مخلوقات بلا فصل۔ وازان زمان تا حال درین فریق اندر هر یک خانواده مروج و اکابر هر خاندان که اکثر بفضایل ظاهر شریعت و مکارم باطن طریقت مهذب بودند اسناد آن متصل از حدیث و مکاشفات ثابت گردانده اند از ملبوسات خاص حاصل کرده اند، مگر توسل بدان برای سند خرقات عارفین مزیب نباشد، زیرا که سلاسل اولیا منتهی می شود بعلی مرتضی نی بدگران ۔ و حضرت امام المشارق و المغارب اسد الله الغالب [ص ۳۲] هم چند کرت از لباس نبوت خلعت یافت بحسب منصب و ضرورت وقت، الا آن هم برای این خرقات فقر و عرفان سند قوی نتوان گرفت، مگر بعطای کسای اسود ابراهیمی و اسماعیلی بطرز امامت افراد انسانی و خلافت ربانی از حضور سیدالانام افتخار اندوخت ۔ و ذکر آن در کلام مولانا بدرالدین اسحاق و صاحب فصوص الاداب گذشت ۔ و مرحمت مخصوص خرقت فقر که در ازل بخلد برین و قصر زرین بر نام حضرت سید الانام امانت بوده برای کسی از انبیای سابق مجوز نشده و در فقرات آینده تصریح و توضیح آن ظاهر می شود بلا اشتباه سندی اقوی و کافی باشد ۔ برای اجرای سلاسل طریقت و اجازت با لباس خرقات خلافت و از بعضی روایات حدیث چنان استنباط می پذیرد که عمل تطهیر از سید الانبیا[۱] برای اهل بیت نبوت مکرر بعمل آمد۔

۱

شاید بار اول در بیت ام سلمی که تشریح پذیرفت با کسای اسود ـ بار دوم در بیت فاطمی زهری با عبای پشمین ـ الغرض بنای فقر و درویشی و خدا رسی و ریاضت کیشی از طفیل رسول مقبول و تصدق اولاد بتول در عالم قایم ـ گفت آنحضرت: الفقر فخری و متوسل در آل اطهار و سید ابرار علی مرتضی باشد گفت آنحضرت من فرق بینی و بین العلی فقد جفانی ـ یعنی بسبب کو نہم من صلب علی و نیز بروایت ابن مسعود منقول که گفت جناب رسالت ان اللہ تعالی جل عظمته جعل ذریت کل نبی فی صلبه و جعل ذریتی فی صلب علی ابن ابی طالب و حدیث: یا علی انت مع الحق و الحق معک اشارهٔ صاف بر منازل فنافی الحق آن صاحب ولایت مطلق باشد ـ منقول از خط مبارک جناب فیض مآب محبوب ذات منزه از صفات حضرت سلطان المشایخ و الاصفیا خواجه سید محمد نظام الدین معروف نظام اولیا در کتاب مستطاب سید محمد کرمانی وارد که اعتماد کرد سهروردی بر حدیث امام خالد و ثابت می نماید نسبت خرقات تا حضرت جنید و بعد آن اختصار می فرماید بر صحبت تا جناب رسالت ـ در حقیقت مشایخ طریقت را دو طریق در پوشانیدن خرقت تا جناب نبوت ثابت ـ اینجا مراد قایل به دو طریق علاوه فیض آل اطهار نسبت اغیار خواهد بود: یکی حسنی و ثانی کمیلی ـ پس آنحضرت لباس خلافت پوشانید علی مرتضی را وی حسن بصری و کمیل ابن زیاد را ـ شجرهٔ حسن بصری معروفست [ص ۴۳] و کمیل خرقتِ پوشانید عبدالواحد بن زید را وی ابو یعقوب سوسی را ، وی ابو یعقوب نهر جوری را وی ابی عبدالله جل شانه ابن عثمان را، وی ابو یعقوب طبری را، وی ابوالقاسم ابنَ رمضان را، وی ابی العباس ابن ادریس را، وی داؤد ابن محمد را که معروف بود بخادم الفقرا، وی محمد بن مالک را، وی

اسماعیل قصری را و حضرت شیخ ما را که ابوالجناب احمد بن عمر الحیدق باشد، وی این فقیر را ۔ و این کتابت یکی از خلفای مجاز حضرت شیخ نجم الدین فردوسی بخیال در می آید که حضرت نظام الاولیاء آنرا بقلم خویش آورده وهم جناب نام بنام این حضرات در نفحات الانس من حضرات القدس حسب تحقیق شیخ مجدالدین بغدادی مذکور ۔ و شیخ سعدالدین فرغانی در کتاب مناهج العباد الی المعاد گوید که خرقت پوشیدم از شیخ نجیب الدین برغش الشیرازی، وی از شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی وی از عم خود ابو النجیب ضیاء الدین سهروردی، وی از قاضی وجوه الدین ، وی از پدر خود ابو محمد حموی واخی فرخ زنجانی دو پیر طریقت اما ابو محمد از احمد اسود دینوری، وی از ممشاد دینوری، وی از ابوالقاسم جنید بغدادی و اما اخی فرخی زنجانی از ابوالعباس نهاوندی، وی از ابو عبدالله جل شانه خفیفه الشیرازی ، وی از ابو احمد ادیم وی از جنید رضی الله جل شانه تعالی عنهم و شیخ الشیوخ که نسبت خرقات زیاده از ابوالقاسم جنید ثابت نکرده و از وی تا مصطفی بصحبت نسبت داده، اما مجدالدین بغدادی در کتاب نجف البرره نسبت خرقات متصل گردانیده بحدیث صحیح تا جناب رسول بطرز مذکوره صدرهم در مناهج می آرد که انتساب مریدان بچند طریق باشد : یکی با خرقت یکی از روی تلقین ۔ یکی بصحبت ۔ و نسبت خرقت دو نهج دارد : یکی ارادت که جز از یک شیخ روا نباشد ، یکی برکت که اخذ آن از حضرات متعدد گنجایش دارد ۔ نسبت تلقین خود ثابت کرد از شیخ خرقت و خود مسلسل از حضور تا شیخ ابونجیب ضیاء الدین سهروردی وی از شیخ احمد غزالی وی از شیخ ابوبکر نساج وی از شیخ ابوالقاسم گرگانی وی از شیخ ابوعثمان مغربی وی از شیخ ابو علی کاتب مصری وی از شیخ ابو علی رودباری وی از حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی ۔ پس ازان گوید که در نسبت خرقت و ارادت و نسبت تلقین ذکر

دو شیخ گرفتن مذموم، اما در نسبت صحبت محمود، الا بشرط اجازت [ص ۳۵] یا قوت صحبت اول چنان که این فقیر بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین برغش از خدمت مولانا و شیخنا صدرالحق والدین وارث علوم سیدالمرسلین سلطان المحققین محمد بن اسحاق القونوی قدس سره و از شرف صحبت و ارشاد و هدایت و اقتباس فضایل و آداب ظاهر و باطن و علوم شریعت و طریقت تربیت یافت۔ وحضرت شیخ محی‌الدین ابن العربی در تصانیف خود ارشاد می سازد بر بنیاد کلام پروردگار یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً یواری سواتکم و ریشا و لباس التقوی ذالک خیر۔ که هر چیزی که در ذهن من القا پذیرفت آن باشد که حضرت رب العزت خرقت پوشانید قلب عبد خود را و هر چیزی که در وسعت آسمان و زمین گنجایش ندارد اندر قلب عباد می در آید۔ و ظاهر گردید اجتماع در لباس ظاهر و باطن از وقت شبلی و از وقتی که دیدم خضر را که پوشانید خرقات اعتماد آوردم بر آن و بر وفق آن پوشانیدم بدگران و نزدیک ما خرقت عبارتست از ادب آموزی و صحبت و الباس آن معروف و منقول از حضرات محققین شیوخ ما باشد۔ و صاحب بهجت الا سرار گوید بعد ذکر طریقت خرقت حضرت غوث الدهر جیلانی تا ابوالقاسم جنید که وی خرقت پوشید از خال و شیخ خود سری بن مغلس السقطی، وی از معروف کرخی وی ادب آموز گردید از امام علی رضا وی مسلسل از آبای خود بلا نسبت خرقت۔ و لفظ صحبت درین طریق باستعمال می در آید از وقت جناب رسول عربی تا حضرت جنید و بعد از وی بجای آن لفظ خرقت مستعمل باشد۔ بر ارباب بصیرت محتجب مباد که از روی احادیث ظاهری و روایات باطنی در عمل در آمد افعال اعطای خرقات و ظهور تصرفات از حضرت سید کائنات

افتخار موجودات هرگز محل اشتباه نباشد و این نقل از آن جناب چند کرات بطرز عام و خاص و اکثر نسبت اکابر و اقارب و اغیار و صغار صدور یافت ـ چنانکه بام خالد که دختر بود صغیر از خالد بن سعید بن العص که مادر و پدرش جانب دیار حبش هجرت کرده بودند آنجا وی ولادت یافت و باز مادر و پدرش ازانجا معاودت کردند و در قدوم حضرت آمدند ـ آنجناب اکرام کرد اوشان را بعنایت خمیص سودا و خُلعت داد ـ آنحضرت چادری کعب بن زهیر شاعر را که قصیده در مدح [ص ۳۶] حضرت آورده بود هم چنان عبدالرحمان ابن عوف را و علی ابن ابی طالب را و ابا عبدالرحمان معاذ بن جبل را هرگاه جانب مخالفان رخصت کرد عمایم مرحمت ساخت ـ و مدام هنگام ماموری لشکری بسوی قتال و جدال سالار عسکر را بدین نعمت می نواخت ـ و علی مرتضی مکرر باین شرف و عزت امتیاز پذیرفت وقت عزیمت بغزوۀ خیبر هنگام رفتن بدیار یمن برسیدن خبر وفات یاران حاکم آن دیار با چندین اصحاب کبار و بر وقت استرداد ازان بلاد زمان معاودت آن سرور عالم بعد فراغ حج الوداع یوم منزل غدیر خم نوبتی بعمامت السحاب و زمانی که باصدیق رفیق جانب غار عازم گردید برد شریف بعلی مرتضی پوشانید و او را بر جای عالی خود متوقف و مقیم گردانید ـ و خیر الناس حضرت عباس و فرزند رشید وی را کسای داد و دست بدعا نهاد ـ و برای اویس قرنی قمیص و ردا هم دست فاروق اعظم و علی مرتضی فرستاد ـ و در عرفات بوی دست داد الا خلعت کرامت و خرقت خلافت معنوی و باطنی استشهاد و استناد دارد باکسای حافظ النار خلیلی و خرقات با برکات جنت حصولی شب معراج ـ و چون بنای این اسرار بر استتار باشد خصوص تا وقت

حضرت معروف کرخی و سری سقطی چنان مستمر ماند که جز طالب صادق را در ارادت هم نمی آوردند تا باعلان دگر اسرار کجا رسد ـ ازین رو تعلیم آن در خلوات بطرز اخفا با خواص عرفا میکردند ـ و پوشانیدن خرقات در حضور جمهور مرسوم نبود ـ پس اکثری آن را صرف بر صحبت اختصار آوردند ـ هر چند از روی صحت روایات و کشف و مشاهدات چنان که باید و چندان که شاید ثابت و متحقق باشد و علاوه بران بعد احتجاب نور ختم نبوت هم صلحا و عرفا و کملا و علمای جامع شریعت و طریقت بشرف زیارت جناب رسول مقبول و حضور محفل فردوس منزل وی معزز و از روی مرحمت خرقات برکت محترم شدند و تبرکات و مرحمات در ظاهر بدست خویش دیدند، که ذکر خیر بعضی ازین حضرات در ختم این منزل وارد گردد ـ چون نوبت ابوالقاسم جنید رسید خلایق فراوان از وی فیضیاب گردید و حسب ضرورت وقت افشای بعضی از مسایل طریقت و اقوال معرفت بعمل آمد ـ و بعد سید الاوتاد بغداد آن را بر سر محراب و منبر آوردند نسبت خرقت نیز التزام و اشتهار گرفت، و منقول بروایت خاص و عام شایع گشت ـ در کتاب تصوف [ص ۳۷] می رسید ابن عبدالله سبحانه مکی عیدروسی احمد آبادی بروایت مسلسل تا شیخ شهاب الدین احمد بن ابی بکر الرود و حافظ شیخ ابی طاهر السلفی وارد که انتقال یافت نسبت خرقت از حضرت محمد مصطفی صلی‌الله جل شانه علیه و آله و سلم بجانب علی ابن ابی طالب و از وی بحسن بصریؒ و از وی بحبیب عجمی و از وی بداؤد طایی و از وی بر معروف کرخی و از وی بسری سقطی و از وی الی الشیخ جنید بغدادی و از وی الی المشایخ المتعدد ـ هم نسبت خرقت از حضور نبوت انتقال پذیرفت بحضرت امام

حسین بن علی بن ابی طالب و از وی بامام زین العابدین و از وی بامام محمد باقر و از وی بامام جعفر صادق و از وی بامام موسی کاظم و از وی بداؤد طائی و از وی بر معروف کرخی۔ و بعض کسان که از وهم و قلت علم مجرد صحبت تا جنید قایم دارند درست نباشد، بل که محققین متفق اند برلبس خرقات از سرور کائنات تا وی اندر هر دو طریق حسن بصری و حسین ابن علی و هوا لصحیح المعلوم عندالمعظم الاکثر من القوم المتضلعین من متفرقات العلوم و الاخبار والمتطلعین علی غوامض الرقوم و الاسرار۔ و نیز سید ممدوح بسند متصل نام بنام تا قاضی ابوعبدالرحمان عبدالله جل شانه بن امام احمد حنبل ظاهر می نماید که امام احمد خرقت یافت از امام موسی کاظم وی از امام جعفر صادق وی از امام محمد باقر وی از امام زین العابدین وی از امام حسین وی ازعلی مرتضی وی از محمد مصطفی صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم۔ که هر گه رسول کریم شب معراج بسمای یعنی آسمان هفتم شتافت آنجا حضرت جبرئیل ویرا رهنمایی بجنت کرد۔ اندران قصری دید از یاقوت احمر و دران صندوقی از نور که قفل آن نیز از نور بود۔ جناب سرور پرسید که درین صندوق چیست وی مجیب گردید که دران فخر تو و فخرامت توتا روز قیام قیامت بعد تو امانت نهاده اند و آن خرقت الفقرا باشد۔ پس جبرئیل قفل آنرا کشاد، سرور عالم را خرقت مذکور پوشانید و گفت که رب الارض والسماء ما را حکم صادر کرد که پوشانم این لباس فاخر ترا و تو پوشانی کسی را که مستحق این دانی۔ افتخار کونین آن خرقت ولایت و خلعت کرامت پوشید و با لسان فصیح ناطق گردید که: الفقر فخری و فخر امتی من بعدی الیٰ یوم القیامت۔ و منقول از حضرات کرام بالتصریح و التصحیح که آن نعمت

فخر و فقر و آن خلعت ولایت مطلق و آن خرقت معرفت حق نصیب ولی وصی اسدالله الغالب [ص ۳۸] علی ابن ابی طالب بود علاوه کسای ابراهیمی که آن نقد خلت و عقد امامت باشد ـ مختصر کلام خیرالانام هر گاه از معراج مراجعت فرمود چندین آن نعمات در امانت بود ـ روزی هر چار اصحاب کبار بحضور سید الابرار حسب طلب حاضر شدند و ارشاد رفت که این خرقت فقر عطای پروردگار باشد و ایما دارم که از شما یکی را پوشانم ـ اول روی التفات جانب یار غار صدیق رفیق کرد که اگر ترا دهم چه سازی ؟ وی گفت که صدق ورزم و طاعت کنم ـ زان بعد همین سوال را طرف فاروق اعظم اعاده گردانید ـ وی بعرض رسانید که عدل ورزم و نصفت کنم ـ بازهمان استفسار از صاحب حیا و ایمان بعمل آورد ـ او پا سخ داد که سخاوت ورزم و موافقت کنم ـ نوبت آخرین علی مرتضی بود که وی در جواب بجناب نبوت چنان فرمود که من عیب پوشی کنم و این خرقات را حجاب عیوب بندگان خدای عز و جل گردانم ـ بسمع چنان جواب با صواب و اصغای این تقریر دلپذیر بر حضرت خاتم نبوت و رسالت بر زبان حق ترجمان آورد که از حضرت رب العزت فرمان واجب الاذعان برین شان نافذ بود ، تا هر کسی همچو پاسخ معقول ادا نماید خرقات فقر بوی تفویض سازم ـ و آن نعمت ربانی و فیض جاودانی را در تحویل جناب ولایت مآب حضرت علی مرتضی در آورد تا خود پوشد و دگران را پوشاند ـ این روایت از بیان حق ترجمان جناب هدایت انتساب محبوب ذات منزه از صفات حضرت خواجه محمد نظام الحق و الشرع والدین دام فیوضهم در کتب متعدده چون سیر الاولیای کرمانی و راحت القلوب جمع آورده خود آن عارف یزدانی و کرامت الاخبار و مجالس

الابرار و دگر رسایل و تصانیف الوقت و مابعدش بصراحت تمام وارد اندرین محل و موقع صاحب راز حضرت سید محمد گیسو دراز یکی از عماید خلفای با صفای حضرت مخدوم خواجه شیخ نصیرالحق و الشرع والدین چراغ دهلی در جوامع و دگر رسایل خود ارقام می سازد که خلافت جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم بر دو قسم باشد : کبری و صغری. خلافت کبری که انحصار بر اسرار باطنی و شوارح صوری دارد باجماع امت مخصوص حضرت علی مرتضی قوة مصطفی بود ، الا در استحقاق خلافت [ص ۳۹] صغری که منحصر باهتمام و انتظام دین و دولت ظاهر باشد باهم ارباب و اصحاب امت اختلاف عظیم افتاد و راه نمای طریق یزدانی حضرت میر سید اشرف جهانگیرسمنانی که در وقت خود منصب قطب الاقطاب داشت در لطایف اشرفی گوید: که حضرت جبرئیل حسب الامر رب جلیل از خانقاه صمدیت خرقات خلافت‌آورد ـ جناب افضل الانام آن را چار قطعات کرده یک یک بهر چار یار کبار تقسیم ساخت و ایما فرمود که درجای محفوظ باحتیاط باید داشت تا روزی که طلبم بفور یابم ـ بعد چندی هرگاه روزی طلب کرد هر یکی از روی ترتیب رفت الا بدست کسی نیامد ـ چون نوبت بعلی مرتضی رسید وی هر چار قطعات بجنس حاضر آورد ـ حضرت رسالت پناه ارشاد کرد ـ که ای علی بر تو مبارک باد خود پوش و دگران را پوشان ـ فضایل علی مرتضی و شرف و خصوصیت که هنگام رسیدن وی واپس از دیار یمن وقت ورود جناب رسول کریم بعد فراغ حج الوداع از روی معاودت در منزل غدیر خم رو داد اندر اکثر کتب معروف ذکر افتاد ، نظم :

MALIKRAM COLLECTION


Library New Delhi

خدایا نفس سرکش را زبون کن
تعصب از نهاد ما برون کن
بدل توفیق حب مرتضی ده
بجان فیضی ز آل مصطفی ده

و دلیل قوی بر سند عطای خرقات از حضرت نبوت آن باشد که بعد امضای مدت مدید چندین اهل نسبت و خصوصیت در نوم و رویا خرقات برکت و فیضان از آنحضرت حاصل کردند و در عالم ظاهر بجنس آنرا بر سر و جسم خود قایم و موجود دیدند و بوسایل آن تعبیر کامل درحرکات و سکنات و قبول خاص و عام و نتایج تمام صورت گرفت ـ و هم چنان از اکثر اولیای طریقت و اصحاب منزلت و آل اطهار و شهدای نامدار بظهور پیوست که چندین مخصوصان خلعت تبرکات و تصرفات در بر پوشیدند و در بیداری عین آن را بدست دیدند ـ یکی ازان شیخ الاسلام محدث رفیع الشان ابوالبیان بن محمد بن محفوظ القرشی الدمشقی که از جناب رسالت خرقت یافت و باقی بود با وی که مردم زیارت کردند و بوی مستفیض شدند ـ و این حکایت در دیار مصر و بلاد شام شهرت دارد ـ هم اکثر محدثین و مشاهیر صوفیان آنرا در تحریر آورده اند چنان که در ذخیرهٔ جمیع الفرق لرفع الخرق [ص ۳۰] حافظ ابوالفتوح نور الدین نیز مرقوم : یکی ازان شیخ ابواسحق ابراهیم المبتدی , یکی ازان شیخ علی خواص صاحب وی که پنجاه هزار درود هر روز بر رسول مقبول صلی‌الله جل شانه علیه و آله وسلم اهدا میکرد ، یکی ازان امام شمس الدین محمد بن محمود الخوارزمی که بستم رجب سال هفتصد و شصت و دو کلاه سفید از سر

آنحضرت بدست خاص آنحضرت برسر پوشید - و صاحب بهجت الاسرار بروایت مسلسل گوید که هرگه سید عبدالقادر جیلانی رحمة الله جل شانه علیه رحمة واسعة واسة تامة کاملة کلام قدمی هذه علی رقبة کل ولی‌الله سبحانه، بر زبان مبارک آورد جمیع اولیای اولین و آخرین احیا باجساد و اموات بارواح جز اصحاب کبار و آل اطهار برای وضع رقاب حاضر و مستعد گردیدند - و حضرت حق عز وجل بر قلب مصفای وی تجلی فرموده درانوقت خلعتُ کرامت بر دست ملایک معظم از حضور نبوت آمد و غوث الدهر آنرا در بر کرد و بحضور جماعت حاضرین از جنس جن و ملایک و انس یکی ازان شیخ الشیوخ ابی‌بکر بن هوازا که وی سردار قطاع الطریق بود بدیار بطایح یکبار مع رفقاء ازان تایب شد و آماده گشت بر این که تسلیم نماید نفس خود را بشخصی که وی را واصل بخدای عز و جل گرداند، و باین اراده بقدم صدق و اخلاص راهی گردید - چون در وقت مذکور از اهل طریق کاملی شهیر فریق در عراق رونما نبود پس دید وی در خواب جناب محمد مصطفی را که مع جناب صدیق رفیق تشریف آورده گفت : که انانبیک و هذا شیخک - و حضرت صدیق وی را ثوبی و کلاهی پوشانید و حضرت سید الابرار ویرا بشارت مآب گردانید که ترا مشیخت در عراق تا قیامت قایم ماند و اهل باطن از امت ما با تو فیضیاب شوند- و رسید از شیخ الشیوخ ممدوح آن ثوب و طاق بشیخ ابی محمد الشتبکی و از وی بشیخ تاج العارفین ابی الوفا و از وی بشیخ علی بن الهیبتی و از وی بشیخ ابن صباح ابا محمد علی بن ادریس الیعقوبی یکی ازان سیدی شیخ علی بن وهب که وی طاق از عطای حضرتْ ابی صدیق یافت ، یکی ازان شیخ عارف ابی بکر عبدالله محمد بن احمد البلخی که خلعت از

دست حضرت علی مرتضی پوشید وکاس شراب محبت از دست ملکی همراهی وی [ص ۱۴] نوشید - چون بیدار شد خلعت بر جسم خود موجود و تمام عالم بدیدهٔ باطنی مشهود یافت - یکی ازان سید شاه محمد غوث گوالیری رحمة الله جل شانه علیه که هنگام ترقی بدرجات عالی از چندین اکابر اولیای اهل برزخ چون قطب حق بایزید بسطامی و حضرت سید عبدالقادر غوث الدهر جیلانی و شیخ الشیوخ سهروردی وغیرهم خرقت برکت و منزلت پوشید - وی در اوراد خود می آرد که در شبی حاضر وقت بودم که ناگه از مکاشفات آوازی برآمد که وقت حضوری و معموری باشد - سر بر آوردم - دیدم که دریای عظیم القدر ظاهر شده و درونش تختی مرصع در غایت رفعت برپا و روبرویش دو صورت جمال و جلال قایم - و شخصی با وقار بر سر تخت محافظت آن می نماید و تمام خلایق بدریا می درآید الا هیچ یکی تا قریب تخت بار ندارد جز چند عزیزان شناسای ما - سبقت کردم و نزدیک تخت رسیدم - بزرگی که محافظ بود مرا براه شفقت جانب خود طلب فرمود - پیراهن خویش مرا بخشید و پنج طبق انوار از فیضان جمال و جلال بر سرم ریخت که همین قدر نصیب تر باشد - و حسب استفسارم ارشاد کرد که این دریای هستی و این سریر حضرت قدیر و این دو شاخ جمال و جلال باشد - هر نبی و هر ولی که درین محل میرسد بفیض این نعمت بقدر وسع معزز می شود - ما چار کس محافظ اینجا باشیم : یکی خواجه بایزید بسطامی، دوم خواجه جنید بغدادی ، سوم خواجه ذوالنون مصری چهارم این فقیر مسعود فرید گنجشکر - بطریق نوبت یکی ازین هر چار اینجا حاضر می باشد - نوبت هر کس که عزیزی را خداوند کریم اینجا میرساند موافق استعداد فیض می ستاند و از دست محافظ

خرقت برکت می پوشد - و اگر برحالات اولیای طریقت انتخاب کرده شود بسا حکایات خواهد بود که دران حضرات ایشان در عالم خواب از اهل برازخ و قبور با تصرف لبس خرقات مشاهده کردند و بعد بیداری عین بیدرای العین دیده اند مقصود اصلی درین منزل از خرقات بابرکات جناب احمد مجتبی محمد مصطفی بود که در هر قرن بر خواص امت ایثار کرده اند :

شاهد اهل نظر حسن و جمال روی او
مقصد ارباب دل طاق خم ابروی او

حسن روی هر پری رو عکس حسن روی او
رنگ و بوی، گلشن خوبی ز رنگ و بوی او

منزل هر مشرب و ملت برای کوی او
انتهای راه هفتاد و دو ملت سوی او [ص ۲۴]

جان عالم در کمند طرهٔ گیسوی او
جان عالم پای بند پیچ و تاب موی او

برلب هر جوئباری در گلستان وجود
رونق افزای چمن سرو قد دلجوی او

منزل سی ام در فضایل اصحاب آن سید ابرار از صغار و کبار و حسن ظن در مشاجرات واقع باهم این حضرات و ذکر فضلیت، هر چار از روی ترتیب خلافت ظاهر و عصمت انبیای کرام از صغایر وکبایر در جمیع حالات و انتساب بعضی صغیره باین حضرات چون آدم صفی باقتضای مصلحت تمام و حکمت عام و تقدیر محاربات امیر شام برخطای صریح و دیگر خطایای صیحح-

صاحب عقیدهٔ صحیح را واجب و لازم چنان باشد که در فضایل و کمالات اصحاب جناب رسول مقبول اشتباهی توحش ده در خاطر خود نیاورد و افراط و تفریط طبعی را کلی لحاظ دارد و طریق تعظیم باهر یکی ازین حضرات از دست ندهد و مشاجرات و مخاصمات که در باهم بعض این حضرات رو داد آنرا هو هو محمول بر خصایل ذمیمه و صفات نفسانی عام خلایق روزگار نسازد۔ وهم در محاربات و مجادلات بعضی حضرات الزامی صریح بر احدی عاید نگرداند۔ و دست و زبان در قابوی خویش دارد۔ از روی تحقیق پی برد که آغاز و انجام را عنوانی تواند بود۔ انصاف را کار فرماید که بشرط سعادت ازلی مقصود اصلی خواهد یافت۔ از صفای قلب و صلاح وقت هر انصافی که در ضمایر این حضرات مخمر بود اگر یکی از هزار در یابد عاقبت کار شناسد و لب بر انکار و تشنیع نکشاید۔ جمیع اصحاب از صغار تا کبار منظر انوار نبوت محمدی و مظهر آثار برکت سرمدی اند۔ حسب قول جناب رسالت مآب که اصحاب ما ماند نجوم اند در فلک هدایت بر هر کسیکه این اقتدا سازید راه یابید۔ باید تصورید که شرف و قبول که این حضرات بابرکات را در طاعات و عبادات بصحبت جناب فیضمآب نصیب بود هرگز کسیرا بحصول نرسد۔ هم ایمان کامل و قوی که از تواتر برکات نزول وحی سماوی روز بروز در ترق و تزاید بود۔ حضرات اهل بیت نبوت و اصحاب رسالت بعد حجاب نور احمدی عمده خلایق اند۔ حضرت طلحهٔ [ص ۴۳] و حضرت زبیر که در حرب جمل صریح آمادهٔ حرب و پیکار بر نقض بیعت جناب حیدر کرار بودند انجام کار یکی بر دست یکی از لشکریان امیر دست بیعت داد و رو بجنت نهاد۔ حضرت علی مرتضیٰ بوضوح این حال

گفت : که وی بهر حال بجنت می رفت الا پروردگار مانخواست که بی حصول بیعت ما درانجا تشریف برد ۔ یکی بر دست یکی از لشکریان امیر شهادت یافت ۔ حضرت علی مرتضی بوضوح این حال گفت که بشارت باد قاتل ویرا باتش دوزخ ۔ پس چنان انصاف مخصوص این حضرات بود که از غیرایشان صورت پذیر نشود ۔ ابلیس لعین در امم پیشین از خیر الاولین و الاخرین برغبت و تحریص خلایق بر انکار انبیای کبار شعار داشت ۔ چون منزلت نبوت بر جناب سرور کائنات ختم پذیرفت در عقاید فاسد از ایوان خلافت و امامت بر روی عالمیان وا ساخت و بعضی را عداوت و بعضی در محبت اصحاب بچاه ضلالت انداخت ۔ آیات و احادیث بسیار در فضایل اصحاب کبار از مهاجرین و انصار وارد ارشاد می سازد حضرت خیرالانام که سب اصحاب ما نسازید زیرا که اگر کسی از شما برابر کوه احد انفاق زر نماید در ثواب برابر یک مد ایشانان نباشد ۔ اندر کتاب فیض انتساب فصل الخطاب حضرت خواجه ابو محمد بن محمود حافظی بخاری مدنی بروایت ابن عمر می آرد که گفت رسول مقبول فرض گردانید خدای کریم برشما محبت و اخلاص اصحاب ما چنان که بر جمیع امت فرض گردانید نماز و روزه و حج و زکوة ، هر کسیکه بایشان در محل عداوت و عناد در آید هیچ یکی از عبادات و طاعات وی قبول نشود، بلا حساب بدوزخ رود ۔ بروایت جابر انصاری در مشکواة المصابیح وارد که گفت جناب رسول مقبول برگزید حضرت حق اصحاب ما را بر جمیع عالمیان سوای پیغمبران و رسولان و ازان اصحاب انتخاب کرد برای ما چار یار کبار ۔ در فردوس الاخبار مذکور که جناب نبوت انتساب فرمود : که ما شهر علم و ابوبکر اساس آن و عمر دیوار آن و عثمان سقف آن و علی در

آن ـ اکنون از روی کمال استقلال طبع و فهم رسا و حسن ظن و لطافت قلبی در خیال باید آورد که فضیلت این حضرات با برکات باقتدای احکام شریعت [ص ۴۴] بر منصب ظاهر حسب ترتیب خلافت باشد که هر یکی بیعت دیگری برضا تسلیم کرد، نزاعی و خلاف رو نداد۔ هرگفتگوی اصلی وغیر اصلی که درین محل اندرکتب معتمد وغیر معتمد اعیان و اغیار فایق رونما شود از ارکان ایمان و عماید عقاید اسلام نباشد۔ و هر چند که خلافت خلفای راشدین در ظاهر حال بطریق اجماع امت قرار یافت الا در حقیقت از روی تفریق و ترتیب ارشادی و مقصودی حضرت رب العزت و آن صدر نشین بارگاه نبوت بود، که اخبار صحیح و آثار صریح از آنحضرت برتقدیم و تاخیر منزلت خلافت دلالت دارد، بیت:

هر نفس از حضرت جان آفرین
بر وی و اصحاب وی باد آفرین

باقی ماند اینجا تصریحی دگر ضروری که عصمت کامل از جمیع صغایر و کبایر در اعتقاد مخصوص برای حضرات انبیا علی نبینا و علیهم السلام باید داشت، اطلاق آن بر غیر ایشان صورت جواز ندارد۔ هر صغایر که با بعضی ازین حضرات نسبت کرده اند چون خوردن حضرت آدم صفی جنس گندم با وصف ارشاد: تا کلوا هذه الشجرة از سر سهو و نسیان بود، نی بقصد معصیت و عزم مخالفت فرمان حضرت حق، بل که در عین معصیت ایشان رحمت عام و حکمت تمام درج بود، بعضی انبیا که قبل از امر نبوت مرتکب امری از منهیات شدند می سزد که در منزلت افراد غیر کامل بودند و تا منزلت مذکوره گاه سکر و گاه صحو از لوازم منصب اولیای

طریقت باشد امکان دارد که در حال سکر چنان بعمل آوردند و آن در حضرت باری از انتقام رستگاری دارد بعضی محقق از صوفیان که بعد شرف نبوت بعضی از انبیا را منسوب با هیچ صغیره دارند از باعث سکر لایق اعتراض می شود که باتفاق کبار ارباب تصوف و تحقیق انبیا دوام صاحی اند باستقامت احوال و بصدور قصوری عذر خواهو تایب و مستغفر گردیده اند ـ و تایب از معاصی بچندین روایات فضیلت دارد بر متقی و عذر ایشایان در حضور پروردگار غفار بقل عفو استجابت یافت ـ و حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی قبل از نبوت مراتب افراد کامل داشت ـ الغرض عصمت قطعی بر حضرات اصحاب نبوت خصوص کلیات ازان جماعت عاید گردانند از اصول شریعت و طریقت ثابت نمی گردد ـ بهر حال محارباتی که با علی مرتضی و امیر شام رو داد بر ظاهر که حق بجانب حضرت قوة بازوی [ص ۵۴] مصطفی بود ـ اندرین مجادلات ظهور خطای صریح از طرف امیر شام در دل عقیده باید داشت ـ خطای دگر هم بوی منسوب باشد از سب صاحب خلافت نبوی که جامع فضایل صوری و معنوی باشد علی الاعلان و ادعای باطل قتل حضرت عثمان بصلاح و اجازت وی برای رجوع خلایق و استقلال امارت و فروغ ریاست و رو آوری با لشکر جرار در میدان مجادلت مقابل حیدر کرار بطرز بغاوت و ترغیب صغار و کبار بر نقض بیعت آن با وقار و ارسال ابن ملجم بدکردار برای شهادت آن شاه دلدل سوار و توثیق پیمان و عهود دروغ از روی تحاریر وثیق با حضرت قرة العین مصطفی نور دیده مرتضی ابو محمد حسن امام وقت و باوصف یافتگی امارت زهر دهی حضرت وی بوساطت یکی از اهل قرابت بوعدهٔ زر و نعمت و قرار داد ایالت بعد خود بطرز ولی عهدی بر نام مردود

اثام یزید پلید بروی باد ـ چیزیکه استحقاق آن دارد از روی افعال و اقوال خود و نصایح آخر وقت بطور وصیت با وی مشتمل تسلط و تصرف بر اکابر و عماید عرب و خاص آل رسول مقبول بعضی از ارباب علوم و اجتهاد این خطایای صریح را خطای اجتهادی قرار دهند و امیر شام را درین امور مجتهد شمارند که خطای مجتهد قابل انتقام عقبیٰ و خجالت دنیا نباشد ـ بعضی حضرات درین محل ارشاد سازند که این غایت تجاهل و غفلت باشد و هوالاصح ـ

منزل سی و یکم در دگر خلفای راشدین علیهم الرحمة الی یوم الدین

افضل خلایق بر نیابت انبیا فایق امام المسلمین [ص ۳۶] امیر المومنین اکسیرالایمان و التصدیق حضرت ابوبکر الصدیق اهل طریق وی را سر آمد اهل تفرید و تجرید می شمارند و اندر حقایق سرخیل ارباب معاملات و مشاهدات می دارند ـ در مقالات وی است دار ما فانی و احوال ما عاریتی و انفاس مامعدود وکسل ما موجود ـ از مناجات وی است فراخ گردان بر ما دنیا را و نجات ده ازان و از آفات آن ما را که این اشارت بود از فقر اختیاری غیر اضطراری تاهمه شکر نعمات گوید وهم باخلاص ازان وا رهد که دنیا را پایدار و حال خود را مستعار می دانند ـ منقول که در تعبیر خوابی راهبی بوی ظاهرکرده بود که در سادات قریش عنقریب رسول عربی پدید آید ـ تو در حیات وزیر او باشی و بعد ممات خلافت یابی ـ و نیز از بیان زاهدی که درعلوم کتب آسمانی کامل و قریب چار صد سال بعمر بود بدریافت در آمد که وی از اعوان نبی آخر الزمان باشد و از درختی دوبار بشارت یاب گردید ـ رسول مقبول در فضایل وی فرماید

که ما کسی را دعوت اسلام نکردم که در اول توقفی و ترددی نکرد، مگر وی که بفور ایمان آورد بنا برین صدیق اکبر شد - و در ایام هجرت از رب العزت وحی آمد که صدیق با تو مهاجر گردد - ازان بعد دوام وی را حضرت حق باین خطاب خواند و نیز حضرت خیرالانام گفت که الحق یتجلی الخلق عاما ولابی بکر خاصاً - مقدار چهل هزار دینار با خود داشت تمام و کمال آنرا بحضور خیرالبشر حاضر آورد - گلیمی سیاه در پوشید و سیخی آهنی بران زده - همان ساعت حضرت روح الامین بآن لباس وارد شد و برسول مقبول گفت که امروز بر موافقت عمدهٔ اصحاب تو بجمیع ملایک حکم پروردگار نافذ شده که گلیم سیاه [illegible] و سیخی سیاه بر آن زنند، بیت :

شکر آن چهل هزار دینار دهند
تا سیخ گلیم عشق را بار دهند

چند بار دگر که تجرید ورزید و در مناقب مفاخر معزز گردید - تمام شب در مشغولی بودی و چون وقت سحر در آمدی آهی پردرد از صدر مبارکش بر آمدی و نفسی سرد از دل برکشیدی که باطراف [ص ۷۴] و جوانب بوی کباب بریان ازان انتشار گرفتی و سقف مکانات دود آگین و تاریک گشتی - هرگه وی را بر خلافت بیعت کردند بر منبر رفت و گفت : که بر امارت حریص نیم و نبودم - و روزی و شبی ارادت آن بر دل ما گزر نکرد بسر و جهر از حق نخواستم و راحت دران ندارم و ما را رغبت بدان نبود - آخر وقت وصیت کرد : که تابوتم را بدروازه رسول برید و بگوئید که بر آستان تو فلانی آمد، اگر مجاز گردد حاضر آید - بصورت کشادگی درانجا و الا در بقیع مدفون سازید - آنچنان بعمل آوردند در وا

گردید و ندا رسید که در آرید حبیب را بسوی حبیب : حضرت عمر اکثر گفتی که کاش ما یک موی بودمی از صدر مبارکش - و حضرت علی مرتضی بوفاتش گفت که بودم بحیات وی مانند کوهی که نی حرکت تواند داد آنرا عواصف و نی زایل تواند گرداند آنرا قواصف ، و نیروی سابق ، باشد از آنان که خلایق عالم دران اختلاف نمایند -

بود بوبکر با علی همراه تو زبان فضولی کن کوتاه
آفرین خدای بی همتای بر ابوبکر باد و شیر خدای

منزل سی و دوم در ذکر امام اهل تحقیق در بحر محبت غریق قدوه اصحاب حضرت ابوحفص عمر ابن خطاب رضی الله سبحانه عنه

از مقالات وی است که عزلت راحت بود از هم نشینان بد - مراد ازین انقطاع قلبی باشد از صحبت خلایق که مخالطت ظاهری بان ضرری نرساند - و این خاص صفت وی که راحت عزلت نشانداد بظاهر در امارت و خلافت توغل داشت - از مناجات ویست : روزی گردان ما را قتل در راه خود برسان موت ما را بمصر رسول خود - اوایل حال از قبایل قریش تکفل خیرالبشر کرده ندای غیب از قالب چندین اصنام و حیوان در گوش وی بصداقت نبوت در دادند - و چند آیات قرآنی هم دید و از بیان صادقان وصف حضرت شنید و باز نشیب و فراز و حسن و قبح عزیمت آگاه گردید - آخر بیاوری بخت بوسایل سعید بن زید ایمان آورد - حضرت حق با سلام وی فرحت و سرور فرستاد - جناب رسول مقبول اکثر دعا کردی که خدایا دین ما را باسلام و هدایت وی تقویت ده - چون بشرف قبول دعوت

در آمد گفت که وقت آنست که اعلام اسلام در عالم عالی فرما و امر حق بی خوف و خطر [ص ۴۸] ظاهر نما - روز بروز از صلابت و رعب او فتوح اسلام پدید آمد - لقب وی فاروق اعظم ازان است که دین محمدی بذات او تقویت پذیرفت و فرق در اهل ایمان و اهل کفر ظاهر و عیان گشت - و خوف کفار از دل اسلامیان و ایذا دهی ایشان برخاست - بعد از هجرت جناب سرور کاینات کسانیکه از حرم مهاجر میشدند بخوف قریش اخفای اراده میکردند - وی باعلان راهی گردید - کسی را یارای حجت و تکرار و مخاصمت و مجادلت نبود - قال صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم الحق ینطق علی لسان عمر - و الحق آنچنان بود ، که در اکثر اوامر که اصحاب مشاورت میکردند - حکم پروردگار بر قول و رای وی نازل گشتی - فضایل وی حدی ندارد - بجناب خیرالبشر روزی از جناب رب‌العرش پیامی رسید : اگر ما را بعد از صاحب صدر خلت خلیلی بودی صدیق اکبری بودی، و در صورتی که پس از تو که صاحب صدر شریعت و مخصوص محبت ما هستی حبیبی بودی فاروق اعظم بودی - در ایام خلافت وی اقالیم روم و شام و عراق و فارس و خراسان تا حدود هند و سند در تصرف اسلام در آمد و شوکت و حشمت روز افزون پدیدار آمد - کرامت باطنی وی از خوارق هم چندان است که در تحریر نگنجد - رود نیل را نوشت که عادات قدیم را بگذاشت و قوم مصر از رود نیل پرستی نجات یافت - روزی از بالای منبر یکبارگی گفت : که « یا ساریة ابن زنیم من استری الذئب فقط ظلم، الجبل الجبل (ای ساریة ابن زنیم هر کس گرگ را شبان گوسفندان سازد ظلم بود ، بالای کوه بر آ) حضار بانکار در آمدند - و این کلام بعلی مرتضی « کرم الله جل عظمته وجه رسانیدند : که ساریة

در عراق بود ، همچو سخنان مخاطب بوی چسان جایز باشد ـ علی مرتضی رضی الله جل شانه عنه گفت : هلاک باد شما را که بر وی انکار آرید وی کاری آغاز نسازد که جوابدهی آن کردن نتواند ـ چون سارية از حرم نبوی، در لشکر خود بدیار نهاوند بفصل راه زاید از یک ماه بود ـ بعد چندی قاصدان آمدند و ظاهر کردند که روزی مجاهدین دین از لشکر سارية در قتال و جدال مخالفان را تعاقب کردند و متاع فراوان در تاراج برده بالای جبال جمع و فراهم آوردند ـ اعدا یورش نمودند که درمیان جمع اسلام و مال در آیند ـ ناگاه ندای حضرت فاروق رضی الله سبحانه عنه سماعت کردند ـ و از خدع دشمنان [ص ۹۳] آگاه و بالای کوه پشت پناه شدند و حسب استفسار عبدالرحمان بن عوف حضرت عمر نیز همچنان بیان طراز گردید که بوادید این حال بی اختیار گشتم و همچو اعلام کردم ، تا که از اشرار کفار وارهند و پشت بالای کوه دهند ـ از خلفای راشدین وی اول کسی بود که لقب امیرالمومنین برای وی قرار دادند و سال هجری در وقت وی بصلاح حضرت علی کرم الله جل شانه وجه ایجاد نهادند ـ اقتدای صوفیان در لباس مرقع و صلابت در دین و مجاهدت و ریاضت نفسانی بویست ـ درعدالت و احتساب دست قوی داشت ـ هر گه خواست که ابی شحم عبدالرحمان اصغر فرزند خود را حد زند ـ غلامی بود افلح نام، وی را خواند که بتو حاجتی دارم اگر بر آری آزادت کنم و دو صد دینار بشکرانت دهم ـ وی قبول کرد ـ اشارت فرمود که صد ضرب تازیان بر این پسرم بی محابا باید زد، حرمت شفقت را رعایت نباید کرد ـ او را بستون مسجد بست ـ در ضربت اول پوست بشگافت ـ پسر بسم الله جل شانه کرد ـ فاروق گفت : که خوشا نامی بر

زبان راندی ـ بضرب دهم پسر گفت : فضیحت شدم، عمر گفت : ای پسر فضیحت قیامت زشت تر ازین بود ـ ای غلام بزن هرگاه نوبت بیست رسید پسر گفت: ای پدر بر ما رحم فرما ـ پدر گفت : خدای تو از ما رحیم تر، ای غلام نیک زن ـ تا چهل شد پسر زاری برد که ای پدر از حرقت ضربات جگرم بسوخت ـ پدر گفت که آتش دوزخ ازین حریق تر خواهد بود ـ چون بشمار پنجاه در آمد فریاد بر آورد : که ای پدر تخفیفی فرما ـ جواب یافت که اگر بر دوزخیان تخفیف نمایند ما هم بر تو تخفیف روا دارم ـ بشصت گفت : ای پدر بگذار تا دمی بر آرم ـ پدر ارشاد کرد که در صورتی که اهل دوزخ را مجال دم زدن بودی ترا نیز مجاز کردمی ـ در نوبت هفتاد گفت : که ما را بگزارید تا بگریزم ـ حضرت عمر گفت که اگر در حفظ تو اهمال رود بگریز ـ تا شمار ضربت بهشتاد رسید و عبدالرحمان بیهوش گردید اصحاب لب بسفارش وی کشادند که ای امیرالمومنین بسبب ضربت باقیات تحمل فرما و او را خلاص ده ـ پاسخ داد که شما را در عمر این اعتقاد باشد که عاصیان را گزارد بی گناهان را تعزیر دهد ـ وقتیکه نود ضربت آخر شد پسر از حیات خود نومید گردید و پدر عالیقدر را وداع کرد و گفت السلام علیک یا ابت حضرت عمر ـ بسوز دل مجیب گشت که ای جان پدر سلام خدای کریم بر توباد ـ هرگاه بحضور حضرت خیرالبشر رسی سلام ما برسان و گزارش ده [ص ۵۰] که پدرم قرآن میخواند و حدود شرعی با قامت میرساند ـ پسر قبل از اتمام صد ضربت تمام گردید ـ بعد اقامت حدود وی را باز کردند پدر بدرد فراقش رنجور شد و آواز بر آورد که اگر پدر ترا بجزای فعل تو ادب کرد که آن اجل ترا باعث شد ایزد تقدس و تعالی بر تو رحمت کشاد ـ همان ایام چهل کس از سادات اصحاب که یکی ازان حضرت

علی مرتضی بود اندر خواب مشاهده نمودند که پسر در حضرت خیرالبشر حاضر و آنحضرت از حال پدر و دیگر اصحاب پرسان است ـ حضرت عمر در تقسیم غنایم که از فتوح اسلام می رسید خود را و اولاد خود را گاهی ترجیح نساختی و فضایل اهل نبوت بواقعی لحاظ داشتی ـ هنگام فتح فارس و تصرف بر اقالیم یزد جرد شهریار نوشیروانی مال فراوان بدست آورد که قیاس نتواند کرد ـ آغاز انقسام آن از قرةالعین نبی و علی کرد ـ یک هزار درم بحضرت امام حسن و یک هزار درم بحضرت امام حسین داد ـ پانصد بعبدالله جل شانه پسر خود بخشید ـ وی اعتراض کرد که ای پدر بخدمت سید الانام شرف صحبت و هجرت دارم و در چندین غزاوت حاضر و شریک بودم که هر دو صاحبزادگان دران زمان خورد سال بودند ایشان را دو چندان میدهی ـ حضرت عمر گفت که حق شان آن بود حق تو این ـ بدین تقریر حیرت عبدالله سبحانه زیاده شد آنگاه بصراحت بیان طراز گردید که ایشایان را جد چون محمد مصطفی و جده چون خدیجة الکبری و مادر چون فاطمه زهری و پدر چون علی مرتضی ترا نشاید که دعوی تساوی درجت و مماثلت صاحب‌زادگان کنی ـ کسی از خلایق بعد انبیا فوق و فضیلت بر ایشان ندارد منزلتی و منقبتی که ایشان را حاصل کسی را نبود ـ ای پسر بعد ازین هرگز خود را بر ایشان قیاس منما و حد خود را بشناس ـ ما که پدر توام و منصب خلافت دارم و حقوق بیت المال در تصرف و تدبیر منست اگر رعایت اهل خود روا دارم و حق شرف فرزندان جناب رسول مقبول نشمارم در محشر جوابده باشم ـ رب، قدیر باین منزلت ملکداری صبر و قناعت ارزانی گردانیده تا پیراهن کرباس خشن با چهارده پیوند می پوشم ـ قوت از نان جوی سبوسی میکنم ـ اثر صولت و صلابت ما در عالم

منتشر کسریٰ و قیصر و فغفور و دیگر فرمان روایان نزدیک و
دور معدوم و منهدم شدند و جمیع ممالک ایشان در تصرف اسلام
در آوردم - آب روان نیل که هر سال [ص ۵۱] دختری صاحب
جمال با مال و منال از مصریان می گرفت تا جاری می گشت از
بیم دره ما چنان جریان پذیرفت که هرگز روی باز آمدنش نماند -
بهر وادی گذرم افتد دیو لعین چهل روز بدان راه نرود - این جمیع
اوامر از لوازم خلوص و صفای ما بحضور حق بود که او را بسر
و جهر یکسان هستم و روز و شب در بیم و ترس آن باشم که
اگر در حریم ممالک اسلام گوسفندی را پای مجروح گردد ازان غافل
مانم در یوم قیامت از جواب آن در مانم - در ایام مجروحی حضرت
عمر علی مرتضی تشریف آورده فضایل و مناقب فاروق از حد زاید
بیان کرد و گفت که کاش حق تعالی از دنیا ما را چنان بعقبیٰ
رساند که صحایف اعمال ما برابر وی باشد - بار ثانی با هر دو
صاحبزادگان سعید و رشید بعیادت ایشان آمد دید که وی می گریست-
پرسید که ای امیر مومنان چرا گریانی؟ گفت ای پسر عم رسول خدا
بدان گریانم که درین آوان بعد از فراق شافع یوم حشر وحی
سماوی انقطاع دارد - از ختم کار خود ترسانم که استحقاق درجات
جنت دارم یا مستوجب درکات دوزخم - حضرت علی مرتضی گفت: که
بشارت میدهم ترا که از اکابر اهل جنانی، مکرر از خیر الا نام سمع
دارم که مهتران و بهتران کهوّل بهشت ابوبکر صدیق و عمر
فاروق بل مدارج ایشان زیادت باشد - ازان و سروران جوانان جنت
حسن و حسین خواهند بود، بل منازل ایشان زیاده باشد - ازان حضرت
عمر باستماع این کلام از غایت ابتهاج و فرحت و سرور گفت:

که هر دو صاحبزادگان سعید شاهد باشید بر این تقریر که پدر عالیقدر شما از حضرت سید الاولین و آخرین روایت کرد تا روز قیامت اگر عمر مضطر شود شرط شهادت و تائید ادا سازید ـ در وقت اخیر ابو عبدالرحمان عبدالله سبحانه عمر فرزند خود را نزد حضرت عایشه فرستاد که اجازت قبر در جوار امیرالمومنین حضرت صدیق خواهد که آن حجرهٔ ویست ـ عبدالله سبحانه رفت و پیام پدر گفت ـ وی در جواب فرمود : که آن جای برای خود تجویز داشتم ـ چون حضرت عمر را خواهش و آرزوی آنست بر وی ایثار کردم ـ اجازت بپدر رسانید ـ وی وصیت کرد که بعد از ما چند بار ذکر از وی استجاری در باب اگر بر قول او ثابت ماند فهوالمراد ، اگر باقتضای این معنی که کسی از مرده رعایت نورزد تامل فرماید در گورستان اسلام بری ـ عبدالله سبحانه بعد از انتقال پدر باز نزد عایشه آمد وصیت پدر [ص ۵۲] نقل کرد وی بگریست و گفت که رحمت حق باد بر حضرت فاروق اکبر که در حیات و ممات ظلم را ناپسند داشت ـ بر اجازت اول قیام دارم ـ حضرت عایشه فرا یاد خاطر داشت قول رسول مقبول که درانجا ما را و ابوبکر و عمر و عیسی ابن مریم را مدفون سازند ـ تراچستان بدفن آن محل مجاز گردانم ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر ـ

منزل سی و سیوم در ذکر عزیز عثمان

اقران جامع قران حضرت ابو عمر عثمان ابن عفان بوفور علم و حلم و حیا و رضا و کرم و رحم و نعم و حشم ممدوح و مخصوص بود ـ متصفّ برضای کبریای و متجلی بصفای مصطفی سالک راه اخلاص واقف طریق اختصاص چون روز حرب الدار اجتماع برآستان

وی گردید ، انصار وی قصد مدافعت کردند ـ همگنا نرا ممانعت کرد ـ هر یکی از غلامان وی سلاح برداشت بامان اعلام کرد که هر کس سلاحات برندارد از مال و ملک ما وی آزاد باشد ـ اندران وقت نور دیدهٔ مصطفی حضرت امام حسن مجتبی تشریف آورد و گفت که ای مقتدای بر حق بی اجازت و ارشاد تو باگروه اسلام مجادلت و مدافعت بسیف کردن نمی توانم ـ اگر فرمان دهی از تو این بلا را رفع گردانم ـ جوابداد : که ای ابن اخی ما را بخون ریزی اهل اسلام حاجت نیست ـ امر پروردگار فایق بر جمیع تدابیر و بر حق است و این علامت تسلیم بود بورود بلا و مدارج خلت مانند حضرت خلیل ـ پس درین موقع عثمان چون ابراهیم خلیل و حسن چون جبرئیل و غوغا چون آتش بود الا حضرت ابراهیم در بلا نجات یافت و حضرت عثمان ممات نجات ـ تعلق بقا دارد و ممات تعلق فنا ، هرگاه مصریان در دولت سرای ایشان بقصد قتل داخل شدند مصحف مجید روبروی ایشان بود ـ سوره بقر می خواندند ـ اول آن اشقیا بر هر دو دست ایشان ضرب شمشیر زدند که خون جاری گردید و بر آیت : فسیکفیکهم افتاد ـ ایشان با یکدست خود آن خون از مصحف دور می کردند و می فرمودند قسم بخدای کریم که این اول دستی است که تحریر کرده مفصل آنرا ـ قاتلان ایشان همگنان در مدت قلیل بد مرگ مردند ـ جناب رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم روزی این ماجرا را بحضرت عثمان بیان کرده بودند و در فضایل ایشان ارشاد کرده اند که برای هر نبی رفیقی در جنت خواهد بود رفیق ما عثمان [ص ۵۳] ابن عفان است و نیز هفتاد هزار مستحق دوزخ بشفاعت وی در جنت در آیند ـ

منزل سی و چهارم در ذکر غریق بحر بلا حریق نار ولا مقتدای اولیا پیشوای اصفیا محرم اسرار نبوت محرم راز صفوت نایب رسول زوج بتول ابن عم احمد مجتبی قوت بازوی مصطفی خاتم خلافت ناظم ولایت باب العلوم اولین و آخرین امیر الا سلام و جمیع مومنین ولی مطلق وصی برحق محبوب ترین اقارب امام مشارق و مغارب اسد الله جل شانه الغالب حضرت علی مرتضی ابن ابی طالب رضی الله جل شانه عنهما

هم نبی را وصی و هم داماد
چشم پیغمبر از جمالش شاد

عشق را بحر بود دلرا کان
شرع را دیده بود دین را جان

آیات و حدیث متواتر در فضایل و مناقب حیدر صفدر نازل و ناطق و کسی را چون وی افتخار و اعزاز دارین و قرب و منزلت بدرگاه پروردگار و بارگاه احمد مختار از روی مجاهدات ظاهری و باطنی و مشاهدات خفی و جلی و خوارق عادات و شوارق کرامات حاصل نشده - قال الرسول صلی الله جل شانه علیه و آله وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه و انا و علی من نور واحد - این فریق صاحب تحقیق روی ارادت و سر افادت بحضرت وی دارند - وی را کلمات لطیف و نکات بدیع در توحید تصوف است که قبل از وی کسی نگفت و بعد وی کسی نگوید - و عجایب و غرایب و کشف و شواهد ولایت از حضرت صمدیت بضمیر تجلی تخمیرش ودیعت نهادند و ابواب اقسام علوم و فیوض و رحمت و برکت

از بقاع خزاین رب العزت بر روی پاکش کشادند۔ در شجاعت و سخاوت و عظمت و جلالت عدیل و نظیر ندارد ۔ همچنان در وقار و تحمل و صفا و ضیا و رضا و صبر و توکل و بقا و فنا عدیم المثال آمد ، رباعی :

وہ علی جسکی کرے خالق اکبر تعریف
مصطفی اس کی کرے بر سر منبر تعریف
یعنی قرآن میں هو اس کی مکرر تعریف
اور ملایک بھی کرین اس کی فلک پر تعریف

ذکر حضرات دوازده امام علیہم السلام

وی امام اول بود از حضرات دوازده امام علیهم السلام۔ منقولست که در جنگ صفین لشکر وی جای فرود آمد۔ که مردم محتاج آب شدند۔ [ص ۴۸] آن جا دیری بود۔ از اهل دیر نشان یافتگی آب دریافت کردند ۔ وی فصل بعید ظاهر کرد، لاجرم رجوع بحضرت امیر آوردند که مجاز فرما تا بر تلاش آب راهی شویم و شاید زنده آنجا رسیم که از غایت تشنگی کمال قلق و اضطرار داریم ۔ حضرت امیر گفت که حاجت باین دوا دوش نی ۔ باطراف و جوانب نظر کردند ۔ زمینی را کندیدن اشارت فرمود۔ قدری غار شده بود که سنگی پدید آمد ۔ ارشاد کرد که آن را بردارید زیرین آن آب جاریست ۔ هر چند زور و قوت کردند برداشت آن امکان قوت بشری نبود ۔ بنا بران بذات خود التفات ساخت و بدست حق پرست آن را دور انداخت۔ آبی صافی شیرین بر آمد ۔ همگنان سیر خوردند ۔ و بعد رفع حوایج بدستور آن را بسنگ و گل پوشش

کردند - مغان دیر این حال دیده قریب حضرت امیر آمدند و گفتند همانا که رسولی : پاسخ داد که نی - باز گفت از ملایک مقربی - فرمود نی - گفت پس کدام کس هستی؟ ارشاد کرد که ما وصی رسول مقبول هستم - وی تلقین شهادت خواست و ایمان آورده ظاهر کرد که در کتب قدیم ما مرقوم بود که این آب ظاهر نسازد مگر رسولی و وصی رسولی و پیش از ما بسی از مقیمان این دیر منتظر وی ماندند - شکر حق که ما بر آرزوی خود رسیدم - حضرت امیر چندان گریست که محاسن شریفش از آب دیده تر گردید و گفت که شکر اوتعالی حضرت وی ما را فراموش نداشت و در کتب خود مذکور ساخت - همچنان روزی لشکر وی کنار آبی فرود آمد آنجا نیز معبدی قدیم بود - زاهدی با چند کتب حاضر آمد و آن را خواند - در نعت جناب نبوت مآب و اوصاف اذکار اصحاب امت تا غایت این که روزی قیام نماید برین کنار دریا شخصی که اقرب بود از روی قرابت و دین با وی و مجادلت نماید با شامیان قتل با وی شهادت باشد - بعد این معاملات ایمان آورده در لیلةالتحریر که جنگ سخت با قابض شام رو داد او بشهادت نهاد - حضرت بشرف اسلام وی که از روی اخبار کتب سما وی بود - با جمیع اصحاب خود زار گریست و شکر گفت، که پروردگار ما بعنایت خاص خود ما را در کتاب الابرار یاد داشت - و بوفات وی نماز خواند و در قبرش رساند - و بر زبان راند که او از اهل بیت ما باشد - از کوفیان جوانی بود - پی او حضرت امیر که باعدای دین جدال و قتال می نمود ناگه زنی خواست صباحی - حضرت امیر کسی را فرستاده جای نشان داده کُه مردی [ص ۵۵] و زنی باهم نزاع دارند - هر دو را حاضر آورد - گفت که، : امشَب منازعت شما طول

گرفت - جوان التماس کرد که با وی نکاح کردم - چو نزدش در آمدم نفرتی خوردم که اگر توانستمی همانوقت از پیش خودش دور کردمی - با ما رنجشی آغاز نهاد تا فرمانت رسید - حضرت امیر آن هر دو را در خلوت طلب کرد - ازان زن پرسید که این جوان را می شناسی ؟ گفت : نی - گفت ما ترا نشان دهم بشرطیکه در کلام راست و درست و صدق ورزی و انکار نسازی - گفت هر گز خلاف نگویم - آنگاه بر زبان آورد که تو دختر فلان بودی - گفت بلی - گفت که بعم پسری تعشق داشتی ، پدرت نخواست که ترا با وی مناکحت نماید - ویرا زجر کرد ، روزی بضرورتی بیرون آمدی و ترا با وی صحبت افتاد ، حامل گردیدی - با مادر گفتی از پدر مخفی کردی - چون وضع حمل شد مادر ترا بصحرا رسانید - فرزند را در چادر پیچیدی و زیر دیواری انداختی - سگی در آمد - خشتی بران راندی که از اتفاقات وقت بر سر فرزندت رسید تا سر وی بشکست - مادر تو پاره از پارچات خود خرق کرده بسر وی بست - زان بعد ترا حال وی ظاهر نگردید - زن مذکور اعتراف کرد که واقعی حال چنان بود که تو ارشاد کردی - ازین راز جز مادرم کسی آگاه نبود - پس ازین خبر داد که بامداد فلان قوم او را بردند و پرداخت کردند - تا جوان گردید و نوبت اینجا رسید که با تو عقد کرد - جانب جوان اشارت ساخت تا سر خود کشاد - علامت ضرب و شکست پدیدار بود - فرمان داد که این فرزند تست - حق تعالی وی را نگاه داشت از چیزیکه بروی حرام بود - زمانی کوفیان بحضور امیر شکایت کردند که امسال آب فرات طغیانی آورد و زراعت ما برباد می رود - از خدای کریم در خواه که قدری آب کمی پذیرد - برخاست جبای رسول مقبول بر دوش و عمامای وی بر سر و برد

وی در بر و عصای وی در دست گرفت، کنار فرات آمد ـ سعیدبن شهیدین با وی بودند ـ بعصا جانب آب اشارت کرد ـ یک گز کم شد ـ کوفیان عرض کردند که زیاده میخواهم ـ دو بار دیگر همچنان اشاره کرد بقدر دو گز دیگر کمی پذیرفت ـ کوفیان فریاد بر آوردند که کار ما درست گردید ـ در بعض اسفار در کربلا در آمد چپ و راست نگریست و زار زار بگریست و زود ازانجا گذشت و گفت که این محل خوابیدن شتران ایشان و موضع مردن ایشان ـ اصحاب ازین [ص ۵۶] حالات پرسان شدند ـ گفت اینجا قومی را قتل سازند که بی حساب در جنت روند ـ کسی تاویل این کلام تا واقعات کربلا ندانست ـ برای وی رب قدیر دوبار از عنایت خود رد شمس کرد که آفتاب را جانب مشرق از مغرب گردانید ـ فضایل وی حدی و غایتی ندارد ـ چون از دست عبدالرحمان بن ملجم پلید زخم برداشت و مراتب شهادت یافت صاحبزادگان والا تبار از غیب آوازی سماعت کردند که برون روید وصی رسول را بما گزارید ـ همگنان بر وی آمدند ـ آوازی دیگر آمد که محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در گزشت، وصی او شهید شد، نگاهبانی امت کدام خواهد کرد ـ آوازی بجوابش بسمع در آمد که هر که سیرت ایشان ورزد پسر وی ایشان نماید ـ بعد سکون ندا صاحبزادگان اندرون تشریف بردند ـ دیدند که نعش شریف را بعد غسل کفن پوشانیده اند ـ حسب وصیت ایام حیات بر سریری بغربی بردند ـ آنجا حجری کافوری رخشنده از نور بود ـ از کندنش وسعتی رونما شد ـ دران مدفون کردند و آن را برابر و مستور گردانیدند ـ روزی رشید عباسی شکار کنان بآن ناحیت رسید ـ غزالان پناه بغربی آوردند ـ هر چند جانوران صیاد سر کردند هر یک نامراد برگشت ـ

سلطان در پی تفحص این ماجرا گردید ـ آخر از پیر سالان آن نواحی بدریافت رسید که قبر علی مرتضی اینجا بود ـ پذیرفت و آنجا عمارتی کرد ـ تا زنده ماند هر سال آمدی و زیارت کردی ـ حالا او را نجف اشرف گویند ـ و در حوالی بلخ موضعیست که بآستان حضرت امیر لقب دارد ـ هر که میخواهد که بنگرد حضرت آدم و صفوت وی را و حضرت یوسف و حسن وی را و حضرت موسی و جلالت وی را و حضرت محمد و خلق وی را علیهم السلام نظر کند بعلی مرتضی از کلام معجز نظام ویست که خیر الامور غنای القلب بحق بود ، بیت :

دفتر ایجاد را سر مد علیست
لابق هر حرمت بیحد علیست

منزل سی و پنجم در ذکر سعید شهید نور دیده مصطفی ابو محمد امام حسن مجتبی

وی را در طریقت نظری تمام و دقایق لطیف و حقایق شگرف بود ـ قال فی حال الوصیت علیکم بحفظ السرائر فان الحق مطلع علی الضمایر ـ بعد از پدر عالیقدر مدت شش ماه زمان خلافت نبوت را ختم گردانید ـ متصرف شام چون بخوبی در خیال خود داشت که وی [ص ۵۷] فساد را مکرده میدارد ـ قبل ازان که نوبت مجادلت لشکر شام با قیس بن سعید سردار دوازده هزار فوج حضرت امام برسر پیام مصالحت فرستاد که چون ما را ممات پیش آمد امیر اسلام حضرت امام باشد ـ و بر این سخن وثایق نوشت و عهد بست ـ حضرت امام بالای منبر رفت و گفت که مدام فساد را دوست نمی داشتم ـ حالا چون دیدم که متصرف شام در طلب حکومت و امارت پر اصرار و بی اختیار می گردد ، از جهت صلاح که امت خون اهل دین ناحق خواهد شد ، این کار بوی گذاشتم ـ حق تعالی

والی ساخت وی را برای چیزی که مقرون بوی است ، یا برای شری که در ویست - هرگاه فرود آمد شخصی پرسید که با قابض شام بیعت کردی؟ جواب داد که سلاطین این گروه را حضرت حق بجناب خیرالبشر نمایندکه بالای منبر وی یکی بعد دیگری می رود - این مشاهده بر وی گران و دشوار آمد - آنگاه پروردگار عالم بشارت فرستادکه: انا اعطیناک الکوثر و انا انزلناه فی لیلة‌القدر لیلة‌القدر خیر من الف شهر - که بواقعی حکومت اهل شام بلا تجاوز و تفاوت هزار ماه بود - در عهد حضرت امام هرگاه قدریان شایع شدند خیرالتابعین حضرت حسن بصری بحضرت امام تحریری کرد که ای فرزند رسول و ضیای چشم او رحمت جهان آفرین و برکات آن بر تو باد - شما جمیع بنی هاشم چون کشتی روانید اندر دریای ژرف و ستارگان روشن و علامات هدایت و امامان دین هر کسی که اطاعت شما پذیرد مانند تابعان حضرت نوح نجات یابد تو چه فرمایی ؟ بحیرت ما در قدر و اختلاف ما در اطاعت تا بدانیم که روش تو دران چیست شما ذریت رسول مقبول اید و هرگز انقطاع نخواهد پذیرفت - علوم شما دوام که از تعلیم علام الغیوبست عز و جل و او نگاهدارنده و حافظ شما و شما نگاهدارنده و حافظ خلایق و السلام - امام علیه السلام جواب نوشت هر چیزی که رای ما استقامت دارد آن باشد که هر کسیکه بقدر خیر و شر از خدای کریم ایمان نیارد کافر گردد - هر کسی که معاصی بوی حوالت نماید فاجر بود - انکار بقدر مذهب قدر و حوالت معاصی مشرف خیر باشد - اندرین حال بندگان اندر کسب خود مقدار استطاعت از پروردگار مختار اند و دین ما درمیان جبر و قدر که جمیع خیر و شر از تقدیر رب قدیر مقدر گردید اما [ص ۵۸] باختیار و ارادت بشری بوجود

رسید و هر چند که امیر شام بعد حصول امارت بحسب تفویض و اجازت سبط رسول هزار دو هزار تحسین و آفرین بلیغ بر حضرت امام کرد که همچو بذل و جوانمردی از کسی امکان ندارد، الا با وصف آن خاطرش بیارامید و بوساطت خاتون حضرت امام ویرا مسموم گردانید -

منزل سی و ششم در ذکر سرخیلِ دشت کربلا جناب سید الشهداء صابر برضا سعید شهید مصور خوارق خفی و جلی ابو عبدالله جل شانه حضرت امام حسین بن علی علیهما السلام

تا حق ظاهر بود اتباع آن فرمود - چون حق فقدان پذیرفت تیغ از نیام بر گرفت و تا جان عزیز فدای راه دین نگردانید هرگز نیا رامید - ویرا در طریقت حق کلام بلیغ و رموز دقیق بود، چنانکه اشفق الاخوان علیکم دینکم مراد این که نجات در متابعت آن و آفات در مخالفت آن - و نیز فرماید که غایت اطاعت سالکان راه حق آن باشد که از حد اختیار خود برخیزند و در واجب الوجود چنان استغراق پذیرند که خود را درمیان ندارند و فنا در بقا سازند :

شاهست حسین و پادشاهست حسین
سرمنشای دین و دین پناهست حسین
سر داد و نداد دست بر دست یزید
حقا که بنای لا اله هست حسین

منزل سی و هفتم در ذکر سراج اهل دین سرتاج اهل یقین امام مرحوم و سید مظلوم ابوالحسن علی زین العابدین بن حضرت امام حسین

در کشف دقایق و نطق حقایق زین الاهر و اکرم العصر بود ـ بعد حوادث کربلا چون وی را با جمیع اهل بیت امام در دمشق نزد یزید پلید آوردند یکی پرسید یا علی و اهل بیت رحمت بامداد شما چسان بود؟ گفت بامداد ما چون بامداد قوم حضرت موسی بود، از جور و بلای قوم فرعون که فرزندان ایشان را قتل کردند و زنان ایشان را در بند آوردند، همچو جفای سخت از قوم ما بما رسید که نی بامداد می شناسم نی شبانگاه ـ خداوند کریم را شکر گویم برنعمات وی و صابرم بر بلیات ـ و مادرش حضرت شهر بانو بود بنت یزد جرد شهر یار بن خسرو پرویز بن هرمز بن نوشیروان عادل ـ بعد فتح مملکت فارس در خلافت حضرت فاروق اعظم چند دخت شهریار در بند آمدند ـ علی مرتضی فرمود که دختران سلاطین لایق تکریم اند ـ یکی در عقد حضرت امام حسین در آورد که ازان امام زین العابدین [ص ۵۹] ولادت یافت ـ یکی محمد بن حضرت صدیق اکبر را عنایت کرد که از وی امام قاسم بوجود آمد ـ یکی بعبد الله بن حضرت عمر بخشید که از وی سالم متولد گردید ـ وفات حضرت زین العبا بزهر دهانی ولید بن عبدالملک بن مروان دفن در بقیع ـ

منزل سی و هشتم در ذکر برگزیدهٔ عالم فخر نسل آدم ابو جعفر محمد بن علی بن حسین

معروف بامام باقر مخصوص بود بدقایق علوم و لطایف اشارات ـ جابر یکی از اصحاب رسول مقبول صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم

وی را سلام نبی رسانید ، بدین عنوان که روزی آنحضرت ارشاد کرد : ای جابر شاید تو زنده مانی و ملاقات کنی با یکی از فرزندان ما که وی را محمد بن علی خوانند۔ خدای تعالی وی را نور و حکمت مرحمت نماید۔ سلام ما بوی رسانی ۔ و فاتش بزهر هشام بن عبدالملک، دفن در بقیع ۔

منزل سی و نهم در ذکر یوسف جمال طریقت و معبر کمال معرفت ابو محمد جعفر بن محمد بن علی بن حسین

معروف به صادق عالی حال نیکو سیرت آبادان سریرت دقیق الکلام قوی المعانی، عالم بعلوم ربانی واقف اسرار کتاب، جامع دانای رموز غایر دفتر بور و نکت و نقر صاحب تحویل مصحف حضرت فاطمی زهری و جفر احمر و جفر ابیض مادرش ام فرده اسما بنت امام قاسم بن محمد بن صدیق اکبر و ما در ام فرده اسمابنت عبدالرحمان بن صدیق اکبر۔ ابو جعفر منصور عباسی وی را زهر داد ۔ اندر بقیع مدفون و آن قبریست در حرم رسول که دران حضرت امام حسن و امام زین‌العابدین و امام باقر را دفن کرده اند ۔

منزل چهلم در ذکر کلیم طور عبادت خلیل خوان سخاوت حلیم و سلیم امام هفتم ابوالحسن موسی بن جعفر ملقب به کاظم علیه السلام

رشید عباسی وی را در بغداد طاب داشت و همانجا بزهر دهی یحیی بن خالد بر مکی در خرمای تر۔ برضوان شتافت، قبر در مقبرهٔ قریش واقع بغداد ۔ •

منزل چهل و یکم در ذکر مخزن جود و سخا معدن نور و صفا هشتم امام ابو الحسن علی بن موسی معروف به رضا

وی را رشید ثانی از عباسیان ولی عهد خلافت خود کرد باصرارش پذیرفت ، الا در ختم تحریری که درینباب کردند حضرت امام رقم ساخت که الجفر و الجامع یدلان علی ضد ذالک ـ آخر کار همچنان رونما گشت که در انگور تازه زهرش داد ـ خوارق که از روی بحالت نزع و تا دفن جسد شریفش بروایت ابوصلت وقوع یافت [ص ۶۰] از عجایب روزگار بود ـ مدفن مقبره رشید اول واقع سرای حمید، معروف مشهد مقدس ـ

منزل چهل و دوم در ذکر فروغ خاندان نبوی ابو جعفر محمد بن علی معروف به نقی و جواد

هنگام نقل پدر عالی قدر هفت سال بعمر شریف بود ـ همدران زمان بفضایل و مواهب حضرت رب العزت شرف امتیاز یافت ـ رشید ثانی ام فضل دختر خود بوی مناکحت کرد و معتصم عباسی وی را زهر داد ـ قریب مرقد جد بزرگوار در بغداد مدفونست ـ

منزل چهل و سیوم در ذکر گوهر عالم افروز بحر رسالت ابو الحسن علی بن محمد مشهور تقی و عسکری

وقت وفات والد بزرگوار شش سال عمر داشت ـ ازان وقتیکه سجادۀ امامت بذات پاکش زیب و رونق پذیرفت انواع کرامت وکمالات از وی ظاهر شدن گرفت ـ خلایق عالم بوی رجوع آورد ـ متوکل عباسی را توهمی رو داد بنابرین بسکونت دیار عراق مامور

کرد، پسرش مستنصر زهر داد ـ مدفن در سر من رای سامره، نواحی بغداد شریف ـ

منزل چهل و چهارم در ذکر گنج معرفت کان فتوت ابو محمد حسن بن علی

لقبش ذکی و سراج و عسکری، در ایام اقتدار معتمد عباسی بجنت خرامید و نزدیک خوابگاه پدر آرامید ـ بروایت صاحب تاریخ طبری معتمد عباسی وی را زهر داد ـ

منزل چهل و پنجم در ذکر آفتاب اوج کرامت صاحب دین و ملت ابو قاسم محمد بن حسن مهدی

ولادت با خیر و سعادت وی در سال دو صد و پنجاه و پنج از هجرت رسول مقبول ـ در امت محمدی جمیع فریق اهل مذهب از خواص و عوام هر ملت اتفاق دارند، بر پدیداری وی در آخر وقت قریب بقیامت و هم در غیبت وی اختلاف نی، الا فرق و تفاوت در این معنی واقع که مهدی موعود همین امام محمد حسن عسکری خواهد بود یا دیگری از آل رسول و بنی فاطمه ـ گروهی بروایت ابن مسعود صحابی حدیثی نقل سازند که گفت حضرت رسول مقبول صلی الله جل عظمة علیه و آله وسلم که آخر وقت از اهل بیت ما شخصی پدید آید نام وی مانند نام ما و نام پدر وی مانند نام پدر ما، و بروایت ابواسحق از علی مرتضی علیه السلام آرند که از نسل امام حسن مردی خروج نماید باسم نبی ما و گروهی بوجود شریف وی قایل و اختفای وی از روی صلاح وقت گویند و دو غیبت قرار دهند، یکی قصیر تا ختم سفارت در سال سیصد و هفده هجری دیگری طویل تا ظهور ـ و از عارفان طریقت حضرت [ص ۶۱]

شیخ‌العصر محی‌الدین ابن العربی حسب اشارهٔ باب سیصد و شصت و ششم از کتاب فتوحات مکی بخروج حضرت امام مهدی بن حسن عسکری ایما می سازد۔ الا در همان کتاب می فرماید که وی از بنی فاطمه خواهد بود۔ صاحب اسم رسول و صاحب کنیت جد خود امام حسن و صاحب فصول المهم از حضرت امام مالک بروایتی آورده که مهدی موعود این امام حسن عسکری باشد۔ و حضرت شیخ عزیز ابن محمد النسفی در کتاب مقصود اقصی می نگارد که حضرت شیخ سعدالدین حموی یکی از اصحاب کبار حضرت شیخ نجم الحق والدین فردوسی در حال حضرت امام مهدی کتابی نگاشت و غرایب حالات عجایب تصرفات که هیچ بشر صورت امکان ندارد بوی منتظم ساخت۔ مرادش ظاهراً بوجود با جود ویست۔ در عالم اختفا چون وی ظاهر گردد اختلاف مذاهب باطل که در ملت نبوی شایع است برخیزد، ظلم و بدعت برکنار گردد عدل و رافت استقرار پذیرد۔ عارف ربانی حضرت شیخ علاء الدولت رکن‌الدین محمد سمنانی رحمة‌الله سبحانه علیه در عروة الوثقی بذکر ابدال و اقطاب و دیگر رجال الغیب می نگارد که وی چون مختفی گردید بدوایر ابدال رسید و در وقت قطب اعلیٰ مسمی بعلی بن حسین بغدادی قطب ابدال شد و بعد وفاتش بر مراتب قطب ارشاد جا یافت و هفده سال بران منزلت ماند۔ بعد آن برضوان شتافت و در بقیع دفن یافت و عثمان بن یعقوب خراسانی بر منصب وی سرفراز گشت۔ و بعد ازو احمد اصغر از اولاد عبدالرحمان بن عوف جاگزین گردید و بر این تقدیر امام محمد بن حسن عسکری مهدی نباشد۔ و در حالات حضرت قطب الوقت شاه بدیع‌الدین صاحب ایمان محمودی قاضی محمود کشوری و

شیخ عبدالرحمان چشتی صابری جامع کوایف آن قطب ارشاد و صاحب کتاب مرات‌الاسرار می نگارند که حضرت وی بعد عزیمت از دیار شام حسب اشاره جناب رسالت مآب و حضرت علی مرتضی در عالم ظاهر از حضرت امام آخرالزمان تعلیم و تکمیل پذیرفت و الحق علام‌الغیوب -

منزل چهل و ششم در توضیح حال حضرات چهار پیر و چهارده خانوادگان علی صاحبهم رحمة الله سبحانه

باید دانست که حسب تصریح منزل بست هشتم فیض باطنی جناب کرامت انتساب حضرت علی مرتضی قوة بازوی مصطفی چنان که قابل تسلسل تا روز قیامت و مثمر [ص ۶۲] نتائج عاقبت و توسل تعلق بدان موجب امان و عافیت دو عالم باشد متعدی گردید بر چار حضرات منبع‌البرکات که ایشان چار پیر طریقت جامع حقیقت گویند و اصل سلاسل این فریق دانند - یکی حضرات امام ابو محمد حسن دوم حضرت امام ابی عبدالله جل شانه حسین علیهما السلام و این هر دو سعید شهید سبط رسول فرزند بتول حامل کمالات ولایت و امامت اند سوم حضرت امام ملت و شیخ امت سندالعارفین سیدةالتابعین فروغ قالب عنصری خواجه ابی سعید حسن بن ابی‌الحسن بصری - وی قریب چار صد اصحاب جناب رسالت مآب را زیارت کرد همه فیض صحبت برداشت و با چندین قطرات از شیر حضرت ام سلمی رضیع گردید و در مصاحبت حضرت امام دوم ابو محمد حسن رسید صاحب سر یزدانی سید محمد کرمانی بدست حق پرست حضرت محبوب ذات منزه از صفات مرقوم دیده می آرد که روز وفات خواجه حسن بصری وقت شب از غیب آوازی آمد ان الله جل عظمة اصطفی آدم و نوحا و آل ابراهیم و آل حسن چهارم (۴) حضرت قطب طریقت

و ارشاد خواجه ابوالمجد کمیل بن زیاد وی علاوه از نعمات مرتضوی منزلت شهادت نیز مزید یافت که حجاج بن یوسف ثقفی ویرا براه ظلم شهید ساخت و تفصیل چارده خانواده در منازل جدا در ذیل می نگارد ـ

منزل چهل و هفتم در ذکر خانواده زیدیان

منسوب بحضرت قطب عالم شیخ اعظم خواجه ابوالفضل عبدالواحد بن زید بصری ـ وی صحبت خواجه حبیب العجمی الفارسی المصری نیز داشت و از دست خواجه حسن بصری و خواجه کمیل ابن زیاد خرقات خلافت یافت ـ هرگه بر سجاده ارشاد قیام پذیرفت بار اول که پنج اشخاص معروف از ابنای عبدالله جل شانه بن عوف در بیعت وی در آمدند نسبت آبای واجدادی و مصری و دیاری از غایت عقیدت و رسوخ بحضرت شیخ محو گردانیدند و بر نام نامی مرشد حق پرست موسوم گردیدند ـ زان بعد هر کسی که در دائره اطاعت رسید باهمان لقب منسوبی معروف گردید ـ خرقت کمیلی از دست وی بشیخ ابو یعقوب السوسی انتقال پذیرفت و خرقت حسینی بشیخ فضیل بن العیاض حاصل گشت خواجه عبدالواحد چنان قبول داشت که روزی بدعای وی برای درویشان زر آسمان بارید ـ

منزل چهل و هشتم در ذکر خانواده فضیلیان

[ص ۶۳] منسوب بحضرت قطب ولایت خواجه ابوالفیض جمال الحق والدین فضیل بن العیاض مکی ـ بعضی وی را خواجه ابی علی فضیل بن عیاض بن المنصور التمیمی در ابتدا گویند راه زنی کردی ـ زمانی با گروه توابع خود عقب کاروانی گرفت، اندران جماعت شخصی

قاری بود - این آیت بر خواند : الم یان للذین امنوان تخشع قلوبهم لذکرالله جل شانه فضیل بفور انتباه پذیرفت و ازان کار برآمد و بخدمت شیخ عبدالواحد بن زید بصری پیوست و بعد ریاضت و مجاهدت بخلافت معزز گشت و استفاضت او بفیضان معنوی علاوه از شیخ عبدالواحد پیر طریقت اصلی از روی صحبت و حصول نعمت از چندین حضرات دگرهم باشد- یکی از حضرت محمد باقر یکی ازحضرت امام محمد جعفر صادق یکی از امام اعظم نعمان کوفی یکی از امام ابا عتاب منصور بن المعتم بن عبدالله جل شانه السلمی الکوفی فیض هر دو امام همام بحصرت آبای کرام خود متصل که امام ابی جعفر محمد باقر از حضرت امام زین‌العابدین امامت یافت و در عمر قریب بده سالگی اندر دشت‌کربلا از جد امجد خود سیدالشهدا و سندالسعدا نعمت پرداشت و بزبان جابر سلام حضرت خیرالانام بوی رسید و از امام جعفر برکات صدیقی بوساطت امام قاسم جد قاسد (نانا) خود مشرف گردید و مسند امام اعظم ظاهر که وی از حضور نبوت بجواب سلام شرف اندوز و باجتهاد او امر و نواهی شریعت مصطفوی مامور و مقرر شد - دو سال در صحبت امام جعفر صادق بسر برده انواع برکات و لطایف قلبی جمع آورده و امام ابا عتاب منصور کوفی از چندین کبرای طریقت و شریعت فیض اندوخت یکی از ابی بکر محمد بن سلمه بن شهاب‌الزهری وی از محمد بن جبیر وی از پدر خود جبیر بن مطعمه القرشی الصحابی وی با وجود شرف صحبت جناب رسول کریم مجاز درین طریق از حضرت ابا بکر صدیق یکی از ابی مریم ربعی بن خواش العیسی الکوفی، وی از حضرت عمر فاروق و علی مرتضی - یکی از ابی عمران موسی بن زید الراعی البلخی، وی از خیرالتابعین قدوة العارفین بحرالاسرار

یعنی حضرت خواجه اویس بن عامر القرنی بهره اندوز - وی کسی باشد درین فریق که فضایل و مناقب بی حد و حصر دارد با وجودیکه در وقت آنحضرت بود الا بچشم ظاهری بجمال جهان آرای نبوت نرسیده بدیده باطنی استحصال نعمت فرمود - حضرت عمر و حضرت علی برای رسانیدن [ص ۶۴] قمیص و ردای اشرف جناب سید الانام و سلام آن سرور انبیای کرام و ایمای دعای خیر و برکت در حق امت مامور شدند و یکی بحضور دگری هر دو لباس خاص در عرفات بوی پوشانید و مصروف بدعای خیر گردانید و خودش در خلافت حضرت صاحب ولایت نبوی هنگام عزیمت محاربات امیر شام حاضر آمد و دست بیعت داد و پیراهن خلافت بردوش نهاد هم بجنگ صفین از دست باغیان شام شهادت یافت - فیض اویسی از طفیل وی در عالم شایع -

منزل چهل و نهم در ذکر خانواده ابراهیمیان

منسوب بحضرت سلطان التارکین برهان الناسکین خواجه ابو اسحاق ابراهیم بن ادهم بن سلیمان بن منصور بن یزید بن جابر تجرید و تفرید وی از جاه و منزلت دنیا و خیر باد سلطنت بخارا یا بلخ از روی روایات صحیح بهدایت حضرت خضر و الیاس علی نبینا و علیهما السلام بود زان بعد چندی بصحبت این هر دو حضرات پرداخت و از دست خضر خرقت خلافت و از حضرت الیاس تعلیم اسم اعظم یافت و بصحبت حضرت خواجه ابی علی فضیل بن عیاض در آمد و شانی رفیع بهم رسانید - خرقات خلافت از چندین حضرات پوشید - یکی بانعمت اصلی شیخ خود یکی از امام محمد باقر، یکی از امام محمد جعفر صادق، یکی از امام ابا عتاب منصور بن المعتمر بن

عبدالله جل شانه السلمی الکوفی ، یکی از ابی عمران موسی بن زید الراعی که ذکر این حضرات در منزل چهل و هشتم گذشت ، یکی از دست شیخ الامام المعمر المغربی الجیلی که از اصحاب کباریا توابع نامدار باشد معروف بصوفی ما ورا النهر و در وسط اردبیل و جیلان آرامگاه دارد ، هم صحبت کبرای اسلام دریافت - امام اعظم کوفی وی را سیدالعرفا گفت - ابوالقاسم جنید بغدادی در حق وی مناتیح العلوم گفت ابی یحیی مالک بن دینار صاحب حسن بصری وی را بسی عزیز داشت - خواجه داؤد بلخی صوفی حران از طعام غیب وی را بهره ور ساخت ، مدت پنجاه سال مجاور حرم بود - ادهم قلندر بلخی والد بزرگوار او که از روی تقریب بعشق در خاندان سلاطین بلخ نسبت خویشی داشت - حسب روایت بعض ارباب تواریخ از اولاد حضرت فاروق باشد ، الا صحت ندارد هم چنان یادگری اولاد صلبی از وی ظاهرا پدر شقیق بلخی ابراهیم از وی در بلخ هم عصر خواجه ابراهیم بن ادهم بود - شخصی زاهد و پارسا ، هفت پسر والا گهرداشت - یکی ازان [ص ٦۵] شقیق بلخی که اول صاحب رای بود - آخر صاحب حدیث گشت و شیخ وقت ، تمام عمر بر قدم توکل و صبر رفت - در انواع و اقسام علوم تصانیف عالی دارد طریقت و حقیقت از ابراهیم ادهم گرفت رحمة الله سبحانه علیهما - کسانی که خود را اولاد ابراهیم ادهم شمارند در حقیقت از اولاد ابراهیم ازوی ماند -

منزل پنجاهم در ذکر خانواده هبیریان

منسوب بحضرت خواجه امین الحق والدین هبیرةالبصری - وی خلافت یافت از حضرت خواجه سدیدالدین حذیفت المرعشی ، مرید

سعید حضرت خواجه ابراهیم بن ادهم بود این جمیع فضایل مرتضوی بوسایل هر چهار پیر بی نظیر و نعمات و برکات ذکر حضرات جامع الصفات حسب تصریحات منازل ما قبل در ذات حضرت خواجه امین الحق والدین هبیرة البصری استجماع پذیرفت و از روی توضیح منزل ما بعد بحضرات چشت ارباب بهشت منتقل گشت ـ

منزل پنجاه و یکم در ذکر خانواده چشتیان

منسوب بحضرت خواجه شریف الحق والدین ابواسحق شامی عکی ، وی بادشاه دارالملک هدایت بود ـ سر سلاسل چشت و مقتدای این لقب شریف وبنای این نام لطیف ـ هر گاه از دیار شام در بغداد بحضور خواجه کریم الحق والدین علوی‌الدینوری مرید سعید خواجه هبیرة البصری بقصد ارادات حاضر آمد خواجه نام پرسید، وی گفت ابواسحق شامی ـ بران ارشاد رفت که بعد ازین ترا چشتی خوانند و پیش رو این نسبت شمارند تا قیام قیامت چند سال باهتمام تمام در منازل مجاهدت سیار ماند آخر بطی‌مقامات بعالی درجات رساند ـ آنگاه برای ایثار نعمت خاص رو برو نشاند و بزبان گوهر فشان راندکه حالا بانعمات موروثی خاندانی از عطای ربانی مالا مال شدی جانب دیار چشت باید رفت و دست خلایق عاصی باید گرفت ـ هر کسیکه آینده باتو و فرزندان تو خواهد پیوست وی را چشتی بهشتی خواهند گفت چنان که وی حسب ارشاد در چشت وارد شود ـ حضرت خواجه ابی اسحاق شامی چشتی در آمد ، پدر بزگواوش شریف ابن الشریف و سلطان و امیر آن ولایت بود ـ نسب اشرف وی تا امام دوم بدین ترتیب حضرت خواجه ابی احمد ابدال این سلطان فرستافا ابن سید ابراهیم ابن

سید یحیی ابن سید حسن ابن سیر محمود المعالی ابن سید ناصرالدین ابن سیدعبدالله ابن سید حسن مثنی ابن امام دوم ابو محمد حسن ابن علی مرتضی علیہم السلام خواجه ابی اسحاق [ص ٦٦] شامی در سال دو صد و شصت هجری زمان خلافت معتصم وارد چشت گشت و در همان سال ششم رمضان شریف خواجه ابی احمد ولی مادر زاد قدم در وجود نهاد و بسال دو صد و هشتاد بیعت کرد ـ در ثلثمائه و خمس و خمسین در خلافت ابوبکر عبدالکریم تابع بن مطیع بتاریخ سوم جمادی‌الثانی بعالم بقا شتافت اوایل منزلت ابدال داشت و بعد آن بترق ازان منزل قطب ابدال و تصرف بر ولایت قمری یافت و چون وی منزلت ابدالی ورزید ـ بر وفق وراثت این فیض ازان وقت در اکثر خواجگان چشت بطریق انضمام بہم رسید ـ خواجه ابی اسحق بعد تربیت کامل خواجه ابی احمد و ایثار نعمات خاندانی متصرف شام گشت و همانجا رخت حیات بعالم بقابست، مرقد منورش در عکا از بلاد شام واقع و بروایت ابن عبدالرحیم کاذرونی برمزار فایض الانوارش چراغی از غیب می رسد و تمام شب فروزان می ماند و بهیچ آفت ارضی و سماوی متضرر نگردد ـ شخصی مناسب این حال گفت بیت :

اگـر گیتی سراسر بـاد گیرد
چـراغ مقبلان هـرگز نمیرد

و همچنان منقول که در کاذرون چراغ خواجه ابو اسحق کاذرونی می سوزد و تا قیامت خواهد فروخت و طریق حضرات چشت آن بود بر طبق رسوم مسنون در مشهور و قصبات و دیہات سکونت ورزند و خلق را بحق هدایت سازند و دستگیری خاص و عام نمایند و بر طریق پیران مستحکم باشند و از نواهی محترز و باوامر مستعد

و ریاضت عزیز دارند و در تعظیم مهمانان بجان کوشند و سماع
و اهل سماع را تعظیم دهند و هر قوم و هر فرد انسانی را بهتر
از خود شمارند و باهر فریق از راه صلح صحبت دارند و عرس
پیران بشوق سازند و دوام نظر ایشان بجانب وحدت وجود باشد
و در کثرت نیز جمال احدیت مشاهده نمایند و اول مریدان را
لا موجود الا الله جل شانه فهمانند و بدان مراقب گردانند و جامع
باشند در صحو و سکر و یکی را بر دگری چندان ترجیح نشمارند ،
چنان‌که طیفوریان و جنیدیان انگارند و هر چند ذوات حضرات انبیا
معرا باشند از شوایب سکر الا استجماع بر لطایف سکر و صحو
خاص برای آنحضرت بود که گاهی باطلاق استغراق لی مع الله وقت
الخ گفت و زمانی در ما عرفناک حق معرفتک سلک بیان سفت - سکر
و صحو دو وصف اند [ص ٦٧] بندگان مقبول را و تاجمیع اوصاف
را در خود فانی نسازند خود محجوب باشند ، و تا مجرد بصفات نشوند
جامع صفتین کی توانند شد ؟ پس جامع هر دو صفت گروهی باشند
که قدم بر قدم حضرت رسول روند و حضرات چشت در آداب و
تواضع و اخلاق و بذل و ایثار و دلداری چنان خو گر شدند
که هیچ قوی از ایشان رو گردان نشود اخفای اسرار از اغیار
شعار دارند ، و عقل را بر علم فاضل دانند - حضرت رب العزت
آدم علیه اسلام را مخیر گردانید در عقل ، و علم وی عقل ورزید و
بر مراتب و صفاعرفان رسید ، و عزازیل بر علم خود مغرور ماند ،
بیت :

شد عزیز آدم چو استغفار کرد
خوار شد شیطان چو استکبار کرد

و بر جمیع امور صوری و معنوی بر اراده حق روند ـ چنانکه انبیا را وحی بود اولیا را بجای آن الهام باشد وراثت انبیاء علما را مراد از همین منزل باشد ، و اصلی مشرب ایشان عشق و انکسار و ترک و ایثار باشد ، اندکی مجاهده باقی ذوق و مشاهده فرمانید ازین رو اکابر خانودگان دگر بر زبان آرند که هر یکی ازین حضرات پروردگار عالم را مفت یافت و چشت شهریست در ولایت خراسان بشعب جبال قریب دارالخلافت هرات معروف بشاقلان پیران و همه موضعی در وسط آچ و ملتان اندر سواد اعظم هندوستان حضرات ما از شهر چشت خراسان معروف بشاقلان اند درین معنی سید علاوالدین اودهی متخلص بوصالی در ترجیع بند مشهور گوید نظم :

در بیابان درد حیرانیم راه شهر دوا نمیدانیم
گر ز هندوستان شدیم چباک بلبل گلشن خراسانیم

منزل پنجاه و دویم در ذکر خانواده عجمیان

منسوب بحضرت خواجه محمد حبیب بن عیسی العجمی الفارسی البصری وی اوایل مالداری بود ناگاه عنایت حق بوی رو آورد بصحبت حضرت خواجه حسن البصری پیوست و بر منصب خلافت معزز گشت کسانیکه بوی رجوع آوردند بعجمی ملقب شدند ـ

منزل پنجاه و سیوم در ذکر خانواده طیفوریان

منسوب بطیفور شامی قطب حق بایزید بسطامی اهل صحاح و اخبار و احوال عرفا و ارباب تواریخ اختلاف دارند در بیان حالات [ص ٦٨] این قطب وحدت بانواغ و اقسام چند یکی این که ابی

بزید طیفور بن عیسی بن سروشان زاهد بسطامی دگر ابوبزید طیفور
بن آدم بن عیسی بن زاهد بسطامی دگر اول بایزید اکبر و ثانی
بایزید اصغر لقب دارد آرامگاه و نشو و نمای هر دو از همان شهر
یکی اینکه اول سقای حضرت امام بود ثانی عابد - یکی اینکه احدی
ازین هر دوسقای امام علی رضا بن موسی بن جعفر صادق بود که
وی را نیز جعفر گویند یکی این که انتساب ظاهری یا باطنی
ابویزید بصادق اصلی ندارد حلاق در خلایق شهرت پذیرفت اصلاً
استفاضت وی از امام جعفر بن موسی کاظم باشد - آن هم بفیض
رسانی روحانی از باعث تاخروی از حضرت خواجه معروف کرخی
بهر حال از روی تحقیقات حضرات این خانواده و معتمدین ارباب
تواریخ از اولین و آخرین استنباط و اثبات می پذیرد که از مشاهیر
اهل عرفان که دفتر دفتر از فضایل و مناقب وی در کتب صحیح
تحریر کرده آند و اکثری ازین صاحب اخبار و آثار خود عالی منزلت
والا مرتبت مستغرق بحر کشف و کرامت اند - مانند
شیخ فرید الدین عطار و خواجه محمد پارسا و خواجه علاوالدین عطار
و میر سید شریف جرجانی وغیرهم و هم حضرت خواجه ابوالقاسم
جنید در حق وی گوید که بایزید در قوم ما مانند جبرئیل باشد
در ملایک و نهایت میدانی که سالکان راه توحید بآن عازم شدند
بدایت با یزید باشد ، و سلطان طریقت سیاح بیدای حقیقت حضرت
شیخ ابو سعید ابوالخیر در حق وی فرماید که هجده هزار عالم
از با یزید پر می بینم و با یزید در حضرت حق محو - شیخ الاسلام
پیر هرات کلام وی را که در حالت سکر گفت درست میدارد
و بر آن تاویل لطیف می آرد یکی بود - کسیکه از روح پر فتوح
حضرت امام جعفر صادق فیض باطنی بطریق اویسی یافت ، و در

عالم ظاهر صحبت یکصد و چهارده مشایخ کبار برداشت ـ یکی ازان احمد خضروی یکی ازان ابو حفص حداد یکی ازان ابو زکریا یحیی بن معاذ لاری یکی ازان خواجه شقیق بن ابراهیم آزدی بلخی یکی ازان ابو علی سندی در شرح شطحیات شیخ روز بهان نقل آورده اند که بایزید گوید که ما از ابو علی علم فنا در توحید آموختم و او از ما الحمدالله جل شانه و قل هوالله جل عظمة احد در صورتی که ذکری بنام بایزید بسطام باشد ، آن غیر معروف خواهد بود که ذکر خبر وی باین شد و مد در هیچ [ص ٦٩] از ذخایر کبرای طریقت رقم پذیر نشده هر چند که خلایق فراوان در صحبت ظاهری وی تعلیم پذیرفت ، مانند برادر زاده وی شیخ محمد عمر بسطامی مرشد شیخ محمد عبدالله جلشانه داستانی و شیخ محمد المغربی مرشد شیخ ابویزید العشقی الاعرابی الا ازین که خود قطب حق از امام همام بطریق اویسی فیضیاب گردید ـ صاحب نسبت قوی از وی هم بطرز مسبوق الذکر بر مقصود خود رسید چون عارف ربانی حضرت خواجه ابوالحسن علی ابن جعفر ابن سلیمانی خبرقان و عارخ صمدیت حضرت شاه بدیع الدین قطب المدار شامی قدس الله سبحانه سر هماالسامی و هرگاه قطب حق بر منزلت صحو و تمکین قرار گرفت ـ مریدان صادق الارادت خار کس شیخ محمود شیخ مسعود شیخ ابراهیم شیخ احمد بار اول در دایره اطاعت او در آمدند و خود را بوی منتسب گردانیدند و طیفوری گویانیدند .

منزل پنجاه و چهارم در ذکر خانواده کرخیان

منسوب بحضرت خواجه ابی المحفوظ معروف بن فیروزالکرخی وی هر چند فیض صحبت چندین حضرات بابرکات برداشت الاخرقت

خلافت از دست دو حضرات یافت یکی از امام هشتم علی بن موسی ملقب برضا وی از امام موسی کاظم وی از امام جعفر صادق وی یکی از والد ماجد خود امام محمد باقر و یکی از جد فاسد خود امام قاسم بن محمد بن ابی بکرالصدیق یار غار جناب رسالت مآب نعمت یاب باشد و امام محمد باقر از حضرت امام زین‌العابدین و نیز جناب سیدالشهدا حضرت ابی عبدالله الحسین مقتول دشت کربلا امامت و فیض یافت اندران زمان پنج یا ده سال عمر داشت ، و جناب شهادت مآب از برادر اکبر ابو محمد حسن و پدر والا قدر ابوالحسن و مادر فرخنده اختر سیدة‌النسا فاطمه زهرا و جد بزرگوار سیدالابرار محمد مصطفی احمد مجتبی خرقات پوشید. هم چنان امام دوم از والد ماجد و والده ماجده و جد والا تبار بر منزلت رسید حضرت سیدالاولین والاخرین بوساطت حضرت روح الامین و هم در منزل قاب قوسین از حضرت رب‌العالمین در جمیع اوامر و نواهی و علوم طریقت و حقیقت و سایر اسرار و انوار معزز گردید ، و چندین هزار کلام معجز نظام بی توسل و بی حجاب از حضرت حق شنید و امام قاسم یکی از هفت فقهای شهر و پدر ام فرده مادر امام جعفر صادق بود ـ هم ما در ام فرده اسمابنت عبدالرحمان بن حضرت ابی بکر الصدیق و لذالک [ص ۰۷] قال الصادق ولدنی ابو بکر مرتین و امام قاسم ممدوح در صغر عمر حیات ابوعبدالله جل شانه سلمان فارس اصفهانی را زیارت کرده و بعد بلوغ بطرز اویسی از روح پر فتوح وی مکتسب طریقت شد ـ وی صاحب عمر طویل و صحابی جلیل باشد ـ وصی حضرت عیسی را دیده رسول کریم وی را وقتی از اهل بیت خود خواند ، و نیز گفت السباق اربعة انا سابق العرب و الصهیب سابق الروم و المسلمان سابق الفرس و البلال سابق الحبشی در خلافت

حضرت عمر والی مداین شد ، و در خلافت حضرت عثمان همانجا
وفات یافت عمر وی زیاده از چهار صد سال و دو صد و پنجاه سال
منقول الا با وصف شرف صحبت جناب رسول مقبول مانند جبیر بن
طعمه القریشی مذکوره منزل چهل و هشتم خانواده فضیلیان نعمت
یافت از صدیق باوقار یا غار سیدالابرار گردید وی اول از خلفای
راشدین و جانشین حضرت سیدالمرسلین شفیع‌المذنبین بود - یکی از
جامع فضایل شریعت و طریقت ابی سلیمانؒ داؤد بن نصیر طای
خراسانی کوفی ، وی از حضرت امام موسی کاظم شرف صحبت یافت
و سند خلافت گرفت وی ازابو محمد حبیب بن عیسی العجمی فارسی بصری
و وی از ابی سعید حسن ابی‌الحسن البصری که یکی از چار پیر
طریقت جامع حقیقت بود ، بشرح منزل چهل و ششم و استفاضت
پذیرفت از اکثر تابعین حق بین منهم ابو حلیم حبیب بن سالم
الراعی که از حضرت سلیمان فارسی ممدوح مخاطب بسلمیان الخیر
ابن السلام از حضرت سیدالانام بصحبت ظاهری مجاز و علاوه ازین
دو حضرت امام علی رضا و ابی سلیمان داؤد طای پیران صحبت و
کسب طریقت حضرت خواجه معروف کرخی بسیار اند - چنان
که سعید بن عبدالعزیز شامی دیگر کوفی و عمر مکی و بشر حاف
اولین اصحاب خواجه ابی سعید حسن بصری اند ، و آخر خواجه
بشر حافی بن حارب بن عبدالرحمان صاحب خواجه فضیل بن عیاض
مکی خواجه معروف هرگاه بدار بقا رحلت کرد - از غایت تصور
وحدت وجود علی الا طلاق و کثرت تواضع و اخلاق که بر هر
فریق و از هر طریق ایثار می گردانید - اکابر چندین ملت و دین
و عوید از تجهیز و تکفین وی شدند - خادم که محرم راز وی بود
گفت که شیخ وصیت کرده که هر قومی که جنازه ما بردارند

ازان قوم باشی ـ آخر بعد چنان قرار داد بدست هیچ فریق جنازه او
از زمین بلند نشده جز اهل اسلام ارباب طریقت [ص ۲۱] و بعد
نماز همانجا که وفات کرده بردند مدفون کردند در بغداد قبر وی
تریاق مجرب باشد بقضای حاجات و اجابت دعوات ـ وفاتش در دو صد
هجری کرخ مراد از هفت مواضع توابع بغداد باشد معروف ازانجا بود ـ

منزل پنجاه و پنجم در ذکر خانواده سقطیان

منسوب بحضرت خواجه ابوالحسن سری ابن مغلس السقطی
مغلس بضم المیم و فتح الغین المعجمه و الکسراللام مع التشدید وی
صحبت بسیاری از کملای طریقت دریافت ـ مانند خواجه فضل بن
عیاض و خواجه بشر حافی و خواجه حبیب راعی و ابی جعفر سماک
بغدادی و حارث محاسبی و خلافت از خواجه معروف کرخی یافت ،
امام اهل تصرف بود ـ

اول کسیکه در بغداد لطایف حقایق و توحید گفت او باشد
اوایل سقط فروشی کردی که متاع مالیت قلیل مراد ازان باشد ـ
و در بازار بغداد دکانی داشت ـ روزی دران طرف آتش افتاد شخصی
بوی گفت که مال تو همه بسوخت ـ جواب داد که مرا فارغ البال
ساخت ـ چون نگاه کردند محفوظ بود ـ تمام آن را بر درویشان ایثار
کرده کسوت تصوف پوشید و مجاهدات بی اندازه کشید ـ خال
بزرگوار و مرشد نامدار خواجه ابوالقاسم جنید باشد و اکثر کبرای

---

* غلس ـ محرکه تاریکی آخر شب ـ اغلاس بتاریکی آخر شب در آمدن ـ
جبارة بن مغلس محدث ملحد شد کوفی ست ـ تغلیس در تاریکی آخر شب رفتن و
دران تاریکی بر آب وارد گردیدن بقال غلسنامه الرباء ای ورد ناه بغلس
غلسنا الصواه اذافعلنا الصلوه بغلس ۱۲ منتهی الارب ۱۲ ـ

بغداد و عراق بوی مستفیض شدند ـ

منزل پنجاه و ششم در ذکر خانواده جنیدیان

منسوب بحضرت خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی وی مقتدای عارفان و پیشوای کاملان بود ـ خواهر زاده و صاحب نعمت اصلی ابوالحسن سری سقطی و با ابو محمد حارث بن اسد المحاسبی و محمد بن علی قصاب و محمد بن منصور طوسی و ابی محمد قلانسی و اکثر اعیان وقت صحبت داشت مقبول جمیع فریق طریقت و حجت حق علی الخلق باشد ـ دفتر دفتر از کمالات و کرامات وی پر اند ـ

منزل پنجاه و هفتم در ذکر خانواده کاذرونیان

منسوب بحضرت خواجه ابو اسحاق محمد ابراهیم بن شهریار کاذرونی ـ وی در صغر عمر جوهری قابل داشت ـ روزی حضرت شیخ ابو علی حسین بن محمد فیروز آبادی اکاری هروی صاحب نعمت شیخ ابو عبدالله سبحانه محمد بن خفیف الشیرازی را بروی گذر افتاد، صلاحیت باطنش در خیال آورده گفت که دست بر دست ما باید نهاد او چنان بعمل آورد آخر بصحبت هر دو شیخ و تحصیل علوم دین و اکتساب اسرار یقین منزلات عظیم یافت، و بر منصب بلند رسید و صاحب خانواده گردید ـ شیخ ابو عبدالله سبحانه [ص ۲۰] از خلفای با صفای خواجه ابو محمد رویم بن احمد بن یزید بن رویم مهتین بغدادی و ابو محمد رویم یکی از عماید فیض یابان سید الاوتاد بغداد ابوالقاسم جنید بغدادی صاحب منزل ما قبل این منزل باشد ـ

منزل پنجاه و هشتم در ذکر خانواده طوسیان

منسوب بحضرت خواجه علاءالحق والدین طوسی ـ وی از کبرای

طوس بود ، و شیخ نجم الحق والدین کبریٰ که از شرفای فردوس بود هر دو باهم رسم اتحاد و اخلاص و محبت و موالفت بغایت داشت ـ روزی هر دو بزرگوار همداستان شدند که عمر ما بسر آمد و کاری بر نیامد آخر هر دو نزد شیخ ابو نجیب ضیاءالدین عبدالقادر سبحانه سهروردی آمدند ، و اطاعت وارادت و ما فی‌الضمیر خود ظاهر کردند ، وی گفت ما هم باین داغ ابتلا داریم و بشما در سفر موافقت کنم تا همگنان بحضور حضرت خواجه وجوه الدین ابوحفض قاضی رسیدند ، و نسخه هدایت و ارشاد ورزیدند ـ قاضی عم حقیقی شیخ ابو نجیب ضیاءالدین و صاحب نعمات از دو حضرات بود ـ حضرت شیخ سعید الدین فرغانی عارف یزدانی در مناهج العباد الی بیان المعاد گوید که دست هر دو حضرات شریک یکدگر باشد ـ در پوشانیدن خرقات با برکات یکی از والد بزرگوار خود شیخ المعمر نجیب الدین محمد بن عبدالله سبحانه بن سعد محدث صدیقی شافعی سهروردی معروف ابن عموی وی از شیخ احمد اسود دینوری وی از شیخ ممشاد دینوری وی از سید الاوتاد بغداد صاحب خانواده پنجاه و ششم منزل یکی از اخی فرح زنجانی وی از شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن فضل نهاوندی وی از ابو عبدالله جل شانه محمد بن خفیف الشیرازی مذکوره منزل پنجاه و هفتم الغرض قاضی بعد اتمام دوره تعلیم باطنی شیخ علاءالدین و شیخ ضیاء الدین را در منزل مقصود رسانید و برای رهنمائی خلایق طوس و سهرورد هر دو را متصرف گردانید ، و برای تعلیم شیخ نجم الدین بشیخ ابو نجیب ضیاءالدین ایما کرد ـ

منزل پنجاه و نهم در ذکر خانواده سهروردیان

منسوب بحضرت شیخ ابو نجیب ضیاء الدین عبدالقاهر بن

عبدالله سبحانه بن محمد بن عبدالله سبحانه بن سعد محدث شافعی سهروردی بکری صدیقی جد بزرگوار او محمد شیخ المعمر نجیب الدین بود صاحب بعمت شیخ احمد دینوری حسب تصریح منزل پنجاه و هشتم از اولاد محمد بن ابی بکر صدیق رفیق یار غار جناب رسالت مآب و شیخ ابو نجیب ضیاءالدین خرقات خلافت و نعمات و برکات از چندین حضرات پوشیده و هم چنان از چندین حضرات بفیض صحبت و ادب طریقت و تلقین اذکار و تعلیم اشغال مشرف گردید ـ هر یک [ص ۷۳] نسبت وی قوی و لایق تسلسل و تعدی و معتمد و مسند باشد ـ یکی از قاضی ابو حفص بن شیخ المعمر عم حقیقی خود چنان که در منزل مذکور گذشت یکی از حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی صاحب خانواده منزل شصت و دوم یکی از شیخ ابوالفتح مجدالدین احمد بن محمد بن محمد احمد الغزالی الطوسی وی از شیخ ابی بکر بن عبد نساج طوسی وی از شیخ ابی القاسم علی بن عبدالله سبحانه طوسی گرگانی، وی از شیخ ابی عثمان سعد بن سلام مغربی قیروانی مجاور حرم مقبور نشاپور، وی از شیخ ابو علی ابن کاتب الحسن بن احمد مضری، وی از ابو علی احمد بن محمد رودباری ، وی از خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی مکی از شیخ حماد بن مسلم بن ردوه الد باس بغدادی ، وی از ابی سعید محمد مغربی ، وی از ابی بکر احمد بن عثمان مغربی ، وی از ابی الفضل عبدالواحد التمیمی وی از پدر خود عبدالعزیز تمیمی وی از ابی بکر جعفر عبدالله سبحانه شتلی بن یونس المصری بغدادی مرید سعید ابوالقاسم جنید حضرت شیخ الشیوخ سالک راه شریعت و طریقت سرتاج عارفان مفتی صوفیان شهاب‌الدین ابی حفص عمر بن محمد بن عبدالله جل شانه بن محمد شیخ المعمر بن عبدالله جل عظمة

بن سعد محدث ممدوح برادر زاده حقیقی شیخ ضیاءالدین ابو نجیب ، صاحب خانواده این منزل و دربن نعمات هر چهار حضرات از عم نامدار خود مکتسب و مستفیض باشد و عوارف المعارف وی بر طبق و انداز آداب المریدین صاحب خانواده واقع و بعد عم محتشم سجاده گزین خانوده سهروردی گردید و عالمی از وی بفیض ظاهر و باطن رسید و بشرف صحبت با برکت حضرت قطب العصر غوث الدهر جیلانی در آمده و آنجناب در حق وی بر زبان حق ترجمان آورده که انت خیر المشهورین فی‌العراق بروایت سید شاه اشرف جهانگیر سمنانی درج لطایف اشرفی علاوه از سید عبدالقادر جیلانی شیخ شهاب الدین خرقت دگر بطریق خلافت از دست شیخ ابو مدین مغربی نیز دارد که صاحب خانواده منزل هفتاد و هفتم باشد ـ

منزل شصتم در ذکر خاذواده فردوسیان

منسوب بحضرت شیخ ابوالجناب احمد نجم‌الحق والدین کبری فردوسی بن عمر بن محمد عبدالله سبحانه الحنوتی کامل وقت و محتشم روزگار و فایض از نعمات چندین حضرات نامدار بود ـ تصرف قوی داشت ـ اول در اثنای تحصیل علوم دین بشهر تبریز بابا فرخ تبریزی مجذوبی صاحب حال و محبوبی باکمال [ص۳۰۷] لباس خود بوی پوشانید که تغیر در قوای ظاهری و باطنی وی پدید آمد و عظمت کرامات ظاهر گشت ـ زان پس باتفاق صاحب خانواده طوسی بحضور شیخ ضیاءالدین ابی نجیب صاحب خانواده سهروردی آمد و برفاقت هر دو حضرات تا دولت شیخ ابو حفص قاضی رفت و چندی موافق ارشاد او در اطاعت شیخ سهروردی تعلیم پذیرفت الا از غایت

تبحر در هر علمی که بامحنت ظاهری حصول کرده و فتح باب آن بالتفات بابای تبریز بوده بر هیچ کسی از عرفا اعتقاد قوی نمی آورد - ابکار سماع نیز داشت زمانی در دیار خوزستان رفت و رنجور گشت - در خانقاه شیخ اسماعیل قیصری در آمد ، وی او را جاداد و بیماری دراز شد درین محل خود فرماید که با وصف شدت مرض چندان غم نداشتم که از سماع هر روزه ملال می برداشتم روزی شیخ در سماع گرم شد و بربالین من آمد و گفت میخواهی ازین مصایب وارهی گفتم آری دستم گرفت و دران محفل رفت خویشں را تندرست یافتم ، گویا هیچ اندوهی نداشتم ، اعتقاد آوردم و مرید شدم و مدتی آنجا بودم و از احوال باطن خبردار شدم - روزی در خیال گذشت که حالا از اکثر اسرار باطنی واقف گردیدم و استعداد ظاهری من از شیخ فایق باشد - شیخ بر خطره وی آگه یافت و ارشاد ساخت که ترا بخدمت شیخ عمار یا سر باید رفت آنجا نیز همان خطرات محظور خاطر ماند - شیخ عمار جانب مصر در خدمت شیخ روز بهان فرستاد شیخ را دید که وضو می سازد اندر خیال آمد که باین قدر قلیل آب وضو جایز نباشد شیخ بر توهم قلبی فایز شد و دست بر روی وی افشاند، بفور متحیر و از خود بیخبرگردید، و دران حالت بیخودی دید که قیامت قایم شد - مردم را می گیرند و در آتش می اندازند - بر ره گزر دوزخ آزاره باشد و بالای آن شخصی قیام دارد هر کسی توسل خود بوی ظاهر می سازد او را خلاص می دهد او را نیز بوسایل وی امان دادند - برفراز از راه مذکور رفت دید که آن شخص شیخ روز بود - بر قدم فتاد ، وی سیلی بر قضای زد چنانک که بر رو افتاد گفت که زین بعد اهل حق را هرگز انکار نسازی و سوء ظن ایشان در دل نیاری، هرگاه ازین

مشاهدات معنوی باز آمد دید که شیخ نماز شکر وضو را سلام داده روبرو رفت و قدوم گرفت شیخ در معاملات صوری نیز همان ضرب و همان کلام بعمل آورده آن فساد کلی برطرف گردید و شیخ کبری از تصرف و ضرب شیخ روز در منازل مقصود رسید [ص ۵۷] باز در خدمت عمار یاسر واپس فرستاد و مکتوبی بوی داد که هر قدر مس داری بفرست که زر خالص گردانم و پیش تو روان سازم الحاصل شیخ کبری سوای بابا فرخ تبریزی از شیخ اسماعیل قصری بعد صحبت شیخ روز اصل خرقت پوشیده و بخرقات برکت از حضور شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی و عمار یا سر و شیخ روز و حضرت غوث‌الدهر مشرف گردید ، و انتساب و تسلسل در شجرات از روی قوت نسبت بوسایل هر پنج حضرات دست باشد ـ هم شیخ فردوسی بدامادی شیخ روز شرف یاب شد ـ بابا فرخ تبریزی از مجذوبان مطلق و محبوبان فیض حق بود :

ز عالم فارغست آن دل که مجذوب الهی شد
شود کوتاه دست غیر از ملکی که شاهی شد

و ذکر حضرات طریقت از شیخ محمد اسماعیل قیصری تا قطب ارشاد حضرت خواجه ابوالمجد کمیل ابن زیاد اندر منزل وبست نهم سند خرقات از تحریر قلمی دست حق پرست حضرت سلطان المشایخ و تحقیقات صاحب نفحات و منهاج العباد الی بیان المعاد و تحف البرره گزشت و صاحب عروة الوثقی حضرت شیخ علاءالدولة سمنانی عارف ربانی نیز چنان می نگارد که اسم باسم بابن زیاد ثابت می دارد ابی یا سر عمار بن یا سر بن محمد بن مفلرالبد لهسی از خلفای کامل البضاعت شیخ ضیاء الدین صاحب خانواده سهروردی و شیخ

روز بہان کبیر کاذرونی مصری نیز از فیض یابان صاحب خاندان ممدوح بود - الغرض شیخ بخوارزم رخصت یافت و آنجا نقاره خدا رسانی نواخت مریدانش دو فریق شدند بعض بر لقب فردو یان منسوب بشہر مولد و منشای وی بعضی کبرویان منتسب بذات شریف وی که کبری لقب داشت و این لقب وی ازان باعث قرار یافت که در ابتدای حال از وفور علم و رسای طبع با هر کسیکه بحث میکرد غالب می آمد و ابوالجناب بفتح جیم و تشدید نون بعد استحصال سند صحیح از اکابر وقت محدثین زمان ، حضرت سرور کائنات وی را کنیت بخشید معنی و مراد آن که بقصد و اراده اجتناب عام کرده از ماورای حق و غالب که بعد عطای این کنیت و معاودت از همدان و روم بفور تجرید ورزید و تشریف تبریزی پیش ازین بود از اقسام خرقات که موسوم بارادت و خلافت و برکت باشد درین خانواده خرقت ارادت را تعبیر باصل خرقت [ص ٤٦] نمایند که آن از شیخ اسماعیل قیصری پوشید ، وی نسبت دو جانب دارد یکی از محمد بن مالکیل بسکون لام کسر کاف تا کمیل بن زیاد یکی از خانواده سہروردی ابو نجیب ضیاءالدین پس ابی یاسر عمار بن یاسر و روز بہان کبیر فارسی و اسماعیل قیصری و شہاب سہروردی برادران هم طریقت اند شیخ فردوسی در فوایح الجمال حال ریاضات و مجاهدات خود تفصیلاً می نگارد لقب ثانی وی شیخ ولی تراش باشد ازین که نظر حق مظہر وی در حالت خاص بر هر کسیکه می افتاد وی را کشایش باطنی رو می داد - روزی شیخ سعد الدین را در خاطر رفت که درین امت کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر دهد وی بفور این خیال در سگی که بیرون خانقاه بود نظر انداخت تصرف و منزلت در وی پدید آمد جوق

جوق سگان بر وی جمع آمدند ، و بادب ایستادند بعد چند ساعت بهمان عظمت بی خودی وفات یافت ـ در قبر در آوردند و بران عمارت کردند این شعر اشارت بر این حال دارد ، بیت :

یک نظر فرما که مستغنی شوم ز ابنای جنس
سگ که شد منظور نجم‌الدین سگان را سرور است

روزی بالای هوا بازی دنبال صعوه می پرید بیک نگاه شیخ صعوه باز را در چنگل اسیر کرده حاضر خانقاه آورد ـ روزی سوداگری بطریق سیر در خانقاه وارد شد شیخ دران وقت حالی قوی داشت ـ بیک نظر وی را صاحب ولایت گردانید و گفت که در مملکت خود بارشاد خلایق مصروف باش ـ صیت کمالش دور و نزدیک رسید و مرجع اهل دلان عالم گردید، آخر حال هفتاد مریدان کامل الطریقت جامع الشریعت چون خودش وی را بهم رسیدند قریب هشتاد سال در دنیا ماند ـ ولادت باخیر و سعادت وی در سال پانصد و چهل و وفات بشهادت در شش صد و هجده اندر قتل عام خوارزم بدست مغلان چنگیز زمانی سلطان سنجر بحضرت شیخ تحریر فرستاد که اگر تشریف باین دیار ارزانی دارند و قدوم برکت لزوم درین نواحی آرند ولایت سیستان که ملک نیمروز مانند بوستان باشد در مصارف درویشان خانقاه برای دوام مقرر سازم ـ وی در جواب نوشت، رباعی:

چون چتر سنجری رخ بختم سیاه باد
جز فقر اگر بود هوس ملک سنجرم

زان دم که یافتم خبراز ملک نیم شب
صد ملک نیم روز بیک جو نمی خرم

[ص ۷۷] هرگاه خبر شهادت مجدالدین بشیخ رسید متغیر گردید ، و سر بسجده نهاد بعد دیری بر زبان راند که در قصاص فرزند مجدالدین از حضرت رب‌العالمین درخواست کردم که ملک از سلطان خوارزم شاه بستاند ـ اجابت کرد این حال بسلطان رسانیدند طشت پر از زر و جواهر آراست و بالای آن شمشیر و کفن داشت و خود بحضور شیخ حاضر آورده بغایت عذر و عجز در آمد که اگر دیت قبول شود حاضر و اگر قصاص منظور افتد بلا عذر حاضرم. حضرت شیخ در جواب گفت : کان ذالک فی الکتاب مسطوراً دیت فرزندم تمام ملک خوارزم بل که ایران و توران و سر تو و بسی نامداران و خلایق و نیز سر ما. لاجرم سلطان بادیده خون بار از مجلس بدر رفت و نومید از مال و جان منتظر نشست تا در سال شش صد و پانرده بعد هشت سال از تغریق مجدالدین یا در شش صد و هفده که بروایت ثانی همان سال شهادت وی بود چنگیز خان بعد فتح ختا باهشت لک مغلان خون خوار دیار تاتار از ماوراءالنهر عازم دفع سلطان محمد خوارزم شاه شد و بصراحت تمام نوشت تا هوشیار باشد ـ سلطان پسر خود رکن‌الدین را در تخت گه گذاشت و خودرایت عزیمت جانب خراسان بر افراشت پسران چنگیز خان محاصره دارالخلافه کردند و محاربات سخت بر روی کار آوردند حضرت‌شیخ در وقت شیوع خبر آمد مغلان اصحاب و احباب و مریدان و طالبان خود را که بقرب جوار بودند فراهم آورد شصت و چار هزار بشمار در آمدند. بعض‌اعیان اصحاب‌را گفت که حالا زودازینجا بر خیزید و بطرفی راهی‌شوید که آتش عظیم از جانب مشرق بر افروخت و عالمی را تا نواحی مغرب بسوخت چنان آفت در اهل اسلام گاهی رونما نشده‌باشد و بر قضای مبرم ـ دعا و دوا هیچ چیزی اثری ندارد. ما را فرمان باشد که چنانکه در ایام

راحت با مردم این ولایت و شهر شریک بودم در وقوع آفت نیز مفارقت نورزم مامووران معذوران بر وفق ارشاد شیخ راهی شدند ـ هرگاه تاتاریان قریب مصر جرجان که پای تخت خوارزم بود آمدند شاهزادگان چنگیزی از مناقب شیخ واقف بودند پیام فرستادند که شیخ با رفقای خویش از شهر بدر آید ، پذیرا نساخت ، وی را که بشرکت دران جماعت و شهادت ما ذون بود ـ شیخ نصیرالدین ابو نصر نیز دران ایام پنجاه هزار مردم از سادات و مشایخ و مریدان [ص ۷۸] و خویشان در اطراف بلخ با خود مجتمع داشت ـ آخر کار پسر خوارزم شاه تاب مقاومت نیاورده از شهر گریخت ـ شاهزادگان بی خبر ازین معنی بودند ـ یلغار بر مصر آوردند ـ شیخ هم بارفقا در محاربت پرداخت ـ آخر وی را تیر باران کردند و بشهادت رسانیدند ـ پرچم کافری بدست داشت که بعد شهادت هم از دست جدانساخت لا جرم پرچم را بریدند ـ مولانا جلال الدین رومی درمیان این حال گوید ، نظم :

ما ازان محتشمانیم که ساغر گیرند
نی ازان مفلسگان کان بر لاغر گیرند

بیکی دست می ساغر ایمان نوشند
بیکی دست دگر پرچم کافر گیرند

تمام خلایق خوارزم زیر و زبر گردیدند زنان جوان و طفلان صغیر اسیر شدند باقی زیر تیغ در آمدند و چنان حوادث از همانوقت بدست چنگیز خان در ممالک توران و ایران و خراسان ظاهر شدن گرفت که در چندین سال تمام قلمرو آباد خراب و برباد گشت و لک در لک مردم مقتول گردیدند ـ درنشا پور هفت لک مردم بقتل آورد ، غریق بحر اسرار حضرت خواجه فرید الحق والدین بن ابراهیم اسحاق عطار از ایشان بود ـ محمد خوارزم جانب اکثر ولایت

و قلاع استوار پناه می جست۔ فوج تاتار عقب نمی گذاشت، آخر در یکی از جزایر مازندران با هزار ارمان در گذشت و بی کفن مدفون گشت ۔ بقول صاحب‌گزیده هفت پسر داشت که ازان جلال‌الدین و غیاث‌الدین و رکن‌الدین زیاده شهیر اند ۔ هریکی جد و جهد بعمل آورد الا نامراد در چند مدت نامی و نشانی ازین خاندان در عالم ناپیدا شد ۔

حالا ذکر مختصر بعضی از خلفای نامدار حضرت شیخ عالی وقار توضیحاً کرده می شود

یکی ازان شیخ ابو سعید مجدالدین شرف بن ابی الفتح مویدالدین بغدادی حضرت شیخ وی را بفرزندی قبول کرده و روبروی شیخ مسند ارشاد آراست ۔ ترکان خاتون مادر سلطان محمد خوارزم شاه۔بوفور اعتقاد در وعظ شیخ می آمد ۔ حاسدان در حالت مدهوشی بر پادشاه رسانیدند که مادر تو در نکاح شیخ در آمد ۔ از غایت غضب حکم کرد تا در جیحون اندازند۔ روز دگر ندامت برداشت خود را مع طشت زر پر از در و گوهر بحضور شیخ حاضر ساخت اما تیر دعای شیخ بهدف مقصود رسیده بود۔ بعد چندی ظهور گرفت، تغریق مجدالدین نیز ماثر زبان شیخ بود که خود شهیدالبحر [ص ۷۹] در رباعیات اشارت صریح بآن می نماید ۔ شهادت وی در سال یازده‌یا هفت یا هفده بعد شش صد هجری باشد ۔ ولادتش در پانصد و پنجاه و شش جمال زیبا داشت۔خاتونش که از نشاپور بودجسد شریف وی را در نشاپور برد در سال هشت صد و سی و چهار ازانجا با سفر این نقل کردند ۔ مزار فایض الانوار حضرت شیخ کبری در خوارزم فیض رسان خلایق۔ شیخ مجدالدین راواقعات و مشاهدات و سوال و جواب واقع از حضور پر نور حیات‌النبی در

حق شیخ الرئیس که بوی بزور قوة علوم میخواست تا بلا توسل نبوت بحضرت حق رسد ـ هرچند منع کرده شد، ازین اراده پس افتاد در آتش و حضرت شیخ رکن‌الدین در چهل مجلس و عروة الوثقی ثابت گردانیده این مشاهده را بقول مولانا جمال‌الدین چلپی یکی از منتسبان خاندان امام غزالی که وی زمانی از دیار شام بروم می رفت ، در اثنای راه بشرف زیارت رسول مقبول مشرف شد و از عاقبت کار چندین مشاهیر روزگار پرسید و جواب هر یک یافت. مختصرش این که‌بن سینا را خدای‌تعالی بوفور علوم در ضلالت انداخت و فخر الدین رازی مردی معاتب و حجت الاسلام محمد غزالی بر مقصود رسید و امام الحرمین ابوالحسن اشعری نصرت دین بعمل آورد ـ مولانا موفق الدین کواشی نیز دران مجلس بود ـ شیخ نورالدین عبدالرحمان اسفرانی کرق القا پذیرفت از حضرت رب العزت که هیچ حیرتی باحیرتی امام محمد غزالی نمی رسید که سلوک تمام ناکرده بحضرت ما آمد و مولانا جلال‌الدین در مثنوی بحق صاحب تفسیر کبیر گوید ، نظم :

گر باستدلال کار دین بدی

فخر رازی رازدان دین بدی

یکی ازان شیخ سعد الدین محمد بن موید بن ابی‌بکر بن‌ابی‌الحسن بن محمد حموی صاحب کتاب محبوب و سجنجل الارواح و دگر تصانیف بسیار شیخ صدرالدین قونوی در صحبت وی رسیده ، کلامش دقیق و جزبدیدهٔ بصیرت باطنی انکشاف پذیر نباشد ـ در سال شش صد و شصت و پنج اندر نشاپور وفات یافت ـ یکی ازان شیخ سیف‌الدین باخرزی حضرت قطب العالم فریدالدهر بخدمت وی رسیده گلیمی و دعای خیر یافت ـ هر روز هزار کس در مایدهٔ وی طعام می خوردند ـ

از وی است، بیت :

هر شب بمثال پاسبان کویت
[ص ۸۰] می گردم گرد آستان کویت
باشد که بر آید ای صنم روز حساب
نامم ز جریدهٔ سگان کویت

یکی ازان شیخ نجم‌الدین رازی ، وی از خوارزم در حوادث چنگیزی بر آمد و بروم رفت، آنجا با شیخ صدرالدین قونوی و مولانا جلال‌الدین رومی و سید برهان‌الدین محقق ترمذی و شمس‌الدین تبریزی و حسام‌الدین ارموی هم صحبت ماند و کتاب مرصاد العباد مشتمل بر پنج باب و چهل فصول در طریقت اقسام مردم از خاص و عام نوشت و آن را بر نام سلطان علاءالدین سلجوق متصرف روم توشح کرد - زمانی که حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی با خلعت خلافت از جانب ناصرالدین عباسی یکی از خلفای بغداد نزد سلطان ممدوح رفت شیخ نجم‌الدین کتاب ممدوح را بنظر اصلاح با وی آورد ، شیخ الشیوخ دید و پسندید و بقلم خود سطری چند بر ختم نوشت - زان بعد تفسیر بحرالحقایق نگاشت و در سال ششصد و پنجاه و چار وفات یافت- در بغداد برون مقبره سری سقطی و جنید قبر وی واقع - یکی ازان شیخ جمال‌الدین عین البرهان کیلی قزوینی - یکی ازان شیخ رضی‌الدین علی صاحب خانواده غزنوی مذکور منزل هشتاد و پنجم یکی ازان مولانا محمد بهاءالدین ولد ابن حسین ابن احمد بلخی بکری از اولاد حضرت صدیق اکبر - مادر مولانا دختر سلطان خراسان علاءالدین بن خوارزم شاه بود که بارشاد رسالت پناهی در عقد والد مولانا در آمد، و جناب سید الابرار وی را سلطان العلما

لقب داد ، او را در شریعت و طریقت رجوع خاص و عام بحصول انجامید ـ مولانا فخرالدین رازی وغیره حد آوردند و بشاه بلخ وی را بخروج متهم کردند ـ لا جرم از بلخ بر آمد و در بغداد رسید ـ مردم پرسیدند که کاروان شما از کجا می آید و کجا خواهد رفت ـ گفت من و الی الله و لا حول ولا قوة الا بالله ـ این کلام بشیخ شهاب‌الدین رسید ، گفت که قابل آن نباشد مگر بهاءالدین ـ از شهر برای استقبال برآمد و اعزاز کرد، نوبت بجای که موزه وی را بدست خود بر آورد ـ بعد آن عزیمت حج کرده جانب روم رو آورد ـ چار سال در آذربایجان و هفت سال در لارنده ماند ـ آنجا مولانا جلال الدین را بعمر هیجده سال کتخدا ساخت و در ثلاث و عشرین و ستمایت سلطان متولد شد ، بعدش سلطان عصر ایشان را در قونیا جا داد ، همانجا مولد بهاءالدین ولد هیجدهم ربیع الاخر سال شیصد و هیجده [ص ۸۱] وفات یافت ـ یکی ازان بابا کمال جندی ، وی را شیخ کبری ارشاد ساخت که در ترکستان بآبادی جند راهی شو ، آنجا مولانا شمس‌الدین مفتی را فرزند باشد احمد ـ مولانا این خرقت ما بوی رسان و در تعلیم وی دریغ مدار ـ زمانی شمس‌الدین تبریزی در صحبت باباکمال مکتسب طریقت بود و فخرالدین ابراهیم العراق نیز بفرمودهٔ مخدوم زکریای ملتانی آنجا قیام داشت ـ هر دو زیر تعلیم بابا مجاهدات و مکاشفات بعمل می آوردند ـ شیخ عراق فتوحات هر روزهٔ خود را در لباس نظم می آراست و بحضور باباگذرانیده تحسین می یافت و بابا باقتضای محبت از شیخ تبریزی می پرسید که بابا شمس‌الدین ترا هم چیزی کشایش دست میدهد ـ وی التماس می آورد که مارا بطفیل بابا زیاده از عراق فتوح غیب رونما می شود ، الا طبع موزون ندارم

که آنرا در جلوهٔ اشعار آرایم - بابا کمال در حق وی دعای خیر کردی که حق تعالی ترا مصاحبی دانشور روزی گرداند که حقایق و معارف طریقت بنام تو آراید - از روی قبولیت این دعای ما با حضرت مولانا جلال‌الدین رومی در مصاحبت تبریزی در آمد تا دریای عرفان به چار سوی جهان روان گردانید و سرگشتگان وادی ناکامی را بزورق عنایات تبریزی بساحل عافیت رسانید - مولانا از والد ماجد خود تعلیم پذیرفت و بعد نقل آن مرحوم ده سال از سید برهان‌الدین محقق ترمذی در شریعت و طریقت در فنون دین و اسرار یقین فیض گرفت سید از عماید تلامذه و فیض یابان مولانا بهاءالدین ولد و از سادات عظیم الشان ترند و بسا صاحب حال و قال بود زمانی که عمدة‌العارفین شهاب‌الدین سهروردی در روم آمد پیش سید بزیارت رفت - سید برخاکستر جا داشت از جای خود حرکت نفرمود نی سلامی و کلامی بر زبان آورد - شیخ از دور تعظیم کرده بنشست و بعد چند ساعت رخصت گشت - مریدان از سید موجب سکوت پرسیدند ، گفت که روبروی اهل حال زبان حال باید نی لسان قال - سید اکثر می فرمود که حالم بشیخ صلاح‌الدین زرکوب قونوی دادند قالم بشیخ جلال‌الدین مولانا رومی - مزار وی در دارالفتح قیصری واقع - مولانا را در صغر زمانی که از بلخ با پدر والا قدر عازم بغداد بود در ملازمت شیخ فریدالدین عطار نشاپوری نیز فتح باب معرفت رو داد خود گوید، بیت :

گـرد عطار گشت مولانا
[ص۸۲] شربت از دست شمس بودش نوش

وجای دگر فرماید، بیت :

عطار روح بود و سنایی دو چشم او
ما از پی سنایی و عطار آمدیم

حضرت شیخ عطار از عالی منزلیان فنا فی الحق و مخزن اسرار توحید و صاحب عظمت قطب وحدت بود - یک صد و سی سال عمر یافت - در پانصد و چهارده شرف ولادت و در قتل عام تاتاریان چنگیزی شهادت نصیب شد و چون در محاصرهٔ نشاپور تغاجار نویان داماد چنگیز خان بقتل رسید بدین غضب بر وقت فتح تمام خلایق قریب هشت لک صغار و کبار زیر تیغ کفار در آمد - وی مدت هشتاد و پنج سال در نشاپور ماند - نزد بعضی عمر شریف وی یکصد و پانزده سال - شیخ ابراهیم بن اسحاق پدر والا قدر حضرت شیخ مرید قطب المجاذیب قطب‌الدین حیدر زاوجی ترکی صاحب خانواده منزل نود و هشتم بود - هم در طفولیت شیخ عطار نظر قبول و عرفان از شیخ حیدر یافت ، چنان که از پرتو فیض وی در عالم شعور و شباب حیدری نامه‌بر نام نامی آن پیر گرامی در نظم دل پذیر آورده و اول هرگاه برهنمای درویشی سایل تجرید ورزید - بردست شیخ رکن‌الدین اکاف که دران وقت عارف کامل بود تایب گردید - و چند سال در دایرهٔ اطاعت وی ماند - زان بعد بحرم رفت وبسی از اکابر طریقت را دریافت و از هر یکی فیض و صحبت یافت و چندین هزار کتب تصوف و توحید جمع ساخت و هفتاد سال بفراهم آوری حکایات صوفیان و حقایق و دقایق ایشان مشغولی داشت - تصانیف بسیار از شیخ عطار هم در نظم و نثر آبدار درین روزگار یادگار و صاحب دیوان اشعار آخر عمر در منزلت عالی فنای احدیت رسید و بر کنار از جمیع اشغال و اذکار عزلت گزید و خرقت از دست شهید بحر حقیقت شیخ مجدالدین بغدادی پوشید در چندین

کتب معتمد مرقوم که نور منصور بعد یکصد و پنجاه سال بر شیخ عطار متجلی گردید - مثنوی مولانا بر اقتدای اسرار نامه باشد که شیخ بوی داده ، ارشاد کرده بود که ترا کفایت می نماید - از منظومات حضرت شیخ اسرار نامه و پند نامه و مصیبت نامه و وصیت نامه وحیدر نامه و بلبل نامه و وصل نامه ونحل نامه و بی‌سرنامه که بعد شهادت نوشت و مختار نامه که دران التزام رباعیات باشد و منطق‌الطیر و جوهر ذات [ص ۸۳] و دیوان غزلیات و در نثر تذکرة الاولیا و اخوان الصفا و چهل رسایل دگر - هرکتابی را در هر منصب خود که می نگارد شعاع و لطافت آن مقام دران ظاهر کلام می تابد ، جوهر ذات در حالت منزلت فنا فی الحق گفت و بی‌سرنامه در حال استکمال صفت جلا و جمال آرزوی فنای صوری و معنوی و لقای مجازی و حقیقی - یک قصیدهٔ طویل دارد اندر بیان وحدت در کثرت - چندین ارباب تحقیق اهل دل شروح آن رقم کرده اند آغازش این بیت :

ای روی در کشیده بباز ار آمده
خلقی باین طلسم گرفتار آمده

مزار شیخ در نشاپور بشهر شاد باغ معروف شهر بازرگان اول عمارت قبر قاضی یحیی کرد که منکر شیخ بود بعد مشاهدهٔ مراتب او در برزخ زان پس منازل رفیع در وقت سلطان ابوالبقا حسین مرزا بسعی امیر علی شیرنوایی بنا یافت - و در بعضی تصانیف اهل تواریخ مذکور که وی مرید شیخ صنعان پیر اصفاهان بود - کسی که حرف انکار از وضع رقاب غوث‌الدهر جیلانی بر زبان آورده ، در وبال آن مبتلاگشت ، آخر برفاقت یکی از دو مریدان خود

که معیت وی را تا زمان ابتلا در بلا گوارا کرده بودند انتباه پذیرفت و بعذر تقصیر بامیر دستگیر در آمد و مامون العافیت شد۔ و آن دو مرید را شیخ عطار و شیخ محمود مغربی قرار دهند الا خود شیخ عطار حکایت شیخ باچار صد مریدان در منطق الطیرمی آرد بدین طرز که شیخ صنعان پنجاه سال مجاور حرم ماند و چهار صد مریدان صاحب کمال بود، چند شب متواتر خواب ناکامی دید آخر بروم بر دختر ترسائی فریفت۔ مریدان مفارقت ورزیدند۔ مریدی دگر بود غیرحاضر وقت بعد رسیدن آنانرا زجر و توبیخ کرده مشغول بالتجا و دعا بجناب کبریا داشت۔ آخر رسول مقبول بر مرید مذکور شفقت کرد که شیخ ترا نجات دادم و شیخ ازان بلا برآمد۔ و دختر ترسا بشرف اسلام درآمد و هر دو قرین یکدیگر مردند و قریب قریب آسودند۔ شاید مراد ازان مرید ذات شیخ عطار باشد و انکار شیخ صنعان بوضع رقاب قطب الاقطاب که درین حکایت مرقوم نباشد علی سبیل التحقیق جای اشتباه ندارد۔ حالا چندین اشعار حضرت شیخ شهید از جوهر ذات اینجا رقم می پذیرد که خبر از علو منزلت وی میدهد، نظم:

کجائی این زمان عطار اینجا
[ص ۸۴] یقین شد برسر اسرار اینجا

زحلاج این زمان مانده است باقی
عجایب بین که کردت مست ساقی

درین صورت بگو اسرار اینجا
که بر میداری از دلدار اینجا

بگو عطار ایندم جملگی فاش
چو دیدی در درون خویش نقاش

بگو عطار تو از جان میندیش
حجاب خویشتن بردار از پیش

چو منصور است بر دار حقیقی
درون تو نمودار حقیقی

دما دم می نمایم راه توحید
دما دم می برون آیم ز تقلید

چو جان دانست در عشق تو مشهور
ازان خواهیم گفتن راز منصور

عجایب جوهر منصور آمد
کـه جان او حقیقی نور آمـد

منت منصورم ای جـان جهانم
که اسرار تراهم بر تو خوانم

منم منصور ای دانای بی چون
که خواهم گشت اندر خاک و در خون

هر آن کو همچو تو آید درین سر
ز سر بیرون شود بر سر نهد سر

چو خوان عشق سر ما راست اینجا
ازان عطار سر باز است اینجا

چنان منصور رازم در حقیقت
لقا هرگز نیابی سوی صورت

مرا خود با وصال یار کار است
که دلدارم کنون در عین دار است

وصال یار بر ما گشت اظهار
ازان بر دار عشق افتاد عطار

که در عشقم نمودار حقیقت
مگر وقتیکه این دانی ضرورت

چو بر دار است ما را پایداری
ازان بر دار کردم استواری

الغرض مولانا جلال الدین رومی پور سعید سلطان العلما مولانا بهاءالدین ولد بلخی قونوی رومی از چندین حضرات نعمات یافت و آخرین صحبت وی که نوبت کمال منزلت داشت با حضرت خواجه قطب ابدالی قوی الاحوال شمس الحق و الدین بن محمد بن علی بن ملک داد تبریزی است ، چنان که از تواتر کلام آن عالی مقام مستفادمی شود ، نظم :

هیچ کس از پیش خود چیزی نشد
هیچ کس را از خود انگیزی نشد

دانه انگور و تخم خربزه
تا بر دهقان نشد چیزی نشد

هیچ حلوایی نشد استاد کار
تا که شاگرد شکر ریزی نشد

مولوی رومی نشد صاحب کمال
تا غلام شمس تبریزی نشد

وی را بعضی مرید سلا باف تبریزی شمارند بعضی بتوسل بابا کمال جندی انگارند اکثری بر آن اند که فیضیاب نعمت از شیخ

محمد رکن الدین اسحاق منجاسی بود که صاحب شیخ قطب‌الدین ابهری یکی از مجازان صاحب خانواده سهروردی باشد ـ

منزل شصت و یکم در توضیح اجمالی اتصال خانوادگان مذکور الصدر یکی با دیگری و استخراج [ص ۸۵] خانوادگان دگر حسب تصریح منازل آینده

واضح باد که خانواده فردوسی منسوب بشیخ نجم‌الحق والدین احمد خیوقی خوارزمی شافعی جرجانی بوساطت خلفای شیخ ضیاءالدین میرسد بسهروردی و کاذرونی بخانواده جنیدی و آن بسقطی و آن بکرخی و آن بوساطت داؤد طائی سوای حضرت امام بخانواده عجمی و خانواده طیفوری نیز بحضرت امام و چشتی بخانواده هبیری و آن بابراهیمی و آن بفضیلی و آن بزیدی و عجمی و زیدی بحضرت خیرالتابعین رضیع ام المومنین خواجه حسن بصری و قطب‌الارشاد خواجه کمیل بن زیاد و نسبت این هر دو حضرات و سعیدین شهیدین علیهم‌الرحمت و الغفران الی یوم‌الدین بحضرت امام‌المشارق و المغارب اسد الله جل شانه الغالب علی ابن ابی طالب متصل ، وی را فیض معنوی و صوری از سیدالمرسلین خاتم النبیین احمد مصطفی محمد مجتبی صلی الله جل شانه علیه و آله و سلم برحمت ارحم‌الراحمین ویرا بوساطت روح الامین و نیز بلا توسل، وی، از حضرت رب العالعین و هم ازین چهارده خانوادگان خانواده بسیار شایع و نامدار تصریح بعضی از مشاهیر درین موقع در منازل جدا ذیل این توضیح می نماید ـ

منزل شصت و دوم در ذکر خانوداه قادریان

منسوب بحضرت قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی ابو

محمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی و فرزند سعید سید ابی صالح بن سید موسی عبدالله جل شانه ولی بن سید یحیی زاهد بن سید محمد سیف الله جل عظمة مورث بن سید داؤد سیف الله سبحانه مورث بن سید موسی ثانی بن سید ابی عبدالله جل شانه حسنی بن سید موسی الجون بن سید عبدالله سبحانه محض بن سید حسن مثنی بن سبط اکبر جناب سرور نور دیده مرتضی امام ابو محمد حسن مجتبی بن حضرت افضل الوصی اسدالله جل‌عظمة الغالب علی ابن ابی طالب و از نعمات باطنی تا آبای کرام فیضیاب ، ولادت باخیر و سعادت وی اول شب ماه رمضان شریف سال چهار صد و هفتاد خواه هفتاد و یک رو داد ـ ماده تاریخ مولود مسعود وی لفظ عشق و یا عاشق باشد و باعداد لفظ کمال و کامل در دنیا ماند که نود و یک سال باشد و شب انتقال بقول اصح نهم ربیع‌الاخر سال یک صد و شصت و یک در خلافت ابوالمظفر یوسف مستخر بن مقتضی عباس تواریخ وفات از عشق کامل و کمال عاشق و مشعوق الهی شصت و دو می بر آید [ص ۸۶] سید حفیظ الله سبحانه یکی از فرزندان حضرت وی در تاریخ ولادت فرمود ، نظم :

تاریخ ولادت و حیات وفوتش

از عشق کمال و کامل و عشق عیان

۴۷۰ ۹۱ ۵ ۶۱

دگر سنینش کامل و عاشق تولد

۴۷۱ ۹۱

وفاتش دان ز معشوق الهی

۵۶۲

دگر سال مولودش ز اوج کبریا
گفت هاتف زیب تاج اولیا
۴۷۱

دگر سال مولودش که بس رنگین تر است
شد رقم محبوب عبدالقادر است
۴۷۰

دگر سال مولود آن معلی شان
هاتفم گفت کاشف دو جهان
۴۷۰

دگر عقل سال نقل آن عالی شیم
صاحب فردوس عالی زد رقم
۵۶۲

شاه ابوالمعالی فرماید رحمةالله علیهٔ سبحانه ، نظم :

سلطان عصر و شاه زمان قطب اولیا
تاریخ سال وقت وفاتش چو خواستم
کامد وفات او ز قیامت علامتی
از راوی حدیث بگفتا قیامتی

درعمر نوزده سال در بغداد آمد از جیلان و در مدت هفت سال در جمیع علوم عقلی و نقلی و دقایق و حقایق فردالوقت گردید و بست و پنج‌سال تجرید و تفرید ورزید و چهل سال بارشاد مصروف‌ماند. یکی بسبب ارادت وی بهٔ آبای کرام خود چنان که گذشت یکی از شیخ محمد مبارک مسعود بابی سعید ابن شیخ علی المعروف بفضل الله المخرمی السلمی بن شیخ رضی‌الدین ابی بن شیخ مهران الطوسی وی از شیخ ابی الحسن علی بن احمد بن محمد بن یوسف القرسی الاموی الهنکاری ، وی از

شیخ ابی الفرح محمد بن عبدالله سبحانه الطرطوسی، وی از شیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی، وی از شیخ ابی بکر عبدالله سبحانه جعفر بن یونس الشبلی، وی از ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنیدالقواریری صاحب خانواده منزل پنجاه و ششم و شیخ ابی الفضل عبدالواحد از پدر خود شیخ عبدالعزیز التمیمی که مجاز از شیخ ابی بکر شبلی بود نیز اجارت دارد ـ یکی نسبت صحبت حضرت غوث الدهر باحضرت خضر یکی نسبت صحبت وی با صاحب منزلت غوث الدهری که در اوایل تشریف آوری وی اندر بغداد بوده حضرت سید با دو کسان دگر بر وی رفت بحضرت گفت [ص ۸۷] که در حضور مردان حق باحیان ارادت صادق که تو داری باید آمد و درحق هر دو کس دگر که هر یکی قصد امتحان داشت بدعای بد پرداخت ، همچنان انجام یافت و بسید ارشاد ساخت که این منزلت بعد ماترا باشد، و خود غایب شد ـ یکی نسبت صحبت وی با ولی امی سیدالاوتاد اکرم‌الناس شیخ حماد دباس که ذکر اسمای پیران طریقت وی تا جعفر شبلی در منزل پنجاه و نهم گزشت ـ یکی نسبت صحبت وی با شیخ تاج العارفین ابوالوفای بغدادی مع خرقات تبرکات و حکایت آن چنانکه چون سیدعبدالقادر جیلانی در محفل وعظ شیخ تاج‌العارفین وارد شد وی برسر منبر بود ساکت گردید و گفت باحاضرین که در ملازمت ولی خدا رسید ـ در جبین وی نوری می بینم که از مشرق تا مغرب می تابد و از منبر، فردوس آمد و هر دو چشم وی بوسید و بیان طراز شد که از امروز وقت تو خواهد بود ـ خروس هر کسی بانگ کند و سکوت ورزد الا خروس تو تا قیامت مدام در بانگ باشد ـ پس پیراهن و سجاده و تسبیح و عصا و کاس

چوبین بسید تفویض کرده فرمود که چون وقت تو در آید مارا یاد دار ـ سند مشایخ تاج العارفین در ختم منزل بست و نهم مذکور شد که وی ارادت بشیخ ابو محمد الشنبکی دارد که صاحب نعمت شیخ الشیوخ ابی بکر هواز الطایحی اویسی بود ـ رسیدگی خرقت ابو بکری دست بدست تا شیخ ابا محمد ابن صباح باثبات می رسد و ظاهراً بعد وی غایب شد وفاتش در سلخ ذی قعده سال پانصد و نود هجری، قبر در رباط یعقوبی و غالب که شیخ ابوالوفای خوارزمی شیخ تاج العارفین ابوالوفای بغدادی مذکوره صدر بود که و فاتش در هشت صد وسی و پنج بعد مدت مدید از وقت قطب العصر جیلانی واقع وارادات وی بشیخ ابوالفتوح فرزند مولانا بهاءالدین کبری بود از اشعار شجره منظوم شیخ خوارزمی و حالات خواجگان خاندان فردوسیان چنان مستفاد می شود که شیخ ابوالفتوح بارشاد والد خود اکتساب طریقت از مولانا محمد دانش مند کرده و مولانا دانش مند مجاز از مولانا بهاءالدین کبری والد ماجد شیخ ابوالفتوح و شیخ کبری از مولانا احمد فرزند مفتی محمد شمس الدین مولانا و برادر کلان مولانا دانش مند ممدوح بود و مولانا احمد از بابا کمال جندی چنان که در خانواده شصتم ذیل بابا مذکور مرقوم شد [ص۸۸] در وقت حضرت غوث‌الاعظم منزلت قطب العصر و غوث الدهر که در هر عصر و آوان جدا جدا می باشد بذات واحد وی اجتماع داشت و کرامت و عظمت و تصرف و برکت که حضرت رب‌العزت از خزاین غیب وی را روزی گردانید در امت محمدی کسی را میسر نباشد ـ حضرت حق بر قلب وی تجلی کرده تا کلام قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله جل شانه بر زبان آورد چیزی را که کبار اولیا در جواب و خیال دیدند وی بچشم ظاهر می دید ـ قدم بر قدم رسول مقبول

بود مذهب امام حنبل داشت هفتاد هزار کس در مجلس وعظ وی از جن و انس و ملایک حاضر می شدند و چهار صد کاتب بسامان کتابت موجود می بودند تا هر مطلبی که از زبان گوهر فشان استماع می کردند در تحریر می آوردند و ارواح اکثر حضرات انبیا تشریف می آوردند و جناب رسالت پناه صلی الله جل عظمة علیه و آله وسلم نیز اکثر برای تربیت و تائید وی تجلی افروز می گردید۔ قوت بیانی وی از تصرفات و برکات لعاب دهن سرور کائنات محمد مصطفی و مخزن تصرفات علی مرتضی بود که اندر دهن وی بحالت خواب در ابتدای حال افگند و برای تکلم ایما کردند که ازان ابواب خزاین هر سخن بر روی او مفتوح گشت و از سال پانصد و بست و یک بر سر منبر نشست و مدت چهل سال وعظ گفت و بوضوی عشا نماز بامداد میخواند و پانزده سال بعد عشا تا سحر با پای واحد قایم بوده ختم قران مجید می ماند از جمیع منازل افراد در گذشت و بر منزلت محبوبی و راحت و خوبی فایز گشت۔ از اولیای طریقت محمدی مصروف بر این منصب صرف دو حضرات با تصرفات و اصل شدند۔

منزل شصت و سوم در ذکر خانواده نوریان

منسوب بحضرت شیخ ابوالحسن احمد بن محمد نوری بغدادی وی شاهباز طریقت و بالا پرواز حقیقت بود ۔ از مریدان صاحب منصب خواجه ابوالحسن سری سقطی و صاحب مذهب از مذاهب عشره تصوف با خواجه ابوالقاسم جنید و خواجه ذوالنون مصری و احمد حواری و محمد بن علی قصاب صحبت داشت۔ چون در سال دو صد و هشتاد و پنج از دینار رفت خواجه جنید بر جنازه او گفت ذهب نصف هذالعلم بموت النور۔ پیروی [ص ۸۹] صاحب خانواده پنجاه و پنجم باشد۔

منزل شصت و چهارم در ذکر خانوادهٔ خضرویان

منسوب بحضرت شیخ ابو حامد بن خضر وبای بلخی۔ وی از کبار مشایخ خراسان بود ۔ اکثر کبرای طریق را دریافت که ابوتراب نخشبی و حاتم اصم و ابراهیم ادهم و ابوحفص حداد و بایزید بسطامی ازان حضرات اند ۔ پیر ارادت وی شیخ ابوعبدالرحمان حاتم بن الاصم البلخی، وی مرید خواجه ابو علیؒ شقیق بن ابراهیم ازدی بلخی، وی مرید حضرت خواجه ابراهیم بن ادهم قلندر بلخی، وفات در سن ۲۴۰ ۔

منزل شصت و پنجم در ذکر خانوادهٔ انصاریان

منسوب بحضرت شیخ الاسلام خواجه ابو اسمعاعیل عبدالله جل شانه بن ابی منصور محمد انصاری هروی ۔ وی از اولاد ابوایوب انصاری صاحب رجل رسول مقبول بود ۔ بعضی از اولاد وی در وقت امیرالمومنین عمر الخطاب با معیت حنف بن قیس بسال سی و یکم هجرت در خراسان آمدند و در هرات سکونت ورزیدند و ازان مصر فرخنده اثر در اطراف ولایت و جوانب هند و سند منتشر شدند ۔ ولادت وی ثانی شعبان سال ست و تسعین و ثلثمایت موسم بهار اتفاق افتاد ۔ حضرت خضر در میلاد وی بشارت داد که فرد الوقت شود، شرق و غرب را نور ور گرداند۔ از صغر عمر تا جوانی علمی باقی نماند که وی بدان کمال بهم نرسانید۔ زان بعد در مجاهدات اهل توحید در آمد و از متعدد ارباب حال اخذ طریقت کرد ۔ یکی ابوعبدالله جل شانه محمد بن فضل بن محمد طاقی هروی سجزی یکی ابوالحسن بشری یکی شیخ ابوالحسن خرقانی یکی خواجه شریف حمزه عقیلی بلخی یکی شیخ احمد حاجی یکی شیخ ابو علی زرگر یکی شیخ ابواسمعاعیل احمد

بن حمزه صوفی شهیر بعمو یکی شیخ ابو سعید ابوالخیر مهنوی ـ اصلی ارادت صحبت و تلقین وی درین فن از ولی الامی عارف ربانی قطب الوقت خواجه ابوالحسن علی بن جعفر الخرقانی باشد ـ وی را بطریق اویسی چنان که در منزل پنجاه و سوم ذکر یافت ـ تصرف قوی از روح پر فتوح طیفور شامی قطب حق بایزید بسطامی حاصل ، وی را باطن از روح پرفتوح حضرت امام جعفر صادق ، وی را سوای نعمات امامت آبادی از جد فاسد خود امام قاسم بر طبق شرح منزل پنجاه و چهارم تا صدیق رفیق و شیخ خرقانی را درین طریق ارادت ظاهر از شیخ ابوالمظفر مغلان الترکی الطوی باشد ـ وی از شیخ ابو یزیدالعشقی الاعرابی وی از شیخ محمد المغربی [ص۹۰] وی از بایزید بسطامی قدس سرهم السامی مجاز و شیخ خرقانی از حضرت شیخ الشیوخ غوث الدهر ابوالعباس احمد بن محمد عبدالکریم قصاب آملی نیز مستفیض که در تحقیقات اکثر عارفان منزلت غوث الدهری بعد شیخ آملی از روی نقل و تحویل بشیخ خرقانی رسید و بروایت غالب منصب نعمت وی بر شیخ خرقانی و سلطان الوقت ابی سعید فضل الله سبحانه بن ابی الخیر احمد بن محمد محصنوی تقسیم گردید ـ بهر حال در فیض یابی شیخ خرقانی از شیخ الشیوخ آملی طبری جای اشتباه نباشد و شیخ ممدوح اخذ طریقت کرد از شیخ محمد بن عبدالله جل عظمته الطبری، وی از شیخ ابو محمد احمد الجریری که صاحب کرامت عظیم بوده بعد شیخ خود ابوالقاسم جنید بر جای وی سجاده آراست و ره نوردان وادی طلب را بر منزل مقصود افراشت و سلطان الوقت ابی سعید صاحب نعمت دو حضرت است ، یکی شیخ ابی الفضل محمد بن الحسن السرخسی، یکی شیخ ابوالعباس قصاب، ممدوح بالا و شیخ سرخسی از شیخ ابی نصر سراج طوسی معروف بطاؤس الفقراء مجاز وی

از ابو محمد عبدالله سبحانه بن محمد مرتعش جری وی از اصحاب خواجه ابو حفص حداد نشاپوری و صحبت یاب خواجه جنید بغدادی و خواجه ابو عثمان جری و ابو بکر شبلی بود - خواجه ابو حفص عمر حداد از محتشمان این گروه و شیخ ملازمت و هم صحبت بابزید بسطامی و احمد خضروی و میر ابو عثمان جری و شاه شجاع کرمانی باشد ، وفات پیر هرات در چهار صد و هشتاد و یک ، مزارش حاجت بر آر عالم و خانواده وی بسی معظم -

منزل شصت و ششم در ذکر خانوادۂ صفویان

منسوب بحضرت شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی ، وی مرید و داماد شیخ محمد ابراهیم زاهد گیلانی و از اولاد حضرت امام موسی علی رضا بود - اندر تربیت طالبان هدایت مریدان دست قدرت کامل داشت - اهل دلان با معانی چندانی که از تعلیم وی ادب آموز و نصیحت اندوز شدند و در اوقات دگر شاید بصحبت شیخ واحد نشده باشند شیخ زاهد مرید میرسید محمد جمال الدین تبریزی، صاحب نعمت شیخ محمد رکن‌الدین اسحاق سنجاسی بود ، سند ما قبل وی در آخر منزل شصتم مذکور شد -

منزل شصت و هفتم در ذکر خانوادۂ زاهدیان

منسوب بحضرت خواجه بدرالدین زاهد - وی مرید خواجه فخرالدین زاهد، وی مرید خواجه صدرالدین [ص ۹۱] سمرقندی وی مرید خواجه عبدالسلام پارسا وی مرید خواجه قطب‌الدین عبدالمجید هروی، وی مرید صاحب خانواده کاذرونیان مذکوره منزل پنجاه و هفتم بود -

منزل شصت و هشتم در ذکر خانوادهٔ شطاریان

منسوب بحضرت شیخ عبدالله جل شانه شطار مندوی نسب وی بحضرت شیخ الشیوخ سهروردی می رسد و حسب وی بطیفور شامی قطب حق بایزید بسطامی، بدین نهج که وی مرید شیخ محمد عارف طیفوری وی مرید شیخ محمد عشقی وی فرزند و مرید شیخ محمد خدا قلی ماوراءالنهری وی مرید خواجه ابوالحسن علی بن جعفر بن سلیمان الخرقانی نعمت یاب روحانی از طیفور شامی و جسمانی از مولانا طوسی برطبق تصریح منزل شصت و پنجم و پنجاه و چارم با صدیق رفیق یار غار و بوسایل حضرات امام از جعفر صادق تا ولی وصی علی‌مرتضی قوت بازوی مصطفی ـ کسیکه اول بر لقب شطار اشتهار یافت از خانوادهٔ طیفوری وی بود ـ اندر اصطلاح صوفیان شطار نام شغلی باشد که از روی کسب آن فنا بحق و بقا بحق صورت پذیرد ـ شیخ محمد غوث‌گوالیاری مرید کامل البضاعت شیخ حمید معروف بحاجی حضور شاه ظهور مرید سعید شیخ ابوالفتح سرمست فرزند و سجاده آرای پدر والا قدر مخدوم شیخ قاذن منیری مفیض از صاحب این خانواده در جواهر خمسه ارشاد می نماید که قال النبی صلی‌الله جل شانه علیه و آله و سلم نزل علم الشطار قبل الفرقان فی صدری فتحققت حقیقت الاشیای من الازل الی الابد ـ پس آن علم از جناب رسالت پناه صلی الله جلشانه علیه و آله و سلم بحضرت علی ایثار و از وی در عرفای امت انتشار یافت و ازین که شیخ عبدالله جلشانه آن را بوجوه احسن ضبط کرده شیخ محمد عارف وی را بدین لقب نواخت و بدین وصیت و نصیحت راهی هندوستان ساخت که در هر شهری و دیاری گذر کنی و بوقت مقرری نقاره زنی تا هر کسیکه طالب راه حق باشد خود را بما رساند و چون با مشایخ روزگار رسی بپرسی که اگر چیزی

دارید و ایثار کردن توانید برای تحمل قبول آن حاضرم و چیزیکه ما دارم ازان قاصر نیم ـ الغرض شیخ شطار با درویشان بسیار تجمل تمام از هر قسم ضروریات سفر و خیام در هندوستان تشریف آورده قصبات [ص ۹۲] و مداین و مواضع پنجاب و سند و پورب و اوسط هند را گردید۔ آخر حال بدیار جنوبی رسید۔ اکثر خاص و عام هر دیار بوی فیضیاب شدند و خانوادهٔ وی فروغ عظیم گرفت و خود هم از بعضی حضرات متمتع گشت۔ روزی در کره مانک‌پور وارد شد، مخدوم شیخ حسام الدین و سید راجی حامد شاه گردیزی و شاه سیدو عزم ملاقات شیخ کردند و قرار دادند که وی مسافر باشد و ما مقیم، مناسب می نماید که ما بدیدار وی روم ـ الا همان روز ملبوسات خود اندر سماع بقوالان بخشیده بودند از باعث عریانی تامل می کردند که بحسب اتفاق مریدی قبای پنبئی مرتب در نذر آورد ـ آن را کشادند و باهم قسمت کردند، ابره براجی حامد شاه ، استر بشاه سیدو رسید و محلوج مخدوم خود پوشید و عازم گردید۔ چون در اثنای راه رسید مریدی چند پان مرتب در دونه ای اوراق عریض درختی گزرانید ـ پان خوردند و مخدوم دونه را بجای کلاه بر سر رسانید۔ شیخ شطار چون از قدوم ایشان خبر یافت بیرون خیام برای استقبال ایشان پرداخت و گفت می ترسم که مبادا به آتش فقر برادرم حسام الدین خیام و بساط ما بسوزد۔ غرض که باهم ملاقات کردند و در زیر درختی بودند۔ شیخ شطار همان گفتار که شعار داشت ظاهر ساخت ـ مخدوم از روی کمال استغنا و فروتنی و غایت تواضع و عجز جواب داد که آن قسم چیزی ندارم که بخدمت گذارانم و هر چیزی که از حضرات خود یافتم هنوز از مطالع آن فارغ نشده ام که دگر آموزم ـ شیخ شطار بر اولوالعزمی

وی آفرین آورده گفت الحمد لله سبحانه که درهند عارفان کامل اند که همای همت آنان از دو عالم بالا پرواز دارد۔ ازان بعد جانب جونپور رفت۔ مخدوم شیخ محمد معروف شیخ قاذن منیری و دگر اهل ریاضات چون شاه داد و سرمست سرهرپوری وغیره در اطاعت وی در آمدند و سلطان ابراهیم شرق پادشاه جون‌پور و امرای وی اعتقاد آوردند ۔ روزی پادشاه عرض کرد که شما دعوی حق نمایی می نمائید چرا بر ما چیزی ظاهر نمی سازید۔ شیخ گفت هر کس برای کاری خاص آفریده شد ۔ شما را بکار سلطنت امر کرده اند ۔ باز گفت که درین بارگاه مردم بسیار اند ۔ بر کسی دگر تصرف فرمائید۔ شیخ جواب داد که جوهر قابل مشروط، پادشاه ملتمس گردید که از چندین هزار کس حاضرین کسی جوهر قابل نباشد ۔ شیخ جانب جوانی زیبا رو که بر سر پادشاه مگس رانی می کرد [ص ۹۳] رو کرد ۔ ناگاه بی شعور گردید و آداب ملازمت و جلال کلی از دلش فتاد۔ جانب مریدان شیخ رونهاد جمیع اهل مجلس متحیر ماندند۔ روز دگر شیخ ازانجا بر آمد و طرف مالوه رفت ۔ پادشاه باعزاز وی را در پای تخت آن ولایت که شهر مندو بود جاداد ۔ از کتاب لطایف اشرفی چنان مستفاد می شود که هرگاه سید بی نظیر سید اشرف جهانگیر بسیاحت آن دیار رفت شیخ شطار در بعض اذکار و اشغال از حضرت سید افاده پذیرفت ۔ حضرت مولانا عبدالحق محدث محقق دهلوی در اخبار الاخیار فی اسرار الابرار فرماید که ارادت وی از روی پنج توسل بشیخ نجم‌الحق والدین کبری می رسد و از تصانیف و رسایل شاه محمد غوث گوالیاری و شیخ بهاءالدین ابراهیم عطاءالله جلشانه انصاری قادری شطاری و ثمرات الحیات جمع آورده ۔ یکی از مریدان شیخ برهان الدین صدیقی خاندیسی مرید شیخ محمد عیسی

زنداله برهان پوری مرید شاه محمد عارف لشکر یکی از عماید فیض یابان شاه محمد غوث موصوف و ذخیره شطاری چنان ثابت می گردد که شیخ عبدالله جل شانه شطار از خاندان حضرت غوث الاعظم رحمته" الله جل عظمته علیه رحمته" واسعته" نیز اجازت لایق تسلسل داشت و تصدیق این بصراحت از روی وادید بعضی شجرات خاندان قادری، که بوسایل این حضرات بسید عبدالرزاق خلف الصدق آن قطب آفاق منتهی می گردد می شود، الا در تقدیم و تاخیر اسمای حضرات متوسط در سید ممدوح و شیخ موصوف اعتماد کافی بهم نمی رسید و چنانکه در چندین شجره از روی ترتیب مرقوم دران بعضی محالات عقلی واقع - بهر نهج اسمای مذکور بوضع صحت آغاز از سید نامدار و انجام تا شیخ با وقار در ذیل می نگارم: یکی ازان سید ابراهیم یکی ازان سید جعفر یکی ازان سید علی یکی ازان سید محمد یکی ازان سید عبدالغفار یکی ازان سید محمد ثانی یکی ازان سید عبدالرؤف یکی ازان سید عبدالوهاب که درین خانواده مرشد عبدالله سبحانه شطار - در خیال می گزرد نیز عجب نمی نماید که این حضرات در اولاد صاحب خانوادهٔ قادری باشند - مرقد شیخ عبدالله جل شانه درون حصار شهر مندو بولایت مالوه واقع، اولادش دران نواحی شایع، شیخ پیر میرتی یکی از ارباب توسل خاندان وی که با نورالدین جهانگیر پادشاه آنجا رفت بر مرقدش عمارت رفیع ساخت -

منزل شصت و نهم در ذکر خانوادهٔ نقشبندیان[ص ۹۴]

منسوب بحضرت خواجه بهاءالدین محمد بن محمد البخاری، نسب شریف وی بر محمد بن ابی بکر صدیق انتها می پذیرد - ظاهرا کسانی که دعوی سیادت دارند و خود را در اولاد حضرت خواجه ممدوح شمارند

بدین جهت خواهد بود که وی را صرف دو دختر بودند یکی در عقد امیر سید ابوالخیر ترکستانی در آمد وسید محتشم در حضور نقش‌بند تربیت و تعلیم پذیرفت و اکثر در مواقع سفر صاحب سجادهٔ خسر ماند و فرزندانش لایق و زاهد شدند و نوبت در نوبت بر سر مرقد صاحب خانواده قیام پذیر گردیدند و آن حکم اولاد دارد - دختر ثانی با خواجه علاءالدین عطار محمد بن محمد بخاری کتخدا شد ، از وی خواجه حسن عطار بوجود آمد - ولادت حضرت نقش بند در محرم سال هفت صد و هیجده هجری - خواجه محمد بابا سماسی وی را در نظر قبول خود آورده امیر سید مسعود کلال را برای تعلیم وی تاکید کرد- از صغر عمر آثار کرامت از وی ظاهر شدن گرفت- وقتی خوابی دید و بر وفق آن در خدمت خلیل اتا رسید و در صحبت شش سال عجایب حال مشاهده افتاد ، آخر پادشاه مملکت ماوراءالنهر بر اتا مذکور قرار یافت ، شش سال در وقت سلطنت هم رفاقت ساخت ، بعد زوال ملک و مال ظاهری از وی رخصت شد - با فواید بسیار درین اثنا حضرت خواجه عبدالخالق بن عبدالجمیل غجدوانی در علم باطن بر وی متجلی شد و تعلیم ذکر خفی و طریق بعضی ریاضات سریع الاثر و متابعت اقوال و افعال حضرت خیرالبشر کرد- حضرات سابق این خانواده ذکر جلی بعمل می آوردند ، زان بعد رجوع بسید امیر کلال مسعود آورد و سید حسب ارشاد خواجه محمد بابا در تربیت وی بجان کوشید تا کار بر حد کمال رسید آنگه روزی در مجمع اصحاب ارشاد کرد که بابا بهاءالدین هر چیزی که از خواجه محمد بابا بما رسیده بود حسب وصیت وی بر تو ایثار گردانیدم و مرغ روحانی تو از قفس بشریت

برون آمد ، الا بلند پروازی و همت عالی داری ترا مجاز می سازم که هر کجا مرید یابی دریابی و با نعمت خلافت مشرف گردانید ـ بعد ازین خواجه نقش بند بخدمت اتا شیخ قثم ترک رفت، وی یکی از منتسبان خانوادۀ منزل هفتاد و یکم بود ـ قریب چهار ماه بحضور وی مانده انواع فیض باطنی اندوخت آخر خرقت برکت پوشانیده گفت که در جمیع فرزندان خود ترا فرزند دهم و از جمیع مقدم قرار دادم ـ پس ازان حضرت خواجه در صحبت [ص ۹۵] بعضی از مقبولان و دوستان حضرت حق در آمد و بوادید سگ و جانور آفتاب پرست نام رسید و آن هر دو چارپایان بر وی گویان شدند و دعای مستجاب بجناب کبریا کردند که آثار آن از روی ترق نمایان برو پدید آمد ـ اندر اخبار معتمد دارد که حضرت خواجه محمد بابا شماسی قبل از ولادت آن سرخیل نقش بندان انتظار مقدم خیر وی می کشید و چون جانب مساکن و مولد وی می گذشت بوی معرفت رب العزت ازان نواحی در مشام جان بابای ممدوح می رسید ـ روزی گفت که آن بو زیادت پذیرفت شاید که وی پیدا شد ـ روز چهارم از ولادت جد خواجه وی را در نظر بابا در آورد بفرزندی بابای ممدوح شرف اندوخت ـ و نیر بابای موصوف تا وقت تامل خواجه در قید حیات جسمانی بود ـ نیز حضرت نقش بند هری هفت سال در خدمت مولانا محمد عارف دیگ گرانی یکی از عماید خلفای سید امیر مسعود کلال سوخاری بخاری ماند و فیضیابی وی از مصاحبت شیخ سلطان‌الدین و شیخ ابوبکر زین‌الدین هم بایضاح می در آید ـ شیخ اول مرید مولانا شیخ احمد بن مولانا شمس‌الدین مفتی جندی ترکستانی باشد ، که ذکر وی، ذیل بابا کمال جندی در خانوادۀ فردوسیان منزل شصتم و در خانوادۀ قادریان منزل شصت

و ددم ذیل تاج العارفین گذشت و شیخ ابوبکر زین الدین
تایب آبادی هر چند در علوم ظاهر شاگرد مولانا نظام الدین هروی بود
الا بغایت اتباع شریعت ابواب طریقت بر وی مفتوح گشت و بطرز
اویسی از روح پر فتوح حضرت شیخ ابونصر احمد بن ابی‌الحسن
جامی نامقی مخاطب بشیخ الاسلام احمد جام معروف بعارف زنده پیل
افاده پذیرفت ۔ امیر صاحبقرانی تیمور گورگانی مرید شیخ زین‌الدین
ممدوح بود اکثر در خدمت وی حاضر می شد و در اصلاح احوال
رعایا و برایا و اشاعت ارکان دین و رواج شعایر اسلام مشاورت می
جست ۔ و در بشارات غیب و فتوحات لا ریب بر وفق ارشاد شیخ بعمل
می آورد ۔ هم شیخ در حق امیر ممدوح از روی ترویج اوامر و
نواهی ملت مصطفی مجدد مایت هشتم گفت و این لقب عالی در
مکتوبات نامی وی نوشت ۔ و شیخ ابونصر زنده پیل فیض یاب از
روح حضرت سلطان الوقت شیخ ابو سعید [ص ۹۶] فضل‌الله جل
شانه ابن ابوالخیر مهنوی و حسب وصیت وی خلعت یاب خرقت
صدیقی از شیخ ابو طاهر فرزند شیخ مهنوی بود منقول که آن
خرقت از حضرت صدیق رفیق یار غار جناب فیضمآب حضرت
بابرکت مقبول میراث مانده و قبل از سلطان ابو سعید بست و یک
حضرات باتصرفات دران طاعات و عبادات کرده آخر وقت از پدر
والا قدر بفرزند ارجمند تفویض یافت که هنگام رسیدن جوانی نوخط
احمد نام بوی سپارد در حیات و ممات شیخ مهنوی چهل عارف
کامل بر منزل مقصود رسیدند از تعلیم وی اکرم و افضل آنها
شیخ جام باشد توسل شیخ مهنوی تا شیخ ابو حفض حداد و
مقتدای بغداد اندر منزل انصاریان ذکر یافت سابق در منزل جلالی
و ما سوای آن تصریح یابد عمر شیخ مهنوی هزار ماه ، وفات در

شب جمع چارم شعبان سال ۴۴۰ در خلافت ابوجعفر قایم بن
قادر ، اما ولادت شیخ جام در ۴۴۱ و انتقال در ۵۳۶ ، مدت عمر
نود و هفت سال - وی در مصنفات خود گوید که بعمر بست و
دو سال توفیق انابت یافتم و بعد ریاضات هجده سال در عمر چهل
سال ما را برای هدایت خلایق مامور کردند - اوایل وی امی بود
رب العزت بفتح باطنی وی را چندان علوم ظاهری کرامت کرد
که در هر فنون تصانیف عالی دارد - از قوی تصرفان عالی مدارج
شد که اندر امت محمدی در هر چهار صد سال عزیزی باچنان جاه و
حشمت صوری و معنوی پدیدار گردد جمیع تصنیفات خود بادلایل
قرآنی و احادیث رسولی آخرالزمانی توثیق پذیرد و کسی از علمای
روزگار و عرفای نامدار بر کلام معجز نظام وی معترض و حجت
آور نباشد و هر چند تا آخر عمر بردست حق پرست وی پنج صد
هزار مردم تایب و مرید شدند و اکثر اهل عرفان عالی خاندان
از وی فیض اندوز گردیدند - الا حال خرقت صدیقی بصحت روایت
ثابت نماند که بعد از وی نصیب کدام یکی از فرزندان نامدار یا
مریدان کامگار شد و کجا رفت - الغرض خواجه بهاءالدین نقش بند
بحصول چنان نعمات چندین حضرات دوبار حج رفت و بعد از
استجماع فضایل و برکات برمسند هدایت و ارشاد نشست - بسی
شاهبازان اوج معرفت چون خواجه علاءالدین عطار محمد بن محمد البخاری
مرشد افضل الفضلا [ص ۹۷] عارف ربانی میر سید شریف جورجانی
و خواجه محمد بن محمد بن محمود الحافظی البخاری معروف پارسا
صاحب کتاب فضل الخطاب و خواجه علاءالدین غجدوانی و مولانا
محمد یعقوب چرخی و مولانا شیخ محمد فعانری و خواجه شاه مسافر
خوارزمی و مولانا سیف الدین ساری وغیرهم در دام ارادت وی در

آمدند و بر مقاصد رفیع بر آمدند۔ وفات حضرت خواجه بهاءالدین عمر نقش بندی بعمر هفتاد و چهار سال در قصر عارفان واقع یک فرسخ از بخارا در تاریخ سوم ربیع‌الاول سال ۷۹۱ وقت خلافت امیر تیمور صاحب قران بود بیت :

رفت شاه نقش بندان خواجه دنیا و دین
آنکه بوده شاه راه و دین و دولت ملتش
مسکن و ماوای او چون بود قصر عارفان
قصر عرفان زین سبب آمد حساب رحلتش

لقب نقش بند از باعث کسب وی از آبا و اجداد بصنعت کمخواب باقی باشد ـ هر چند هر یکی بقدر فکر خود اندرین باب تاویلی جدا وارد کرد الا اصح همین می نماید ـ

حالا ذکر شجره جاری این خانواده کرده می شود

شاه نقش بندان از امیر سعید مسعود کلال سبو خاری بخاری مجاز وی از سادات کرام بود عالی منزلت کسب دا شگری* کردی در محاوره بخارا داشگر کلال را گویند چهار فرزند فاضل و چهار مریدکامل داشت ـ امیر طراغا پدر صاحبقران بحضرت سید اعتقاد فراوان آورده بود ـ اکثر ملتزم حضور خدمت وی می مانده امیر را نیز در صغر عمر بشرف زیارت سید رساند و در عنفوان جوانی نیز چند بار نزد آن کاشف راز یزدانی حاضر گردید۔ نوبتی هفت نان شعیر بغایت شفقت مرحمت کرده ارشاد فرمود که پاره ازین هر هفت بخور تا هفت اقلیم عالم مسخر تو گردد ـ نوبتی یک مشت شعیر بریان بوی بخشید و بشارت گردانید که بشمار هر جو یک سال شاهی

* ف داش گر در محاوره بخارا کلال را گویند و پیر مرشد حضرت شاه نقش بند سید مسعود کلال بودند، سبحان الله :

ذات صفات بوجهی نکو هر کو بهیجی سو هر کا هو

در خاندان تو ماند و آن قریب چار صد بود بر وفق آن خلافت در خانواده وی قایم ماند و آن زمان بحساب صحیح تا فردوس آرامگاه حضرت محمد شاه و آمد قهرمان ایران منتهی می شود - بعضی ارباب تواریخ تحریر کرده اند که یک صره جوز بود که سید بامیر عنایت فرمود بعضی خرما گویند اختلاف در جنس واقع نی در قدر، وفات سید در سال هفت صد و هفتاد [ص ۹۸] و دو سال دوم جلوس امیر بر تخت سمرقند بود - سید از خواجه محمد بابا سماسی وی از خواجه علی را متینی خوارزمی معروف بعزیزان حضرت مولانا روم در حق وی گفت، بیت :

گرنعیم حال فوق قال بودی کی شدی
بنده اعیان بخارا خواجه نساج را

وی بصفت نساجی کاسب و شاغل بود - اکثر رباعیاتش برلسان مردم یادگار و مختصری در شرایط حصول عرفان و هدایت طالبان مسمی محبوب عارفان و چندین رسایل توحید و تفرید بوی منسوب - عزیزان وقت مانند شیخ ابوالمکارم رکن‌الدین صاحب عروه در مسایل طریقت از وی سوالات کرده اند و حضرت عزیزان از خواجه محمود انجیر فغنوی، وی از خواجه عارف ریوگری و از خواجه عبدالخالق بن عبدالجلیل غجدوانی عجدوانی، وی از کبار اولیای نامدار بود، صحبت دار حضرت خضر و طریق ذکر خفی از وی تعلیم پذیرفت الا حضرات ما بعد وی تا سید کلال ضبط و ربط آن کلی بعمل نمی آوردند، بنا برین در وقت خواجه بهاءالدین عمر وی را در عالم باطنی ایمای تجدید آن کرد که بوجوه احسن قرار گرفت - وی هر روز بقوت ولایت و تصرف در حرم نماز می

گذارد - مرشد خواجه غجدوانی خواجه ابو یعقوب یوسف بن حسین بن دهره بن شعیب بوزنجروی همدانی بود که مدت شصت سال بر سجاده ارشاد ماند - حضرت خواجه هندالولی وقت عزیمت هندوستان در دارالفیض همدان بملاقاتش رسیده در پانصد و سی و پنج بجنت خرامیده حکیم سنائی شاعر عالی طبع مضامین معرفت تضمین صاحب حدیقة الحقایق از فیض‌یابان شیخ همدانی بود- حضرت خواجه یوسف از خواجه ابو علی فضل الله سبحانه بن محمد بن علی شافعی فارندی طوسی اجازت یافت - وی از چندین عارفان فواید گرفت - اوایل در صحبت شیخ ابوالقاسم قشیری شافعی علوم شریعت و طریقت آموخت - وی از قطب العصر ابی علی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن عبدالرحیم بن صمد دقاق نشاپوری وی از شیخ ابوالقاسم ابراهیم بن محمد بن محمود نصیرآبادی مقتدای خراسان ، وی از ابوبکر جعفر بن یونس الشبلی مرید سعید خنواده جنیدی و بعد مفارقت از مصاحبت شیخ قشیری حسب اجازت وی در طلب مرید بخدمت شیخ ابوالقاسم علی بن عبدالله سبحانه طوسی گرگانی پیوست - وی صاحب اجازت باشد از شیخ ابو [ص ۹۹] عثمان سعید بن سلام طرابلسی مغربی وی از شیخ ابی علی حسن بن احمد کاتب مصری وی از احمد بن محمد قاسم بن منصور معروف شیخ ابو علی رود باری - وی از مقتدای بغداد حضرت جنید صاحب ارشاد میر شیخ گرگانی از روح پر فتوح حضرت خواجه ابوالحسن خرقانی بطرز اولیسی فیض دارد که سند شیخ خرقان در منازل ما قبل عیان و شیخ فارمدی را مانند شیخ گرگانی مرشد ثانی وی نسبت روحانی با شیخ خرقانی هم ثابت می گردد، علاوه برین صحبت کامل فارمدی با سلطان وقت مقتدای زمان شیخ ابوسعید فضل الله جل شانه بن

ابوالخیر محمد بن احمد مهنوی نیز تحقیق می پذیرد که شیخ مهنوی بشرح منزل شصت و پنجم یکی از شیخ قصاب غوث الدهر آملی وی از طبری وی از جریری صاحب سجاده جلیدی و یکی از سرخسی وی از سراج طوسی وی از مهر لعس صاحب جنید و بر وفق تصریح منزل جلالی بعد وفات سرخسی از شیخ سلمی مجاز وی از ابوالقاسم ابراهیم نصر آبادی شیخ خراسان مرشد ابی علی دقاق مذکوران شجره اول فارمدی ـ پس خانواده نقش بندان بچند طریق از روی صحبت جسمانی بعد شیخ همدانی می رسد بخانواده جنیدیان و ازان تا کرخیان ما بعد آن خواه بحضرات امام رسانند و یابوسایل داؤد طائی و حبیب عجمی بفروع قالب عنصری ابی سعید حسن بصری راجمع گردانند و هم بچند طریق از روی فیض روحانی بوساطت شیخ خرقانی تا خانواده طیفوری و حضرت امام جعفر صادق آینده خواجه بحضرت امام رسانند و یا بامام قسم بن محمد صدیقی فایض نعمت روحانی صحابی جلیل صاحب عمر طویل عاید گردانند دربن شجره ابو علی فارمدی را با شیخ خرقانی وی بطیفور شامی ویرا بصادق نسبت و آنسیت خواهد بود ـ باز امام را با جد فاسد (نانا) خود ـ صحبت ظاهر وی را در صغر عمر ملازمت باصحابی جلیل الا فیض طریقت از روح پر فتوح باقی صحبت سابق الفرس بایار غار وی را باسید ابرار رسول مختار ظاهری و بطرزدگر شیخ فارمدی را با شیخ گرگانی اتصال، وی را با شیخ خرقانی انفصال و درصورتی که وسایل مذکور با مولانا ابوالمظفر تسلیم کرده آید گنجایشی دارد تا قطب باتسلسل ظاهر زیاده تصریح در خانواده کرخیان و طیفوریان گذشت ـ

منزل هفتادم در ذکر خانوادهٔ کرمانیان

[ص ۱۰۰] منسوب بحضرت شیخ او حدالدین ابو حامد کرمانی، وی مدتی در خدمت حضرت شیخ اکبر امام ملت و دین ابوبکر محمد محی‌الدین بن علی بن محمد بن العربی الحاتمی من ذریت عبدالله جل شانه حاتم بود ـ چندین حکایات عارفان و صالحان منقول از شیخ ابو حامد در کتاب فتوحات مکی وارد شیخ اکبر سر آمد کبرای طریقت و مقتدای ارباب حقیقت باشد ـ صاحب حال عالی قال از دست حضرت و چندین فیض یابان آن کمال العصر و سید بنی هاشم جمال‌الدین یونس بن یحیی بن ابی الحسن بن ابی البرکات بن احمد بن عبدالله جل شانه بن محمد بن احمد بن حمزه بن اسماعیل بن محمد بن عیسی بن موسی بن علی بن عبدالله جل شانه بن العباس عم رسول کریم مقبول خلعت خلافت پوشیده ـ سید جمال‌الدین ممدوح از عماید خلفای قطب العصر غوث الدهر جیلانی و بروایت شیخ حسام‌الدین چلپی یکی از اعظم اصحاب مولانا جلال‌الدین رومی ثابت می گردد که در ایام هدایت ریاضات شیخ کرمانی بحضور شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عبدالقاهر سهروردی در بغداد بود ـ هرگاه حضرت خواجه هندالولی حجت اولیای مقبولین محمد معین الحق والدین حسن سجزی بعد دریافت شرف صحبت جناب غوث‌الوقت جیلان درانجا وارد گردید ـ شیخ کرمان ازان عالی دودمان بشرف صحبت و عز خلافت رسید، هم ازین رو مشرب تعشق و ذوق در سماع بر وی غالب بود، جمال حقیقت در مرات صورت می دید خود فرماید، بیت :

زان می نگرم بچشم سر در صورت
از سر معانی است اثر در صورت

این عالم صورتست و ما در صوریم
معنی نتوان دید مگر در صورت

قطب العالم حضرت گنجشکر در صحبت شیخ کرمانی رسیده و اکثر عالی منزلت از تعلیم وی بر مراد فایز شدند - یکی ازان شیخ صدرالدین علی یمنی که سید شاه قاسم انوار تبریزی مریدکامل وی بود اصل سید از آذربایجان بود بعد منصب کرامت عازم هرات شد - اکثر از اعیان اشراف اینجا رجوع بسید آوردند - حاسدان بحضور پادشاه وقت شاهرخ مرزا رسانیدند که اکثر جوانان خورد مرید وی‌شده اند و ما را بر صلاحیت وی اعتماد کامل غیر حاصل و بعضی از علمای ظاهری نیز با حاسدین الصاق ورزیدندکه بعد ازین ماندنش درین شهر صلاح نباشد [ص ۱۰۱] بادشاه بقبول آن مسئول حکم باخراج سید از شهر نافذ ساخت- سید برضا این حکم پذیرا نداشت تاکار بجای رسید که وی را بزور و زجر خارج باید کرد الا بسطوت باطنی سید کسی را یارای آن نبود که چنان فرمان سلطان بوی رساند شاهزاده خوش خصال مالفرمرزا بفور برخاست که ما وی را بفور از لطایف حیل راهی گردانم که حاجت بخشونت نشود چون بخدمت سید آمد صحبت مرغوب افتاد تقریبی ذکر عزیمت تقریر یافت که پدرت بادشاه اسلام باشد مارا چرا ازین شهر بدر می نماید- شاهزاده التماس آورد که خداوند شما بر قول خود چرا عمل نمی سازند قول درویشان موافق فعل ایشان می باشد - سید گفت کدام قول شاهزاده این شعر بخواند بیت—:

قاسم سخن کوتاه کن برخیز و عزم راه کن
شکر بر طوطی فگن مردار پیش کرگسان

سید شاهزاده را دعای خیر و تحسین بلیغ کرده فی الحال الاغ طلب کرده رو براه نهاد، دیوان ابرار از وی یادگار از وی است،نظم :

ای مظهر جمال تو مرآت کائنات
وی جنبش صفات تو از مقتضای ذات

هرجا که هست لمع ز نور تو ساطع است
گر کنج صومعه است وگر دیر سو منات

چون ظاهر از مظاهر ذرات عالمی
ظاهر شد از ظهور تو اسم تنز لات

اشباح انس صورت ارواح قدس شد
ارواح قدس صورت اعیان ممکنات

هر صورتی تعین خاصست در وجود
محواست نقش غیر و نشان تعینات

مشکل ز حد گذشت دران عقده زریف
ای پر تو جمال تو حلال مشکلات

قاسم شد از شراب ازل مست لم یزل
هل من مزید می زند از بهر باقیات

یکی ازان شیخ اوحد الدین اصفهانی صاحب مثنوی جام جم که شصت سال بریاضت پرداخت درین باب گوید، بیت :

اوحدی شصت سال سختی دید
تا شبی روی نیک بختی دید

منزل هفتاد و یکم در ذکر خانواده یسویان

منسوب بحضرت خواجه احمدیسوی پیر ترکستان ، وی مرید

حضرت خواجه ابو یعقوب یوسف همدانی حسب تصریح خانواده نقش بندی [ص ۱۰۲] و قبولی عظیم داشت مرشد حق پرست وی را چار مریدان کامل بودند و هر چار بدولت خلافت و سجادگی مرشد خود رسیدند درگاه بعد از وفات خواجه عبدالله جل شانه برق و خواجه حسن انداقی نوبت خلافت ارشاد سجاده شیخ همدانی بر پیر ترکستانی رسید اندر شهر بخارا براه نمای خلایق مصروف گردید بعد چندی اشارت غیب در آمد که خود را بدیار ترکستان رساند خود راهی آن نواحی شد و خلایق بخارا و پیروان مذهب شیخ را بحضوری خدمت خواجه عبدالخالق غجدوانی و متابعت وی هدایت کرد اندر دیار ترکستان شجره وی جاری و فیض وی ساری۔

منزل هفتاد و دوم در ذکر خانوادهٔ سعیدیان

منسوب بحضرت سلطان التارکین ابو احمد حمید الدین صوفی سعیدی ناگوری سوالی از کتاب اصول الطریقت فی مسایل الحقیقت ملفوظ آن سرتاج عارفان جمع آورده شیخ عبدالقادر بن محمود بن سعید فرزند اصغر صوفی ممدوح نام اصلی وی محمد بن احمد بن محمد بوضوع می در آید۔ پدر والا قدر وی در اوایل فتوح اسلام بر دست معزالدین سام از ولایت دور دست وارد هند شد۔ و در ناگور اقامت گرفت و صوفی درآنجا شرف ولادت پذیرفت در جوانی بر دست حضرت هندالولی تایب شد آخر بوفور علم و زهد از اعظم خلفای باصفای حضرت موصوف گردید و شجره ارشادش• بوسایل شیخ فریدالدین چاکپران صاحب سروره الصدر پسر شیخ عبدالعزیز فرزند اکبر صوفی ممدوح و شیخ کبیرالحق والدین گجراتی و خواجه شاه حسین ناگوری

و مریدان وی هنوز بار آور حضرت خواجه محمد معین الحق و الشرع والدین حسن سنجری شاهنشاه این اقلیم صاحب تخت و دیهیم مجمع انوار تجلی هندالولی اجمیری باشد ، فیض اندوز و نعمت یاب از جناب حجت طریقت دریای رحمت حضرت خواجه ابی النور محمد عثمان هرونی شیخ آذری جمال الدین در جواهر الاسرار آورده که بعد تفویض ولایت هند شاه هندوستان مالک این بوستان هرگاه درین دیار قدوم برکت لزوم آورد مرشد بر حق زمانی برای دیدار فرحت آثار آن بدرالعارفین شمس‌الصالحین اینجا وارد شد ـ پادشاد درویش منش سلطان محمد شمس الدین التمش مراسم تعظیم و توقیر در تقدیم رسانید، الا روایت مذکوره از ذکر کتب و صحایف [ص ۱۰۳] حضرات چشت که اعتماد کاف بر صحت آن می تواند شد باثبات نرسیده وی صاحب نعمت اصلی حاجی الحرمین مقتدای دارین حضرت خواجه منیر الدین محمد شریف زندنی بعضی ارباب تواریخ ظاهر نمانید که هر چند تشریف آوری در هند ثابت نمی گردد الا شرفای قنوج مزار فایض الانوار قریب شهر مذکور کنار دریا نشان دهند ـ صاحب سیرالاقطاب گوید که حقیر چند بار بزیارت رسیده حضرت حاجی از مریدان نا مدار و صاحب نعمتان باوقار حضرت ظل‌الحق فی‌الخلق قطب دایره ایمان افتخار زمین و زمان صدر آرای سجاده چشت زیب افزای گروه اهل بهشت خواجه قطب‌الحق والدین مودود مرید سعید و خلف رشید حضرت خواجه ابی یوسف ناصرالشرع والدین چشتی بود که خواهر زادهٔ حضرت خواجه ابو محمد و صاحب حقایق و اسرار خالی بزرگوار خود باشد وی فرزند ارشد قدوةالابرار عمدة الاخیار صاحب منزلت و کمال حضرت خواجه قدوةالدین ابو احمد ابدال و جاگزین آن عالی درجات و فاتح دار سومنات بود

از حضرات بابرکات پیران طریقت ما اول وی منصب ابدالی گزید ، ازانوقت تصرف این منصب در جمیع حضرات منضم ماند ، آخر حال بر منزلت قطب ابدالی ترق ورزید ـ بعضی گمان دارند که حضرت وی در هند آرامگاه دارد ، بعضی می نگارند که در معیت لشکر محمود غزنوی وارد این دیار بوده بعد فتح و ظفر و نصب اعلام اسلام معاود چشت شد فرزند کامگار خود را دراینجا گذاشت این مزار پر انوار از وی باشد الا اصح چنان می نماید که حضرت خواجه ابو محمد مقبول بارگاه صمد بعد جایابی بر سجادگی خواجگان رفیع الشان در عمر هفتاد سال حسب اشارت ایزد متعال با معکر فیروزی محمودی درین وادی تشریف آورد ـ فتوحات غزنوی از برکات قدوم وی بود زیرا که از عالم غیب وی را مامور گردانیده بودند برین که اقلیم هند حق ولایت حضرات چشت خواهد بود ـ باعانت و امداد سلطان زمان باید رفت لا جرم قبول سفر دور و دراز کرده قرین فتح و ظفر معاودت فرمای چشت گشت ، بار ثانی که پادشاه والا جاه عازم هند شد باز چنان دولت خدا داد آرزو کرد الا پذیرانفرمود ـ تاهم پاس خاطر شاه دین پناه ملحوظ داشت و زبده و اصلان خواجه محمد عبدالشکور سالمی یکی از عمایدِ خلفای خاندان خود را برمدد سلطان ذی شان راهی ساخت بقدم خیر مقدم وی [ص ۱۰۳] نیز عجایب تصرفات فتح و نصرت رونما گردید و خواجه ممدوح الصدر خواه بشهادت یا قامت زیر پای حصار مفتوح سرسی منزل و مرقد گزید ازین رو قبر پر فیض وی در وسط هندوستان واقع و هنوز نور و برکت و خوارق عادات و انواع تصرفات از آستانش ساطع از وقت حضرت وحید العصر فرید الدهر مزار پر انوار وی پدید آمد و پیش ازین معدوم بود ، کسی نمی

دانست کتاب تمهید شریف که از عماید تصانیف آن عالی وقار در عارفان کبار یادگار بود ـ حضرت قطب العالم از خودش بصورت ظاهر تعلیم یافت و عرفای نامدار چون مخدوم بهاءالحق ملتانی و سید عثمان لعل شاهباز قادری و بعض موحدین چون گرونانک شاه وغیره گرد مقبره وی مجاهدات کرده و فیوض نعمات ربوده اند، در مثالی که قطب‌العالم بحضرت سلطان الاولیا محبوب الهی مرحمت کرده اند ذکر نفاست عقاید و مسایل توحید مندرج کتاب تمهید ممدوح مرقوم حالا خانقاه وی بصرف هزار در هزار تجدید و تازگی پذیرفت ـ راقم چندبار بشرف زیارت رسیده و مقصودیاب مطالب خویش گردیده، درین شجره چشت برابر نسبت خواجگان علیهم الرحمت والغفران یکی با دیگری واقع بدین طریق حضرت هندالولی مرشد صاحب منزل از ابی‌النور هرونی وی از حاجی زندنی وی از قطب‌الدین مودود چشتی وی از والد ماجد خود سید ناصرالدین ابی یوسف چشتی وی از برادر مادر خود خواجه ابو محمد چشتی وی از پدر عالی قدر خواجه ابو احمد ابدال وی از سر سلاسل چشت حسب تصریح منزل پنجاه و یکم الا دو نسبت مزید راهم اینجا ذکر لازم آمد یکی خواجه ابو محمد را علاوه از پدر والا گوهر از قطب المجاذیب شیخ قطب الدین حیدر زاوجی مذکوره منزل شصتم ذیل شیخ حضرت خواجه مودود چشتی را با شیخ زنده فیل ابو نصر احمد جام که استاد آن در منازل جلالی و نقشبندی و انصاری و طیفوری مذکور شد ـ

منزل هفتاد و سوم در ذکر خانوادهٔ نظامیان

منسوب بحضرت سلطان المشایخین رحمت للعالمین مورد فیوض نا متناهی محبوب الهی واقف راز لامکانی عارف اسرار یزدانی قدوه

ابرار عمده اخیار جاگزین منزل توحید صاحب منزلت تفرید جامع فروع و اصول مقتدای اهل قبول حامل کمالات شریعت و طریقت کامل معاملات معرفت و حقیقت محبوب ذات منزه از صفات مستجمع فیوض مخلد [ص ۱۰۵] جناب مولانا وسید نا خواجه نظام‌الحق والشرع والدین محمد بداونی دهلوی فرزند رشید حضرت خواجه سید احمد خالدی بخاری بدایونی رضوی آن جناب سیادت انتساب مرید سعید و صاحب نعمت مزید حضرت قطب العالم زبده افراد آدم فرد حقیقت غوث طریقت عالم بعلوم ربانی قایم بارکان ایمانی وحید العصر فرید الدهر کان زر گنج‌شکر شیخ خواجه فرید الحق (و الدین) مسعود فاروق اجودهنی بیت :

کان نمک جهان شکر شیخ بحر و بر
آن کز شکر نمک کند و از نمک شکر

رباعی :

کان نمک و گنج شکر شیخ فرید
کز گنج شکر کان نمک کرد پدید
در کان نمک کرد نظر گشت شکر
شیرین تر ازین کرامتی کس نشنید

وی از عماید خلفای باصفای حضرت قطب الاقطاب فردالاحباب محیط دوایر امکان سرخیل ارباب عرفان مستغرق دریای توحید سیاح بیداری تفرید سراج عرفا سرتاج صلحا فانی فی الحق باق در وجود مطلق قتیل خنجر تسلیم و رضا در یکتای بحر مجد و علا خواجه قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی چشتی دهلوی ، وی

قایض دولت و نعم هم وارث جاه و حشم آن صدر نشین اورنگ ولایت صاحب کشف و کرامات مصدر فیوضات لم یزلی مظهر تجلیات ازلی متصرف ولایت هند و سند حضرت سید السادات مجمع البرکات خواجه معین الحق والدین حسن سنجری اجمیری ، باقی بشرح منزل ما قبل:

ای شربت عاشقی بجامت
وز دوستی زمان پیامت

صبوحان لطیف و پاک را چرخ
بگداخت تا سرشت نامت

شد سلک فرید از تو منظوم
زانست که شد لقب نظامت

سودا ز دکان عشق حق را
تسکین ز مفرح کلامت

جاوید بقاست بنده خسرو
چون شد بهزار جان غلامت

منزل هفتاد و چهارم در ذکر خانواده صابریان

منسوب بحضرت مقتدای طریق رهنمای تخلیق کشاف دقایق عرفانی صراف نقود رحمانی عارف شان جلال واقف برهان کمال مهتدی راه مستقیم بر قدم حضرت موسی کلیم عمده اکابر مخدوم سید علاء الحق والدینْ علی احمد صابر [ص ۱۰۶] کلیری - وی سید عالی نژاد مرید مجاز و خواهر زاده و داماد حضرت فرید الدهر فاروق ممدوح الصدر بود شانی رفیع و سطو رظاهر داشت - شیخ کبیر

با وی عنایت خاص رعایت می کرد هر چند حسب روایات صحیح و حکایات صریح خلفای حضرت گنج شکر را پایانی و شماری نباشد، الا ازین دو حضرات کرامات خاندان فریدی بسی فروغ عظیم گرفت بیت :

شیخ ما شیخ است مولانا فرید
همچو او در خلق مولانا فرید

منزل هفتاد و پنجم در ذکر خانواده سراجیان

منسوب بحضرت سراج عارفان مرات هندوستان شیخ سراج الحق والدین عثمان بنگالی وی از اصحاب عشره معززه خلافت حضرت سلطان العارفین محبوب رب‌العالمین سید نظام الدین اولیا بود ۔ اقلیم شرق بوی کرامت گردید تصرفاتش عیان و کمالاتش بی پایان در جلوه ظهور رسید ۔

منزل هفتاد و ششم در توضیح استخراج خانوادگان دگر

منقولست که وزیری بود از معتقدان شیخ ابو اسحاق کاذرونی هر چند میخواست که شیخ از وی چیزی قبول نماید میسر نمی گردید روزی، وی چندین از بندگان خود آزاد گردانید و ثواب آزادی بر حضرت شیخ رسانید و اطلاع آن بشیخ فرستاد، شیخ در جواب پیام داد که رسالت تو بما رسید و شاکر احسانت شدم الا باید دانست که آزاد گردانیدن بندگان مذهب ما نیست ۔ بنده گردانیدن آزادان شعار خود دارم ۔

ازین چهار ده خانوادگان همه اکثر سلاسل منتشر بعالم است .

هر صاحب ارشادی عظیم که بر سجاده طریقت رهنمای خلایق

گردید و مردم گروه در گروه در بیعت و اطاعت وی در آمدند و در طاعت و عبادت از روی اثر صحبت وی ذوق و لذت دیدند و صفای قلبی ورزیدند از غایت عقیدت و حسن ارادت خود را منسوب و منتسب بنام نامی و لقب گرامی حضرات وی گردانیدند و دیگر القاب و اسمای آبائی و مصری و قومی و فرق خود را در ذات پاکش نابود کردند، بیت :

عاشق رویت کجا بیند بکس
بستۂ مویت کجا یابد خلاص

ذکر سلاسل چند دیگر نیز بطرز اختصار کرده می شود۔

منزل هفتاد و هفتم در ذکر خانواده مدینی

منسوب بحضرت شیخ ابو مدین شعیب بن حسین [ص ۱۰۷] بن حسن مغربی ۔ وی بر کبار عرفا و صاحب طریقت غالب بود ۔ گروه کاملان از وی پذیرای تعلیم گردیدند ، یکی ازان محی الدین بن العربی بود که در فتوحات خود اکثر ذکر فضایل و مناقب حضرت وی می فرماید و در تاریخ یافعی مرقوم که سید محی الدین عبدالقادر جیلانی شیخ مشرق و شیخ ابو مدین مغربی شیخ مغرب هر دو بزرگوار هم عصر اند ۔

منزل هفتاد و هشتم در ذکر خانواده عیدروسی

دوم ازان عیدروسی منسوب بحضرت شیخ عبدالله جل شانه ابن عبدالرحمان مکی عیدروسی وی از اولاد حضرت امام جعفر صادق و صاحب معارف و حقایق بود ۔

منزل هفتادو نهم در ذکر خانواده رفاعی

سیوم (۳) ازان رفاعی منسوب بحضرت شیخ احمد بن ابوالحسن الرفاعی، وی از اولاد حضرت موسی کاظم امام و در خوارق کرامت عالی مقام بود -

منزل هشتادم در ذکر خانواده شاذلی

چهارم ازان شاذلی منسوب بحضرت شیخ ابوالحسن علی الشاذلی صاحب سند دعای حزب‌البحر این چهار سلاسل در امصار مغرب و آبادانی سواحل بحر شایع روسی از مدینی و شاذلی از رفاعی انشعاب دارد منتهای هر چهار باچندین وسایل بسید الاوتاد بغداد یست -

منزل هشتاد و یکم در خانواده احرار

پنجم ازان احراری منسوب بحضرت خواجه ناصر الدین عبیدالله جلشانه احرار فیضیاب نعمت از حضرت مولانا یعقوب چرخی غزنوی که صدق ارادت بحضرت خواجه سر سلاسل نقش بندی و هم بحضرت خواجه محمد بن محمد علاءالدین عطار بخاری دارد ، عطار نیز از عمايد خلفای نقشبندیست بنابرین در بعضی شجرات این خانواده بلا توسل عطار حضرت چرخی از صحبت صحت نقش بندی تسلیم دارد و حضرات خواجه ابو محمد پارسا صاحب کتاب فصل الخطاب و خواجه ابونصر پارسا فرزند ایشان و خواجه عطار فرزند علاءالدین عطار و خواجه علاءالدین عجدوانی خلف الا خلاف خواجه عبدالخالق عجدوانی و مولانا نظام الدین خاموش و مولانا محمد سعد الدین کاشغری و امام عبدالله سبحانه اصفهانی و سید شریف جرجانی از

صحبت و نعمت باطنی یافتگان این خانواده اند مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی هر چند (ص ۱۰۸) ارادت بحضور مولانا کاشغری دارد الا در اکثر تصانیق خود خواجه احراری را بحد فضایل گوید از وی است :

چو فقر اندر قبای شاهی آمد
بتدبیر عبیداللهی آمد

منزل هشتاد و دوم در ذکر خانواده علائی

ششم ازان علایی منسوب بحضرت خواجه سید محمد ابوالعلایی اکبر آبادی مرید سید عبدالله سبحانه مرید خواجه محمد یحیی مرید خواجه محمد عبدالحق مرید خواجه احرار نقش‌بندی موصوف الصدر در تعلیم مریدان یکتای زمان بود اکثر اهل ارشاد بوی تربیت گردیدند، حضرت سید محمد ترمذی کالپوی از خلفای وی است ـ

منزل هشتاد و سوم در ذکر خانواده جلالی

هفتم ازان جلالی منسوب بحضرت سید جلال الدین مخدوم جهانیان بخاری اوچی وی را فیض و نعمت و خرقات ارادت و برکت از حضرات متعدد رسیده قریب چهار صد مشایخ ربع مسکون را دریافت و از هریکی فراخور حال هدایت و ارشاد یافت جد بزرگوارش حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی از خلفای اعظم مخدوم بهاءالحق ذکریای ملتانی و اول از قبایل ساداتی بود که از بخارا در دیار هند نزول کردند ـ مخدوم ملتانی صاحب نعمت حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو حفض عمر السهروردی بن محمد بکری و حضرت شیخ الشیوخ خلافت از عم بزگوار خود

حضرت شیخ و حضرت شیخ ضیاءالدین ابو نجیب عبدالقاهر سهروردی و حضرت غوث الاعظم قطب العالم ابو محمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی دارد و سید جلال سرخ بخاری چون حسب الارشاد مخدوم ملتانی سر زمین اوچ را برای سکونت و اقامت خود آبادان گردانید و با دختر سید بدرالدین سندهی منعقد و متاهل گردید فرزندان لایق بوجود آمدند۔ سید احمد کبیر الدین سید محمود بهاءالدین سید محمد صدر الدین مخدوم جهانیان بروایت صحیح فرزند سید احمد کبیراند هر چند در ساحت اطراف و اکناف عالم از یکصد و چهل و پنج ارباب طریقت خرقات خلافت و برکت بوی رسید الا چهارده سلاسل جاری او شایع در شجرات مختصر ذکر می یابد یکی بوسایل آبای کرام خود سید احمد کبیر سید جلال بخاری سید الموید علی بخاری سید جعفر بخاری سید محمود بخاری سید احمد بخاری سید عبدالله جل شانه سید علی اشقر سید جعفر مرتضی آینده بحضرات امام علیهم السلام یکی از عم [ص ۱۰۹] عالیقدر خود سید محمد صدرالدین یکی از شیخ نجم الدین اصفهانی مرید شیخ الشیوخ حضرت شهاب الدین سهروردی یکی از حاجی الحرمین سند المحدثین بو سعادت عضیف الدین مطری مرید ابو عبدالله جل شانه محمد بن قاسم المغربی صوفی بغدادی مرید شیخ رشیدالدین صوفی مرید شیخ الشیوخ ممدوح یکی از شیخ امام الدین برادر سجاده نشین شیخ الاسلام امین الحق والدین کاذرونی یکی از شیخ علی مجذوب قادری یکی از حضرت مخدوم نصیرالدین چراغ دهلی یکی از حضرت مولاناشمس الحق والدین یحیی یکی از شیخ قطب الدین منور هانسوی یکی از شیخ حسام الدین ملتانی و این هر چار حضرات از خلفای باصفای جناب محبوب ذات جامع البرکات اند، یکی حضرت شیخ ابوالفتح رکن الحق والدین

رکن العالم فرزند سعید و مرید حضرت شیخ صدر الدین عارف خلف الرشید و مرید حضرت مخدوم ذکریای ملتانی یکی از حضرت شیخ الحرمین ابو سعادت عفیف الدین امام عبدالله سبحانه ابن اسعد یافعی یمنی مخدوم جهانیان مدت دو سال در حرم ملازم صحبت ایشان بود عوارف شیخ الشیوخ و دیگر کتب تصرف از وی صحیح و تحقیق کرده خلافت یافت - روزی وی گفت که زین پیش بسی حضرات نادرالعصر عزیزالوجود بدیار حضرت دهلی بودند حالا طلعت و روش ایشایان شیخ نصیر الدین محمود برپا میدارد گویا وی چراغ دهلی است مخدوم را همانوقت ذوق حضور خدمتش درگرفت عزم هندوستان قرار داد امام یافعی از خاندان قادریست مزیل حرم و صاحب تصانیف عالی چون تاریخ مراة الجنان فی معرفت حوادث الزمان و روض الریاضین حکایت الصالحین کتاب تاریخ یافعی محتویست بر حالات واقعات تا سال هفتصد و پنجاه وفات حضرت وی در شصت بالای هفت صد بود - برسم حرم وی را در قبر حضرت ابوالفیض جمال الدین بن فضل بن عیاض مدفون کردند یکی از حضرت عبید عمی مرید شیخ ابوالقاسم فاضل فرزند و مرید شیخ احمد ابوالمکارم فاضل مرید شیخ ابوالغیث قطب الدین مرید شیخ الحق والدین علی افلح مرید شیخ شمس الدین حداد یکی از خلفای قطب العصر غوث الدهر جیلانی یکی از حضرت سید حمید الدین سمرقندی وی را فیض باطنی [ص ۱۱۰] از دو پیر طریقت رسیده یکی از سید قطب‌الدین بن سید محمد بن سید احمد چشتی برادر زاده و مرید سید محی‌الدین علی بن سید احمد چشتی فرزند و مرید رکن الحق والدین سید احمد چشتی خلف و مرید قدوة الدین سید ابو محمد چشتی پسر و مرید حضرت خواجه قطب الحق والدین مودود چشتی یکی از حضرت ابو محمد

شمس الدین ابن محمود بن ابراهیم فرغانی مرید شیخ محمد عطایای خالدی مرید شیخ احمد مولانا فرزند مفتی محمد شمس الدین جندی مرید بابا کمال جندی و خلعت یاب خاص حضرت شیخ ولی تراش فردوسی پیر بابای ممدوح و حضرت خواجه مودود چشتی را درین سلک مودودی جلالی در بعض رسایل و شجرات بروفق حکایت ملاقات ایشان با حضرت شیخ الاسلام ابونصر احمد جام ارباب تواریخ و حالات اولیای حق در طرز آن اختلاف دارند، حصولُ فیض نعمت و اجازت از شیخ الاسلام جام علاوه از حضرات چشت قرار دهند ـ شیخ جام از کبار اولیای حضرت حق و صاحب تصرفات باهره بود در کتاب سراج السایرین یکی از تصانیف خود فرماید که تا حال یکصد و هشتاد هزار کس بر دست ما تایب گردیدند و شیخ ظهیر الدین عیسیٰ یکی از اخلاف ایشان در کتاب رموز الحقایق می نگارد که بر دست پدرم شش صد هزار کس مرید شدند ـ مرشد شیخ جامی آیه رحمت و شاهباز اوج طریقت شاهنشاه حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر مهنوی بود که نعمت یاب از حضرت شیخ الشیوخ ابوالعباس قصاب آملی و مرید شیخ ابوالفضل محمد بن حسن سرخسی بشد ـ وی مرید طاؤس الفقرا ابونصر سراج طوسی مرید ابو محمد عبدالله سبحانه بن محمد مرتعش نیشاپوری ـ یکی از خلفای حضرت خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی ـ حضرت شیخ ابو سعید بعد انتقال شیخ سرخسی بخدمت حضرت شیخ ابو عبدالرحمان بن محمد بن حسین التسلمی صاحب تفسیر بحرالحقایق و طبقات المشایخ اکتساب فضایل کرد که حضرت وی مرید ابوالقاسم ابراهیم بن محمد نصیر آبادی نیشاپوری یکی از اصحاب جعفر شبلی مرید رشید امام بغدادی مخدوم جهانیان در سفر نامجات خود حالات عجیب ترقیم می فرماید خزاین جلالی از

ملفوظات وی است ـ حالا توضیحاً اسمای بعض از خلفای ایشان که سلاسل جلالی بوسایل شان در اطراف هند جاری تحریر می پذیرد [ص ۱۱۱] حضرت سید صدرالدین راجو قتال برادر خورد حقیقی مخدوم حضرت سید ناصرالدین محمد حضرت کبیرالدین اسماعیل فرزندان مخدوم سید محمد اشرف جهانگیری سمنانی از اصحاب حضرت علاءالحق بنگالی مرید اخی سراج نظامی حضرت سید محمد اجمل بهرایچی از اصحاب حضرت شیخ بدیع‌الزمان اویسی طیفوری حضرت شیخ امام حافظ سراج‌الدین کالپوی حضرت مخدوم شیخ قوام‌الدین لکنوی حضرت شیخ یوسف ایرجی از اصحاب حضرت شیخ اختیارالدین عمر ایرجی مرید قاضی محمد ساوی یکی از خلفای حضرت چراغ دهلی حضرت شیخ فخرالدین مهنوی حضرت شیخ علاءالدین ساری ـ

منزل هشتاد و چارم در ذکر خانوادهٔ مداری

ششم ازان مداری منسوب بحضرت قطب الحقیقت فردالطریقت شاه بدیع الدین ابو اسحاق شامی ـ وی از اولاد پاک نهاد انبیای بنی اسرائیل بود، از ایام طفولیت لوازم ولایت کلیمی از وی ظاهر می شد ـ حذیف شامی از نوادرالعصران وقت فایق بحایق و دقایق وی را بعلوم متعارف و فنون کیمیا و هیمیا و سیمیا و ریمیا متحیر گردانید بعد رحلت والدین تجرید و تفرید ورزید و عازم بیت الرب گردید ـ در گوش حق نیوش وی ندای غیب در دادند که در حرم رسول ما باید رفت، بر طبق آن بر در نبوت اعتکاف کرد، بعد چندی راهی نجف اشرف گشتٔ و مدتی از روی مجاهدات ظاهر و مکاشفات باطن جمیع منازل تصوف را طی ساخت ـ جناب علی مرتضی وی را تفویض امام مهدی آخرالزمان فرمود حضرت امام در عالم صوری

باطراف جبال شمال روی زمین تمام کتب سماوی که بر حضرت
انبیای بنی آدم و پیشوایان جنات و مخصوص حضرات ملایک
مقرب نازل گردید تعلیم نمود ، فرقان مجید و توریت و انجیل و زبور
در اکوری و جاجرمی و ستاری والیان و مرات و عین‌الرب و
سر ما جن - و مظهر حضرت شیخ عبدالرحمان چشتی درین محل می
فرمایند که در خلقت جن و انس بر طبقات ارضی اشتباهی ناشی نی -
و هم بقول اکثر مفسرین ثابت که قبل از آدم خلفای جنات شرفیاب
خلافت ارضی بودند - پس اگر باقتضای نفرستاده شده رسولی مگر
بزبان قوم وی کتابی بر زبان نازل شده باشد از قدرت
آفریدگار عجب نمی نماید و بعضی اولیای کبار خلافت
[ص ۱۱۲] جنات و ملایک را تسلیم دارند از روی مشاهدات
معنوی - چنان که قدوهٔ ارباب توحید بحرالعرب فرماید که حضرت
رب‌العزت جمیع انبیای بشری بما نمایید جز انبیای جنات و ملایک و
مستغرق بحار نامتناهی حضرت شاه نعمت الله جل شانه کرمانشاهی
گوید که در مکاشفات روزی بسمای چارم رفتم ، یکی را دیدم از
فرشتگان که بعظمت قدر بر کرسی مرصع از جواهر و زر جایگاه
داشت و گرد وی هفتاد هزار ملایک بادب تمام قایم - بر علو
منزلت وی متحیر شدم - یکی از حواشی وی گفت که یکی از خلفای
پروردگار- گفتم که غیر از حضرت آدم پدرم دیگری از خلفای ایزدی
کیست؟ بر این کلام خود آن عالی منزلت ما را پیش خواند و گفت
که پدر تو از خلفای روی زمین بود ، آیا در قرآن لفظ فی‌الارض
نخواندی ؟ سر فرو بردم که در علوم حق ما جاهلانیم- بحسب فوق
کل ذی علم علیهم تواند بود که بر هر آسمانی و هر زمینی یکی از
خلفای حضرت حق کامران باشد ، و نیز قول وی تعالی که نبود

خلایقی و امتی مگر آنکه گزرد دران قوم بیم و خوف دهنده ، تائیدی قوی و شاهدی برین دلیل تواند بود که رسالت هر دو فریق بل فرق دیگر هم و نزول صحایف بر آنان رونما شده باشد ـ الغرض حضرت امام وقت بعد استکمال مدارج شاه بدیع الدین را جانب نجف اشرف رخصت و منصرف گردانید و ازانجا با نعمت باطنی و خلعت معنوی سرفرازی یافت و در حرم رسول آمد ـ ازانجا بشارت پذیرفت که بعد ادای شکر نعمات و حج و زیارات عازم دیار هندوستان شود و باطاعت فرزند نبوی حضرات خواجه معین‌الحق والدین حسن سجزی در جای مقرری اقامت نماید ـ حضرت سید اشرف جهانگیر فرماید که ما و او هم سفر بودیم از بیت الرب ، وی درین نواحی راهی گردید ، ما برای سیاحت دیار روم رفتم ـ قاضی محمود صاحب کتاب ایمان محمودی گوید که شاه مدار بعد از طی منازل خشکی بر جهاز قدم نهاد ، ناگاه در وسط بحر بادی تند وزید ، جهاز تباهی ورزید ، یازده کسان بالای سطحی طرفی روان گردیدند ـ بعد از چندی ده کسان بغایت گرسنگی و نهایت تشنگی جان دادند ، صرف شاه مدار باقی و بسلامت ماند ـ انجام کار بر عمارتی گزار افتاد ، آنجا پیری نورانی بصورت انسانی با لباسی [ص ۱۱۳] فاخر بود ـ گفت بیا شاه مدار صاحب ما در انتظار تست ـ آخر در باغی لطیف و ایوانی رفیع مرصع برد که دران تخت یاقوتی با دیگر جواهر و بران مردی پر تجلی از جمال و جلال جلوه گر و نعم و حشم فراوان در خورد میسر ـ شاه مدار با وصف استجماع چندین فضایل بر فضایل بوادید رفعت شان وجلالت قدر وی بی خود افتاد و سر بسجده نهاد ـ او دست ایشان گرفت و برداشت و برابر خود نشاند و طعامی از شیر و برنج خوراند و لباسی پوشاند و برزبان موالفت راند که ای شاه مدار

بعد ازین ترا طعام و شراب و لباس دنیا حاجت نماند ، خوری یا نخوری و لباس تو دوام پاکیزه ماند ، گردی و غباری نپذیرد - امروز در عالم ملکوت و ناسوت ترا قطب الوقت شاه مدار گویند ، بعد ازین فردی از افراد انسانی ازین لقب منسوب نشود - حالی می باید که بحضور هندالولی حاضر شوی - ازین وادی و جبال که نشانت دهم بخیریت و سلامت برسی - ولایت صوری و معنوی تو در حیات و ممات یکسان خواهد ماند - شاه مدار چون ازان منازل رفیع بر آمد اثری ازان عمارت ندید، بر قدرت قادر کریم متحیر گردید - مراقب و مکاشف گشت ، ندای غیب آمد که آن شخص با نور و برکت سرخیل ملایک عنصریست ، بصفت جلال و جمال احدیت موصوف و تصرف بر ربع مسکون دارد ، این فیض تصرف ویست که بلا توسل از حضرت حق آخر می نماید و بسا بر انبیا و اولیا می رساند - هرگاه ترا ضرورتی رسد چند باره نام وی باید گرفت و استمداد باید خواست ، تا قیامت ممد خواهد ماند - نام متبرکش شت خیطی - شاه مدار شکر واجب الوجود ادا کرده در پی تفحص راه شد که ابدال هفتگان بر وی ظاهر شدند و در اقل مدت بسرحد گجرات رسانیدند - چندی اینجا بسر برده جوق جوق مردم بوی گرویدند ، آخر در اجمیر شریف آمد و مجاورت آستان مزار فایض الانوار حضرت هندالولی گزید - بالای کوهسار معروف کوکلا پهاری جای اقامت شاه مدار بود، که تا حال آنجا را متبرک پندارند و چراغان افروزند - زان بعد بقیام لب جوی قریب جون پور ماذون گردید و راهی منزل مقصود گشت در کالپی آمد - آنجا معاملاتی چند با قادر شاه حاکم و حافظ محمد سراج امام واقع گردید که در کتب و رسایل [ص ۱۱۳] سیر اولیای حق که تفصیلاً ذکر یافت - عارف نامی حضرت سید عبد الواحد بلگرامی در کتاب مجمع فضایل سبع سنابل

تصریحی دیگر بران افزایش کرده ـ از دعای حافظ محمد سراج بعد آن در جونپور آمد ـ درینجا شیخ حسین معز بلخی مرید با نعمت حضرت شاه شرف یحیی منیری رسیده نصف باقی کتاب عوارف المعارف شیخ الشیوخ بحضور وی تعلیم پذیرفت ـ در دیدار اول سر بر زمین آورده این شعر بر زبان حال راند :

چسان گویم که حق صورت ندارد
چو می بینم عیان ذات مصور

هر کرانگاهی بر جمال باکمال وی فتادی بی اختیار سر بسجود نهادی، بنا برین دوام نقاب سیاه پوشیدی ـ در منازل درویشی این منزل صمدیت بود ـ حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی در تصانیف خود فرماید که هر گه صوفی در مقام صمدیت رسد اکل و شرب باقی نمی ماند ـ اکثر علمای ظاهر آن وقت چون قاضی شهاب الدین دولت آبادی، و قاضی محمد مطهر کالپوی و قاضی محمود کنتوری و قاضی صدر جهان جونپوری اوایل حال در پی انکار شاه مدار تحریرات کردند و جماعت کثرة در محل مناظره و بحث در آمدند ـ آخر روی ارادت و عقیدت بحضرت وی آوردند و هر یکی نعمتی فراخور حال یافت ـ در لکهنؤ شیخ مینا فرزند شیخ قطب را که در ایام طفلی مجاور مرقد منور مخدوم شیخ قوام الدین بود از مراتب ولایت وی آگاه گردانید و بعطای جانماز خود او را بسجادگی و مخدوم نشانید ـ در کشور و اطرافش سیاحت کنان در جای مقرری وارد گردید ـ مدت پنجاه سال در هند فیض رسان ماند ـ طریق وی اویسی بود، از ارواح قدسی حضرت علی مرتضی و طیفور شامی و اویس قرنی و علمدار مکی، تا زمانی که شاه مدار درین دیار

نیامد این مشرب اویسی انتشار نیافت - مخدوم شیخ سعدالله جلشانه کبسی و ازکنتوری در باب استکشاف این مشرب بحضرت سید اشرف جهانگیر خطی نوشت - وی پاسخ آن تفصیلاً نگاشت و صداقت و رفعت این طریق بخوبی خاطر گزین ساخت - برای توضیح نام بعضی از خلفای حضرت شاه مدار اویسی ترقیم می یابد حضرت جهانگیر ممدوح حضرت شیخ مینا فرزند معنوی حضرت شیخ قوام الدین و مرید حضرت مخدوم سارنگ مج گانوی [ص ۱۱۶] خلافت یافت از حضرت سید صدر الدین راجو قتال بخاری اوچی برادر مخدوم جهانیان، حضرت قاضی شهاب الدین دولت آبادی، حضرت قاضی محمود کنتوری، حضرت قاضی مطهر کالپوی، حضرت قاضی، شهاب الدین قدوایی حضرت سید احمد بد پای کو لونبی جونپوری حضرت سید جمال الدین بهاری، حضرت سید اجمل بهرایچی، شاه جودن اودهی، شاه بهیک قنوجی، شیخ شمس تابب لکنوی، شیخ بدهن صدیقی سندیلوی، شاه متها مدار کندری، شاه اعلای بنگالی شاه عبدالرحمان چشتی صابری که خلافت و نعمت از حضرات بوسایل خاندان حضرت مخدوم شیخ عبدالحق رودلوی دارد بدین توسل ازین خانواده نیز فیضیاب است که وی از حضرت شیخ عبدالرحمان قدوایی وی از شیخ ابوالفتح قدوایی وی از شاه محمد عالم مداری وی از شاه سعد مداری وی از شاه میران مداری وی از شاه متها مداری وی از پدر عالیقدر خود قاضی محمود کندری وی از حضرت شاه بدیع الدین قطب مدار و هم از توسل روحانی حضرت ایشان بطریق اویسی نصیب باطنی اندوخت - در جمع و تالیف مرات مداری گوید که بعد از اجتماع رسایل ایمان محمودی قاضی محمود کنتوری وغیره مشتمل خاص حالات قطب مدار و التفات بر التفات از کتب دیگر از مدتی میخواست که بجمع و تحریر

آن پردازد اما چون بعض از اطوار حضرت ایشان خلاف رسم اهل عالم بود مبادرت کردن نمی توانست ، تا نشان تیر ملامت ارباب ظاهر نبود ـ بنا برین چندین سال این آرزوی دلی در توقف ماند ـ در سال یکهزار و شصت و چار هجری در مکن پور بر مزار لامع الانوار وارد گردید و بانواع نعم و سعادت رسید ، بشارتی تازه و اجازتی پر آوازه یافت که خاطر ما مصروف و اعانت و امداد تست ، هر جاوی سهوی و خطای رو خواهد داد از حضور ما دران باب آگاهی خواهد رفت ـ بدین تقویت آغاز و اتمام آن اتفاق افتاد ـ انتقال حضرت شاه مدار در سال هشتصد و چهل هجری در سلطنت سلطان ابراهیم شرقی بعمر یکصد و بست و پنجسال بود ـ اندرون حجرهٔ خود آسودند ـ مردان غیب کلاه و چادر پوشانیدند و نماز گزار شدند ـ زان پس در حجره از خود بکشاد ـ حسب الامر پادشاه باهتمام سید صدر جهان جونپوری عمارتی عالی بالای حجره بنا نهادند ـ [ص ۱۱۶] . .

منزل هشتاد و پنجم در ذکر خانوادهٔ غزنوی

نهم ازان غزنوی منسوب بحضرت شیخ رضی الدین علی بن سعید بن عبدالجلیل لالای غزنوی ـ وی در اوایل حال بصحبت حضرت شیخ ابو یعقوب خواجه محمد یوسف همدانی و حضرت شیخ خواجه احمد یسوی پیوست ـ بعد ازین که حضرت شیخ نجم الدین فردوسی فروغ گرفت حسب بشارتی که در خواب بوی نمائیدند بحضور وی راهی شد ـ صورت شیخ بر وفق روایت بود بارشادش چند اربعین بر آورد ، کارش بکمال رسید و از قدوهٔ زمان گردید ـ و علاوه از شیخ خود صحبت یکصد و بست و چهار کاملان طریقت دریافت و از هر یکی خرقات و تبرکات لایق حاصل ساخت ـ بعد از وفات قریب یکصد خرقات و تبرکات تقسیم بر خلفای کامل الاحوال در تحویل فرزندان وی

باقی بود - شیخ در اطراف جهان سیاحت بسیار کرد، گذارش در اکثر اقلیم فتاد - و از هندوستان گردیده در حضور حضرت شیخ ابی رضا بن نصر در آمده چندی ملازم صحبت وی ماند و امانت جناب رسول مقبول و خرقت از حضرت شیخ حاصل کرد - حضرت شیخ علاءالدولت سمنانی از روی تحقیق خود می نگارد که آن امانت از جناب حضرت رسالت پناه مخصوص برای شیخ غزنوی بود. هم صاحب عروةالوثقی فرماید که آنرا مشاهده کردم در کرپاسی پیچیده و بالایش کاغذی نوردیده و بران بخط حضرت شیخ رضی این عبارت مرقوم بود :
هذه المشط من امشاط الرسول صلی الله جلشانه علیه و آله وسلم وصل الی یده الضعیف من صاحب الرسول صلی الله جل عظمته علیه آله و سلم و هذه الخرقة وصلت من ابی الرضا رتن الی هذا الضعیف حالا باید دانست که حال حضرت ابی الرضا حاجی رتن الهندی و حال ابی الوفا عبدالله سبحانه چنکال گجراتی و حال ابو محمد معمر المغربی و حال ابو عبدالله جلشانه بن عبدالعزیز مکی که هر چار حضرات از اصحاب رسول مقبول اند قربت قریب یکدگر واقع و اهل شجر و ارباب تواریخ در تصریح و صحت حالات این حضرات بسی اختلاف دارند - مترجم صواعق و صاحب نوادر انوار در پی انکار اند در باب صحابت رتن هندی و معمر مغربی و حکیم محمد قاسم و حاجی محمد خان ذکر حاجی عبدالله سبحانه چنکال بصداقت تحریر نمایند - و حال عبدالله سبحانه مکی سوای از کتب حدیث و سیر نبوی [ص ۱۱۷] حضرت سید نجم الدین غزنوی و حضرت شاه محی قلندر عباسی از روی تحقیق در تصانیف خود ترقیم می سازد - و حال رتن هندی در کلام حضرت شیخ سعد الدین حموی و شیخ احمد جوزقانی مرقوم و حسب تصدیق صاحب

عروة الوثقی در نفحات بذکر شیخ غزنوی مندرج ـ بهرحال حاجی رتن و حاجی عبدالله جل شانه از وزیران و نریمان فرمان روایان هند و گجرات اند ـ یکی بوقوع معجزهٔ شق القمر و یکی بتقریب سفارت ایمان آورد و معمر مغربی کسیکه در مائة ثالث از هجرت خود را ظاهر ساخت و از انزوا بر آمد و حدیث من شم الورد از جناب رسول مقبول روایت کرد ـ عبدالله جل شانه مکی کسیکه نوبت آخر در مائة خامس از انزوای ثالث بر آمده بوساطت سید خضر رومی طریق خود بعالم شایع ساخت و بطول اعمار هر چار حضرات و انزوا و اختفا و حصول انواع برکات و حسنات بدان وسایل دعای خیر حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی الله جل عظمته علیه و آله و سلم بود که از قدرت رب قدیر کار ساز و خالق بی نیاز و اثر معجزات و قبول دعای، حضرات انبیا خصوص جناب فیض انتساب باعث ایجاد عالمیان نبی آخر الزمان ظهور همچو امور خیلی عجیب- و چندان بعید تصور نباید کرد ، زیرا که از افراد بشری حضرت عیسی و حضرت ادریس علی‌انبیا و علیهما السلام بر چارم آسمان و ریاض جنان و حضرت خضر و حضرت الیاس بر طبقات ارضی زنده و سلامت اند. و در حیات و اختفای حضرت امام خاتم ولایت مهدی علمای هر عصر از اصناف اهل عقاید این امت مصطفوی باختلاف اقوال روایت و حکایت دارند و خروج دجال بد مآل نیز لایق تسلیم، و طولانی عمر اکثری از اهل دین نبوی در کتب صحیح مروی ، چون حضرت سلمان فارسی که در بعض روایات عمر ایشان قریب یک هزار و چار شد سال منقول و باتفاق ارباب تحقیق و اصح قریب چهار صد سال مقبول. و جابر که وی همچو سلمان فارسی از اصحاب آنحضرت بود طویل العمر و سلام آنحضرت بجناب امام محمد باقر

رسانید و اکثری از اهل اذکار و صاحبان حبس دم از روی جهد و کسب همچو شعار دارند و بدعای بعض مقبولان و اولیای حضرت حق بعضی از اهل افکار بشرایط قبول اسلام بحیات ابدی و زندگانی سرمدی (ص ۱۱۸) بشارت یاب و مانند حضرتین سیاح و کفیل درماندگان مخصوص از اغیار در حجاب اند کمالا یخفی ـ علاوه برین در مملکت سیاه پوشان شخصی هنوز زنده و موجود ـ هر کس که آنجا رسیدن تواند بلا تکلف وی را دیدن و حکایت وی شنیدن می تواند و زخمی دارد از دست حضرت علی مرتضی و حضرت محمد مصطفی صلی‌الله جل شانه علیه و آله و سلم برای زیادت عمر وی دعای مقبول کرده و خون از زخم جاریست ـ خاکسار یعنی مصنف این کتاب از پنج اشخاص معتمد که بلا حجاب با وی کلام کردند استماع دارد ـ اکثر ازان کسانی که در محاربات خراسان از هند بآن طرفه سفر کردند در سفرنامجات خود این حکایت نادر تحریر کرده اند ـ و در بعضی تواریخ سلاطین نامدار و ملفوظات اولیای کبار هم مذکور و مرقوم است ـ خاکسار بزیارت حضرت حاجی رتن هندی و حضرت عبدالله جل شانه علمدار مکی مشرف شده ـ انوار فیضان و برکات بر مزار ایشان ساطع و لامع ـ

منزل هشتاد و ششم در ذکر خانوادهٔ همدانی

دهم ازان همدانی منسوب بحضرت امیر سید علی بن شهاب بن محمد همدانی جامع بود بعلوم ظاهری و باطنی ـ و صاحب تصانیف عالی وی را در سلاسل قادری علی ثانی گویند ـ باعتبار شیخ ابوالحسن علی هنکاری وی اول در ارادت حضرت شیخ شرف الدین محمود بن عبدالله سبحانه مزدقانی در آمد الا کسب

طریقت بحضور شیخ ابوالبرکات تقی الدین علی روستی سمنانی کرده ، بعد رحلت وی باز بشیخ محمود ممدوح پیوست ـ هر دو از خلفای نامدار حضرت ابوالمکارم رکن الدین علاءالدولت احمد بن محمد سمنانی اند ، وی مرید حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمان اسفرای کسرقی مرید شیخ جمال الدین احمد جوزقانی ـ یکی از اصحاب حضرت شیخ رضی علی غزنوی امیر همدانی بامتثال فرمان شیخ خود چند نوبت بسیاحت ربع مسکون پرداخت و صحبت یک هزار و چهار صد اولیای حق دریافت ـ درمجلسی چهار صد کامل طریق را زیارت کرد ـ ابتدای اسلام در کشمیر دل پذیر از برکات قدوم ویست ـ خانقاه وی آنجا هنوز قایم و مردم آن ولایت بس اعتقاد بحضرت امیر همدانی دارند ـ مرقد مبارکش در ختلان واقع و حضرت خواجه ابو محمد اسحاق ختلانی از عماید خلفای حضرت ویست ـ

منزل هشتاد و هفتم در ذکر خانوادهٔ زر بخشی

یازدهم ازان زر بخشی منشی منسوب بحضرت شیخ منتخب الدین زری زر بخش دولت آبادی ـ ذکر خیر ایشان در کتاب [ص ۱۱۹] سیر الاولیای کرمانی و فواید الفواد امیر سنجری بنظر نیامد ، الا در تذکرةالاصفیا و خیر المجالس و تاریخ حاجی مهدی و تاریخ حکیم قاسمی ارقام پذیرفت که وی از عماید خلفای حضرت محبوب الهی بود ـ از حضور ایشان بعطای مصلا و خلعت و عصا و مثال خلافت یافت وبه ارشاد خلایق دیوگیر زمانی که محمد شاه تغلق از اعیان دهلی آبادانی دولت آباد کردن میخواست بدان نواحی شتافت و هفت صد از اهل دربار با خود داشت که باجازت حضرت سلطان المشایخ همرهی و رفاقت وی نقل و حرکت از دهلی قبول کرده

بودند۔ شاه منتخب هنگام رخصت عرض کرد که ریاست تقاضای غمخواری دوستان دارد ، ما را خود آن حالت نبود ۔ حضرت مراقب گردیده گفت که صرف این قدر خلایق هر شب بعد از نماز تهجد بشما خواهد رسید ۔ همچنان بود که تا حیات شاه منتخب هر شب درج زرین از غیب ظاهر گردیدی که صبح از زیر سجاده بر گرفتی و صرف ما یحتاج کردی ، ازین رو معروف بزری زربخش گردیده ۔ روزی که شاه در دولت آباد وفات یافت حضرت بنور باطنی دریافت و از مولانا برهان الدین غریب استفسار کرد که شاه منتخب برادر شما چند سال بعمر بود ۔ حاضرین کلام استنباط کردند که غالباً رحلت فرمای جاودانی گردید ۔ بعد چندی خبر آوردند که همان تاریخ وفات ایشان بود ۔

منزل هشتاد و هشتم در ذکر خانوادهٔ نوربخشی

دوازدهم ازان نور بخشی منسوب بحضرت سیدالسادات سید محمد نور بخش صاحب کتاب سلسلة الذهب عربی ۔ وی در طریقت از اعظم خلفای خواجه ابو محمد اسحاق ختلانی بود که ذکر خیر وی در طریق همدانی تحریر یافت و صاحب سجادهٔ ایشان شیخ الاسلام حضرت سید محمد علی نور بخش و خلافت گزین شیخ الاسلام سید محمد غیاث نور بخش که از حضرت ایشان نعمت و خلافت خانوادگان قادری و سهروردی و فردوسی و غزنوی و همدانی و نور بخشی در خانوادهٔ چشتی نظامی گردیده ، بدین طریق که سید محمد غیاث نور بخش بجاز این سلاسل نعمت و خلافت دادند ۔ و بشیخ حسن محمد بن احمد بن نصیر الدین بن مجد الدین بن سراج الدین بن کمال‌الدین المستفیض من حال الحقیقی حضرت مخدوم نصیرالحق والدین چراغ دهلی -

منزل هشتاد و نهم در ذکر خانوادهٔ مجددی

سیزدهم ازان مجددی منسوب بحضرت [ص ۱۲۰] قیوم ربانی مجدد الف ثانی سرهندی فاروق - وی آیتی بود از آیات ربانی و نعمتی بود از نعمات یزدانی و حضرت شیخ جلال‌الدین سیوطی در کتاب جمع‌الجوامع حدیثی مذکور کرده که گفت جناب رسالت مآب در امت ما شخصی بوجود آید که وی را صلت خوانند و خیلی خیل خلایق بشفاعت وی در بهشت در آیند - بقول اکثر ارباب عرفان مورد حدیث صلت وی بود ، چنان که در ملفوظات حضرات مجددی تفصیلاً ذکر یافت - و خود حضرت مجدد در کلام خود بر محل رفع اختلاف مسایل وحدت وجود که از مدت قریب هزار سال فیمابین حضرات صوفیان کبار و علمان نامدار متنازع بود نیز فرماید که الحمدلله الذی جعلنی صلةً بین البحرین- حضرت شیخ عبدالاحد فاروق پدر عالیقدر وی از عارفان زمان بود ، ارادت و خلافت از شیخ رکن الدین خلف اکبر حضرت شیخ عبدالقدوس حنفی گنگوهی داشت و هم از شیخ حنفی - وی بطریق اویسی از روح حضرت مخدوم شیخ عبدالحق رودلوی فیضیاب بظاهر خلافت از شیخ محمد عارف پسر و مرید و شیخ احمد عارف فرزند رشید حضرت مخدوم ممدوح دارد - شیخ رودلوی صاحب نعمت حضرت مخدوم شیخ جلال الحق والدین گاذرونی پانی پتی فرزند معنوی و مرید حقیقی حضرت سید شمس الحق والدین ترک صاحب ولایت پانی پت و فایض نعمت از حضرت سر سلاسل خانوادهٔ صابریان و شیخ حنفی از خانوادگان دیگر هم اجازت دارد - یکی از شیخ درویش بن شیخ قاسم اودهی دهلوی که هم از پدر بزرگوار خود مجاز و هم از سید بدهن

بهرایچی مرید سید اجمل بهرایچی خلافت یاب از حضرت شاه
بدیع الدین مدار طیفوری و حضرت مخدوم جهانیان بخاری و شیخ
قاسم از علمای صوفی و صاحب کتاب آداب السالکین و مرید شیخ
فتح الله جل شانه دهلوی اودهی ، مرید حضرت شیخ حکیم محمد
صدرالدین طبیب دل بن احمد شهاب ماجر دهلوی مرید حضرت مخدوم
(نصیر الدین) چراغ دهلی جاگزین سجادهٔ حضرات نظامیان بود ، که
یکی از شاه عبدالسلام جونپوری سجاده آرای شاه محمد حضرت شاه قطب
الدین بینا دل صاحب نعمت حضرت سید نجم الدین قلندر غوث‌الدهر
محی الشور تیر انداز غوثی بن حضرت سید نظام الدین چشتی غزنوی
مستفیض بعم حضرت سید خضر رومی وارث فیوض و برکات
حضرت عبدالله سبحانه ابن عبدالعزیز علمبردار ،کی صاحب [ص ۱۲۱]
،رعول مقبول ـ غرض که شیخ عبدالقدوس گنگوهی از مشاهیر
روزگار و اهل ذوق وجد و سماع گردید. رسایل متعدده در اباحت و
جواز و طرز و انداز و آداب و شرائط سماع بوی منسوبست وهم
وی را کتابی دیگر مشتمل بر هفت فنون مسمی بنوادر العیون ـ
حضرت مجدد اول کسب طریقت از والد ماجد خود کرده بشوق
مزید عازم سفر گردید. قصد دیار عرب و طواف بیت الرب بود. اثنای
راه بحضرت دهلی گذر نمود ـ حضرت خواجه محمد باقی بحق فنی
فی‌الوجود مرید خواجگی محمد امکنگی فرزند و جانشین حضرت خواجه
درویش محمد خواهر زادهٔ صاحب سجادهٔ حضرت خواجه مولا محمد زاهد
ولی یکی از خلفای کبار سر خانوادهٔ احراری فیضرسان عالمیان بود ـ
بوی پیوست و در صحبت دو و نیم ماهی فیض فراوان بر گرفت و از
تکالیف سفر بر آسود ـ زان بعد آنچنان قبول عظیم و رجوع خلایق

خدای کریم بوی کرامت گردانید که صاحب تصرفات باطنی و خوارق ظاهری و مجمع فضایل و مرجع سلاسل گردید:

کسی چون وی بلوح ارجمندان
نزد نقش بدیع از نقش بندان

در خانوادهٔ قادری از شاه سکندر کیتهلی هم اجازت داشت، وی مرید جد خود سید کمال کیتهلی وی از سید فضیل کبیر وی از سید گدای رحمان وی از سید شمس الدین صحرای وی از سید احمد عقیل وی از سید بهاءالدین وی از سید عبدالوهاب وی از سید شرف الدین قتال یکی از مجازان بیعت و یافتگان خلافت حضرت سید محمد عبدالرزاق فرزند حضرت قطب العصر غوث الدهر جیلانی عروة الوثقی شیخ محمد معصوم و خازن الرحمان شیخ محمد سعید فرزندان صاحب اجازت و ارشاد حضرت مجدد اند ـ کتاب حضراتُ القدس و نغمات السرور و مجاهدات مجددی و مکتوبات احمدی از ملفوظات حضرت ایشان است ـ

منزل نودم در ذکر خانوادهٔ خوارزمی

چهاردهم ازان خانوادهٔ خوارزمی منسوب بحضرت شیخ حسین خوارزمی ـ مرید مخدوم اعظمی حاجی محمد خبوشانی مخدوم ممدوح از اولیای کبار متاخرین و مقبول دیار و جوار خود صاحب نعمت از خاندان و همدانی بود، مرید شیخ شاه علی بیوادری مرید شیخ محمد رشیدالدین فردوسی اسفراینی مرید شیخ عبدالله جل شانه‌برمش آبادی مرید خواجه ابو محمد اسحاق ختلانی ـ

ختم یافت ذکر چهارده خانوادهٔ بعد چهارده بعد چهارده

[ص ۱۲۲] و مجموع آن چهل و دو (۴۲) خانوادگان باشند ـ

منزل نود و یکم در توضیح استخراج خانوادگان

چون توضیح اکثر سلاسل بامتزاج یکی با دیگری شهرت پذیر اند ذکر بعضی ازان ضرور می داند که از کثرت شیوع آن و رواج ارادت و عقیدت دران بسی ارباب عالم جویان حال تسلسل آن خانوادگان می باشند و ازین که بعض فریق بنام نهاد این سلاسل اوضاع غیر صحیح دارند نادانان عصر خصوص انکار ورزان کرامت‌اولیای حضرت حق هم از روی جهل وهم براه تجاهل این خصایل پیروان نامی را بر فضایل گرامی پیشوایان طریق راجع گردانند و حال آنکه ابلیس لعین را جز آن که باخیل و حشم خود افراد انسانی را مبتلای وساوس و آماده بر افعال قبیح سازد شب و روز کاری و شعاری نی ـ در حقیقت این پیروان زبانی در گروه شیطانی درآمده اند ـ زیاده تر واجب فتاد که مختصری در ذکر اصول خانوادگان عالی پردازد گو در فروع آن فتوری راه نما باشد و این حجت نی مخصوص هر چهارده خانوادگان است که بعد ازین در تحریر حالات آن همت قاصر مصروفی دارد بل که بعضی ازان درسبق ذیل چهل و دو ذکر یافت و بعضی آینده مذکور خواهد گردید ـ حالا ترقیم می پذیرد بامداد ایزد پاک و طفیل صاحب لولاک و آل اطهار و اصحاب کبار و اولیای حق و علمای بر حق و تصدیق ارواح حضرات چشت اهل بهشت خصوص جناب ملک المشایخ تاج الاولیا سراج الاصفیا حجت العاشقین محبوب رب العالمین حضرت خواجه سید نظام الحق و الشرع والدین افاض الله تعالی جل شانه فیضانهم علی قلوب المعتقدین حالات باقی از پنجاه شش خانواده که التزام

ذکر آن در خاطر دارم -

منزل نود و دوم در ذکر خانوادهٔ قلندری حسنی حضری

یکی ازان قلندری چشتی حضری منسوب بحضرت سید حضر رومی - وی صاحب نعمت حضرت ابو عبدالله جل شانه بن عبدالعزیز مکی علمدار صاحب رسول مقبول صلی‌الله جل عظمته علیه و آله وسلم و مجمع خوارق کرامات و انواع تصرفات بود ، لباس قلندری در برداشت و کوس مشیخت می نواخت - در دهلی بحضور حضرت قطب الاقطاب اوشی چشتی از نواحی روم آمد و چندی ملازم صحبت ماند - حضرت خرقت و خلافت و مثال [ص ۱۲۳] اجازت در جای قیام وی روان گردانید - وی قبول کرده بسر و چشم نهاد و از حضرت خواجه رخصت گرفت - و بهمان روش جانب دیار مشرق مسافرت کرد - چون در سرهرپور نواحی جونپور وارد گردید حضرت سید نجم الدین و شاه بینا دل در ارادت وی در آمدند - خود بعطای نعمت و خلافت منصرف روم گشت - بوساطت این هر دو صاحب ارشاد خاندان وی در هند فروغ عظیم گرفت - شاه عبدالسلام جونپوری شاه عبدالقدوس جونپوری و سید محمد ماه بهرایچی و شاه محمود لکنوی و شاه عبدالرحمان خان باز لاهرپوری و شاه مجتبیٰ عباسی لاهرپوری وغیرهم اکثر از مشایخ کبار و عارفان نامدار درین سلاسل بودند - حال امام عبدالله جل شانه علمبردار در ضمن حال حاجی رتن هندی بخانوادهٔ غزنوی اند ذکر یافت - و در سلاسل طیفوریان و مداری و مجددی هم اشارتی رفت - حالا مختصری دیگر از حال خیر مآل حضرت ایشان ترقیم می پذیرد که در بعضی رسایل مانند کشف الرموز شاه باسط علی و مرأت قلندری شاه علاءالدین الهدایای احمد و شرح

آن مصنفات الاولیا از شاه عبدالرحمان فرزند ایشان و تفسیر توحید
از شاه مراد رسول نام نامی ایشان ابو عبدالله سبحانه بن عبدالعزیز
مکی علمبردار حضرت رسول مقبول می نگارند و از اذکار قلندری
جمع کرده قاضی محمد معین الدین بینا و مراقب الوجود سید شاه فضل
علی بن سید صدر جهان بن سید عفیف الدین هرگامی و انیس العاشقین
که شاه مجتبیٰ بن شاه مصطفی از اولاد حضرت جانباز در اذکار و
افکار و طریق و طرز دم کشی سلاسل قلندری و چشتی و قادری
و سهروردی در سال یک هزار و پنجاه هجری تحریر کرده و نثر
مترجم کلام اعجاز نظام حضرت سعید شهید امام ابو محمد حسن که
وقت آخرین در معنی الحمد بحضرت سیدالشهدا شاه کربلا تعلیم
فرمودند و شاه عبدالرحمان ثانی آنرا در قید تحریر فارسی در آور ده
و کتاب حجت العارفین شاه محبی قلندر بایضاح می در آید که نام
گرامی ایشان حضرت عبدالعزیز مکی بود۔ از کتب حدیث و سیر
نبوی و اسماء الرجال بروایات صحیح فضایل و مناقب و صحابت
وی با جناب که حضرت رسول مقبول ثابت میگردد که از عماید
قریش و علمبرداری عساکر قریشی از آبا و اجداد تعلق خاندان
ایشان بود۔ هم در سفری علم رسول هاشمی برداشت در فتح مکه
شرف ایمان دریافت۔ [ص ۱۲۳] بعد ازین تصریحی که نسبت حال ایشان
از روی تحقیق و تصدیق کبار عارفان و عماید این خاندان باثبات می
رسد در تحریرمی در آمد۔ روایتی این که حضرت جبرئیل امین آیتی
از بارگاه پروردگار بحضرت خاتم رسالت وی آورد ۔ عبدالعزیز مکی
معانی آن در ذهن خود تجرید و تفرید کامل استنباط کرده بران
عامل گردید۔ نوبت بجای که ریش و بروت و موی سرهم بتراشید

و روبروی جناب رسالت مآب آمد ـ آنحضرت بوادید صورتش و دریافت این حال بحاضرین مخاطب گشت و گفت که اینست صورت اهل جنت ـ الا چون وی دریافت که در حقیقت معنی آیت و شان نزول و مفهوم و مستفاد آن چنان نبود که وی تصور نمود اثر حجابی در وی پدید آمد ـ از جناب خیرالانام درخواست که بعد ازین در کوهی یا غاری منزوی گردد تا وی را کسی نداند ـ آن حضرت بجازش کرد و دعای خیر و برکت و درازی عمر بحق وی فرمود ـ روز دیگر چند کسان دیگر همان لباس سترده موی برقامت خود راست کردند و بحضور آن سرور در آمدند ـ حضرت پیام برحق ارشاد کرد که اینست صورت دوزخیان ـ اصحاب بسماعت کلام متضاد در وحدت حالات ظاهری وی و آنان متحیر شدند ـ آنوقت آنجناب تصریح کرد که وی از سر حال این حرکت کرد ماجورشد و آنان از روی ارادت و طمع و حرص این شعار ورزیدند، لاجرم محجوب شدند ـ روایتی دیگر آنکه عبدالعزیز مکی شوق مجاهدات نفس غالب داشت ـ روزی بحضور خیرالبشر استدعا کرد که مرا تفریدی و تجریدی مرحمت فرما و برای مجاهده در جبالی یا صحرای رخصت نما که از شرور نفس وا رهم و بی تشاویش نفسانی زندگانی بسر برم ـ آنحضرت چند بار بدست حق پرست و انگشت شهادت جانب وی اشارة کرد و بر زبان حق ترجمان راند جرد جرد بفور این ارشاد تمام موی جسم وی از فرق تا پا خود بخود بر افتاد ـ وی بعد یافتن دعای خیر رو بوادی فراق نهاد و در کوهی انزوا گزید ـ در ایام خلافت حضرت علی مرتضی ؓ برآمد و با ولی وصی بیعت کرد ـ زان بعد در غاری دیگر اعتکاف کرد، در مائة ثالث از هجرت باز خود را عالم ظاهر ساخت و با حضرت سید جمال الدین یکی از عماید خلفای

حضرت طیفور شامی قطب حق بایزید بسطامی چندی صحبت داشت و از ایشان اجازت خاندان طیفوری برگرفت در بیابانی منزل ورزید ـ در مائة خامس ازان اختفا بیرون خرامید و با حضرت سید خضر رومی [ص ۱۲۵] در پی تعلیم ماند ـ آخر لباس نعمت خود بر قامت زیبای آن عالی تبار پوشانید و در منزلگاه چارمی آرامید ـ زبدة الواصلین شاه مجتبیٰ قلندری در حجت العارفین فرماید ''ان الشیخ عبدالعزیز المکی قد عاش علی وجوده الارض ست مئات سنتاً عام باختیاره ولهم اربعة قبور و قام من کل قبر اربعین سنتاً والقبر الرابع فی اجودهن و ما قام من هذه القبر و قبر احمد الشیخ فرید الحق والدین تحت قدمهم مقام القبر تحتهم ـ راقم زمانی که بمدد طالع رسا بعرس شریف حضرت گنج شکر نوبت حضوری یافت بزیارت جناب فیضمآب حضرت عبدالعزیز مکی نیز شرف و سعادت دریافت ـ از درگه قطب العالم جانب صحرا جای با برکت و فیضان واقع بچار دیواری مختصر و حوالیش بسی از صلحا و شهدا قیام دارند و خلایق آینده آسوده ـ

منزل نود و سوم در ذکر خانوادهٔ قلندری چشتی شرقی

دوم ازان قلندری چشتی شرقی منسوب بحضرت شاه شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی ـ وی از مستغرقان بحر توحید و قوی الاعمال و شاکر الاحوال سرشار جام تفرید بود ـ صاحب جذب و تصرف ظاهری و باطنی و مقبول حضرت حق و صاحب منصب قطب ابدالی ارباب سیر و تواریخ اهل عرفان در ذکر والد شریف ایشان تصوریده اند که حضرت شیخ فخر الدین عراق صاحب لمعات و دیوان غزلیات مرید و داماد• حضرت مخدوم بهاءالحق ذکریای ملتانی پدر عالی قدر آنحضرت است ـ با وصفیکه این معنی صحتی ندارد بل پدر

شاه شرف سالار فخر الدین عراق بود نی شیخ فخر الدین عراق و فرق صریح در هر دو حضرات از حسب و نسب و لقب و ادب و طرز سیاحت و طریق ریاضت که بردانشوران ذی شعور واضح و آشکار تواند گردید ، برای آسانی توضیح مختصری از حال هر دو حضرات با برکت درین ضمن برنگارم - شیخ فخر الدین عراقی محمد ابراهیم نام دارد - از نواحی همدان و بصغر عمر بعد از حفظ قرآن مجید جمیع علوم ظاهری آموخت و به آواز فصیح بالای منبر تذکیر و تدریس می کرد - با پسری زیبا رو از جماعت قلندران نرد عاشقی باخت و در تعشق آن صاحب جمال از همدان عازم هندوستان گردید تا دار الامان ملتان رسید - ازانجا متجاوز نگردید و در ارادت مخدوم ملتانی افتاد - بعد چندی مخدوم وی را بحضور بابا کمال جندی فرستاد - [ص ۱۲۶] آنجا شمس الدین تبریزی هم بود که ذکر آن لختی در خانوادهٔ فردوسی منزل شصتم تحریر یافت - بعد واپس رسی شیخ عراقی از حضور بابای ممدوح مخدوم وی را در اربعین نشاند - غزلیات عالی مضمون در خلوت سرای انشا کردی و به آواز خوش خواندی - مردم آن غزلیات وی را یاد کردند و با دف و نی در کوی و بازار می سرائیدند - هم سفرانش بطریق انکار این حکایات بسمع حضرت شیخ رسانیدند - روزی شیخ بدر حجرهٔ وی آمد و مخفی قیام کرد - بالحان جانسوز این غزل در ترنم داشت و خواهرزاده شیخ الشیوخ سهروردی بود ، نظم :

نخستین باده کاندر جام کردند
ز چشم مست ساقی وام کردند

زلالی از لب لعلش چشاندند
خضر را آب حیوان نام کردند

بخود گفتند ارنی لن ترانی
بموسی نام عرض الهام کردند

چو خود کردند راز خویشتن فاش
عراق را چرا بدنام کردند

نهان با محرمی گفتند رازی
جهانی را ازین اعلام کردند

حضرت شیخ در باز کرده گفت که کار تو انجام گرفت و بیرون آورد ـ بعد چندی دختر خود بوی منعقد گردانید ـ از وی کبیرالدین اسماعیل ولادت یافت ـ حضرت شیخ میخواست که بعد وفات دختر اول دختر ثانی بوی منسوب سازد شیخ صدرالدین عارف مانع آمد ـ مدت بیست و پنج سال (۲۵) در ملتان بخدمت حضرت شیخ بود هنگام رحلت خود حضرت شیخ خلعت خلافت بوی مرحمت کرد ـ هم عصران وی بسلطان شکایت رسانیدند که اکثر صحبت با جوانان صاحب جمال و خوبرویان کمال دارد، همچو شیخ کی لایق سجادۂ مخدوم باشد ـ وی بسمع این خبر خود عزم زیارت حرمین شریفین کرد ـ بعد استحصال این دولت جانب روم شتافت و بصحبت حضرت شیخ ابو المعالی محمد صدر الدین اسحاق القونوی مصنف کتاب فصوص و فکوک و مفتاح الغیب و نفحات ربانی و تفسیر فاتح صاحب نعمت حضرت شیخ اکبر محی ملت و دین بن علی العربی در آمد، خصوص بحضور وی تحقیق کرد ـ همدران ایام لمعات محتوی بیست و هشت لمعات چنانکه فصوص بر بست هشت فص بنا گردیده نوشت مولانا خاوری شارح در تحریر این جمع لامع و سراج ساطع پیشگاه صدر قونوی [ص ۱۲۷] نسبت فخر عراق گوید ، بیت :

چو در سنبل چرد آهوی تاتار
نسیمش نافی مشک آورد بار

یکی از امرای روم برای وی خانقاهی لب رودی بنا نهاد، آنجا می ماند - بر حسن نامی قوال پسری تعشق داشت تا وقتیکه حضرت مولانا جلال الدین رومی زنده بود فخر عراقی در حضور صدر قونوی بود - بعد ازین در مصر آمد - سلطان مصر مرید وی شد - ازین سبب لقب دیگر وی شیخ الشیوخ مصری است - روزی در بازار می گذشت، پسری دید حسین و جمیل در غایت لطافت و نزاکت از کفش گری - بر وی فریفت و تعشق پذیرفت - زان پس قصد دیار شام کرد - حسب الامرشاه مصر امیر شام با عماید دمشق در استقبال آمد فرزندش جمال با کمال داشت بر وی التفات ساخت - پسر و پدر در قدم شیخ فتادند و ارادت آوردند - تا مدت حیات همانجا بسر برد - سفری و عزمی بطرفی نکرد - شیخ کبیر الدین اسماعیل فرزندش هم از ملتان آنجا بحضور پدر رفت و کسب طریقت پذیرفت - حضرت شیخ در سال شش صد و هشتاد و هشت بعمر هشتاد و دو سال فرزند و اصحاب خود را بوصایای لایق سرفراز گردانید و بدیار بقا بخرامید - در وقت نزع این رباعی‌می خواند، رباعی:

در سابق چون قرار عالم دادند
مانا که بر مراد او آدم دادند
زان قاعده و قرار گان روز افتاد
نی بیش بکس وعده و نی کم دادند

قبر وی صالحای دمشق قفای مرقد باد نور و صفای شیخ محی‌الدین ابن العربی واقع و قبر کبیرالدین اسماعیل ملتانی فرزندش در

جنب وی، و همانجا قبر شیخ اوحد الدین کرمانی۔ این روایات در شرح خاوری، وهم در عنوان ترجیعات عراق و مجاهدات قونوی و شرح فصوص و نفحات الانس و تذکرة الاتقیا تفصیلاً تصریح پذیرفت۔ و مولانا محمد حامد جمالی کنبوه دهلوی مشاهده خود بسیر و سیاحت اطراف شام در سیرالعافین بعد ذکر شیخ عراق بذیل خلفای، مخدوم ملتانی فرماید که قبر فخر الدین عراق و قبر محی الدین عربی قریب قریب واقع و عزیزان آن نواحی بدین عبارت اشارت نمایندکه هذه بحر العجم و هذه بحر العرب۔ سالار فخر الدین عراق از نواحی کرمان و از اولاد صاحب علوم و اجتهاد حضرت امام اعظم کوفی بود که نسب شریفش بسلطان عادل نوشیروان کیانی می پیوندد۔ ارادت و عقیدت وی بحضرت [ص ۱۲۸] سید عارف ربانی شاه محمد کرمانی یکی از بزرگان شاه نعمت الله جل شانه ولی کرمانی بود۔ در وقتی یکی از اجداد ایشان را نوبت مجادلت باکفار تاتار افتادکه دران نسیم فتح و فیروزی بر قبایل ایشان وزید ازانوقت لقب سالاری بر خاندان ایشان قرار یافت۔ سالار عراق بعد تحصیل علوم ضروری از غایت اخلاص روی نیاز بدایرهٔ اطاعت شاه کرمانی در آورد۔ بعد چهارده سال که ریاضات شاق کشید در منازل مقصود رسید۔ بی بی حافظ جمال والدهٔ ماجده حضرت شاه شرف خواهر حضرت شاه کرمانی بود که بعقد نکاح سالار فخرالدین در آمد۔ و از وی شیخ نظام الدین عراق و حضرت شاه شرف پانی پتی بوجود آمدند۔ نظام الدین عراق را شاه کرمانی در فرزندی خود قبول کرده بود۔ شاید بدین خیال بعضی ازان کسانی که خود را در اولاد شیخ نظام عراق شمارند دعوی سیادت دارند۔ الغرض شیخ نظام عراق عزم مسافرت کردند۔

اول بدیار سند آمدند ـ زان بعد در هند تشریف آوردند و بخدمت مشرق داروغگان مامور داغ اسپان رسالجات شاهی مقرر شدند ـ چون چندین سال بوطن مالوف منصرف نشدند والد بزرگوار ایشان و مادر مهربان در فراق ایشان وارد هند شدند و در پانی پت توطن اختیار کردند۔ ولادت با خیر و سعادت حضرت شاه شرف در پانی پت اتفاق افتاد ـ رحلت والدین نیز آنجا رو داد ـ اندرون گنبدی مختصر جانب شمال برون شهر آرامگاه دارند ـ حضرت شاه شرف در سال شش صد و دو هجری نبوی شرف ولادت یافت ـ که ''زهی شرف،، ماده تاریخ آن در اکثر رسایل و تواریخ مرقوم و بر لسان مردم معووف ـ زمان سلطنت سلاطین عزنوی غوری بود که ابوالمظفر شهاب‌الدین عرف معزالدین محمد سام در همان ایام اثنای راه غزنین در منزل دمیک شهید شد و قطب الدین ایبک بر تخت جلوس کرده ـ و ازین رو که حضرت شیخ فخرالدین عراقی در سال ششصد و هشتاد و هشت بعمر هشتاد و دو سال ازین عالم فانی انتقال کرد ـ چنانکه در جمیع کتب معتبر مذکوره مصرع از روی حساب ضروریست که در سال ششصد و شش فخر ولادت یافت ، پس سال ولادت وی چهار سال بعد از ولادت شاه شرف باشد ـ و عراق ولایتی بود چون عرب و هند و فارس و سند نی مصری و شهری ـ چندین امصار و شهور مشهور و غیر آن داخل ولایت عراقست و دو سرزمین لب آب [ص ۱۲۹] معروف بعراق است ، یکی از عرب که آن را عراق عرب خوانند یکی از عجم که آن را عراق عجم خوانند ـ الحاق یای تحتانی مفید معانی بستی در اواخر اسمای ولایت دلالت می نماید بر هر فردی از افراد مردم آن ولایت و هر گروهی همچنان بر تمام سکان بلاد و قریات آن جمیع اهل عرب را

خواه مکی باشد خواه مدنی خواه جدی خواه مسقطی در هند عربی خواهند گفت و جمیع اهل هند را خواه از دهلی باشد خواه آگره خواه لاهور خواه ملتان در عرب هندی گویند - شیخ فخر عراق از نواحی همدان بود، که وسط عراق عجم قریب قزوین و دامغان واقع - و سالار فخر عراق نواحی کرمان که بر کنار جنوبی عراق عجم باشد - حالات سالار عراق در اذکار قلندری نعمتی و ملفوظات صوفی رشید گنجوری و تاریخ قباچی اندراج یافت. حضرت شاه شرف را روز بروز شرف و سعادت افزود و تحصیل علوم ظاهری از مولانا سراج الدین مکی و مولانا نجم الدین دمشقی و مولانا سید معین الدین عمرانی و مولانا رکن الدین سامانی وغیرهم عماید فضلای ولایت که از حوداث چنگیز خانی درین دیار هند تشریف آورده بودند و هر یک بمناصب و خدمات لائق و جاگیر و معاش فراخور حال شرف امتیاز داشت و اعلام درس و تدریس و فیض رسانی می افراخت کرده مدت چهل سال زیر منارهٔ شمسی مدرس بام بهشت قصر مسجد قوت الاسلام ماند و مدت پنج سال در جبال قریب دریای جمن دهلی مجاهده پیش گرفت و در اوقات ضروری اشتغال تعلیم و تذکیر دینی هم شعار بود - غیاث‌الدین بلبن آنجا مدرسای و مسجدی و منزلگاهی قرار داده بود که آغاز شکار افگنی گاهی ازانجا کردی، وزان بعد بمرزغن در آمدی و یورش کنان تا محمد پور رفتی و مسافت پنجاه کروهی طی کردی، آنگاه طعام نهاری خوردی. محمد پور ده کروهی ریواڑی جانب جبال بود - چون امیر تیمور صاحب قرانی بر جهان نمای فیروزی بعزم تسخیر دهلی. مورچال بست و از جانب اقبال خان

وغیره قابضان فیروز آباد مدافعت پذیرفت ، لا جرم آن را بگذاشت و لب جمن شمالی دهلی تاخت - فرود گه خیام شاه تیمور بگرد قیام گاه وزیر با تدبیر وزیر آباد نام نهاد ، آبادانی وافر صورت گرفت - در عهد ایالت عالیات خضر خان تفریق رقبات زراعت و جمع آن آبادانی مقرر گشت - چند بار از جوش و خروش دریا نقل و حرکت از طرفی بطرفی واقع گردید بهر حال [ص ۱۳۰] هنوز وزیر آباد بجای آباد- آثار بعض از عمارات قدیم بر فراز جبال قایم و یک منارهٔ خشتی قریب آن که بانی آن تحقیق نشده و آبادی شاهجهانی طولاً بشمال و جنوب در اوسط این مناره و منارهٔ سنبادج فیروزی واقع- و اکثر اولیای طریقت درانجا خوابگاه دارند، مانند شاه مجذوب مرشد سرمست یزدانی شاه سرمد یهود کاشانی و سید شاه عالم قادری که از ایشان فیض باطنی بسید امیر جهان دهلوی رسیده و خلایق کثیر از برکات قدوم این حضرات در حوالی آن جاگزین - زبانی بعض پیر سالان دهلی نقلاً بروایت اسلاف دریافت میگردد که طرف شمال مناره عمارت غیاثی بود که آنجا شاه شرف اعتکاف فرمود از بعض عارفان طریق استماع دارم که شاه شرف را منزلت قطب ابدالی از مجاهدات این اعتکاف مرحمت گردید - شاه مجذوب فیضرسان سرمدی هم این منزلت داشت الا بعد از قتل شاه سرمد و ازان هنگام صاحب این منصب عظیم القدر مشرف بر قلب حضرت اسرافیل متصرف ولایت قمری حضرات مجاذیب اند ، نوبت بنوبت چون جذب عنایت پروردگار حضرات وی را بخود کشید از دنیا و کار دنیا کلی انقطاع ورزید- کتب درسی که درکار داشت جمیع آن را در دریای جمن انداخت و سیاحت اطراف شعار ساخت-

بسی از اکابر عرب و عجم و هر یک اقالیم را دریافت۔ بعد چندین سال معاودت کرده در پانی پت منزل گزید ۔ عجایب خوارق عادات و کرامات بر دست حق پرست وی ظاهر گردید۔ مقبس انوار ولایت از روح پر فتوح حضرت علی مرتضی قوة بازوی مصطفی بود ۔ توسل ظاهری از حضرت شیخ شهاب الدین عاشقان عاشق مرید حضرت شیخ امام الدین ابدال مرید حضرت شیخ بدر الدین غزنوی یکی از اعظم خلفای حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب قطب الحق بختیار کاکی اوشی چشتی حاصل دارد، نیز از حضرت قطب الاقطاب فیض باطنی روحی میسر در ایام فروغ خود منزلت قطب ابدال داشت ـ چندین بطعام و شراب خواهش نکرد۔ خصوص در آخر عمر چنان استغراق و سکر غالب بود که خدام بعد چند چند روز طعامی و شرابی بحضور وی می بردند و ندا می‌کردند که خدا نمی خورد نمی نوشد۔ گاهی که در گوش حق نیوش وی ندای مردم می رسید می گفت که ما بندگانیم میخوریم و می نوشیم [ص ۱۳۱] و قدری طعام و آب میخورد ۔ بعد وی حضرت مخدوم شیخ عبدالحق رودلوی صاحب ولایت قمری و ذی منصب قطب ابدالی گردید۔ انواع تصرفات از مرقد منورش که هم در پانی پت و هم در کرنال واقع جاری و بر هر زمینی که در عالم سیر و طیر چندی قیام پذیر شده اند چون بوڈه کهیڑه و باگوتی و جبال شمالی و پیشاور و کابل و شیراز و لب بحر فارس و بدخشان و ملتان و بحر عرب و غیر آن که شمارش قریب یک صد و پنجاه مواقع خواهد بود و آنجا ریاضات کشیده اند از برکات قدوم حضرت ایشان آن سر زمین پر فیض و درخشان ـ تکمیل مجاذیب نوبت آخرین بعد فیض یابی از حضرت شیخ علاء الدین مجذوب اکبر آبادی و حضرت شاه سرمد

کاشانی شاهجهان آبادی بر آستان فیض رسان وی می شود ـ حضرت ترک صاحب ولایت پانی پت در وقت وی بود الا قبل از شاه شرف وفات فرمود۔ حضرت مخدوم شیخ سلطان شمس الدین ترک پانی پتی جلال الحق والدین گاذرونی صاحب نعمت حضرت شاه ولایت مقبول و فیضیاب برکات خاص حضرت شاه شرف است ـ چون فیض ازلی و نعمت اصلی حضرت شاه از حضرت خاتم ولایت نبوی محتوی بطریق اویسی باشد اهل ارشاد اکثر خواه سالکان خواه مجذوبان بطریق ممدوح از وی فیضیاب شدند و می شوند ـ هم از اهل انسلاک بسلاسل دیگر و هم غیر منسلک در خاندانی از عابدین و زاهدین درویشی مشرب و صوفی مذهب الابراری مجاذیب التزام و تخصیص باشد۔ چندی برای مجاورت مزار فایض الانوارش تا لیاقت تفویض منصب و ادای خدمت بهم رسانند لقب دیگر بخشی الاولیای عصر ـ شاه شرف زیاده از یک صد و بیست سال زندگانی کرد ـ سلاطین هند اکثر از وی استمداد کرده اند ـ علای خلجی چند بار حضرت امیر خسرو را بوسایل حضرت محبوب الهی فرستاد۔ غیاث قتلغی زمانی این رباعی همدست معتمدی بحضور وی ارسال کرد ، رباعی :

گه راست کند صورت مردی و زنی
گاه بشکند آن طلسم جانی و تنی
کس نیست که استاد قضا را پرسد
کش بهر چه سازی و دگر می شکنی

حضرت شاه شرف بفور جوابش نوشت ، رباعی :

شرطست که در امر خدا دم نزنی
این نوع که هستی تو نمردی نزنی

گل را چه مجالست که پرسد ز کلال
کز بهر چه سازی و چرا می شکنی

[ص ۱۳۲] قاضی ضیاءالدین سنامی که از اکابر وقت و محتسب زمان بود حامی شریعت محمدی شوارب حضرت شاه شرف بدست خود اصلاح کرده، بعد آن شاه دوام آن را بوسیدی که در راه شرح احمدی درست شده - قاضی چندین پسران لایق داشت نام یکی زین العابدین پسرش قاضی محمد معین الدین ایرجی از عنایت انظار گوهر بار حضرت شاه شرف حسب نصیب باطنی وی خدمت ولایت سلطانپور ایرج گردید - هنوز در عالم برزخ متصرف آن ولایت و اولادش دران نواحی اکثر از مشاهیر روزگار شدند - شیخ احمد یحیی منیری مرید شاه شرف الدین ستار گرنوی از متوسلان و معتقدان حضرت شاه بود - بدعای شاه ولادت شاه شرف یحیی منیری رو نمود که مشایخ مشاهیر هند در خاندان فردوسی شد - شیخ شرف الدین امروهی صاحب ولایت امروهه نیز هم عصر شاه بود - دیوان غزلیات آبدار و مکتوبات لطیف دارد و بعض رسایل بحضرت شاه شرف منسوب و حالات و حکایات تفصیلی در سیر مشایخ و تواریخ مذکور و اکثر دوهڑه هندی بر لسان مردم ازان جناب منقول - مبارز خان از امیر زادگان عالی خاندان بود، شاه شرف را بوی الفتی و محبتی در غایت تعشق و تعلق طبع - وفاتش قبل از شاه، قبر آن والا نژاد حسب وصیت حضرت شاه بالین حضرت واقع شده - بنای مقبره بایمای شاه از شادی خان و خضر خان فرزندان علاءالدین خلجی گردیده - در ایام حیات بهر دو ارشاد کرده که برای ما قبه‌ای بسازند - بدلیل اشارت وصایا و ظهور ایما در تعمیر مقبره دفن - اصلی جسید مبارکش در پانی پت زیاده معتمد هر چند وفات شریفش در بوڈه کهیڑه شد* و قبر در کرنال هم -

منزل نود و چهارم در ذکر خانوادهٔ قلندری نعمتی کرمانی

سوم ازان قلندری نعمتی کرمانی منسوب بحضرت مجمع فضایل لاتناهی سید شاه نعمت الله سبحانه کرمانشاهی - بعض خلفای بزرگان وی در هند آرامگاه دارند، چون سالار فخر الدین عراق و صوفی مجد خازنی و شاه فرخ مرادی و شیخ طوسی و بروایتی این حضرات سوای طوسی و بشمول قطب جمال فریدی قرابت قربت بحضرت وی دارند - وی از اولیای کبار و اجلهٔ مشایخ نامدار بود - تصرف قوی داشت - اکثر کاملان در صحبت با برکت وی تعلیم پذیر شدند - چون اکثر مردم گمان قوی دارند که زیارتگاه وی در حصار اندرون شهر هانسی واقع و در بعض رسایل و تاریخ آنچنان در نظر در آمد و این معنی صحتی ندارد ، [ص ۱۳۳] ضرور افتاد که مختصری از حال سید ابوالفتح حضرت شاه نعمت الله عربی شهید هانسوی برنگارد -

حضرت وی از قدمای شهدای اسلام هند بود - سید سلطان احمد یمنی از شرفای عرب و فرمان روای ولایتی خواهر زاد حقیقی سید ابوالفتح ممدوح‌حست زهد و تقوی و اتباع اوامر و نواهی شرعی در خمیر و عرفان حضرت حق در ضمیر داشت و لوای اقتدای سرلشکری افواج مملکت می افراشت- شبی جناب حضرت خیرالبشر را در خواب دید که وی را بغزوهٔ هند بشرح و بسط و داد رسی عصاری ایماء می سازد - تصریح بشارت اینکه در نواحی هانسی عصاری دختر زهره جبین بسُ حسین و جمیل دارد - قابض حصار هانسی یکی از نبائر پرتهی راج تنور وی را بجبر و تعدی میخواهد- روزی و تاریخی تعین کرده و مهلتی برای چند ماه داده - پیش از انقضای

وقت مذکور فتح آن حصار و فسخ آن قرار باید ساخت و بقلع و قمع آن ظالم کج رفتار باید پرداخت - صبحگاه بخواهرزاده ظاهر نمود وی صداقت آن فرمود که ای خال حمیده خصال ما را نیز شب باطاعت تو فرمان داده اند - الغرض هر دو جهاندار با پنجاه هزار سوار جرار عازم گردیدند - کار مملکت و دیار بر فرزندان صغیر و عماید دیانت شعار تفویض و ایثار گردانیدند - هرگاه در نواحی غور آمدند سلطان معزالدین محمد بن بهاءالدین سام معروف بشهاب الدین غوری از صدمات زخمات محاربات و غزوات هند و سند صحت یاب و باز آمادهٔ حرب و پیکار با یکصد و بیست هزار سوار نامدار بود، الا در انصرام لوازم محاربت سعی میکرد - ایشان بوادید توقفش از وی پیش قدمی نمودند - بسال پانصد و هشتاد و هفت هجری درین نواحی نزول اجلال کردند - قابض اطراف با جمعی فراوان از پیادگان و سواران و فیلان در مدافعت روان شد - چار بار محاربت و قتال رو داد - هر بار هزیمت و هراس بر لشکر هند افتاد - نصرت اسلامیان از غیب ظاهر شد - نوبت پنجم غازیان عرب پای حصار در آمدند - حصاری دیدند بلند و رفیع خندق عمیق و آبی روان غریق، حوالی حصار یک یک کروه خار آبدار آهنی مفروش - ہوا نمایی این حال با وصف فتوح متواتره خطر عظیم بر عساکر عربی پدیدار گشت، مگر چون بشارت غیبی و اشارت لاریبی قرین ظفر و سعادت و ضمان فتح و نصرت بود، شاه والا جاه و سلطان عالیشان هم صلاح گردیدند و همگنان [ص ۱۳۴] پیاده پا شده خار آهنی را باوجود تیر بارانی و توپ افشانی حصاریان بر چیدند و لب خندق رسیدند و آن را بخاک و خاشاک برابر کردند - دیوار حصار که رفعتی بی اندازه داشت بفرور این معنی که پرچم

اقبال دست عدو مال شاه ابوالفتح آنجا رسید برای تعظیم غازیان نصرت قرین در خمید لشکر اسلام بی تکلف بالای حصار در آمد - چهار پاس کامل قتال و جدال ماند، روز مقرری فتح نصیب گردید - قابض حصار بجمعیت فراوان بقتل رسید و عصار (کنجد گر) بیچاره از بلای وی عافیت یافت - سید ابوالفتح بفتح حصار شربت شهادت چشید - اندرون حصار لب دیوار شمالی مزار و مشهد پرانوار حضرت ایشانست - وقت زیارة عجب ذوق و برکتی آنجا مشاهده می افتد که در تحریر نگنجد - قریب آن در وسعت حصار قبر سید کریم الله جل عظمته شهید برادر کهتر شان بر چبوترهٔ بلند واقع و بر برج شرق قبر نشانچی و زیر دیوار حصار قدری دور بالین مشهد خال بزرگوار خوابگاه سید سلطان احمد - رخ قبر از جانب مقرری اندکی انحراف دارد، چند بار درست کردند همچنان میگردد - از پاس ادب شاه ابوالفتح که اندرون چار دیواری طرف پایان از وی آسوده اند و متصل قریب چار کروهی رسمی جانب شمال شاهراهی که بشهر حصار فیروزی میرود گنج شهدا واقع، چندین چار دیوار محاط در بعضی یک قبر در بعضی زاید بقدر شمار در اکثر بلا حد و شمار از فراوان قوافل شهدای لشکر اسلام تابع هر دو نامدار، الا جمیع قبور بصورتی نشانی مدور بعضی پست بعضی مرتقع مناره نما، تا دو ذرع آنجا هم قبری محرف مانند قبر خواهر زاد شاه - روز ثانی عید خاص و عام اینجا بزیارت روند و بر قبر سید نیز تقریب عرس اجتماع خلایق در سالی یک بار می شود - از شهدای این گروه تا بیست بیست کروه اطراف و جوانب آسوده اند - چنانکه سید جمال الدین اندرون شهر جیند زیر فصیل قریب درگاه سید شاه امیر رضوی صاحب ولایت آرامگاه دارند و فیض بخلایق می رسانند - همدران زمان

بعد چندی شهاب الدین غوری، در میدان نراین عرف تلاوری لب
سرستی که بولادت شاهزاده محمد اعظم شاه عالمگیری از روی تعمیر
فصیل و باغ و مساجد و تالاب و دیگر عمارت شاهی ملقب باعظم
آباد گردید بر رای پتهورا چوهان ظفر یافت و مملکت هند مسخر
ساخت در بعض عمارات ایشان شهید هانسوی سال پانصد و ثلاث
و تسعین درج و در بعض نام معزالدینؒ سام شخصی که برتفصیل
حالات [ص ۱۳۵] این حضرات شهدای باصفای حق اطلاع خواهد
ذخیره آرام شاهی جامع آن شاه کریم احمد بدخشی بود از منتسبان
صوفی سعیدی ناگوری بر خواند و حضرت سید شاه نعمت الله سبحانه
کرمانشاهی صاحب خاندان قلندری مقابل شاه ابوالفتح از متاخرین
اهل عرفانست حالات ایشان در اکثر کتب سیر اولیای کرام مرقوم -
مزار ایشان در کرمان شاهان نی در هندوستان، اکثر از اولاد ایشان
در عهد چغتایی بهند آمدند و صاحب فروغ شدند چون روح الله
(جل شانه) خان بانی سرای چار کروهی دهلی شاهجهانی و خلیل الله
(جل عظمة) خان بانی بست دری حوالی آستان فیض نشان حضرت
محبوب حق سلطان اولیا و عمدة الملک امیر خان محمد شاهی و نجم الامرا
ظفر خان احمد شاهی و از منتسبان خاندان وی سالار عراق در
پانی پت شمال شهر و صوفی خازنی در کیتهل قریب شهر و شاه
فرخ مراد گورنوی لب تالاب آبادی و شیخ طوسی در اندر پت
محاذی خانقاه شیخ نورالدین ملک پار پران لاری مرید شیخ اعزالدین
دانیال خلجی مرید شیخ علی خضری مرید شیخ ابو اسحاق محمد
کاذرونی صاحب خاندان کاذرونیان و حضرت سید امیر مودود لاری
مرید شیخ نظام الدین ابدال یکی از عماید خلفای حضرت شاه

نعمت الله جل عظمته ولی کرمانی بود که در آخر عهد سکندر و اوایل دولت ابراهیمی در هند آمد و بعد از سیاحت اطراف در پانی پت تشریف آورد و اقامت گذید ـ و شیخ عبدالرزاق جل شانه جهجانوی و شیخ فریدالدین کرنالی و شیخ موسی امروهی و شیخ عبدالملک انصاری معروف شاه امان پانی پتی در توحید و تفرید از وی اکتساب فضایل صوری و معنوی کرده اند ـ طرف مغرب پانی پت قریب عیدگاه در چار دیواری مختصر زیر اشجار قبر امیر واقع و همانجا شیخ امان و شیخ کرنالی و شیخ امروهی و چندین از عارفان و معتقدان دیگر وی آرامگاه دارند ـ اکنون رفع اشتباه دیگر هم از واجبات متخیل و آن این که بعض در جوامع خود رقم کرده اند که شاه نعمت الله جل شانه ولی کرمانی قریب دهلی آسوده و اصحاب تصحیح و حواشی تصریح فرموده اند که قبر مبارک حضرت ایشان در آبادانی صاحب قرانی در آمد بدین تقریب ذکر خیر شیخ عارف بالله جل عظمته شاه نعمت الله جل شانه دهلوی ضروریست ـ مخفی مباد که وی از سر لشکران قزل و سالاران قوافل غیاثی بود ـ هم عصر شاه ترک صاحب ولایت پانی پت هر دو قریب یکدیگر تجرید و ترک روزگار کرده اند ـ ترک صاحب ولایت بحضور مرشد حق پرست رفت و صاحب ولایت گشت [ص ۱۳۶] و شیخ عارف در محلی که حالا زیارت‌گاه وی است اقامت پذیرفت ـ مزار پر انوارش واقعی در آبادانی صاحب قران ثانی داخل چار دیواری شهر پناه دهلی حال گردید چنان آستان حضرت شمس العارفین شاه ترکمانی بیابانی و محجر سلطان رضی دخت صاحب تخت بادشاه عرفان پناه شمس‌الدین التمش مسجد

کلان خانجهان فیروزی و نشیمن جنت آشیانی و حصار اسلام شاه سوری کامل‌الافراد شاه احمد فرهاد خراسانی فیض روحانی بعد چند صد سال از ایشان حاصل کردند در ایامی که سرهنگان فرخ سیر حسب الامر شاهی بشکایت بیجای سادات مقتدر خلافت بعد تاخت و تاراج خانمان نواب شمس الدولت خان صادق وی را برای قتل می بردند و بضرورت ادای نماز در مسجد خود رفت ، هرگاه بعد فراغ دست بدعا برداشت شاه ترک صاحب ولایت و شیخ عارف زیر منبر بر دست راست نواب ممدوح بچشم ظاهر رونما شدند و دعای نجات تعلیم و این معنی تفهیم کردند که بسرهنگان شاهی باید گفت که بشاه راه راست شما را جانب مقتل برند براه گرداب زیر ارک سلطانی نروند ـ خان والا قدر بکمال تقویت برخواست، نگینی از جواهر گران قیمت در دست داشت آن را مع خاتم تفویض آن گروه ساخت و بالتجا درخواست که بدان راه برید رسم بود که مجرم را جانب قتل گاه با ساز و باز می بردند خصوص برای امرا و عماید زیاده اهتمام می کردند ـ نشیمن کوکی محاذی قتل گاه بر سر راه بود زمانی که وی این حال دریافت بفور سر و پا عریان نزد بادشاه شتافت ـ آخر بشفاعت وی فرخ سیر از خون ریزی ناحق خان صادق در گذشت و منزلت و منصب وی دوبالا گشت ـ راقم سطور بزیارات مقابر اکثر از حضرات مذکور این خانواده شرف یاب شده ـ

منزل نود و پنجم در ذکر خانوادهٔ قلندری و جمالی ساوجی .

چهارم (۴) ازان قلندری جمالی و سماجی منسوب بحضرت سید

جمال الدین مجرد ساوجی ذکر خیر وی مولانا حمید قلندر چشتی نظامی یکی از مریدان حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دهلی در ملفوظات خیر المجالس بدین نهج می فرماید که روزی مخدوم از ما پرسید که ترا صوفی گویم یا قلندر خوانم قلندر چه سان بشمارم که مردی متعلمی عرض کردم که روزی حضرت سلطان‌المشایخ از سر مایده نیم قرصی ما را عنایت ساخت چون بیرون خرامیدم چندین قلندران بر دروازه بودند از ما چیزی درخواست کردند انکار کردم که چیزی حاضر ندارم پاسخ دادند [ص ۱۳۷] که نیم قرصی که از حضرت شیخ یافتی بماده ای بما درویشان بره صغیر بودم - بر کشف آن گروه متحیر ماندم لا جرم قرص بجنس تفویض کردم پاره پاره کرد - همگنان خوردند درین ضمن پدر عالی قدر از حضور شیخ آمد بدریافت حال تاسف کرد که چرا دادی نعمتی بود - همچنان باز هر دو بحضرت شیخ رفتیم - حضرت شیخ مخاطب بوالد ارشاد کرد که مولانا تاج‌الدین خاطر جمع دار پسرت قلندر خواهد شد - چون حضرت شیخ قلندر خواند مخدوم نیز قلندر گوید در کنار گرفت - درمحلی دیگر بذکر این شعر :

گاه صوفی گهی قلندر چیست
چون قلندر شدی قلندر باش

حضرت مخدوم گفت که ترا چه وقت که قلندر شوی و ما را چه وقت که تذکیر گویم اگر فرمان حضرت شیخ نافذ نمی گردید جفا و قفای خلایق باید کشید کجا ما و کجا شهر بودی کوهی و بیابانی و دشتی بر گزیدی و مکرر این شعر بر زبان آورد :

در عشق نجای خانداری است
مجنون شو و کوه گیر و بخروش

صورت شخصی که تو گزیدی وی ازان جنس بود که وی را ریش هم گران آمد بتراشید - در مجلسی دیگر حضرت مخدوم ارشاد کرد که روزی قلندری در خانقاه قطب‌العالم در آمد، شیخ در حجره بود بر سجاده خانقاه قیام کرد - بدرالدین اسحاق ادب وی نگاه داشت - چیزی نگفت و طعام پیش آورد خوردن گرفت و گیاه سبز بر آورده در کچکول خمیر می کرد که سجاده شیخ افشان شد - بدرالدین اسحاق پیش رفت و گفت بس قلندر بشورید و کچکول برداشت - حضرت گنجشکر از درون حجره خرامیده دست قلندر گرفت که بما بخش قلندر در جواب گفت که درویشان دست برندارند و هر گاه بردارند فرود نیارند - شیخ اشارت کرد که بر این دیوار بزن کچکول بر دیوار زد بفور از پا افتاد - حکایتی دگر در بتان آورد که چون مخدوم ملتانی از حضور شیخ الشیوخ باز گشت در منزلی فرود آمد - چندین قلندران نیز همسایگان بودند - چون شب در آمد مخدوم قلندری را دید که از فرق تا پا نورانی بود بر وی رفت و گفت تو اینجا چه کنی؟ گفت ای زکریا تاپنداری که در هر عامی خاصی هست و آن عام را بدان خاص بخشید بعد ختم این حکایت حضرت مخدوم چراغ دهلی برزبان گوهرفشان آورد - کسیکه سکای قلندری برپا کرد مفتی بود شیخ جمال ساوجی هر کس وی را کتب روان گفتی هر کرا فتوی دقیق و مشکل بودی بوی آوردی - بی رجوع [ص ۱۳۸] با کتابی جواب شافی نوشتی دران وقت بزرگی بود - نام وی نفرمود روزی چندین این پوشان در جمع وی در آمدند و باز گردیدند -

آن بزرگ گفت چه سگای آزاد دارند - شیخ جمال دران مجمع حاضر بود - بر زبانش رفت که مرد آنگاه باشم که سگای بهتر ازین پیدا سازم پروردگار داند که آن چه وقت بود که وی این سخن بر آورد - چون برخاست او را حالی پیدا شد که تجرید می کرد تا چنان شد که ریش همه بتراشید و پلاسی در پوشید و در گوری در آمده رو بطرف بیت الرب متحیر چشم بالا نشست آن بزرگ را خبر بردند که مولانا جمال الدین ساوجی را چنان حالت رو داد - وی باجمع خود آمد ارزیز گداخت و در حلق وی انداخت گویا که آن ارزیز آبی بود یخ که بی تکلف فرو رفت - عقلای دیگر در پی بحث در آمدند وقتیکه ازان حالت قدری در هوش آمد بوی مخاطب شدند که خلاف شرع کردی و ریش چرا تراشیدی - سر در پلاسی کرده بر آورد ریشی سفید تا ناف دیدند - لاجرم خلایق بر گردید وی قلندر ماند و در کتاب سیرالعارفین حضرت مولانا جمالی دهلوی می آرند که قلندری که وقت شب در مشاهده مخدوم زکریای ملتانی در آمد جامع بود بعلوم ظاهری و باطنی عبدالقدوس نام داشت از دیار موصل بمصر رسیده آستان حضرت سید جمال الدین مجرد ساوجی کسوت قلندری پوشید - احمد بابای جوالق پوش مغربی از شهر اندلوس مفردی بود از مفردان سید مجرد عبدالقدوس - بوی ارادت صادق داشت مخدوم بقوت باطنی وی را بخود کشید و ازان جماعت ظاهر دار بر آورد هم مولانای ممدوح فرماید که احقر در مصر و نواحی آن رسیده زبانی معتمدین استماع یافت که سید جمال الدین در مصر بود بصورت و معنی جمال باکمال داشت مصریان یوسف ثانی لقب کرده بودند - زنی از قبایل عماید مصر مفتون جمال وی گردید و اغلب اوقات تشویش ده احوال وی میشد ازین رو سید از مصر بر آمد

و بسر زمین وی مناب رفت از مصر هفت روزه راه دارد زن مذکور
هم عقب سید پارسا در آنجا رفت بدریافت این حال حضرت سید جمال ـ
بحضور پروردگار دست بدعا برداشت که جمال ما تغیر پذیرد
همانوقت ریش و بروت وی بریخت آن گه آن زن را طلب کرد
وی بوادید این حال از وی رو گردانید ـ بعد چندی که حضرت سید
رحلت کرد همانجا مدفون گردید سر زمین وی ساب لطف [ص ۱۳۹]
و با برکاتست و چندین انبیای بنی اسرائیل آنرا پسندیده اندران
پس هر درویشی که جانشین سید گردید ابرو را با ریش و بروت
تراشید راقم حروف گوید که زمان این حالات حضرت سید جمال
الدین مجرد ساوجی مفتی مصری در هیچ کتابی در نظر احقر نرسیده
و نی سال تصریحی در مایت ثالث هجری بابت ظهور از انزوای
ثانی در ذکر حضرت شیخ عبدالعزیز مکی از کلام کسی ثابت می
گردد و الا در حالات ایشان صاف مندرج که باشیخ جمال الدین یکی
از عماید خلفای طیفور شامی هم صحبت شد و اجازت خاندان طیفوری
بر گرفت و در بعضی رسایل خاندان قلندری خضری لفظ سید هم
برنام پاک ایشان دیدم در صورت ملاقی گردیدن باشیخ عبدالعزیز
ممدوح عجب نمی نماید که چنان که اجازت خانواده طیفوری از
حضرت سید بحضرت شیخ واصل گردید ـ نعمت جوهر قلندری
عبدالعزیزی بسید جمال رسیده باشد شاید در ملفوظات قلندری جونپوری
ذکری ازین خیالات یافت شود ـ حضرت مولانا شاه محمد افضل قلندری
عباسی هم ارشاد می کردند که جز تذکره ملاقات و اجازت خانواده
طیفوری شرحی در حالات دیگر ندیده ام ـ

منزل نود و ششم در خانواده قلندری سهروردی مرتضوی

پنجم ازان قلندری سهروردی مرتضوی منسوب بحضرت شاه

مرتضی منسوب بحضرت شاه مرتضی انند سوتی وی از درویشان کامل و عارفان واصل بود ریاضات بعمل آورد ـ آخر بر دست شاه عبدالرزاق صحرای معروف برزاق پاک که از اصحاب سکر و جذب قوی ارادت گرفت ـ وی مرید شاه الهداد زاهد وی مرید شاه پیران دهلوی وی مرید شاه یحییٰ عزلت گزین مرید شاه محمد عارف مرید شاه محمد اسحاق مرید شاه داؤد صاحب اجازت حضرت سید صدر الدین راجو قتال بخاری اوچی نام خانواده شاه مرتضی و انندی دختری بود زهره جمال و پری تمثال از عماید اقوام آن نواحی لب رودبار سوتی در دیار شرقی هند که شاه و مرشد وی آنجا بود بخرق عادتی در حالت امتحان و ایذا رسانی قوم بر دست شاه اعتقاد و ایمان آورد ـ

منزل نود و هفتم در خانواده قلندری سهروردی رسولی

ششم ازان قلندری سهروردی رسولی منسوب بحضرت سید شاه عبدالرسول بهادر پوری وی در کوهستان نواحی الور می بود جذبی مفرد داشت و تصرفی قوی اکثر خوارق عادات بردست وی ظاهر می شد فیض و نعمت از شاه [ص ۱۴۰] نعمت الله سبحانه مجذوب داشت وی از شاه داؤد مصری وی از شاه حبیب سخی وی از شاه محمد اسمٰعیل وی از شاه مرتضی نند سوتی ممدوح الصدر ـ

منزل نود و هشتم در خانواده قلندری حیدری ترکی

هفتم ازان قلندری حیدری ترکی منسوب بحضرت شیخ حیدر زاویای ترکستانی وی از اصحاب حال قوی بود آهن گرم از آتشدان آهنگران بر گرفتی و ازان دست کلای و سلاسل پای و طوق و زنجیر ساختی و مانند زیور پوشیدی و ضرری بوی نرسیدی خدمت

دیاری داشت ، چون مغلان چنگیزی عازم تسخیر ولایت هندوستان شدند اهل دیار خود را خبردار گردانید که مغلان در پناه درویشی می آیند ما در عالم رویا بوی کشتی گرفتم وی غالب آمد ما را بر زمین انداخت اوشان ضرور ظفر خواهند یافت شما بندوبست خود را سازید و خود بغاری رفت و ناپدید گشت آخر بعد چندی همچنان واقع گردید ـ

منزل نود و نهم در خانواده قلندری شریفی ناولی

هشتم ازان قلندری شریفی ناولی منسوب بحضرت شاه محمد شریف ناولی ، وی از اعظم آباد تراوری بود بعمر صیغر از حضرت شاه شرف فیض روحانی یافت پس شعور حسب ایمای بخدمت حضرت شیخ محمد ابراهیم رامپوری شتافت وی از خلفای باصفای حضرت شاه ابو سعید گنگوهی صاحب اجازت حضرت شیخ نظام بلخی نعمت یاب و بقدوم شیخ جلال الدین تهانیسری مشرف خلافت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی بود که ذکر سلاسل وی در خانواده مجددی ترقیم پذیرفت ـ شیخ رامپوری هم باشارت شاه شرف از خانقاه خود برآمده نصف راه برای استقبال خرامید در جای که قران السعدین اتفاق افتاد زیر درختی شرف بیعت رو داد ـ شیخ گفت که ماحصل تمام عمر ما نصیب این جوان کردند ، هم شکر پروردگار بجای آورد که چون وی صاحب نعمتی در بیعت ما در آمد شاه اوایل حال مرید نمی کرد حضرت شاه شرف بشارت داد که ما تکفل هدایت و رهنمای مریدان خاندان تومی کنم ـ کتابی در اذکار و اشغال و مراقبات و مجاهدات و از شاه محمد شریف ناولی یادگار وی از کاملان عصر خود بود عارفان وقت اکثر دقایق آزادی استر شاد می کردند ـ قبر شاه مانند شاه شرف هم در عظیم آباد وهم در ناول وفات در اعظم آباد و ساز عاقبت در ایام حیات در ناول برپا کرده بودند [ص ۱۴۱]

منزل صدم در خانوادهٔ قادری رزاقی بانسوی

نهم ازان قادری رزاق بانسوی منسوب بحضرت شاه عبدالرزاق بانسوی در اوایل حال بعد تحصیل و کسب علوم و فنون خود را در لباس ظاهری مخفی میداشت و در سرکار شاهی روزگار فوجی می ساخت ـ روزی در دهلی صاحب دولتی از اعیان خلافت در اثنای تعلیم از عالمی در بحث مسایل خرق و التام غلوی تمام میکرد ـ بطرز انکار شاه دران جمع حاضر بود ، برخاست و انکار وی و رفیقانش بخرق عادتی باطل ساخت ـ چند بار پارچات خشن و باریک در کمر شاه در آوردند و شاه ازان جدا شد و پارچات همچنان در دست دارنده منکرین اعتقاد راسخ آوردند ـ چون بوقوع این کرامت شهرت شاه مانند پادشاه در شهر و دیار انتشار یافت لاجرم ترک روزگار کرده حسب بشارت نبوی برای حصول دست بیعت عازم خدمت حضرت شاه عبدالصمد خدا نمای گجراتی گردید ـ ازان طرف شاه خدا نما باشارت نبوی استقبال کرد اثنای راه باهم هر دو حضرات ملاقات دست داد ، همانجا بعد بیعت قبای خلافت پوشانید و کامیاب مقاصد منصرف گردانید ـ زان بعد مرجع اهل کمال و پیشوای خاص و عام دیر خود گردید ـ بسی کاملان طریقت چون مولانا محمد نظام الدین لکهنوی و شاه محمد اسماعیل بلگرامی در ارادت وی در آمدند ـ شاه را مریدی بود صاحب حال شاه محمد اسحاق شاهجهان پوری ، بعض ارکان شریعت در حالت سکر از وی رعایت نمی یافت ـ مردم ظاهری در پی انکار در آمدند ـ روزی در مسجد جامع وی را حسب الطلب حاکم وقت حاضر کردند و ایذا رسانی وی بحجت شریعت اراده نمودند ـ

بعد قبول احکام شرع محمدی گفت که ما را چون منصور تصور نسازند ، اگر یک تار موی، از جسم ما قطع پذیرد همان قدر از جمیع خلایق شهر و دیار انقطاع خواهد یافت ۔ هر کرا خیال فاسد باشد امتحان نماید ۔ کسی را یارای دم زنی نماند و نیز استماع صحیح دارم که شاه محمد اسحاق را مریدی بود عالم و فاضل از اعیان شهر بسی معتقد و متمنی راه حق و محبت درویشان و از قبایل و عشایر خود که عمایدِ روزگار و اکثر از شاگردان وی بودند قطع تعلق دنیاوی کرده پیوند بحضرت شاه کرده بود ۔ روزی در شارع عام با پالکی شان دوان می رفت و نعلین پای شاه در بغل داشت ، ناگاه سواری امیری ازان جماعت از محاذی پدیدار گشت ، وی حجابی خورد یا در پرده شد یا نعلین مخفی کرد یا برومال پیچید [ص ۱۴۲] بهر حال چون شاه بدولت سرای فرود آمد خواه بنور باطنی یا بحسب شکایت کسی بر این حال آگاهی یافت ۔ ازین که تکمیل وی مد نظر داشت بغور فرمود که برو روی خود سیاه ساز و ریش بتراش و بر خر سوار شده برای ملاقات همان امیر که از وی حجاب کردی عازم شو وی بصدق عقیده همچنان بعمل آورد ۔ حجاب توحید از صفحات ضمیرش کلی زوال گرفت و یکی از واصلان حق گشت۔ مزار پاکش در پانساپدیار آود واقع و حاجت روای خلایق ۔ مرشدی وی خدای‌نمای گجراتی از اجلای کاملان عصر در طریق قادری بود ۔ پادشاهی از چغتای با جمع فراوان از صالحان علما بر سر بحث علوم شریعت وطریقت نزد شاه رفت جناب احدیت روح حضرت امام اعظم کوفی و روح حضرت محی‌الدین ابن العربی مددگار شاه گردانید که هر یک استفسار شاه و علمای ظاهر و عرفای باطن را جواب شافی گفت ۔ شاه روی ارادت آورد پادشاه

ممدوح که اتباع اوامر و نواهی شریعت بحد قوی داشت در حضرات صالحان اگر اندکی انحراف در اقوال و افعال می دید از مرکز شرعی حجت برپا کردی با سید محمد کلام نما و سید یوسف چراغ نما هم در قصبات کامان نواحی آگره و فرید آباد نواحی دهلی بر لفظ نما اعتراضات فراوان کرده و سرخیل سادات زمان حضرت سید حسن رسول نمای اویسی بعد این حضرات در وقت سلاطین دیگر صاحب فروغ بودند ۔

منزل صد و یکم در خانواده شاه میری لاهوری

دهم ازان قادری شاه میری لاهوری منسوب بحضرت شیخ محمد معروف بشاه میر لاهوری فاروق شیوستانی ، مرشد ایشان شاه خضر ابدال بیابانی بود نیز علاوه از تسلسل ظاهری بطریق اویسی از حضرت غوث الاعظم فیض و نعمت داشت ۔ حضرت شاه میر بعد استکمال مدارج قریب شصت سال در لاهور برهنمائی خلایق مصروف ماند ۔ در ترک و تجرید و کمالات صوری و معنوی بی عدیل زمان و قطب وقت خود بود ۔ سلاطین کبار التجا بدرگاه وی می آوردند و کامیاب مقاصد می گردیدند نقدی و فتوحی قبول نمیکرد ۔ جمع فراوان از اهل کمالات در صحبت وی فیضیاب و از مشاهیر روزگار شدند و بعض ازان شاه خضر شیخ حضرت شامیر را که لقب وی ابدال بیابانی بود هم ملازمت کرده اند ۔ وفات شاه میر لاهوری در هزار و چهل و پنج بعمر هشتاد و هشت سال ۔ ملا شاه بهاری محبوب ترین و بزرگ ترین خلفای وی است [ص ۱۴۳] علمی وافر و ذوق رسا داشت صاحب تصانیف بسیار در حقایق و معارف مثنوی آبدار بطرز عجیب در حکایات انبیا و اولیای کبار دارد ۔ پایان مرقد پیر برون

گنبد آسوده - دیگری ملا شاه خواجگی برابر ملا شاه بهاری آرمیده، دیگر عارف ربانی ملا شاه بدخشانی که از کاملان عصر و صاحب کشف و کرامت و مستغرق بحر توحید و قدوه ارباب حال بود اوایل زیاده از مدت یک سال در خانقاه شاه شب و روز محنت بی غایت کرد با وصف بی التفاتی شاه باقتضای صدق ارادت در انتظار بود روزی شاه بنظر عنایت گفت که بدخشانی در آفتاب امتحان سوختی و حجر اسود خود را لعل بدخشان در ساختی حالا برو براوی لباس خود را بشو تا باتو صحبت دارم - ملا شاد شاد بر لب آب روان روان گردید دید که شخصی در راوی (نام دریای پنجاب) ایستاده می‌گوید که لباس خود بماده تابشویم - ملا بوی التفاتی نساخت و بکار خود پرداخت چون بشاه رسید متبسم گردید که ملا حضرت خضر لباس تو طلب میداشت چراندادی و از همانوقت در پی تهذیب ملا شد و در چند روز صاحب منزلت گردانید - بعد شاه ملا در کشمیر تحت دامن کوه سلیمان که آنرا تخت سلیمان گویند خانقاهی و مسجدی و حوضی و باغی طرح کرد درین محل خود فرماید:

کوه ما زان بکمر لعل بدخشان دارد
این چنین بخت کجا تخت سلیمان دارد

علمای دارالخلافت در عهد حضرت شاهجهان محضر کردند که وی انکار وسایل نبوت می نماید و استغنای خود از جناب رسالت در کلام خود آرد بادشاه هنگام رسیدن کشمیر از ملا حصول ملاقات کرده شعری که دران محضر بوی منسوب کرده بودند بر خواند و پرسید که این شعر از جنابست ملا شاه گفت که در مذهب ما تفریق خدا و رسول شرک باشد قابل این شعر در خدا و رسول فرق نهاده و نیز خود را شخص ثالث قرار داده بادشاه

ازین تقریر اعتقاد آورد انکار ورزان کشمیر اجتماع کردند ملا بادشاه را مسخر گردانید چون دعوی ربوبیت می کند قتل وی لازم آمد جمع فراوان در خانقای وی در آمدند - مریدان در پی مدافعت شدند منع کرد، خود اندرون حجره رفت هر کسیکه باتیغ و تبر بر در حجره می آمد و نظرش بر ملا می افتاد مطیع میشد و سر عجز بر انقیاد می نهاد -

[ص ۱۴۴] در عهد اورنگزیبی ملا رابشکایت بعضی از حاسدان در دهلی طلب نمودند تا دارالسلطنت لاهور آمد، درین وقت مدعی قوی وی قاضی القضات ملا قوی بود بعالم دیگر سفر نمود ملا بدر یافت این حال - رباعی در تاریخ جلوس وی بماده ظل الحق تحریر کرده فرستاد شاه بر طبق آن از سفر دهلی معاف داشت - ملا صاحب دیوان و دیگر تصانیف شگرف است - بسال یکهزار و هفتاد و دو ازین جهان رحلت فرمود مزار مبارکش حاجت روای اهل کشمیر - دیگری شیخ حبیب عطار از وی میرزا محمد کامل بیگ بدخشی فیض یافت از میرزای ممدوح حاجی محمد عبدالشکور کاشمیری و از وی میر مقصود کاشمیری دیگری شیخ احمد سنامی که صاحب ریاضت و صبر و قناعت بود - ترک و تجرید شعار داشت با شیخ احمد دهلوی از حد متحد بود اکثر نزدش می ماند وهم برابر وی در خطیره شیخ عبدالغنی بدایونی پدرش در دهلی آرمگاه دارد تاریخ وفاتش یازدهم شعبان سال هزار و پنجاه و نه - دیگری شیخ احمد دهلوی وی فرزند شاه عبدالغنی بدایونی بیابانی و مرید مجاز ملا شاه بدخشانی - دیگری شیخ امین الدین فرزند شاه عبدالرحمان جانباز تغلق پوری که شاه مجتبی در اوایل سلوک بهدایت شان عازم خدمت حضرت شاه میر بود هرگاه در باغات هاپژ در آمد سواری نقاب دار از غیب

پیدا شد ، گفت که شاه میر لاهوری وفات یافت و نعمت باطنی در نصیب تو از شاه عبدالقدوس جونپوریست ـ دیگری ملا عبدالغفور بحر دانش ، دیگری شاه حاجی نعمت الله جل‌شانه‌سر هندی ، دیگری شیخ محمد لاهوری ، دیگری شیخ محمد اسماعیل ، دیگری حاجی محمد صالح ـ

منزل صد و دوم در ذکر خانوادهٔ نقش بندی مجددی مظہریؒ

یازدهم ازان نقش بندی مجددی مظہری منسوب بحضرت شاه شمس الدین حبیب الحق میرزا مظہر جانجانان علوی دہلوی از امیرزادگان خلافت چغتای و نواسگان خاندان بابریست ـ وی را شوق خدا طلبی از صغر بخاطر جا گرفت بحضور سید نور محمد بدایونی حاضر و مرید گردید سید از اکابر زمان خود بود ـ خانقاهی لب رود بهری در حوالی غیاث پور سلطانی داشت ـ ارادت بخدمت شیخ سیف الدین فرزند عروة الوثقی شیخ محمد معصوم سر هندی و هم اجازت [ص۱۴۵] ارشاد طالبان از شاه محمد عظیم فرزند شیخ سیف‌الدین دارد ، همچنان شیخ سید علاوه از پدر عالی قدر اجازت ثانی از حافظ محمد محسن نبیره حضرت مولانا محدث دهلوی مرید مجاز شیخ عروة الوثقی می داشت ـ حضرت جانجانان بعد رحلت سید نور محمد بخدمت شیخ محمد عابد سنامی شتافت ـ وی در حوالی جهان نمای فیروزی می ماند ـ مرید صاحب نعمت شاه دلیل الصمد شیخ عبدالاحد معروف بشاه گل دهلوی مرید و فرزند رشید شیخ خازن الرحمت شاه محمد سعید و هم مجاز از عم بزگوار خودؒ شیخ محمد معصومؒ بود ـ هر دو حضرات فرزندان صاحب خاندان مجددی اند ـ ارادت صادق مرزای ممدوح قابل تسلسل و تعدی با سید بدایونی و شیخ سنامی قابل اعتماد

باشد ـ هر چند استفادت و استفاضت ایشان از دیگر حضرات نقش بندی و قادری و چشتی در عالم ظاهر و باطن ظاهر میگردد ـ چون از شاه محمد گلشن مجاز از شاه گل دهلوی و حافظ محمد سعید مرید شیخ محمد صدیق نبیره حضرت مجدد و شاه محمد زبیر و شاه محمد عزیز سرهندی و شیخ محمد افضل سیالکوٹی و شیخ العرب علی کشیری و شاه عبدالرحمان لاهوری و شاه حسین کاروانی بهر حال بعد تکمیل مدت سی و پنج سال در دارالخلافته بارشاد طالبان حق معروف ماند ـ بسی از کاملان طریق در صحبت بابرکت وی فیضیاب معرفت و حقیقت شدند ـ عجب دماغی عالی و طبعی نفیس و فکر موزون و روح لطیف و ذهن رسا و طریق پارسا و نزاکت مزاجی و لطافت استزاجی بحدی داشتی که خنده بیجای گل هم در انظار مبارکش گران بودی، تجرید و تفرید بدان منزل که در تحریر نگنجد مشکل پسندی و دقایق سنجی بآن حد که تقریر را نسزد چنانکه اندرین محل خود فرماید ، بیت :

در جنون هم میرزای از دماغ مانرفت
کز برای خویش حمامی ز گلخن داشتم

صاحب دیوان غزلیات و مثنویات لطف آمیز عشق انگیز و حکایات شگرفست در ایام حیات اکثر بشهادت آرزو می کرد که حسب آن در هزار و یک صد و نود و پنج از دست مغلان نجف خانی بتاریخ هفتم ماه محرم سال مذکور بشهادت وفات یافت عاش حمید مات شهید تاریخست چون برای نقوش لوح مزار در دیوان [ص ۱۴۶] ایشان فال دیدند بسر ورق برآمد ، بیت :

ز لوح تربت من یافتند از غیب تحریری
که این مقتول را جز بیگناهی نیست تقصیری

حضرت قاضی محمد ثناء الله جل عظمته پانی پتی که از اجل خلفای با صفای مظهری و جامع فضایل معنوی و صوری بود۔ تفسیر بلیغ و فصیح بنام نامی ایشان مجلد تحریر کرده و دیگر تصانیف قاضی همه از مشاهیر روزگار و هر یکی لطیف و آبدار و هر چند خلفای متعدد از حضرت جانجانان صاحب منزلت و ارشاد شدند ۔ الا حضرت شاه غلام علی علوی دهلوی جاگزین سجاده مظهری و قدم بر قدم مرشد بر حق بودند وطن اصلی ایشان پنجاب بود ۔ حسب الطلب والد بزرگوار خود بصغر عمر از برای تعلیم و عزم بیعت بحضرت شاه ناصرالدین قادری دهلوی مرشد شان تشریف آورده بودند ۔ در همان نزدیکی شاه قادری رحلت فرمای جاودانی سرای فانی گشت ۔ شاه غلام علی بعد چندی رجوع بحضرت جانجانان آورد هنگام بیعت این شعر بر زبان گوهرنشان راند ، بیت :

از برای سجده عشق آستانی یافتم
سر زمینی بود منظور آسمانی یافتم

بعد از پیر روشن ضمیر مدت چهل و پنج سال در عالم تجرید و تفرید بکمال استقلال کام روای خلایق و فیض رسان عالمیان بود۔ بسال هزار و دو صد و چهل هجری ازین دار فانی انتقال بسرای جاودانی کرد ۔ بعد از ایشان شاه ابو سعید ابن شاه صفی ابن شیخ عبدالزیز ابن شیخ محمد عیسی ابن شیخ سیف الدین مرشد سید نور محمد بدیوانی رونق افروز سجاده مجددی و مظهری گردید۔ در سال پنجاه وقت معاودت در دارالفیض تونک از سفر حجاز وارد شده رحیل جنت شد۔ الا جسد شریف ایشان بطریق نقل بدارالخلافت آوردند و در جنت شهید حمید و شاه عالیجاه درون خانقاه جا دادند شاه احمد سعید خلف الرشید ایشان سجاده آرای خلافت و جامع علوم

شریعت و طریقت بودند ـ درین انقلاب عزم سفر حجاز کردند و با قوافل اکثر از معتقدان و مریدان بخیریت آنجا رسیدند و چندین سال بعز و حرمت دران دیار بسر بردند ـ اکثر اهل عرب فیضیاب نعمت و انسلاک درین خاندان گردیدند از سابق هم بعض خلفای مجاز حضرات شیخ محمد سهرندی و جانجانان [ص ۱۴۷] و شاه غلام علی دران نواحی آن ساعت این طریقت کرده اند ـ زیاده از یک سال می گذرد که ازین دهر ناپایدار بدارالقرار انتقال فرمودند ـ حافظ شاه غلام رسول ویران که از عماید تلامذه نادرالعصر خاقانی هند شیخ محمد ابراهیم متخلص بذوق و از مریدان صافی نهاد حضرت شاه احمد سعید اند تاریخ وفات ایشان مظهر اسلام رقم کرده و باقتضای رسائی طبع و لطایف فکر در استخراج این ماده بسی مراعات و مناسبات لفظی و معنوی از جانب وی لحاظ رفت ـ قطع نظر از نام صاحب خاندان و محل وفات و موقع نقل و حرکت تاریخ ولادت حضرت شاه احمد سعید مظهر یزدان است و نام بعض خلفای دیگر حضرت جانجانان سوای قاضی پانی پتی و شاه سجاده آرای دهلی ترقیم می یابد مولوی ثناءالله جل شانه سنبهلی مولوی نعیم الله جل عظمته بهرانچی مولوی عبدالرزاق مولوی غلام یحیی شاه محمد جمیل شاه محمد سعید خان چند ابیات از نتائج افکار ایشان ترقیم می پذیرد :

یاد روزی که دلم معتکف کوی تو بود
مژه جاروب کش کعبه ابروی تو بود

شب نمودند بمن نامه اعمال مرا
صبح دیدم که بدستم سر گیسوی تو بود

می دمد سبزه خودرو بمزار مظهر
بسکه پر معتقد سلسه موی تو بود

یاد روزی که ادا بنده دیدار تو بود
چشم بیمار تو و زلف گرفتار تو بود

شمع سان جای بهر بزم ازانم دادند
که سرم داغ بعشق گل دستار تو بود

نعش مظهر چو بکویت گزرد چشم مپوش
آخر این مرده همانست که بیمار تو بود

دیگر

میسر هم نشد در خواب هم دیدار یار من
بلی این بود مزد دیده شب زنده دار من

بخاکم آمدی و بس که برگرد تو گردیدم
برقص آمد چو سنگ آسیا لوح مزار من

دیگر

دید کز مشهد ما تشنه لبی می روید
ابر ایستاد برین مزرع و بسیار گریست

کیست امروز بجز مظهر دیوانه ما
آن که هر شب بتمنای تو صد بار گریست

دیگر

ای باد صبا ادب ضرور است
این مشهد ماست گلستان نیست

این است وفا که بعد قتلم
از کوی تو خون من روان نیست

دیگر

شده در دل گره از بیم تو فریادی چند
[ص ۱۴۸] ماند در شیشه ما نقش پریزادی چند
عندلیبان منشینید درین باغ که من
قفسی چند گمان دارم و صیادی چند

دیگر

از فریب باغبان غافل مشو ای عندلیب
پیش ازین ماهم درین باغ آشیانی داشتیم

بر جای سنگ شیشه توان بر سرش زدن
طفلان دماغ مظهر دیوانه نازکست

بجای سنگ طفلان پارهای شیشه باید زد
چو مظهر میرزا دیوانه نازک طبیعت را

مظهر ز ما برید و دگر یاد ما نکرد
دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

غیرت دلبریت آه کجا رفت کجا
سبزه تربت من وقف غزالان شده است

مپرس باعث ضعف قوای ما مظهر
که گشت پیر ز بیداد نوجوانی چند

عیب بینان واقف از نقصان خویشم کرده اند
همچو عینک کرد چشم دیگرانٌ بینا مرا

ما تنک ظرفان حریف این قدر سختی نئیم
دانه اشکیم ما را گردش چشم آسیا است

باین فرصت چه حظ باشد ز سیرگلستان ما را
که رفتن لازم ایشانست چون آب روان ما را

منزل صد و سوم در خانوادهٔ چشتی نظامی فخری

دوازدهم ازان چشتی نظامی فخری منسوب بحضرت شیخ الوقت فخر اولین و آخرین محب نبی محبوب علی مجمع ابرار توحید منبع بحار تفرید واقف حقایق کاشف دقایق قطب ارشاد شرف اتحاد نظام سلاسل چست فرید سلک اهل بهشت مولانا محمد فخرالحق والشرع والدین قدس الله جل شانه تعالی سرهم ـ وی حضرت خلف الرشید و فرزند سعید سراج الواصلین فخرالعاشقین حضرت مولانا محمد نظام الملت والدین اورنگ آبادی وی از عماید خلفای متخلق با خلایق الحق و متصف باوصاف الحق فانی فی‌الحق حضرت شیخ کلیم الله جلشانه جهان آبادی بود ـ حضرت شیخ از بی نظیران وقت جامع فضل و کمال صاحب وجد و حال معدن شریعت مخزن طریقت مصدر انواع فیوض و برکات در حیات و مماتست ـ بعد حصول اجازت ارشاد از حضرت قطب حقیقت فرد طریقت شیخ یحیی المدنی و حج و زیارات پنجاه سال در شاهجهان آباد بدرس و تدریس طلبا و تعلیم و تلقین فقرا بر سجاده فقر و ریاضات استقامت داشت ، جز از برای نماز جمع و یا عیادت [ص ۱۳۹] پای ثبات از دولت سرای خود متجاوز نفرمود نعمتی که از حضرت قطب الحرم نبوی مورد فیوض مصطفوی شیخ خود یافت جز بر طالب صادق ایثار نکردی تصانیف شگرف و نادرانه مشاهیر دارد چون مرقع و کشکول دران

فرماید که قبل ازین مرقعی دو ختم که تن را در لباس درویشی
راست نماید امروز که غره ذی قعده سال یکهزار و یکصد و بست
ویک باشد لقمات دریوزه درین کشکول فراهم آوردم در مجالس
اعراس حضرات چشت اغیاری را بار نمی دادند بست و یکسال دیگر
بعد اجتماع کشکول زنده ماندند درین انقلاب روزگار باقتضای
آنکه چراغ مقبلان هرگز نمیرد باوصف صفای تمامی عمارات
حوالی مزار متبرکش قایم و حاجت روای خلایق حضرت شیخ الحرم
ارادت صادق بشیخ المشائخ فردالابرار حضرت شیخ محمد چشتی دارد، وی
فاروقی نسب و در حسب از اولاد خواهر حقیقی حضرت مخدوم
نصیر الدین چراغ دهلی و با درد و سوز و عشق دلفروز و اهل
تصانیف نامدار و از عماید صالحان روزگار بود - اشهر مصنفات وی
کتاب آداب الطالبین که دران جمیع لوازم که برطالبان از برایت طریق
واجب نماید اندراج فرماید و رفیق الطلاب جاذب الی رب الارباب
در اتباع سالکان باحکام شرایع نبوی مشتمل بر پنج فصل در هر فصل نکات
بدایع نوشت والهامات رب العالمین بعدد اربعین دران طرز صفای
قلب از ماسوی و قطع تعلق از دنی در چهل منزلت می نگارد و
هدایت المشایخ متضمن بر بست و هفت هدایت که بعد از طی منازل
برشد سجادگی شیخ طریقت را در معاملات با حضرت حق و با خلایق
ضرور باشد و توضیح التوحید که بطرز خاص و عام و اخص بیان
فرموده و لباب هدایت مختصر و لذات منتهی بر بست و هفت لذت محتوی
مرید صاحب نعمت و ارشاد هم فرزند شرف الاولاد قطب الاولیا
حضرت شیخ ابی صالح محمد معروف بشاه‌حسن محمد بن شیخ احمد
بن شیخ نصیرالدین بن شیخ مجدالدین بن شیخ سراج الدین بن
شیخ کمال‌الدین العلامت الفاروق مستفیض من خال الحقیقی وهو

حضرت مخدوم نصیر الحق واشریعت والملت والدین چراغ دهلی جاگزین ولایت حضرت با برکت نظام ملت و دین سلطان مملکت یقین شمع انجمن دین رحمت الحق علی العالمین باشد حضرت شیخ حسن محمد درین خانواده از عماید حضرات خواجگان است [ص ۱۵۰] و از حضرات متعدد فیض و نعمت یافت یکی از آبای کرام خود چنان که تصریح پذیرفت یکی از شیخ جمال الحق والدین که از حضرت شاه محمودالحق را حس مجاز وی از شیخ علیم الحق والدین وی از شیخ سراج الحق والدین وی از پدر عالیقدر خود شیخ کمال‌الدین خواهر زاده حضرت مخدوم ممدوح و در سیر و سیاحت اطراف شرف صحبت کبرای هر طریقت دریافت واز چندین سلاسل رایج و شایع رشد خلافت یافت نعمت خاندان عالی قادری و نوربخشی از حضرت سید محمد غیاث نور بخش حاصل فرموده در حضرات چشت منضم ساخت و محتجب مبادکه درین خانواده نور بخشی نعمات و برکات چندین خانوادگان گرامی و سلاسل نامی چون جنیدی و قادری و سهروردی و فردوسی و غزنوی و همدانی مضموم و مشمولست اجازت خاندان خالص سهروردی از حکیم شیخ بهاء الدین گرفت که تسلسل ارادت وی بتوسل دهم بحضرت شیخ محمد اسماعیل شهید سهروردی منتهی می شود، وی از عماید خلفای حضرت مخدوم رکن العالم ملتانی **آینده حسب توصیح خاندان جلالی** حضرت شیخ جهان آبادی را بسی مریدان مجاز بودند الاعظم و اکرم همگنان حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی و حافظ شاه محمود شاه‌جهان آبادی بودند ـ وطن آبا و اجداد حضرت شیخ در قصبات حوالی و توابع ملک اود بود از اتفاقات وقت بدیار جنوبی نقل و حرکت روداد والده ماجده فخری از خاندان حضرت سید محمد ابوالفتح

صدر الدین گیسو دراز گلبرگی و نسب شریف حضرت شیخ صدیقی و بحضرت شیخ الشیوخ سهروردی می رسد ۔ هرگاه مرشد حق پرست حضرت شیخ را رخصت از دهلی جانب اورنگ آباد کرد بجاز بیعت و صاحب خلافت خود گردانید و خلعت فخر و کرامت پوشانید ۔ خرقای دیگر مرحمت فرمود که آن برای کسیکه بار اول در دایره اطاعت دست بیعت تو در آید نزد تو امانت باشد ۔ وی صاحب نعمت از ما و تو و حضرات خواجگان خواهد بود ۔ چون حضرت شیخ در اورنگ آباد رسید برهنمائی خلایق مصروف گردید ۔ قبل از دیگران حضرت فخر خاندان آرزوی بیعت کرد ۔ حضرت شیخ بخیال این که منزلت کسی کا اول در بیعت وی در آید پادشاه شیخ خود میدانست اهمال میکرد ۔ آخر اصرار صاحب زاده از حد گذشت و از حضرات چشت ملهم و مبشرگشت که [ص ۱۵۱] تامل چرا داری که خلعت شیخ و نعمت تو نصیب فرزند تست ۔ همانوقت با بیعت و لعبس خرقت معزز ساخت ۔ انتقال حضرت شیخ جهان آبادی و حضرت شیخ اورنگ آبادی در سال واحد بود ۔ یک هزار و یکصد و چهل و دو هجری ۔ وقت اخیر حضرت مولانا را معرفت قاضی کریم الدین بحضور خود طلبداشت و هم‌آغوش کرد و بقایا نعمت خاندانی با پند و نصایح در جهانی ایثار فرمود سال عمر حضرت مولانا دران آوان بشانزده رسیده بود که ولادت باخیر و سعادت در سال یکهزار و یکصد وبست وپنج است بعد آن حضرت مولانا باقتضای وقت در سرکار نظام الملک ناصر جنگ خدمت نیابت بخشی همت بار خان سپاه سالار فوج قبول کرد۔ بعد چندی ترک و تجرید ورزید و عازم حضرت دارالخیر گردید و مجاور آستان ملایک دربان هندالولی ماند و بحصول

اجازت و بشارت در سالی که محمد شاه پادشاه بدار عاقبت خرامید
و احمد شاه فرزندش بر تخت هند جلوه گر گردید یک هزار و یکصد
و شصت هجری بحضرت دهلی آمد و مدت چهل سال کامل درین
دیار فروغ افروز خاندان چشت ماند و قطب وقت و طیفور زمان
و پیشوای اهل دلان گردید - از شرق تا غرب و از شمال تا جنوب
بحر هند و سند اکابرین خواص عالم و نوادر العصران افراد بنی آدم
روی ارادت و حسن عقیدت بحضرت وی آوردند - عجب تصرفی
کامل و غریب خوارق جامع و علمی وافر و حلمی نافع طرز مسعود
روش محمود شانی رفیع اخلاق وسیع شفقتی عام بر خلایق رحمتی
تمام بر خواص عنایتی بلیغ بر طالبان راه حق و جذبی قوی بر تائبان
مناهی داشتی که تشریح و تصریح آن برون از حد تحریر و افزون
از اندازه تقریر باشد ، بیت :

آن عقل کجا که در کمال تو رسد
وان دیده کجا که در جمال تو رسد

اهل ظاهر و اهل باطن را چندان فیضان و برکات و آنقدر بر
و حسنات از ذات والا صفات حضرت وی بحصول انجامید که در
اوقات دیگر نبوده باشد - اوضاعی شگرف و اطواری نادر و مشرب
عالی و طریقی بدیع ورزیده بود - هر چند اکثری ستر احوال خود
در حجاب ارباب ظاهر کردی الا شهرت کمالات و حالات وی از
قاف تا قاف حسب ندای غیب گردید - هر درباری و هر بازاری
[ص ۱۵۲] از حال سعید و شیوه ستوده وی اطلاعی داشت - احتجاب
نور ولایت از حسن پاک وی صورت نمی گرفت و در اقوال
و افعال وی باقتضای قبول عام کسی را یارای حجت و اعتراض
نبودی رحمت روحانی و نعمت دو جهانی بحضرت وی بر سبیل تواتر

و توالی از حضرت چشت بطریق اویسی رسیده و در صغر عمر از جناب رسول مقبول در محل رویا چندین [؟] یمنی مرحمت یافت و خرقت برکت از شیخ فانی قبل بیعت و بعد از رشد و تمکین بر سجاده ارشاد حضرت قطب الاقطاب تاجی عنایت فرمود و حضرت سلطان المشایخ قلمی که مریدان صادق فخری در مجلس خاص آن هر دو چیز را بر سر و دست آن سرتاج اهل دلان و دست‌گیر در ماندگان دیده و حکایت عطای آن از بیان در فشان شنیده اند ـ الا عجب ذوق و حالتی درانوقت بر حضار غالب بود که یارای دیدار آن نعمت عظمی کسی نداشت ـ طرز تعلیم طالبان صادق و تایبان راسخ بعجب روشنی پاکیزه داشت که هر که تایب بر دست حق پرست وی بخلوص و رسوخ عقیدت و ارادت و عزم صحیح حفظ از ملاهی و مناهی بیعت کرد ـ مدام در حضور و غیب نگرانی حال وی بر حضرت مولانا واجب و لاذم فتاد تا ترکی کافی و تجریدی وافی نصیب العین وی نشود چنانکه منقول است که شخصی بحضور وی از جمیع معاصی برغبت تمام تایب شد و گفت که در ترک دیگر افعال قبیح که بدان شعاری داشتم مختار ام الا در شرب خمر که صبح و شام بدان عادت دارم ـ بی اختیار دعای فرما که ازان هم وارهم ارشاد کرد که می را در اختیار تو گذاشتم که می نوش مگر این قدر احتیاط واجب شمار که مبادرت بشرب شراب در حضور ما نکنی ـ وی عرض کرد حاشا که روبروی حضرت چنان کنم و این ارشاد را بجان و دل پذیرفت و عهد بست زان بعد بر در میکده اگر می گذشت و یا در حرم سرای خود راغب بدان می گشت یا با حریفیٔ همدم عازم شرب آن می گردید یا در صحرای بعید باین خیال می رسید [؟]هر جا قبل

از خود رسی حضرت مولانا را بچشم ظاهر حاضر می یافت ـ آخر بعد چند روز احتراز کامل کرد و ازو هم اراده آن در گذشت و یکی از و اصلان گشت ، بیت :

سبزه دشت است و سرو باغ و شمع انجمن
یار من هر جای هست و جابجا می زیبدش

از شهیر تصانیف حضرت مولانا کتاب [ص ۱۵۳] جامع البرکات فخرالحسن بعبارت عربی بغایت فصیح و بلیغ در اثبات صحبت و شرف حضور حضرت فروغ قالب عنصری خواجه حسن بصری با حضرت علی مرتضی قوة بازوی مصطفی و کتاب مختصر نظام العقاید فارسی حسب فرمایش اولاد حضرت قطب العالم اجودهنی مولوی محمد برکت الله جل شانه نجیب آبادی که از فضلای نامدار و صلحای با وقار مقتدای لشکر بخشی الممالک نواب نجیب خان بهادر بود ـ هرگاه پیشگاه حضرت مولانا دولت حضور دریافت و در مدرسای فخری اقامت ساخت از لشکر نجیب الدولت بهادر هر روز شتر سواران عرایض و خطوط ارادت مندان بوی می آوردند ـ وی روزی دویم خطی در جوابات نامی یکی از الیق شاگردان خود نوشت و اندران پاسخ جمیع مکتوبات هر یک بقدر ضرور ادا می کرد، شخصی شاه حسن ویران را فراهم آورده با برخی از فضایل مولوی کتابی ساخت ـ در مکتوب پنجم مولوی برکت صاحب بعزیزی عبدالسعید خان در ضمن محامد و فضایل حضرت مولانا می نگارد که چون حضرت‌شاه ولی الله جل عظمته محدث دهلوی از قوة علمی خود بانکار ملاقات حضوت خواجه حسن بصری با حضرت علی تحریری کرد گفت که امروز در عالم کسی نخواهد بود که جواب آن

تواند نوشت و رد بران تواند کرد ـ حضرت مولانا حسب توفیق ازلی در جوابش فخرالحسن در کمال لطافت و متانت نگشت و از همان دلایل اتحادی محدث دهلوی بطلان قول وی صورت گرفت قوة باطنی را دران دخلی نبود بحث علوم ظاهر را بظواهر رد کرد آنچنان که معترضان را یارای جواب دهی نماند و میر عیوضعلی یکی از قریبان و مریدان رشید شاه بدیع الدین سید داری نعمت یاب مولانا در قواعد فخری آورده که چون فخرالحسن بدیدن جناب اعتراض فرما در آمد گفت که مولانا تکلیف مدت نکنیم[؟] پاشدیگر برما دادند و از ملفوظات شاه مهدی بیدار اکبر آباد ایضاح می پذیرد که بسمع این خبر بر زبان حضرت فخر زمان گذشت که وی را میسر نشود که در همان نزدیکی شاه محدث ازین فانی سرا رحلت بداربقا کرد اندرین زمان قریب افتخار دوران عالم متجر زاهد باخبر مولانا محمد احسن الزمان صاحب حیدرآبادی تعلیقی مدلل و موضح مسمی بقول مستحسن فی فخرالحسن بعبارت فصیح و ارشارات بدیع در عربی لطیف تر کتاب ممدوح افزوده اند و کتاب مذکور انطباع پذیرفت و عالمی ازو در عقاید خویش تقویت گرفت چون [ص ۱۰۴] حضرت مولانا بیمار شدند علاج نکردند و حکیمان حاذق را فرمودند که دوا و علاج فایده پذیر نخواهد بود، شما بدنام خواهید شد و طعامی از شیر و برنج بحضور مجذوبی که بالای شاه نهر سکونت داشت فرستادند ـ وی گفت که حالا مولانا نخواهند زیست بار گران دفع قحط و بلای وبای بر خود قبول کرده اند اگر اندکی زیاده منظور بود چرا بار عظیم آسودگی خلایق بر ذات شریف کشیدند ـ منقول که همدران بیماری ارشاد می کردند که اگر احیاناً ازین عوارض صحت یابم چند طریق دیگر ورزم ـ یکی آنکه لباس مشایخ

پوشم جبای طویل و عمامی ثقیل و جز آن۔ زیرا که درویشان قبل ازین ستر احوال خود در لباس فاخر میکردند حالا گنجایش اخفای در پوش درویشان دیده می شود اهل پوشش فن مکر و فریب و ریا و طمع ورزیده و دام تزویر گسترده و بدین فنون در خواص و عوام عالمیان شهریت پذیر شدند ۔ یکی آنکه ریش قصر نسازم ، در بیماری هم نگیرند و می فرسودند این طریق مسنون ازما متروک بود شکر پروردگار که حالا ادا شد یکی آنکه در مجالس و محافل شهر بلا قید و اقلیم دین محبوب حق از روی یقین رسوخی و ارادتی تمام بود از پاره صدف که بعد اندارس از رواق صدفکاری بخشی مرتضی خان فرید بخاری بطرف مزار شریف می افتاد اکثر تعویذی بدستار می نهاد۔ بعض کسان بخیال خام و گمان تعویذ تسخیر و فتوح چند بار آن را دزدیدند در حالت قرضداری بحال بیماری باصحاب گفت که عرضی بالتماس این مقصود تحریر نمایند بحضور حضرت سلطان المشایخ گزرانند همچنان عمل کردند روز دویم آن فتوح دو هزار مبالغ براتی برساهوان جے پور از دیار جنوبی در رسید و بفروخت دام دام بهریک منقسم گردید ۔ خدام این آستان بعیادت تشریف آوردند و عرض کردند که صحن مجلس گه تا محجر محمد شاه هر جا که تجویز نمایند حاضر در جواب گفت که بعد ما دیگران هم درخواست آن جای پر فیض خواهند کرد اندرین صورت تنگی صحن مجلس گه رونما خواهد شد و بانی این قباحت ما خواهم بود۔ زان بعد قاضی محمد عیسی وغیرهم خدام درگه حضرت قطب الاقطاب آمدند و التماس نمودند که پشت مسجد برابر قبر سلطان التارکین برای حضرت جای عاقبت تجویز کردیم آنجناب از بس [ص ۱۵۵]

مسرور الوقت شدند و شکر حق جل و علی ادا کردند که ما را مانند ایام زندگانی بعد ممات هم محتاج خدمت کسی نکردند وقت انتقال چند بار این شعر بر زبان می راندند، بیت :

وقت آن آمد که تا عریان شوم
جسم بگذارم سراپا جان شوم

حاجی محمد امین نقشبندی یکی از مریدان شاه ولی الله جلشانه محدث دهلوی که بحضور مولانا هم ارادت صادق داشت در وقت غسل آنجناب بخیال آورد که حضرات نقشبند و احرار درین حال چشمان مبارک خود واز کرده اند آن قوت باطنی مخصوص آنان بود بفور این تصور آنجناب هر دو چشم جهان بین کشادند ـ حاجی چند بار دست بست و گفت تقصیر تقصیر ـ کسانیکه قبل از تدفین آنجناب آن جای پر فضای را دیده اند می فرمودند که حالا بسی کشادگی و فراخی از برکات قدوم ایشان درانجا مشاهده می شود ـ هر چند خلفای وافر از فیض صحبت حضرت مولانا صاحب ارشاد شدند ـ الا اسمای شریف بعضی از اصحاب و یاران اعلی واحباب و مریدان باصفای وی که مشاهیر روزگار اند در این محل ثبت می پذیرد هر کسی که بهر دیار رو نهاد مقتدا و صاحب تصرفات آن نواحی گشت و فروغ خاندانی از نعمت ظاهری و باطنی صورت گرفت مولانا شاه نور محمد پنجابی مولانا شاه جمال الدین رام پوری مولانا شاه ضیاءالدین جی پوری مولانا شاه نیاز احمد بریلوی سید شاه بدیع الدین سید واری سید شاه محمد عظیم قادری حاجی الحرمین شاه هلال محمد دهلوی حاجی الحرمین شاه خدا یار سورتی مولوی محمد برکت الله جلشانه نجیب آبادی مولوی محمد عظمت الله جل عظمته اکبر آبادی سید

شمس الدین لونوی سید محمدی دهلوی سید محمد شفیع الدین سید محمد قمرالدین شاه غلام محی الدین شاه رحیم بخش شاه امان شاه اکرم شاه ابوالحسن شاه رفیق الدین شاه محمدی بیدار اکبر آبادی شاه عبدالله سجانه غازی الدین خانی مولوی محمد رحمت الله جل شانه فضلی مولوی محمد عبدالقادر فتح پوری مولوی محمد روح الله سجانه بریلوی مولوی محمد امجد مراد آبادی مولوی محمد مکرم خان مولوی نورالحق خان حافظ مغل بیگ حافظ محمد پناه حافظ غلام سرور حافظ محمد ارشد صوفی یار محمد صوفی عبدالرحمان سید احمد سید غفور حکیم محمد افضل حکیم امیرحسن مرزا حسن مرزا حسین صدیق خان محتسب محی الدین خان کوتوال خواجه شمس الدین مودودی [ص ۱۵۶] خواجه غوث غیاث پوری سید سعید الدین ناصری سید نور الدین حسینی حافظ خوشی حافظ نوری نواب محمد کامگار خان نواب غازی الدین خان۔

حالات حضرت فخرالوقت و الزمان

هریکی از اکثر طالبان این خاندان بقدر وسع وسمع چون شاه محمدی بیدار و سید شمس الدین و برادر زاده سید شاه بدیع الدین و یکی از معتقدان سید محمد قمر الدین و محمد اکبر فرخ‌آبادی در ملفوظات و ذخایر و رسایل مختصر فراهم هچنان چند رسایل در فضایل حضرت شیخ اورنگ آبادی در نظر در آمده و در ذخایر متاخرین که بدیدن این پر گناه رسیده احوال حضرت چشت این خانواده بعد از مخدوم چراغ دهلی تا حضرت قطب الحرم شیخ یحیی مدنی تفصیلاً یافت نمی گردد الا در شجرة الانوار فخری که حضرت شاه محمد رحیم بخش یکی از شرف صحبت یابان و مجازان حضرت مولانا کتاب مبسوط و مسلسل از جناب رسالت ماب تا حضرت ممدوح جمع فرموده

برخی از حالات این حضرات هم اندراج پذیرفت و شاه ممدوح تا سال هزار و دوصد و پنجاه هجری درین دیار فیض رسان خلایق بود -

منزل صد و چارم در خانوادهٔ نقشبندی مجددی ناصری

سیزدهم ازان نقشبندی مجددی ناصری منسوب بحضرت خواجه محمد ناصر دهلوی بیت :

محبوب خدا خواجه محمد ناصر
حق راه نما خواجه محمد ناصر

وی از امیر زادگان عالی نژاد معزز بحضور شاهان بابری بود منصب لایق داشت ناگاه شوق و ذوقی بحق طلبی و خدا رسی بروی غالب گردید ترک ورزید و بخدمت حضرت شیخ سعدالله جل شانه مخاطب بشاه محمد گلشن دهلوی حاضر گشت شاه ممدوح از دو بزرگوار نامدار فیض باطنی دارد یکی از شیخ دلیل الصمد عبدالاحد سهرندی معروف بشاه گل دهلوی مجاز از حضرتین پدر و عم خود شیخ عروة الوثقی و شیخ خازن الرحمت یکی از شیخ محمد صدیق سهرندی نبیره حضرت مجدد هرگه شاه جمیع اصحاب خود را برای حضوری خدمت خواجه محمد زبیر هدایت کرد شاه محمد ناصر هم تجوید ارادت با شاه محمد زبیر کرد که وی از حضرات متعدد نعمت یاب باطنی بود چون شاه گل و شیخ محمد صدیق و ابوالعلی و شیخ نقشبند متقی الغرض بعد تکمیل برهنمای خلایق جا گرفت و عارفان نامدار درین خانواده ظاهر شدند مانند حضرت [ص ۱۰۷] خواجه میردرد که تصانیف آبدار درین روزگار از وی یادگار دیوانی اردو بغایت فیصح و نالی درد و آه سرد و نغمات گل بر روی بلبل و درد دل که در عنوان آن مثی فرماید که هرگاه رسایل نالی درد و آه سرد بختم رسید و درد دلی که داشتم آخر

نگردید لاجرم در تسوید آن پر داختم و بدرد دل مسمی ساختم و حضرت خواجه میر اثر که در تقوی و زهد و ریاضت و محنت هم‌سر برادر بزرگوار خود بود و سید شاه محمد نصیر نواسای شاه درد و سید شاه ناصر خان فرزند شاه محمد نصیر که در حیات پدر عالی قدر بدیار شرق نواحی ناصری کنج انتقال کردند بعد رحلت شاه محمد نصیر در سال هزار و دو صد و شصت هجری مولوی شاه محمد یوسف سجاده آرای خانواده ناصری گردیدند و نوبت بنوبت شاه ناصر امیر و شاه ناصر وزیر چوب ناصری که عصای محرف با کنده لفظ یا ناصر می باشد ایجاد سر خاندانست و در پیشگاه صاحب سجاده آداب گاهی برای ادای تسلیم مقرر و دیگر قواعد و اصول تعلیم معتقدین بود طرز قبور این حضرات هم از رخ پالا مدور می باشد ـ

منزل صد و پنجم در خانوادهٔ نظامی فخری سلیمانی

چهاردهم ازان نظامی فخری سلیمانی منسوب بحضرت سلیمان خیل اولیا ذکریای گروه اتقیا غواص بحار معانی کودنور دور خدا رسانی محرم حریم انس همدم نسیم قدس قطب الوقت و الزمان مولانا شاه محمد سلیمان توسوی حضرت مولانا محمد فخر الدین اکثر با یاران خود ارشاد می کرد که ما دامی گسترده بودم و توقع داشتم که شاهباز بلند پرواز اوج پذیر قوی بازو و رفیع دست در دام ما خواهد در آمد ـ الا این آرزو همچنان در دل ماند و اشارهٔ بشاه نور محمد فرمود که اگر وی هم در صحبت ما نرسیدی اسرار باطنی را باکسی ظاهر و آشکار نکردمی و از خداوند کارساز امید وارم که وی را مرعالی منصبی روزی گردد که رونق خاندان و فروغ دودمان ما باشد ـ مقصود ازین اقوال ذات فایض البرکات

قدوه دوران شاه محمد سلیمان بود - اندرین حال اصلی صاحب نعمت
فخری شاه نور محمد پنجابی فضایل و مناقب وی صرف این قدر کافی
که چون شاه سلیمان صاحب منزلتی عظیم در دایره ارادت و
خلافت وی در آمد شاه سلیمان جاه بعد دو روز از وفات حضرت
مولانا در مدرسای فخری [ص ۱۵۸] واقع بیرون دروازه اجمیری
دارالخلافت تشریف آورد بعد قیام چندی متصرف پنجاب گردید -
هرگاه بعد تشریف خلافت رهنمای خلایق گشت جهان جهان اصناف
مردم از هند و سند و عرب و عجم و عراق و خراسان در بیعت
و اطاعت وی در آمدند و تایب و عارف شدند - تصرفات نمایان
بی حد و بی پایان از وی ظاهر شد که در تمام عالم شایع و
برلسان خواص عوام مشتهر کسی را چون وی شرف و قبول عام در
وقت خود میسر نبود - عارفان کبار بدیدار جمال باکمال وی ملتجی
و شاهان نامدار بقدوم برکت لزوم وی متمنی بودند - بعد کسب مجاهدات
و ریاضات پنجاه سال خلایق را هدایت و ارشاد فرمود گه در توسی
وگه در سنگرهی بود - خانقاهی وسیع و لنگری فراخ داشت که در
شباروزی هزار دو هزار مسافر و مقیم آرام پذیر و شکم سیر می
شدند در ایام عرس شریف حضرت گنج شکر که در ماه محرم محترم
هر سال بانعقاد خلایق بی حد و شمار از هر اطراف و دیار و
کشایش باب جنت می شود - عجیب قدرت رب السموت والعرش و
غریب تصرفات صاحب العرس می نماید در تقریر نمی گنجد صرف
تعلق بوادید دارد تا فاصلات پنج پنج ده ده گروهی گرد خانقاه و
شهر جمع وافر از آیندگان صد صد دو صد دو صد گروه مانند مور و
ملخ فراهم می آید و بر زبان هر کسی الله سبحانه محمد چار یار و
حاجی قطب فرید جاری میباشد - جانوران خوش خو گفتاران نواحی

هم در وقت نغمات و ترنم بابا فرید و حاجی قطب فرید بر زبان دارند طرز گزر از در بهشتی دلاوری و جابکدستی خلایق و حفظ و حراست حضرت حق ازان تلاطم در خیال نمی گذرد جز اعتراف و عجز بعجایب قدرت پروردگار و اقرار و صدق بغرابت کرامت اولیای کبار شاه عالیجاه باقوافل طلبای حق به اجودهن حاضر میشد۔ زمانی که اقتدار حکومت دیوان ساونمل صوبه ملتان از طرف راجه وقت رنجیت بهادر بود روزی قافلای شاه لب بحر ذخار بر معبر فرود آمد از کشتی وغیره سامانی قابل گذر آنجا مهیا نگردید زیاده از چهار صد مردم بودند بنظر قرب وقت آغاز مجالس خانقاه و دروازه کشای مستعجل و متردد شدند۔ شاه عزمی راسخ و توکلی صادق داشت عنان همت بر افراشت،[ص ۱۵۹] عصای عنایت پروردگار در دست لب بحر آمد و بدرویشان اشارت کرد که براه راست اندرون دریا در آمدند و باجانوران و احمال و اثقال بسلامت و عافیت گزر کردند آنگاه بذات خود گذشت و مخاطب باصحاب گفت که همچنان بطفیل حضرت خواجگان در عقبی کاروان سلاسل خود را قبل از خود از منازل دشوار روان گردانم و بساحل نجات رسانم۔ گذر بانان این کرامت ظاهر بچشم دیدند و تا دیوان راجه رسانیدند ازان وقت چند کشتی خاص برای آمد و رفت درویشان خانقاه دواماً قرار یافت۔ میر بحر و اکثر اهل گذر مقدار عمق آب آنجای که این کاروان گذشت از طناب و ریسمان پیمائش کردند هفتاد چار دست بود هنگام گذر از ناف کسی تجاوز نکرده بود غایت بکنیم ذرع در ایامی بحکومت راجه ممدوح گذر فوج چهار اطراف خانقاه شریف افتاد۔ سرلشکری که از ابنای وی شیر بهادر بود بسی تعصب مذهبی خصوص از اسلام کج روی بی حد داشت فریق اکالیان بوی رسانیدند

و دیگر ریاضت کشان فریق را چون بیدی و سودی و گرنتی و اوداسی با خود ممد و معاون گردانیدند بر این معنی که درین حوالی درویشی و از اعوان و انصار و اتباع و خادمان وی جمع وافر اکثر با سلاحات میباشند هر روزی صد مادگوان برای خورش ذبح میسازند ـ استیصال این رسوم بدعات و انتشار این جماعت باعث خورسندی صاحب مشرب و نیز بصلاح دنیاوی انسب واقربست هزار در هزار حسرت و حیف که در چنان فروغ و فراغ تابعان گورو صاحب اسلامیان در خاص عملداری گورو صاحب چنان بدعات روا دارند و بجزای کردار ترسند ـ وی باستماع تقریر دلپذیر کمال بر آشفت و پر غضب گفت که حکام فرنگ بتقریب سیر و شکار اکثر در ممالک ما گذر دارند الا بارتکاب همچو سناهی احتراز سازند این درویشان کدام باشند که بر این حرکات پردازند فردا روز قبل از طلوع بجمعیت پنج هزار سوار جرار خنجر گزار کار این کسان باتمام رسانم و انتظام این مهم بطرز مخفی صورت بست ـ غیر از افسران اعلی و معتمد کسی بر این واقعات آگاه نبود اهل خانقاه راهم ازین اخبار اثری نرسید زمانی که لشکر از فرودگاه خود بعزیمت این طرف پرداخت حضرت شاه این معنی بنور باطن دریافت ـ قدری [ص ۱۶۰] از شب باقی بود که از حجره بر آمد و ابریقی گلی پر آب بدست گرفت و جانب صحرا راهی گشت بجان واحد کسی بر وفق ممانعت برکاب سعادت نرفت ـ دو کروه از خانقاه تشریف برده بود که آفتاب جهان تاب طالع گردید و فوج آماده کار زارهم قریب رسید ناگه پنج هزار سوار شمشیر بی نیام در دست بسر کردگی شیر بهادر مذکور نمودار شدند حضرت شاه محاذی و سد شاهراه قیام کرد ـ اول سرلشکری پیش رفتار جمال با جاه و جلال حضرت وی مشاهده کرد عنان راهوار

برگرفت و فرود آمد و بخشوع و خضوع تمام در قدوم افتاد و نقودی و اجناسی و تیغ و سلاحی و زر و زیوری که با خود داشت پیش نهاد نوبت بنوبت جمیع افسران و سواران همچنان عمل کردند و دست بست صف بصف بآداب تمام ایستادند ـ بعضی مدهوش و بعضی خاموش درین معاملات دیری کشید که اهل خانقاه و رعایای نواح اکثر آن جا حاضر شدند و این عجایب کرامات بچشم دیدند ـ هر گه از جمیع سواران احدی آنچنان نماند که از اسپان فرود نیامده باشد و نقود و جنس بضاعت پیشکش نکرده باشد ـ حضرت شاه چند قطرات از آبی که در دست داشت اول بر سر لشکر بهادر افشاند و بعد آن بطرز تعمیم چند غرفات جانب دیگر لشکریان انداخت ـ همگنان از حالت اضطراری و بی اختیاری بصورت اصلی در آمدند ـ حضرت شاه ارشاد کرد که سلاح خود بر گیرند ـ سر بسجود فرمان بجا آوردند و معاودت بفرود گه خود کردند ـ دران صحرای وسیع چند انبار ازنقد و جنس هر قسم افتاده ماند ـ بحاضرین وقت از درویشان خانقاه و رعایای نواح اشارت رفت که هر یکی ازان بقدر نصیب بر گرفت ـ خود مع‌الخیر و الظفر بخانقاه آمد ـ فضایل و مناقب حضرت بی‌حد و پایان است ـ همچنان کرامات و کمالات خلفای کبار و فرزندان نامدار وی زیاده از اندازه تحریر و تقریر حالا سجاده خانقاه حضرت شاه بفروغ بخشی ذات جامع البرکات عابد پارسا زاهد بی ریا منظر انوار ربانی حضرت شاه الله بخش سلیمانی زاد فیضانهم رونق پذیر و درماندگان عالم را دست گیر و اکثر از خلفای صاحب اجازت ارشاد حضرت شاه عالی نژاد زنده و سلامت و در هر دیار رهنمای خلایق بدست بیعت اند [ص ۱۶۱] چون یکی ازان جامع صفات خفی و جلی سید شاه

فضل علی جهجهری که در مجاهدات و ریاضات و سوز و گداز و
عشق و محبت وکلام دلپذیر بی نظیر وقت شرف سیادت بصحت نصیب
و عزکرامت بوسعت مشرب هم آغوش دارد این نواحی از برکات
ذات وی پر نور- یکی ازان عالم بعلوم ظاهری و عارف برموز باطنی
مجاهد النفس قدوه اهل یقین شاه شرف الدین اهروانی یکی ازان راه رو
طریق سلامت صاحب الریاضت شب زنده دار تهجد و نوافل گذار
عرفان پناه حقایق دستگاه شاه عبدالله سجانه فتح آبادی - یکی ازان خان
رفیع الشان سیاح بیدای طریقت سالک راه حقیقت مروج طریق
سلیمانی مقبول ربانی محبوب عالمیان شاه محمد عبدالشکور خان خیر آبادی
که از مدت چندین سال زایر حرمین و برملی دیار عرب و عدن و
دیگر جزایر بحر جنوبی هند بوده کوس مشیخت و ارشاد می نوازد
و اکثری از طالبان حضرت حق را در منازل مقصود فایز می گرداند
و از مریدان صادق الارادت و محبان خالص العقیدت حضرت شاه
حافظ محمد غلام محی الدین کانتوی که روشی حمید و طرزی سعید دارد
و شاه مولابخش تهانیسری که بحالت تجرید و تفرید اوقات عزیز
خود بیاد خالق حقیقی خوش میگذراند شاه مولا بخش سهارن پوری
که در تقوی و صلابت دین درهم چشمان ممتاز و شاه هیرای
حصاری که در بذل و ایثار در همجنسان سرفراز بسی از خواص
و بسی از عوام باین چار حضرات متعقدان غایت حضرت شاه حسن
ظن قبول و عرفان دارند و شاه غلام رسول جی‌پوری باذوق و
شوق در یاد حضرت شاه عالی همتی و حسن پرستی شعار دارد علاوه
این حضرت بسی از اهل دیار نی و سوتر و روهی و هند و
سند و دشت بی دولت و خراسان و دامان و کوه سلیمان که ما

نی ملک پنجاب را گویند بزبان پنجابی ۱۲ - سوتر- ملک بهتیانه از
فتح آباد و سرسه وغیره را سوتر گویند ۱۲ - روهی - آن جا از بهتیانه که
آب ریز از نالی نمی شود ۱۲ -

وای فریق افغانان منزل گاه ایشان است - از قوم هر فریق از فیض صحبت و برکت ارادت این آستان فوق برمشایخ وقت دارند حالا اگر برنگارم برخی از حالات و مناقب عماید یاران و خلفای اعلی دفتری در کار لاجرم بذکر بعضی از مشاهیر که خلایق کثیر از حضرات شان فیض ظاهری و باطنی یافت تبرکا مختصر اکتفا رفت یکی ازان مولانا شاه محمد علی کمندی که فضیلت کمال و تجر در معقول و منقول داشت و طبع موزون و فکر رسا و در طریقت استعداد کافی [ص ۱۶۲] و در سخا و رضا و صبر و تحمل و صفا منزلت رفیع و در تعلیم طالبان خاصیت کیمیا مانند شیخ بحرالعجم فخر عراقی معاملات و مکاشفات که بحضور قلب بر مظاهر خاطر وی مشهود و مکشوف میگردید در غزلیات آبدار و قصاید و رباعیات دلپذیر می نوشت اکثر کلام وی قبول بارگاه حضرت شاه بود - روزی درمحفل سماع غزلی از وی ترنم می کردند چون برین مصرع اخیر مقطع رسیدند:

بسا عمریست کاین بیمار سر بر آستان دارد

همگنان را ذوق از سماع در گرفت - شاه بعد فراغ ارشاد کرد مولوی غزل تو بحضور حضرات خواجگان حسن قبول یافت و بران توقع منزلت عالی باید نهاد - مولوی تخلص میکرد - یکی ازان مولانا شاه حافظ محمد باران قوتیعظیم و تصرفی قوی داشت زمانی در ایامی که حضرت شاه بعزم شرکت درکشایش در فردوسی راهی شد - اهل خانقاه را وقت رخصت بشاه محمد باران تفویض کرد ناگاه شخصی بیمار شدید گردید و بعد چند روز جانداد خبرش بحضور شاه بردند اجازت خواه تجهیز و تکفین شدند - گفت که حضرت صاحب شما مردم خانقاه را بسپردگی ما کرده اند تا معاودت شان همگنان زنده مانید بعد تشریف آوری حضرت خواه تمام کسان وفات یابید ما را تعرض نخواهد بود بعرض مکرر همان جواب داد تحیر عظیم

بمردم رو داد که حسب رسم بی اجازت صاحب سجاده سامان آخرت مردگان نمی تواند شد کسیکه شرف و منصب دارد چنان میفرماید بعد چند ساعات بعض عماید التماس کردند که وی از دیری مرده افتاده و شما برای گور و کفن وی ما را مجاز نمی سازید - بر آشفت که ما کسی را در غیب حضرت مردن ندهم برخاست و بر جنازه آمد و دست وی گرفت و گفت که مردن هیچ معنی ندارد تا حضرت شاه عود بخانقاه نفرمایند جمع مردم در تحویل و حفاظت محمد بارانند برخیز و بکار و بار پرداز بفور آن مرده بحالت زندگی برخاست و چند روز بصحت و عافیت تمام که اثر بیماری نیز بر جسم وی هیچ ممیز نمی شد کاروبار خانقاه می کرد تا روزی حضرت شاه بخیر تشریف آورد بعد سماعت این حکایت تبسم کرد و آن مرده حقیقی و زنده متوفی را بحضور خود خواند و دست حق پرست بر پشت وی نهاد و رخصت کرد که حضرت حق ترا در عقبی حافظ باد بر بستر خود رفت و بخواب عاقبت راهی گشت همچنان بسی [ص ۱۶۳] حکایات از تصرفات شاه محمد باران بروایات صحیح نقل می نمایند اندکی از بسیار و یکی از هزار این بود آخر بوفور قوت باطنی جذب عنایت پروردگار رفیق احوال و در کار وی وارد گردیدی آرزوی آن از خود رفتگی و بعد چندی از همان استغراق بحضرت حق پیوستگی رو داد بقران چنان خوارق حضرت اکبر اکبر الشیوخ امام الا سلام والدین فخرالمجتهدین ملک المشایخ محبوب رب العالمین خواجه نظام الحق والدین والشرع والدین در تصریح معانی این دو بیت حکیم سنایی غزنوی ارشاد می نماید که بعد از اظهار خوارق نمایان حضرت درویشان را روی ماندن دنیا نماند - ابیات حکیم حالت سکر اولیا را مستی و زندگانی دنیا را هستی قرارداده اند ابیات :

هیچ منمای روی شهر اُفروز
چون نمودی برو سپند بسوز

آن جمال تو چیست مستی تو
وان سپند توچیست هستی تو

یکی ازان قوی‌الاحوال مولوی شاه احمد الدین ابدال که در علوم دینی بحر کامل بوده دراذکار و اشغال و تعلیم طالبان و ریاضات و اعمال صفوتی کافی و دست قوی داشت آن که در مکتب حضرات چشت مرقوم که حضرت خواجه ابو احمد ابدال مشرب ابدالی ورزیده از انوقت درین خاندان اکثر خواجگان پی رو این طریق اند بر ذات مبارک وی صادق می آمد ـ اکثر در حالت سکر بعض کلام منافی شریعت از وی اصدار می یافت ـ چون بحال صحو در آمدی ازان تایب گردیدی ـ چند رسایل شطحات اولیا را شرحی مختصر پر نفع ترتیب داده یکی ازان شاه عبدالرحمان قادری رانوی که هر چند ارادت بخانواده دیگر داشت اما بحضور حضرت شاه بعطای کلاه اجازت سعادت سر بلندی یافت بعمر طویل از چشمان بصارت معذور و بدیده باطنی پرنور گردید در آخر حال همه قیام لیل از مغرب تا طلوع هرگز از وی ساقط نشده، عجیب دلی پردرد و صورت نورانی داشت ـ اثر نصایح و کلام دلپذیر وی منقوش ضمایر خاص و عام گشتی در اطراف و دیار وی گروهی فاسق العقاید شقاوت نهاد شایع که بدلالت عماید آنان اکثر از جاهلان دران ضلالت می افتادند الا چون باعانت بخت سعید بزیارت وی می رسیدند بعضی را باتصرف باطنی و بعضی را بدلایل عقلی و نظایر نقلی براه راست آوردی ـ ذریات شیطانی از نفحات رحمانی وی مقهور و دور دور ماندی، هم چنان برای حفظ و صیانت صاحبان توفیق ازلی [ص ۱۶۴] از وساوس ناشایستگان این گروه شقاوت پژوه در حوالی و جوار فتح آباد ذات جامع البرکات مولوی شاه غلام کبریا صاحب والد ماجد شان نیز عالم عالی منزلت صافی مشرب بودند و ایشان مذاق تصوف و سوز درویشی فایق برآن حاصل دارند ـ یکی ازان مولوی قیام الدین که

با وصف علمی نافع و منزلتی رفیع وقار و عجز و انکسار و بذل و ایثار بروی مختم بود مدتی در مسجد کاغذیان بدرس و تدریس و محنت و ریاضت بسر کرد و اکثر از کاغذیان وهم دیگران دران محلات بعد از انتقال حضرت شاه آبادانی و حاجی صاحب و صوفی صاحب و دیگر خلفای مجازان رحمت رحمانی از وی تعلیم پذیر شدند و بعد از رحلت فرمای وی بدار ثبات مولوی محمد دار بخشی صاحب که از تلامذه جناب مولانا محمد فضل و کمال حق صاحب از مریدان حضرت شاه سلیمان جاه بوده خلعت فضل و کمال و شرف توطن در قدم حضرت قطب العالم اجودهی در بر دارند تاقیام آن مسجد با درویشان چند آنجا می بودند حالا تمام آن نواحی مع اکثر مساجد مشهوره چون مسجد مذکوره و مسجد حاجی شاه محمد نصر الله سبحانه که اندران بعد وفات شان اخون ملا محمد سرفراز یکی از شاگردان جناب مولانا محمد صدرالدین خان صاحب می ماندند و مسجد و خانقاه حضرت شاه محمد اسرارالله سبحانه قادری و دایره خانقاه حضرت صوفی شاه آبادانی مسمار و هموار گردید ـ صرف زیارتگاه وی قایم یکی ازان مولوی جلال‌الدین ظاهر حال بادرس و تدریس مشغول ماندی شغل باطنی وی از چشم ظاهر بینان مخفی بودی اکثر در مسجد شاه عبدالستار نادری ریاضات بی حد کرده و چند چند روز بی آب و خور گذشت آخر بر دولتسرای حافظ محمد عبدالرحمان احسان می ماند یکی ازان مولانا شاه محمد حیات که هر چند در اوایل بعد از تحصیل علوم کسب طریقت از پیشگاه حضرت قاضی محمد عاقل هم خرقت حضرت شاه کرد الا پس از صفای باطنی اجازت کامل از حضور فخرزمان حضرت شاه محمد سلیمان گرفت و مدتی دراز در مسجد کنار اردو بازار محاذی شاهی حصار که آن نیز اندرین انقلاب جز نامی ندارد رخت انداز اقامت

گشت جمع وافر از وی متمتع فضایل ظاهری و باطنی گردیدند بعد وی مولوی حافظ محمد عبدالرحمان که از شاگردان [ص ۱۶۵] و مریدان وی بوده بفضایل عالی و اعمال صالح شرف و امتیاز داشت سجاده شاه را بر روش تقوی و صلاح آراست، بدیده ظاهر گو که در چشم عالمیان بی نگاه الابچشمان حقیقت از حال عالم آگاه بوده. یکی ازان حضرت حاجی شاه غلام نصیرالدین فخری خلف السعید حضرت شاه غلام قطب الدین فرزند رشید حضرت مولانا محمد فخرالدنیا والدین هر چند فیض خاندانی بود الا نعمت سلیمانی بر آن افزود و اوصاف زهد و تقوی و تحمل و سخا و توکل و رضا و ضبط اوقات کسب ریاضات و اخلاق حمیده آن برگزیده آفاق از غایت اشتهار محتاج اعلان و اظهار نی مرجع خلایق نزدیک و دور و ملجا و ماوای سلاطین آل تیمور بود منصب خاص و قبول عام داشت حالا صاحبزاده عظیم القدر والا منزلت رفیع الشان با جود و تمکین شاه غلام نظام الدین فروغ سجاده این حضراتست یکی ازان شاه محمد حسن عسکری وی از اقرب قرابت داران حضرت شاه محمد صابر بخش بود که حضرت وی از شاه محمد نصیرالدین و شاه غلام سادات پدر وجد خود نعمت یافت و شاه غلام سادات از خلفای شاه محمد نصیر صابری وی فایض از حضرت شیخ محمد چشتی مرید حضرت شیخ ابراهیم رام پوری آینده حسب تصریحی که در خانواده شریفی و مجددی اشارت رفت شاه عسکری باوجود شرافت و اجازت خاندانی باقتضای این معنی که چون آفتابی جهان تابی از افق مشرق طلوع نماید جمیع نباتات و جمادات و افراد بنی آدم و ذی ارواح عالم ازو پرتو گیرند آخر حال بحضرت شاه شتافت و نعمت اجازت و منزلت خلافت یافت ـ یکی ازان فروغ خاندان فخر زمانی فایض نعمت اصلی

سلیمانی قطب اقلیم کامرانی شاه سلیمان ثانی حافظ کلام ربانی قیوم یزدانی سید السادات صاحب البرکات جناب حضرت مولانا حافظ سید شاه محمد علی خیر آبادی قریب و منزلت بحضور حضرت مرشد برحق چنان داشت که قریب و منزلت حضرت مرشد بر حق بحضور جناب حضرت فخرالزمان و حال ولایت اشتمال وی در مجاهدات و ریاضات و سیر و سیاحت اطراف و اکناف مانند مخدوم جهانیان و در تمکن و استقامت و عز و کرامت چون فخر دو جهان از غایت اشتهار کمالات فضایل وی احتیاج تصریح و تشریح ندارد چند لک مردم از عرب و عجم بر دست حق پرست وی تایب و مرید شدند و اکثر از فیض صحبت یافتگان وی بر مناصب [ص ۱۶۶] بلند عظمت و کرامت و عزت و رفعت دینی و دنیوی سر بر آوردند و اطراف هند از دهلی و آگره و گوالیار و اجمیر مراد آباد و بریلی و دیگر قصبات دوآب و نواحی سند از حیدر آباد و بکر و شکار پور و ملتان و لاهور و جالندهر و دیگر آبادانی پنجاب و دیار جنوبی از حیدر آباد و احمد آباد و اورنگ آباد و دولت آباد و حوالی شرق از ممالک آود و بهار و عظیم آباد و مرشد آباد از فیضان و برکاتش معمور و از طالبان صحبتش پرنور، مریدان نسبت و غلامان حضرت وی همگنان بقدر وسعت و اندازه خویش شادمان بحسب ظرف و استطاعت خیر اندیش کامران و شرافت سیادت نسب و حسب وی از دودمان عالی سادات عظام قصبات حوالی آود بزرگان عظیم القدر وی نوبت بنوبت از مشاهیر روزگار و کاملین نامدار بر سجاده مشیخت و اقتدار رهنمای خلایق آندیار ماندند هنوز هم سجادگی آبا و اجداد اندران خاندان قایم و رشد پیری مریدی دران نظام دائم حضرت وی را شوق زهد و عبادت و ذوق

فقر و ریاضت از صغر عمر در خاطر افتاد بعد حفظ قرآن مجید و
تحصیل علوم دین در مسافرت قریب و بعید بسی از درویشان صاحب
جاه را ملازمت فرمود الا روی مقصود ندید ـ لاجرم بحضرت دهلی
آمد و چندی اکابر اینجا را دریافت بر حسب بشارتی که از غیب در
دادند بحضرت دارالخیر اجمیر رفت و پنج سال در مجاورت آستان ملایک
دربان حضرت سلطان اقلیم هندوستان نور معرفت جمع آورد ـ ازان بعد
بر در فردوس قدر حضرت قطب الاقطاب فردالاحباب مدت هفت سال
بریاضات شدید بسر ساخت و اکثر عقب عیدگاه التمشی که مجمع
رجال الغیب و منزلگاه حضرت ابوالعباس خضر و خوابگاه بسی از
متقدمان و متاخران اولیای حضرت حق باشد در مجاهدات صعب
پرداخت تا بحضور حضرت محبوب ذات منزه از صفات ارشاد شد ـ دو سال
آنجا اکتساب فضایل کرد شش ماه مجاور بارگاه حضرت سراج طبقات
حضرات چشت ماند ـ روزی حضرت کمال دین و دولت صاحب طریق
حسب اشارت جناب خال بزرگوار هدایت فرمای وی گردید در تکمیل
زمان پانزده سال عبادت شما که بران نتایج دارین ودیعت نهاده اند
منحصر بر عنایت حضرت شیخ فانی فی‌الحق و جناب فخرالدین
و الحق کردیم [ص ۱٦۷] بروفق آن مدت ششماه
بدین طریق گذرانید که روز در دهلی و شب در مهرولی می رسید
اندرین پانزده سال تکالیف سخت بر ذات قدسی گوارا میکرد ـ چون
استقای مساجد حضرات وآب کشی بر هر یک چاه حوالی زیارات و هر
بادانی برای محتاجان و آب رسانی در وادی دور دست و شوارع بی
آب و سیرابی لب تشنگان و جاروب دهی بر آستانجات صاحب دلان
بامعانی و زندگان جاودانی و مجاهدات اربعین بر آری و شب زنده داری
چون وقت سعید درآمد از محفل فردوس منزل جناب حضرت رسول مقبول

بوسایل حضرات چشت برای عقد بیعت بشارت پذیرفت ـ بدین طریق که حضرت هند الولی وی را تفویض جناب فخرالعصر و الزمان گردانید و حضرت مولانا وی را بصدر خویش چسپانید و گفت که درینولا در عالم ظاهر رهنمای خلایق در نیابت حضرات چشت صاحب فروغ و عالی منصب خاندان ما مولانا شاه محمد سلیمان باشد و از مدتی انتظار تو دارد زود بحضور وی بشتاب و نعمت دو جهانی دریاب بفور این روایت از خواب بیدار و بسرمعاملت خبردار صبحگاه عازم بارگاه حضرت شاه سلمیان جاه‌گردید ـ همان روز حضرت شاه بنور باطنی این حال دریافت و باصحاب خویش ارشاد ساخت که شاهی فرستاده حضرات خواجگان ما علیهم الرحمت از دهلی می آید و قریب تر اینجا می رسید و هم در نسب و هم در منصب شاه باشد و بعد چند روز ازین ارشاد چند حضرات را برای استقبال وی فرستاد الا اوشان براه دگر افتادند ـ وی روزی از شارع ثنی قریب در دولت در آمد ـ حضرت شاه بجمال با جاه و جلال خود از دایره خانقاه بیرون تشریف آورد ـ بنور باطنی هر دو حضرات باهم شناسا شدند و قران السعدین واقع گردید ـ حضرت شاه گفت که از دیر باز انتظار تو داشتم ـ شکر که بر موقع وقت و محل قبول رسیدی دمی که جناب حافظ صاحب تقبیل قدوم برکت لزوم حضرت شاه کرد از غایت اشتیاق از چشمان گوهر بار آن قدر اشک آرزو ریخت که پیراهن مبارکش و پای شریف وی تر گردید ـ آخر بهر دو دست حق پرست هر دو کتف آن سید پاک گرفت و برداشت و در کنار آورده همان وقت از نعم و حشم دنیاوی و دینی پر نور گردانید بعده در خانقاه رفتند و چندین روز در تعلیم وظایف و لطایف و اوراد و اذکار و اشغال و اعمال خاندانی

مصروف داشت و بانعمت و اجازت جانب هندوستان برای آرایش
این بوستان منصرف ساخت بعد حصول دولت خلافت هم که هر
روز و شب جوق جوق خلایق متعرض حال و مشوش [ص ۱۶۸]
احوال می ماند - عجیب عجیب محنت و ریاضت دور از وهم و
خیال و زاید از طاقت بشری را متحمل گردیدی - که جز بر
خوارق عادات حمل نمیتواند شد - و هرگاه کسی مناف طبع منظور
بودی بی اطلاعی کسی از خلایق و گروه تجرید ورزید و در دیاری
و مصری وارد گردیدی که آنجا کسی از اعیان و عوام شناسا
نبودی بعد چندی که حسب ندای غیب اهل و نااهل آن نواحی
بر کوایف شرایف آگاه می شدند و هر وضیع و شریف قدر و
منزلت در حضر و گذر کردن می گرفت - بحکم ضرورت ازان جا
هم اختفا می گزیدند - رب قدیر در جلد وی چنان اعمال صالح
آنچنان قبول بارگاه خود عنایت کرد که مقبولان و اهل دلان
عالم خاک قدومش کحل الجواهر دیده انتظار ساختی و آن چنان
محبوب انظار خواص و عوام گردانید که سلاطین نامدار و امرای
کبار آرزوی دولت دیدار وی داشتی تصریح فضایل و کمالات وی
را چون مناقب و مجاهد حضرت شاه دفتری، می باید بفضل قادر
قدیر در ذخیره سلیمانی اندراج یابد و عرفان پناه مکرمی شاه
عبدالله جل شانه ناقل اند که خورد سال و از چند مدت بعوارض
بخار و قشعریره بره پامال بودم - روزی از بستر راحت تا دهلیز
مکان رسیده ایستادم درویشی با طباق مسی و رومال پوشی از
برابرم گذشت و جانب مکانات هندوان می رفت - پرسیدم کیستی و
کجا می روی؟ گفت که صاحب منزلتی اینجا رسیده هم عالم و
حافظ هم عابد و عارف هم سید و حاجی برای حضرت وی نان

پخت خواهم کرد آرد خشک روغن و نمک آمیز در طباق دارم - گفتم باز آی که آن نواحی خانجات هندوان است - غرض که وی را در محلسرای خود بردم و بعد ترتیب نان دهن (روغن) پاره بران مالیدم و شکر افشاندم و سبوی از مختص مدس [؟] و لطیف دست خود با درویش آرنده نان بخدمت حضرت وی در آمدم بحضور ایشان بزرگ دیگر بود - ضعیفی و لاغر اندامی ریش و بروت سفیدی چهره نورانی قامت بالا راقم آثم بنده شرمنده گمان قوی دارد که بدین صفت و علامت خان رفیع الشان صاحب العرفان محمد عظیم خان بود - بهر حال آن هر دو بزرگوار و آن درویش خادم وار بخوش گواری تمام آن طعام خوردند - پاره نانی دوغ آمیز بما مرحمت کردند تا بخورم عذر بیماری کردم ارشاد کردند که طفیل حضرت شیخ ما هیچ ضرر ندهد بل هیچ اندوهی نماند خوردم و همانا که توانا و تندرست بصحت و عافیت گردیدم - تا حالت تقریر که جوانی هم بدرود کرد عمر ضعیفی بسر آمد - بخار و قشعریره گاهی لاحق نگردید بعد آن راست جانب ابوهر پرسیدند نشان دادم و هم گفتم که درین وادی قطاع الطریقی می دوند مسافر و مال را ثبت نمی گذارند شما دو یا بوی پر بار [ص ۱۶۹] از ظروف و آلات چینی و مسی دارید و لباس فاخر چسان (چسان یعنی چگونه) بسلامت خواهید رفت گفت که خیر جز یکی از کسی نترسم از همان ایام محبت حضرت شاه در دل عرفان پناه پیدا شد و بعد چندی دولت حضور دریافت و باقتدای وی خلایق بسیار ازان دیار در اطاعت حضرت خان در آمدند - از شاه مولی بخش فاروق منقول که زمانی جناب حافظ صاحب جانب نارنول عازم بودند - در صحرای با وسعت زراعت خریف سرسبز و کاشتکاری بر مناره محافظ

بود یکی از قریبان وی از جانب آبادانی می آمد به آواز دراز پرسید که فلان کار کردی وی گفت نکردم باز نام کاری دگر بر زبان راند که آن کار کردی ازان هم انکار ورزید که هنوز نی ـ کاشتکار بر این معنی بر آشفت و بغضب بر وی بانگ زد که ای وای بر تو نه آن ساختی و نی باین پرداختی وقت آخر گردید جناب حافظ صاحب بر این کلام فصیح وی انتباه یافت و بی خود از اسپ راهوار خوش رفتار بر افتاد ـ محافظ دانست که شاید غلولی از گردش منجنیق ما بر سوار رسید وی هم باضطراب در آمد و از مناره بلند بر جست ـ دربن اثنا رفقای حضرت وارد شدند هرگاه مزارع بر مناقب و فضایل حضرت آگاهی یافت با اعتقاد و ارادت و مع اهل و عیال ایمان آورد ـ کرامات و کمالات وی خارج از حد و شمار بود ـ حصر آن در اندازه تحریر و تقریر نمی گنجد ـ علاوه از ایام ریاضات و جفاکشی مدت سی و پنج سال زیب افروز سجاده نعمت و ارشاد ماند ـ خواص و عوام را چون حضرات چشت دست گیری کردی اکثری را بر منازل عالی رسانیدی و بیشتر برابر طریق راست تایب گردانیدی ـ از مریدان باکثرت یکی محمد عظیم خان بود صاحب منزلت فنافی الشیخ غایت محبت که مرید را مزید بران متخیل نشود با حضرت شیخ خود او حاصل داشت که اگر کسی نام نامی او بردی وی بر زبان آوردی بی تاب و توان نیم بسمل متغیر الحال گردیدی ـ آخر حال که در منازل درویشی ترقی پذیرفت آنگاه اگر کسی نام حضرت مرشد می گرفت صرف اینقدر می گفت که جمیع ظاهر و باطن ما از تصدق ویست ـ اکثر اقامت خان بدهلی در مسجد عنایت الله جل شانه خان بود ـ بضرورت وضو و غسل چند سبوی آب خالی کردی در وقتی برابر شیخ بتوسای شریف رو کرد چون دران نواحی در آمد در

خیال آورد که از برای برکات چیزی بچیزی زبان این دیار آموزم ناگاه شبانی گاؤ میشی را [ص ۱۷۰] براه می راند و کلامی ناشایان مخاطب آن شعار داشت ـ خان آن را یاد گرفت و عقب وی چند کروه رفت تا تمام الفاظ صحیح را حفظ کرد ـ بالب لہجای اصلی ہرگاہ در خانقاہ واردشد با بعضی از یاران ظاہر کرد آنان ساکت ماندند ـ روزی در دربار گوہربار آوردند که خانصاحب زبان دیار حضرت یاد کردہ اند حضرت شاہ مجلسی عالی داشت روی التفات جانب خانصاحب آورد که ظاہر نما عرض کرد که درین عمر پیری زبان فصیح این دیارکی آخر توانم ساخت ـ الا تبرکا چندین الفاظ یاد کردہ ام و آن کلام نا فرجام بر زبان آورد حضرت شاہ خلاف رسم و عادت بیحد خندید و ہر یکی از مجلسیان بی اختیار گردید خان در تحیر عظیم افتاد حضرت شاہ بخوبی دانست که وی معانی آنرا نمی داند ـ بحاضرین اشارت کرد که در جمیع اعمال خلوص ارادہ شرط آمد وی بعزم برکت اخذ آن کرد برکت یابد بعد برخاست که خان بر معنی آن وقوف یافت بسی خجالت وانفعال داشت ـ از نصف شب روبروی حجرہ حضرت شاہ دست بستہ قیام کرد ہنگامی که شاہ گردون بارگاہ بیرون خرامید این حال بچشم عنایت دید ـ اندرون حجرہ بردہ از نعمات سلیمانی بہرہ ور گردانید و اکثر فرمودی محمد عظیم خان برادرما و روشی پاکیزہ دارد این حال بر مصداق این شعر واقع بیت ـ :

مرا بسادہ دلی ہای من توان بخشید
خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم

زبانی معظمی جناب غلام حسن صاحب مغفور والد ماجد احبی و اعزی سید فیض الحسن صاحب استماع دارم که زبانی خان محتشم القدر

از دیار پنجاب بس خوار و هزار محنت و مشقت سفر دیده و مصایب غربت راه ورزیده شامگاه در آستان ملایک دربان حضرت سید السادات جامع البرکات قرةالعین مصطفی نور دیده مرتضی :

امام ابراهم و ناصرالدین زمان
نور دوجهان دو چشم چشم ایمان

خوش طالع سونی پت که سُعدین شرف
در برج یکی مزار کردند قران

آمدند بعد نماز مغرب بخدمت ایشان پیوستم و از منزل و مقام و زاد پرسیدم فرمودند از پنجاب واردم و یکی از غلامان حضرت شاه سلیمانم تابع حضرت سید پاک زاد قسام ازل هر روز روزی جدید بر ما قسمت می سازد اگر مجاز دارید بر این در فیض مظهر اعتکاف پنجاه روزی ورزم[ص ۱۷۱] گفتم انسب مینماید هر خدمتی که ارشاد خواهد رفت عمل در آمد تواند شد ـ شب بخیر گذشت صباح دیدم که از تکالیف منازل کشی بشره شریف ایشان سیاه و بر اندام ثبور و هر دو پا خار خار و از هم فگار ـ بهر حال بعد غسل و فراهمی مایحتاج در حجره پایان جنوبی مسجد اعتکاف کردند بر در آن از بالا قفل زدیم صبح و شام بدر حجره می رفتم زنجیر از اندرون می زدند روز هفتم صبحگاه آواز دادند که تصدق حضرت امامان کارما که در پنجاه روز توقع داشتم در مدت شش روزه راست گردید قفل واکردم پیری دیدم نورانی در کمال پاکیزگی و لطافت جسمانی رنگ و رو سرخ مانند انار قطع نظر از فضایل معنوی در صورت و جمال ظاهری آن قدر تغیر بود که در وهم و خیال نگنجد ـ همان روز عازم دهلی گردید ، خان صاحب آنجا

نام خود ظاهر نکرده بودند و این اکثر از عادات ایشان بود که
با کسی نام خود غلام حضرت خان خواه غلام شاه سلیمان یا غلام
سادات یا غلام حضرات ظاهر می کردند - راقم حروف حال این
مجاهده منقول از مجاهد زبانی نادر العصر حاذق الزمان حکیم محمد حسن
خان دریافت داشت - روزی که بر آستان حضرات امامان ربانی جناب
سید صاحب والا نسب عالی حسب سماعت کرد بی تامل گفت که
وی بزرگوار محمد عظیم خان عالی وقار بود یکی از مریدان نیک
اعتقاد صافی نهاد عاشق طبع آزاد طرح سر دفتر وارستگان سر منشای
از خود رفتگان مستجمع محامد خفی و جلی سید شاه تراب علی حالات
تفرید و تجرید و تعشق و تفوق و سوز و گداز و راز و نیاز وی
را دفتری می باید - ترک دنیای وی از مناصب جلیل بر حسب
مضمون این شعر بود بیت :

گرچه صایب بی تامل هیچ کاری خوب نیست
بی تامل آستین افشاندن از دنیا خوش است

اول با شاه ابوالبرکات در گوالیار ارادت آورد بعد بجناب
خلایق مآب حافظ قرآن صاحب نعمت شاه سلیمان و با حضرت شرف
قرابت هم داشت که از سادات کرام و اعیان عظام کبری بود -
مدتی در گوالیار بعشق و سرگردانی و زمانی در دهلی بحسن پرستی
و پریشانی گذارنید چندین بار بزیارت حضرت شاه و سفر حجاز رفت -
طبعی لطیف و ذهنی رسا و علمی ضروری وی را بود چند مثنویات
وحشت انگیز درد آمیز حسب حال خود گفت - کلامش موزون و
درد ناک است و ریاضات [ص ۱۷۲] بیحد کردی قیدی و بندی
بر خود نداشتی حضرت مرشد را بر حال وی مرحمتی خاص و

موافقتی باختصاص بود ـ نوبت آخر که بسفر حج رفت در همان دیار جان شیرین بجان آفرین داد ـ یکی از مریدان باخبر عالم عالیقدر افتخار دوران مولانا محمد احسن الزمان صاحب حیدر آبادی صاحب قول مستحسن فی فخر الحسن که در علوم دین بی نظیر و در فضایل درویشی نادر العصر بوده دیار جنوبی را بقدوم برکت لزوم خود پرنور دارد ـ یکی از ارادتمندان قدیم صاحب رضا و تسلیم حافظ شاه سلطان بخش صاحب بود که عمر عزیز بر در دولت حضرت قطب الاقطاب آخر کرد طرز درویشی وی خوب بود فرزندان گرامی دارد که روش درویشی دارند ـ در حضرت خیر آباد بر سجاده نعمت و ارشاد حافظ محمد اسلم صاحب که هم شرف قرابت و هم منصب خلافت از حضور حافظ قرآن ثانی شاه سلیمان و مناقب زهد و تقوی و عشق و محبت حضرت خواجگان نصیب دارد فیض رسان عالمیان است ـ

منزل صد و ششم در ذکر اندکی گفتار در طریقت اسرار

باید دانست که طریقت عبارت باشد از وجوب و لزوم اموری چند که حضرت رب‌العزت آن را بر بندگان خود از روی نص صریح واجب و لازم نگردانیده بندگان مقبول برای حصول تقرب و رشد ارتکاب آن از لوازم عبودیت تصوریده واجبات کرده اند تابقوت علمی و عملی حجاب در حجاب که از باعث بعد آفرینش بنی نوع. انسانی با نور نبوت ربانی واقع دور نمایند و لیاقت رحمت کامل دارند از صفات ظلمانی و عادات حیوانی وارهند و قدم بر قدم مقبولان از کمالات روحانی و انوار سبحانی دیده و دل پرنور سازند و جریان شعار طریقت بعد از قبول و تقدیم اوامر و نواهی شریعت

می باشد و تصریح لوازم طریقت در ذخایر اهل تصوف و ارباب طریق و اصحاب تحقیق آشکار و ظاهر ـ

منزل صد و هفتم در کلام تقویت، نظام در لیاقت و انتخاب مرشد فایق واصل الی الحق و حصول شرف صحبت و سعادت بیعت و احتراز استخاص صورت آرای جو فروشان گندم نمای دنیا داران دین برباد جاه جویان بی بنیاد که خود را منسوب بخلافت و مجاز در بیعت از طرف کاملی سازند و ظاهر حال در لباس مشیخت آرایند و در باطن خیال دنیا دارند و از مکر و تذویر عالمی را در بحر هلاکت اندازند

[ص ۱۷۳] بر ضمایر اهل اعتقاد مخفی مباد که روش صاحب منزلان بامعنی بر یک قرار معین نمی باشد ـ بعض طریق سلامت و صفا باتباع احکام شارع مختار سازند بعض طرز ملامت و خلا برای حجاب از نظر خلایق شعار دارند بعض بقیود شرعی مانند، بعض بوثایق عرفی خورسند بهر حالی که مامور و ماذون باشند بر روی کار آرند ـ طالبان صادق را می باید که دوام از حضور دلی در تلاش مرشد کامل جهد بلیغ نمانید و هرگاه چنان نعمتی دست دهد بدست بیعت توقف نسازند و در ذات مرشد کامل ظهور خوارق عادات و اسراف بر خواطر مشروط نشمارند ـ همچنان قید و بند وی در جبا و دستار و عصا و مصلا منحصر ندارند ـ اهل ایمان ابدی را بر برهنمونی سعادت ازلی صرف شهادت ضمیر تنویر کفایت می نماید و حضراتی که انوار حضرت حق برجبین دارند، حاجت بر تشخیص و ترددی نباشد الا چنان حضرات بابرکات مصادر لوامع رحمت

ایزدی اندرین آوان و اوقاف نادر العصر و عزیز الوجود ازانظار عام خلایق غیر مشهور لاجرم توزین در میزان عقل و دانش این قدر می باید که سوای طرز ملامت ظاهر حال شیخ سالک باحکام شریعت استقامت دارد تا اطلاق زهد و اتقا بروی تواند شد رب قدیر ولایت و کرامت را در تقوی انحصار می فرماید ممیز صالح از طالح را دریافت اینقدری دشوار نخواهد بود که آن صلاحیت اصلی باوضعی و اختراعی که دیگر در خیال آرد که در صحبت با برکت وی دل از دنیا بر گردد از خطرات نفسانی و از وساوس شیطانی نفرتی بحصول انجامد و خواهش نفس بر رضای حضرت رب العزت تعلق پذیرد از روی فروغ و فراغ دنیا از خاطر بر خیزد و صرف جذب خواطر جانب ذات شیخ هم اعتماد را نشاید که در خوارق عادات و جذب طبایع علی تفاوت درجات بعض اهل استدراج نیز با صاحب تصرفات شرکت دارند و اقسام سحر دران اثری قوی دارد علمی نافع بقدر حاجت از وقوف احکام عام شریعت و طریقت در حضرت شیخ سالک از ضروریات وقت شمارد که زاهد جاهل اگر بارگاهی رفیع ندارد بانی تحریک اخوان‌الشیاطین از پا می افتد وجد و حال را نی منهج انکار گرداند نی مرجع اینکار در تهیج سماع و حصول ذوق و شوق بوسایل آن شکی نباشد الا اهل درین عهد شاذ و نادر اندر هریک زن و اوقات چند اشخاص چنان باشند [ص ۱۷۳] ظاهر حالات خود بر وضع صالحان آرایند و لباس مشایخان در بر پوشند و قال عارفان ورزند و با کاملی عالی طریقت معروف دهر بسبب ارادت و اجازت خود رسانند و بوساطت حواشی و شرکای نفع خود را شیخ کامل شهرت دهند و انواع کرامت بوی منسوب دارند و عبادات طویل و عادات ثقیل از یوم و شب در نظر خلایق بر روی

کار آرند و خلایق را در دام تذویر و تسخیر خود
آرند تا نفع دنیاوی صورت بر بندد نوعی اینقدرهم برحد اعتدال باشد
زیاده بر چنان ریا مردم را دست بیعت گیرند هر چند همچو
کردار قابل زوال ایمان اند حسب روایاتی که در ذخایر حضرات
چشت اندراج پذیرفت الا اگر قادر قدیر بفضل عمیم خود بشفاعت
حضرات عارفان نجات دهند گنجایش دارد فقط ـ

منزل صد و هشتم در توضیح در التجا و دعا بجناب کبریا رب ارض و سما بحق حضرات انبیا و از روی توسل حضرات اولیا و استمداد و اعانت هنگام ضرور و حاجت از حوایج دین و دنیا بر طریق جایز در شریعت و طریقت

التجا و دعا بحق و توسل حضرات انبیا و حضرات اولیا بجناب
کبریا می باید که حضرت ابوابشر آدم صفی علیه‌الصلوة والسلام
هرگاه از ریاض جنت بدنیا تشریف آورد بعفو تقصیر و قبول عذر
خود حیران بود ـ ناگاه در ذهن سلیم وی القا پذیرفت و یاد آمد که
هرگاه خالق کریم روح خاص در قالب خاکی ما در دمید سر خود
جانب عرش عظیم بالا کردم آنجا نام جناب رسول مقبول با نام
پروردگار مرقوم بود ازین رو دانستم که قدر و منزلت کسی برابر
قدرو منزلت حضرت وی نباشد بحق و توسل وی شفاعت خواست
قبول افاد فرمان آمد که وی را چسان دانستی حضرت آدم ماجرا ـ
گذارش کرد ـ ارشاد رفت که وی خاتم رسالت و نبوت خواهد بود
از ذریت تو اگر وی مقصود و منظور نبودی زمین و آسمان و
عالمیان کی بوجود آمدی ـ جمیع کاینات طفیل وی آفریدم و اهل
کتب قدیم که دعارا بحق کاملان امتناع کرده بودند اسباب آن

حفظ عالمیان از عقاید معتزلان مقصود بود که در مشرب اعتزال افعال عباد را مخلوق عباد می پندارند و جزای آن راحق حقیقی بندگان می شمارند از کثرت شیوع همچو عقاید استعمال این الفاظ توهم از مذهب ایشان می داد بنا بران نظر بر مصلحت وقت علمای دین علی الاطلاق بعمل آوردند و الا در اصول عقاید [ص ۱۷۵] صحیح که افعال بندگان مخلوق خالق اکبر اند وعباد را دران حق حقیقی و استحقاق تحقیقی بر پروردگار کار ساز حاصل نی الا باقتضای فضل و عنایت وی و حسب وعده صریح که قرآن مجید و حدیث صحیح بران ناطق اندرین حال بوساطت آن حقوق صالحان وکاملان استدعا بجناب کبریا نوعی محترز و قسمی محظور نخواهد بود بل که نتایج سرعت وقبول بران رو خواهد نمود علاوه بر این حضرات عارفان و صاحبدلان بامعانی اولی الابصار باطنی از روی معاملات غیبی و مشاهدت لاریبی حجت قوی ارشاد نمایند که هر یکی از اشرف و افضل بنی نوع انسانی را باعتماد منزلت و صورت استکمال وی اسمی از اسمای جناب باری تعین و تقرر می یابد که تهذیب و تقریب وی در عالم اوارح و برزخ می نماید چنان که هر کسی از اولیای راسخ اتباع ولایت مخصوص یکی از انبیای نامدار و عروج بر منازل پایدار ۔ وی تحت مشکات جناب افضل کاینات شعار دارد پس سوال بحق کاملی در حقیقت اشارت بان نام نامی و اسم گرامی باشد که در هیچ شرعی و هیچ عرفی و هیچ مذهبی و هیچ مشربی و التجای و ندای و صدری بآن امتناع ندارد. عالمان منزلت نیز این تجویز شمارند الا تصور و التفات مختص وقت ضرورت مشروط دارند۔

منزل صد و نهم در توضیح ثانی در باب حضرات انبیای کرام علی نبینا و علیهم الصلوة و السلام دوام زنده اند

خصوص جناب فیضمآب رسول مقبول صاحب لوای محمود که از خیل انبیا گرامی تر بود اطلاق ممات بر ذات قدسی وی خالی از ترک آداب نباشد زایران بارگاه نبوت را واجب آمد که زیارت کردن نبی پاک بر زبان آرند و حیات انبیا مانند حیات جسمانی دنیاوی باشد زیرا که در حدیث آمده که جناب رسالت مآب اکثر بر قبور انبیا گذر کرد۔ حضرات ایشان را در حالت نماز سجود درون قبور یافت و رب قدیر حرام ساخت بر زمین که اجساد انبیا را ضایع گرداند آنحضرت بحضار در دولت جواب سلام و تحیت بذات خاص ادا می نماید و چندین فرشتگان از جانب حضرت حق ماموروند بر این که از روی سیاحی عالم اعمال صالح بندگان خاص بحضرت وی می رسانند و اخبار از خیر و شر عالمیان میسازند و از روی ایثار فیضان نبوت و ایراد انواع نعمت هر یکی از اهالی امت بقدر وسعت از درون قبر شریف وی منتفع و حجابات ارضی و سماوی و طبقات [ص ۱۷۶] جنت و منازل تفریح و راحت از روی پاک وی مرتفع و چنان حیات حقیقی کامل تر بود از حیات متعارف دنیا و آن که در حدیث وارد که انبیا را بعد چهل روز در قبر نمیگذارند و خود آن حضرت را روز چهارم آنجا ندارند ۔ بر این تقدیر هم انکار از جناب این حضرات لازم نمی آید ۔ نی انقطاع که تعلقات دوامی از مواضع قبور بل ترددی در استمرار جناب استقرار استقامت در قبر واقع الا تعلق استمراری غیر منقطع با وصف قبول نقل و حرکت نیز بامقابر بهر حال متحقق و دلایل که ظاهر و باهر بر آن قایم و آثار عجیب و نتایج عالی شاهد و حضور در حضرت پروردگار افضل از اقامت در قبور و چون حضرت اولیا قدم بر قدم انبیا و مقتبس فیض و نعمت از انوار نبوت اند ایشان را حیات بعد ممات

علی تفاوت درجات و تصرفات مقدر و میسر ماند بابقای تعلق دایمی بغیر انقطاعی از اماکن و مساکن دنیاوی و اهل هدایت و ارشاد و ارباب محبت و اعتقاد ودر بعضی تصاویر بعضی اولیا حضرت رب قدیر بر مناصب بعد ممات مانند ایام حیات ترق پذیر شوند و استفادت و استفاضت و استعانت بر وفق آن صورت گیرد - باقیماند حالات عام خلایق از صالحان و طالحان که درین محل باید تصورید که اعاده ارواح در اجسام خاکی بعد از وفات بر نهج لایق تسلیم مرجیع اموات را در برزخ و بقای شعور جواب سلام واقفان و نیز وقوف از حال زایران و تمتع از ثوابی که پسماندگان میت از اطعام و اشراب محتاجان و اعطای نقود و اجناس بایشان و ایجاد اوقاف راحت رسان و ذبایح مقصود تقرب الی الحق وا یصال اجرآن بر مردگان مخصوص زمانی و مختص مکانی و تلاوت فرقان ونوافل عبادات شواغل ریاضات و اقسام خیر و برکات و اصناف بر و حسنات بر توقع فضل وعنایات آن خالق کاینات بر روح وی عاید گردانند یا که اغیار وفا شعار بطرز متعارف بر وی اهدا سازند و تضرر از عقوبات مکافات قبایح اعمال وقوت احساس و ادراک و سماع حسب حال تا نفخ صور ثابت -

منزل دهم بعد صدم در قبول نذر خالص بحضور قادر بی نیاز و نذر بشرایط ایصال ثواب آن بر روح پرفتوح یکی از حضرات بابرکات انبیا و اولیا بقضای حاجات دنیا خواه نذر مذکور مقبول بعبادات و ریاضات جسمانی [ص ۱۷۷] یا ماکولات و مشروبات انسانی و مایحتاج سوای آن باشد و نیاز و فواتح بر نام آن حضرات بطرز -

*مدد اولیاء الله چنانکه در حیات میباشد ، همچنان بعد ممات می باشد بلکه افزون تر ازان -

تبرع و تبرک و زیارات و ایثار آخر نقدی یا طعامی یا جسمي یا رسمی برسایر اموات از جانب احیا بطریق احسن وبصداقت بی ریای عالم نمای

نذریکه در برآمد حاجات دنیاوی ذاتی یا صفاتی خالصاً برای حضرات حق قرار دهد خواه آن نذر از عبادات و ریاضات جسمانی یا ماکولات و مشروبات انسانی یا ما یحتاج دنیاوی سوای آن باشد بر ناذر واجب که وقت مقرری ادا نماید در صورتی که عبادتی و ریاضتی برخود لازم گردانیده از حضور دل بآن پردازد اگر جز آن برگزیده آنرا فراهم آرد و بصدق ارادت دربارگاه پروردگار کار بر آر التماس نماید ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و قسمت آن تمام و کمال بر فقرای متعدد صالح و محتاج از لوازم شمارد بر ذات ناذر و اهل و عیال وی کسان وی مقدور تصرف شی منذود جایز نی الا در حالیکه قدری زاید از مقرری فراهم آرد قدر مزید بر احباب و اقارب صرف سازد هرگاه نذری چنان بر خود تسلیم گرداند که بشرط اصلاح و انجاح مقاصد خاطر مقداری از نقود خواه اجناس یا طعامی یا شرابی براه خدا بر اهل استحقاق بذل و ایثار سازم و نیاز ارواح مقدس بعضی از حضرات انبیا و اولیای کبار گردانم - برین توقع که حضرت رب قدیر ایراد چنان مثوبات بر این حضرات مستحسن و مقبول می دارد و کاروبار عالمیان از طفیل و تصدق ایشان بعجلت می بر آرد - آنان از مقربان بارگاه احدیث و محرمان راز صمدیت اند - لازم که مواعید را هنگام معهود حاضر و موجود گرداند تا بر طریق مذکور انقسام پذیرد - علاوه ازین دو صورت منذوره هر طعامی که منسوب بر نیاز عارفان و کاملان یا مقصود بر ایصال اجر و ثواب اطعام عام بر ایشان یا ضیافت عابدان و زاهدان پزند

خوردن آن بر اقسام مردم از غنی و فقیر جایز و در اهدای آن بر اشخاص غیر حاضر هم از نزدیک و دور تردد نباشد چنانکه در تقاریب اکثر ارباب اعتقاد شعار دارند و در مجالس اعراس و فواتح باتقرر یوم یا تاریخ انتقال اصحاب اعراس و فواتح ازین و از عمل بدار ثواب درکار آرند - برچنان طعام نیز اگر ربنا تقبل منا خوانند اولی [ص ۱۷۸] و الا تعلق طبع مالک طعام در ایراد اجهر آن بر صاحب نیاز کفایت ساز - همچنانست انقسام و احضار نقدی یا طعامی یا لباسی یا پوشاکی وقت زیارات بر آستانجات و این حضرات با برکات بطرز توزع* و تبرک و تقرب و توقع اخروی مانند چیزی که پیشگاه یکی از کاملان وقت حاضرین دنیا حاضر آرند و در تملیک و تصرف وی سپارند و بدل آن بهتر ازان در آخرت از ذات وی در خیال دارند اگر زایر تخصیص یومی و طعامی برای نیاز و اهدای این تحایف قرار داد باکی ندار الا چنان اعتقاد نداره که در ایام دگر طعام دگر مقصود وی مفقود ماند هر چند که فضایل بعضی از ایام و شهور هریک سال مذکور و خصوصیت بعضی از اقسام طعام برای نیاز بعض بزرگان بصحت مشهور باشد - طالب صادق را باید که آداب و طریق نذر و نیاز و زیارات قبور باتباع واقتدای ارباب عرفان ازکتاب شارع دریابد شریعت و طریقت متفاوت نباشد بل‌که درحقیقت متحد همان شریعت در استعمال اصحاب معانی طریقت فروغی تازه و رنگی بدیع پذیرفت که سالکان راه را بر منازل رفیع در معرفت می رساند و بخوبی داند که چنان که سوء اعتقاد بحضرت اولیا منجر بفساد عاقبت می سازد زیادت عقیدت نیز در بعض تصویر بعضی از جاهلان را نوبت بشرک خفی و جلی می رساند تا زمانیکه منزلتی از شعور و فهم

توزع - بروزن تصرف پراگندگی و پریشانی - از منتخب و کشف و کنز -

و علوم و اعمال بهم نرساند بر اقوال و افعال بعض اهل دلان بی باک اقتدار نسازد هریک آدمی را می رسد که ثواب اعمال بدنی و مالی از طرف خود بر اموات عاید سازد تاکه اوشان بدان نفع یاب شدند از تخفیف عذابی و عقابی که دارند خواه تفریح و راحت دگر طریق احسن برای رسانیدگی همچو اجر حیاتست اگر طعامی پخت برای اطعام فقرا و محتاجان یا نقود وجنس آماده کرد از بهر ایشان یا تلاوت قرآن شریف ساخت و یا بر نوافل پرداخت ـ پس بصدق نیت بی ریای عالم نمای بدرگه خدای بی همتای بالفاظ ربنا تقبل منا التجا آرد ودست بدعا بر دارد که یا پروردگار غفار این ایثار و بذل که در راه تو بعمل آوردم بفضل خاص و کرم عم خود باقارب و احباب مذکر الاسماء ثواب آن در عالم برزخ عاید گردان ـ هر قدر که خود ازان در صورت بودن از اجناس ماکول و مشروب تصرف کرد از خورش ذات یا متعلقن یا متوسلان [ص ۱۷۹] یا هدایای جانب اعیان یا اجرت طعام پزان از حساب ثواب برون خواهد شد ـ طرز مطبوع ومشروع آن باشد که هر طعامی بهر مصرفی که پخت در همان صرف آرد از ضیافت احباب و قبایل و بذل درویشان و اهدای اهل دول هر چیزیکه بر مردگان بذل کرده می شود بر نهج عرف و رسم بذل جمیع آن ثواب قادر کریم بر امان ایثار می پذیرد همچنان حال ریاضت جسمانی ـ

منزل یکصد و یازدهم در ذکر خیر حضرات چشت بر طریق تسلسل از حضرت علی مرتضی قوة بازوی مصطفی تا جناب ولایت مآب فخرالعصر والزمان حضرت مولانا شاه محمد سلیمان بطرز مختصر باسناد اکتساب فیوضات از حضرات دیگر بیت :

وارهد ازهر بلا و گردد از اهل بهشت
هر که او با صدق خواند شجره پیران چشت

خیرالتابعین فروغ قالب عنصری حضرت ابی سعید (۱) خواجه حسن بن ابی الحسن بصری شیخ امت و امام ملت بود از حضرت علی مرتضی فیض باطن اندوخت و بشیر حضرت ام سلمی رضاعت یافت و (۲) قطب عالم شیخ اعظم حضرت خواجه ابوالفضل عبدالواحد بصری بن زید، وی نعمت از دو جانب دارد یکی از حضرت خواجه ابی سعید حسن بن ابی السحن بصری ممدوح یکی از قطب هدایت و ارشاد حضرت خواجه ابوالمجد کمیل بن زیاد فیض کمیلی بابو یعقوب سوسی ایثار کرد که در وقت حضرت سلطان المشائخ عاید در این خاندان گردید چنانکه در خانواده اول تصریح پذیرفت و (۳) قطب ولایت حضرت خواجه ابوالفیض جمال‌الحق والدین فضیل بن عیاض مکی، وی علاوه از حضرت خواجه عبدالواحد بن زید شیخ خود از حضرت شیخ منصور ابن معمر سلمی کوفی اجازت دارد که وی از ابی بکر محمد بن مسلم بن شهاب الزهری وی از محمد بن جبیر وی از پدر خود جبیر بن مطعم القرشی خلافت یابست و جبیر بن مطعم القرشی از اصحاب جناب رسول مقبول الا در طریقت فیض صحبت یاب بدل و تصدیق ابوبکر صدیق حاصل دارد، چنانکه حضرت ابی عبدالله جل شانه سلمان پارسی باوجود شرف صحبت جناب افتخار عالمیان از حضرت صدیق مجاز باشد و فیض وی بر حضرت امام قاسم ابن محمد ابن صدیق اکبر و ابوحلیم حبیب ابن سالم راعی متعدی گردید و از امام قاسم بر حضرت امام جعفر صادق ابن حضرت امام باقر علیهما السلام رسید و نیز شیخ

منصور ممدوح سوای از ابی‌بکر محمد از شیخ ابی عمران [ص ۱۸۰] موسی بن زید راعی صاحب ارشاد که وی از حضرت بحرالاسرار یمنی خواجه اویس قرنی بهره اندوز وی کسی باشد که فضایل و مناقب بی حصر دارد ـ باوجودیکه در عهد نبوت مهد آن حضرت صلی‌الله جل شانه علیه و سلم بود الا بچشم ظاهری بجمال جهان آرای محمدی نرسیده اکتساب فیض باطنی فرمود ـ حضرت عمر و حضرت علی برای رسانیدن خرقت جناب رسول و سلام سید انام و دعاء خیر و برکت در حق امت پیش گه وی مامور شدند و خود وی در خلافت حضرت صاحب ولایت نبوی هنگام عزیمت امیر معنوی برای جنگ امیر شام حاضر شد و همدران محاربات از دست بغاوت پیشگان شربت شهادت چشید ـ فیض اویسی در عالم از طفیل حضرت وی شایع و نیز شیخ منصور ممدوح علاوه از ابی‌بکر محمد و شیخ ابی عمران موسی از ابی مریم یعنی صاحب علی مرتضی نعمات گرفت و حضرت شیخ فضیل بن عیاض از حضرت امام باقر والد امام جعفر فراوان برکات و استفاضت پذیرفت (م) و سلطان تارکان حضرت ابو اسحاق ابراهیم بن ادهم قلندر بلخی ، وی بعد از خیر آباد خلافت ظاهری علاوه نعمات مرشد خود از روی مصاحبت خضر علیه السلام و حضرت امام علیهماالسلام و ابوالقاسم بغدادی و امام اعظم کوفی فیض و موهبت برداشت و از شیخ ابی عمران موسی ممدوح و از شیخ ابا عتاب منصور بن معتمر السلمی موصوف صاحب نعمت و نیز از شیخ معمر جبلی یکی از اصحاب رسول مقبول که مابین اردبیل و جیلان آرامگاه دارد بعضی وی را در تابعین تصوریده اند ـ حسب تصریح مراتب مرقوم بالا این جمیع فضایل مرتضوی صاحب خلافت معنوی بوسایل هر چار

خلفای وی و مناقب صدیقی و مناسب اویسی و فیضان جبلی و نعمات خضری و برکات شرعی و تصرفات امامی در حضرات چشت استجماع دارد - (۵) حضرت خواجه سدید الدین حذیفت المرعشی ابن قتاده الا نطاکی (۶) و حضرت خواجه امین الحق والدین هبیرة البصری (۷) و حضرت خواجه کریم الدین علوی دینوری و (۸) حضرت خواجه شریف الدین ابو اسحاق شامی بزیل منزل چشت و سر سلاسل این حضرات اهل بهشت و (۹) قدوة الابرار عمدة الاخبار صاحب منزلت و کمال حضرت خواجه قدوة الدین ابو احمد ابدال (همین است پیر مرشد ابو شکور سالمی سرمی) وی فرزند اسعد سلطان قرساف امیر ابن الامیر و شریف ابن الشریف ولایت چشت بود - نسب وی بحضرت [ص ۱۸۱] امام ابو محمد حسن بن علی مرتضی میرسد از حضرات با برکات پیران طریقت ما اول وی منصب ابدالی گزید از انوقت تصرف این منصب در جمیع حضرات منضم باشد وی آخیر حال قطب ابدال گردید - بعضی گمان دارند که در حضرت وی در هند آرامگاه دارد بعضی در ذخایر خود می نگارند که در معیت لشکر محمود غزنوی وارد این دیار بوده بعد فتح و ظفر و نصب اعلام اسلام معاود چشت شد الا صحیح چنان می نماید که خواجه ابو محمد فرزند ارجمند ایشان در عمر هفتاد سالگی حسب اشارة غیب با معسکر فیروزی محمودی درین نواحی تشریف آورد - فتوحات غزنوی از برکات قدوم حضرت وی بود - از عالم امر وی را مامور گردانیدند بدین که اقلیم هند حق ولایت حضرات چشت خواهد بود - باعانت و امداد سلاطین باید رفت - لا جرم قبول سفر دوره و دراز کرده قرین فتح و ظفر معاودت فرمای چشت گشت بار ثانی که پادشاه عازم هند شد باز این دولت آرزو

کرد الا پذیرا نفرمود تاهم پاس خاطر شاه غازی ملحوظ ساخت و خواجه محمد عبدالشکور سالمی یکی از عماید خلفای خاندان خود را راهی کرد - از معیت این بزرگوار نیز عجایب تصرفات فتح و نصرت رونما گردید - مرقد منورش در هند واقع و هنوز نور و برکت و خوارق عادات از آستانش ساطع از وقت حضرت وحیدالعصر فرید الدهر فرید شکر گنج مزار فایض‌الانوار وی پدیدار در مثالی که بحضرت سلطان الاولیا عنایت فرموده اند - ذکر نفاست عقاید و مسایل توحید بعضی از تضانیف وی درج حالا خانقاه وی بصرف هزار در هزار تجدید و تازگی پذیرفت راقم علی‌التواتر بزیارت رسیده و (۱۰) مقبول بارگاه صمد حضرت خواجه ابو محمد ابن قدوة الدین ابی احمد ابدال وی علاوه از پدر عالی قدر از قطب‌المجاذیب قطب‌الدین حیدر زاوجی خلافت یافت و (۱۱) ابی اسحاق یوسف ناصر الشرع والدین بن محمد بن سمعان چشتی وی خواهرزاده حقیقی خواجه ابو محمد و از حال بزرگوار صلاحیت و نعمت یافت و (۱۲) ظل‌الحق فی‌الخلق قطب‌الدین مودود چشتی فرزند حضرت خواجه ابی اسحاق یوسف ممدوح که سوای از پدر خود از حضرت شیخ الاسلام زنده پیل جام ابو نصر احمد بن ابی الحسن جامی نامقی فیضیاب شیخ ابو نصر احمد از اکابر وقت و صاحب تصرفات باهره بود - چند لک امت محمدی بر دست وی تایب گردید ، فیض باطنی از حضرت شیخ ابو سعید فضل‌الله جل شانه بن ابی‌الخیر احمد بن محمد مخصوص دارد - حسب تصریح خانواده جلالی و (۱۳) شدیدالنطق منیرالدین حاجی محمد شریف زندنی [ص ۱۸۲] بعضی از ارباب تاریخ ظاهر نمایند که هر چند تشریف آوری حضرت شیخ حاجی در هند ثابت نمی گردد الا شرفای قنوج مزار مبارک وی قریب شهر

کنار دریا نشان دهند صاحب سیر الاقطاب گوید که حقیر چند بار بزیارت رسیده و (۱۴) حجت الحق دریای رحمت حضرت خواجه ابی النور عثمان هارونی و (۱۵) شاه اقلیم هندوستان مالک این بوستان بدرالعارفین شمس‌الصالحین حضرت خواجه معین الملت والدین حسن سنجری بصحبت حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سید عبدلقادر جیلانی نیز رسیده و (۱۶) قطب الا قطاب فرد الا حباب حضرت خواجه قطب الحق والدین اوشی بختیار کاکی و (۱۷) وحید العصر فریدالدهر حضرت خواجه فرید الحق والدین از حضرت هندالولی نیز نعمت یافت و (۱۸) سلطان‌المشایخ رحمت‌للعالمین محبوب الهی مورد فیوض نامتناهی حضرت خواجه نظام الحق والشرع والدین سراج الاولیا تاج الاصفیاء منیر الحق والدین محمود فاروق معروف بچراغ دهلی و (۲۰) کمال الحق والدین علامت الفاروق وی خواهرزاده حقیقی مخدوم چراغ دهلی بود نیز پدر عالیقدر وی با حضرت مخدوم قرابت عم زادگی داشت ـ مخدوم کمال الدین فاضل اجل بود علمای کبار چون مولانا احمد تهانیسری و مولانا عالم هانی پتی و مولانا عالم سنگ ریزه ملتانی و تاتار خان از وی تعلیم پذیر شدند وی خرقت خلافت از بارگه حضرت خواجه نظام‌الدین اولیای رضوی خالدی نیز دارد و (۲۱) حضرت شیخ سراج‌الدین محمد وی خرقت خلافت از پدر خود شیخ کمال‌الدین ممدوح و هم از شیخ نصیرالدین چراغ دهلی دارد ـ انتقال وی در سال هشتصد و هفتده در گجرات و (۲۲) حضرت شیخ علم الحق والدین محمد فرزند شیخ سراج الدین موصوف الصدر علاوه از والد بزرگوار از حضرت ابی الفتح صدرالحق والدین سید محمد ابن سید یوسف حسنی معروف گیسودراز یکی از عماید خلفای

مخدوم چراغ دهلی اجازت دارد و (۲۳) صاحب کشف و شهود حضرت شیخ محمود معروف بشیخ راجن خلف سعید شیخ علم الحق والدین و (۲۴) قدوه اهل یقین حضرت شیخ جمال الحق والدین خلف الصدق حضرت شیخ محمود موصوف و معروف بشیخ جمن وی خرقت برکات از شیخ نصیر الدین عم خود پوشید ـ وی مجاز از پدر خود شیخ محمد عارف حق مجدالحق والدین محمد فرزند ثانی حضرت شیخ سراج الدین و برادر حقیقی شیخ علم الدین و (۲۵) صاحب تصانیف لطیف حضرت شیخ ابی صالح حسن محمد چشتی [ص۱۸۳] بن شیخ احمد بن شیخ نصیر الدین بن شیخ عارف حق مجد الدین محمد بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین العلامت الفاروق المستفیض من خال الحقیقی وی یکی نسبت آبای بشرح صدر قایم دارد یکی فیضیابی از عم بزرگوار خود قدوه اهل یقین شیخ جمال الحق والدین نعمت حاندان قادری از حضرت نور بخشی و نعمت خاندان سهروردی از وساطت شیخ بهاء الدین حکیم فراهم آورده منضم گردانید و (۲۶) صاحب تصانیف بسیار حضرت شیخ محمد شمس الدین ابی المحسن بن شیخ حسن محمد ممدوح سوای از والد ماجد فیض روحانی از مرقد منور مخدوم نصیر الدین محمود ابن شیخ یوسف بن محمد بن شهریار عمری فاروق اودی بر داشت ذکر بعضی تصنیفات وی در خانواده فخری گذشت و (۲۷) حضرت شیخ محی الدین ابی یوسف یحیی المدنی فرد الحقیقت قطب الموهبت الشریفت وی خلف شرف سلف شیخ محمود فرزند حضرت شیخ محمد بن ابی الحسن بود از جد بزرگوار خود صاحب اجازت و خلافت و (۲۸) فانی فی الحق حضرت شیخ کلیم الله سبحانه بن شیخ نورالله سبحانه جهان آبادی طریق نقشبندی در عهد وی از سید محترم لاهوری شامل خانواده حضرت چشت گردید و

(۲۹) حضرت مولانا محمد نظام الدین اورنگ آبادی و (۳۰) حضرت مولانا محمد فخرالدین شاهجهان آبادی و (۳۱) حضرت مولانا نور محمد پنجابی و (۳۲) حضرت مولانا محمد سلیمان توسوی رحمته الله سبحانه علیم اجمعین الی یوم الدین -

منزل یکصد و دوازدهم در ذکر حضرت قادری برطریق تسلسل حضرت علی مرتضی قوه بازوی مصطفی تا جناب ولایت مآب فخرالعصر و الزمان حضرت مولانا شاه محمد سلیمان بطرز مختصر باسناد اکتساب فیوضات از حضرات دیگر

(۱) وصل جناب حضرت سیدالشهدا شهید دشت کربلا امام همام شاکر بقضا و صابر برضا نعمت وافر دارد از جناب نبوت مآب محمد مصطفی احمد مجتبی و از جناب ولایت انتساب علی مرتضی و از حضرت سید النساء فاطمه زهری و از امام دوم ابو محمد حسن (۲) حضرت امام زین العابدین (۳) و حضرت امام محمد باقر (۴) و حضرت امام جعفر صادق وی از امام قاسم بن محمد صدیق اکبر بابای خود نعمای صدیقی دارد سوای نعمت آبای و حضرت قاسم از سلمان فارسی صحابی جلیل وی از صدیق اکبر وی از جناب رسالت (۵) و حضرت امام موسی کاظم (۶) و حضرت امام علی موسی رضا (۷) و حضرت ابی محفوظ معروف بن علی کرخی وی را طریق متعدد رو داد زیاده از نعماتی که بدربانی امام همام [ص ۱۸۴] درنصیب افتاد یکی از ابی سلیمان داود ابن نصیر طای خراسانی کوفی وی از ابو محمد حبیب بن عیسی العجمی فارسی بصری صاحب ابی سعید حسن بن ابی الحسن بصری یکی نسبت داؤد طای از ابو حلیم حبیب

بن سالم الراعی صاحب صحابی جلیل صاحب عمر طویل سلمان فارسی معروف و مخاطب به سلیمان الخیر ابن الاسلام از حضرت خیرالانام درست می شود صدیقاً یکی از سعید بن عبدالعزیز شامی صاحب حسن بصری یکی از بکر کوفی صاحب حسن بصری یکی از بشر حافی صاحب فضیل بن عیاض (۸) و ابوالحسن سری ابن مغلس السقطی از حضرت معروف کرخی و فضیل بن عیاض و بشر حافی و حبیب راعی خلافت و استفادت دارد (۹) و ابوالقاسم جنید بغدادی مرید سعید خال خود سری سقطی (۱۰) و حضرت ابی بکر جعفر بن یونس شبلی از اسعد خلفای حضرت سید الاوتاد بغداد بود (۱۱) و ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی منقول از وی که پدر وی عبدالعزیز بن الحارث التمیمی از خلفای حضرت ابی بکر شبلی‌بود (۱۲) و ابی‌الفرح محمد بن عبدالله جلشانه الطرسوسی (۱۳) و ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الهنکاری (۱۴) و ابی سعید مبارک بن علی بن حسین مخزمی بغدادی (۱۵) و قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی (۱۶) و ضیاء الدین ابی نجیب عبدالقاهر بن عبدالله جلشانه بن محمد بن عبدالله جل عظمته بن سعد محدث شافعی سهروردی بکری وی فیض باطنی از دو جانب دارد یکی از حضرت غوث الاعظم قطب العالم جیلی یکی از عم بزرگوار خود شیخ وجوه الدین ابی حفص عمر قاضی برادر حقیقی والد خود قاضی از والد ماجد خود محمد نجیب الدین شیخ معمر سهروردی بن عبدالله سبحانه بن سعد مجاز صاحب نعمت شیخ احمد اسود دینوری مرید شیخ ممشاد الدینوری مرید ابوالقاسم جنید بغدادی بود هم قاضی ابی حفص عمر شیخ وجوه الدین ممدوح سُوای از پدر عالی قدر اجازت صادق دارد از حضرت شیخ ابی الفرح زنجانی وی از شیخ

ابی العباس احمد بن محمد فضل نهاوندی وی از شیخ الاسلام ابی عبدالله سبحانه محمد بن حنیف الشیرازی صاحب ابی القاسم؟ سیدالاوتاد بغداد شاید که شیخ ضیاء الدین ابی نجیب از عموی سهروردی جد خود نیز مجاز باشد (۱۷) و ابی یاسر عمار بن یاسر بن محمد بن مطر الله بسی (۱۸) و ابی الجناب نجم الحق والدین احمد بن عمر بن محمد [ص ۱۸۵] بن عبدالله جلشانه الخوارزمی الخیدق الشافعی معروف کبری و شیخ ولی تراش اوایل در صحبت قاضی ابوحفص ماند زان بعد بخدمت ضیاء الدین ابی نجیب کسب طریقت کرد ـ بارشاد شیخ سهروردی مدتی با شیخ ابی یاسر عمار و شیخ روز بهان کبیر فارسی پرداخت هر دو حضرات صاحب شیخ سهروردی انـد آخـر اصـل حـرفـت کمیلی از دسـت شـیـخ محمد اسماعیل قصری یـافت و بـابـا فـرخ تبـریـزی لبـاس خاص خود در وی پوشانید از شیخ سهروردی و خلفای وی نیز اجازت یاب (۱۹) و شیخ ابی سعید مجدد الدین شرف بن الموید بن ابی الفتح بغدادی شهید البحر (۲۰) و ابی العلا رضی الدین علی بن سعید عبدالجلیل غزنوی معروف لالا از شیخ کبری و شیخ بغدادی هم اجازت دارد (۲۱) و شیخ جمال الدین احمد جورفانی (۲۲) و شیخ نور الدین عبدالرحمان کسرتی اسفرای بغدادی شهیر بشیخ کبیر (۲۳) و ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد الحسنی معروف علاء الدولت السمنانی (۲۴) و شیخ شرف‌الدین محمود بن عبدالله سبحانه المزدقانی (۲۵) و امیر سید علی بن شهاب بن محمد الحسنی الهمدانی معروف بعلی الثانی از شیخ ابی البرکات تقی الدین علی دوستی سمنانی و از شیخ ابی المیامن نجم الدین محمد بن احمد الموفق الا ذکانی که هم خرقت شیخ وی بودند

اخذ طریقت هم کرده (۲۶) و شیخ ابو اسحاق بن مبارک شاه الحسنی الختلانی (۲۷) و سید محمد بن محمد بن عبدالله سبحانه الحصوی القطیفی و الکاظمی ملقب بسید محمد نور بخش (۲۸) و شیخ محمد علی نور بخش (۲۹) و شیخ محمد غیاث نور بخش (۳۰) و شیخ حسن محمد ابی صلح وی نعمت حضرات چشت از خاندان خود گرفت و خلافت سهروردی از حکیم شیخ بهاء الدین وی از شیخ شعرالله جلشانه سهروردی وی از شیخ یوسف وی از شیخ برهان الدین وی از شیخ صدر الدین وی از شیخ محمد وی از شیخ الاسلام وی از شیخ رکن الدین وی از شیخ صدر الدین علم وی از شیخ محمد اسماعیل شهید سهروردی وی از حضرت شیخ رکن الدین ابی الفتح فیض الله سبحانه معروف رکن العالم ملتانی وی از والد خو دابی المغانم صدرالدین محمد معروف بعارف ملتانی وی از پدر عالیقدر خود ابی محمد بهاء الدین زکریا بن محمد بن ابی بکر القریشی الاسیدی معروف مخدوم بهاء الحق ملتانی وی از شیخ الشیوخ شهاب الدین ابی حفص عمر بن محمد بن عبدالله سبحانه البکری [ص ۱۸۶] الصدیقی الشافعی السهروردی وی اجازت از حضرت سید عبدالقادر جیلانی دارد بخانواده قادری و از عم خود ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی درین خانواده وی از عم خود قاضی ابو حفص وی از پدر خود شیخ المعمر نجیب الدین معروف بعموی سهروردی و ابن عموی هم گویند وی از شیخ احمد اسود دینوری وی از شیخ ممشاد دینوری وی از جنید بغدادی وی از سر سقطی وی از معروف کرخی وی از داؤد طای وی از حبیب عجمی وی از حضرت خواجه ابی سعید حسن ابی الحسن البصری (۳۱) و شیخ محمد فرزندشیخ حسن محمد ممدوح (۳۲) و شیخ محی الدین ابی یوسف یحی مدنی پدر بزرگوار وی فرزند شیخ محمد بود (۳۳) و فانی‌فی‌الله

سبحانه شیخ کلیم الله جلشانه صدیقی جهان آبادی اجازت خانواده نقشبندی از شاه محترم لاهوری تحصیل کرده درین خاندان چشت شامل ساخت چنانکه علیحده در منزلی واضح شود (۳۴) و مولانا محمد نظام الدین اورنگ آبادی (۳۵) و مولانا محمد فخر الدین دهلوی (۳۶) و مولانا نور محمد پنجابی (۳۷) و مولانا شاه محمد سلیمان توسوی قدس الله جلشانه تعالی اسرارهم ـ

منزل یکصد و سیزدهم در ذکر خیر حضرات سهروردی بر طریق تسلسل از حضرت علی مرتضی قوة بازوی مصطفی تا جناب ولایت مآب فخر العصر و الزمان حضرت شاه محمد سلیمان بطرز مختصر مع استاد اکتساب فیوضات از حضرات دیگر وصل

(۱) حضرت ابی سعید خواجه حسن بصری از حضرت علی مرتضی خلافت یافت و صحبت ابو محمد امام حسن دریافت و چندین اصحاب کبار جناب رسالت مآب زیارت کرد (۲) و ابو محمد حبیب بن عیسی العجمی فارسی بصری وی صاحب حسن بصر و فایض نعمای حضرت سلمان فارسی‌صحابی جلیل صاحب عمر طویل (۳) و ابی سلیمان داود بن نصرطایی کوفی خراسانی و صاحب حبیب عجمی و نعمت یاب از حضور امام موسی کاظم و از ابوحلیم حبیب بن سلیم الراعی صحبت یاب صحابی ممدوح و نیز اکثری را دریافت از تابعین (۴) و ابوالمحفوظ معروف فیروز کرخی موی از حضور امام علی موسی رضا و داود طای و سعید شامی و بکر کوفی و بشر حافی (۵) و ابوالحسن سری سقطی (۶) و ابی القاسم جنید بغدادی (۷) و شیخ ممشاد دینوری (۸) و شیخ احمد اسود دینوری (۹) و

شیخ معمر نجیب الدین (۱۰) و شیخ ابو حفض قاضی (۱۱) و شیخ ضیاء الدین ابی نجیب سهروردی وی از چندین حضرات با برکات نعمت کافی اندوخت یکی از حضرت غوث الدهر جیلی که در خانواده قادری گذشت [ص ۱۸۷] یکی از شیخ ابو حفض قاضی عم خود که درین خانواده مذکور یکی از شیخ ابی الفتح مجدالدین احمد بن محمد بن احمد الغزالی طوسی وی از خواجه ابوبکر نساج طوسی وی از خواجه ابو القاسم علی گورگانی وی فیضان دو جانب دارد یکی از شیخ عثمان مغربی وی از شیخ ابو علی کاتب مصری وی از شیخ ابو علی احمد بن محمد رود باری وی از سیدالا وتاد بغداد یکی از شیخ ابوالحسن علی بن جعفر الخرقانی فیضیاب نعمت روحانی از حضرت طیفور شامی قطب حق بابزید بن عیسی بن آدم بن علی البسطامی و فایز منزلت رفیع از شیخ ابوالعباس قصاب آملی مکی بعد وفات شیخ احمد غزالی از شیخ الاوتاد حماد بن مسلم بن رودة الدباس وی از ابی سعید محمد مغربی وی از ابی بکر احمد بن عثمان مغربی وی از ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی وی از پدر خود عبدالعزیز وی از خواجه ابوبکر شبلی یکی از شیخ معمر محمد نجیب الدین عموی (۱۲) و شیخ الشیوخ شهاب الدین ابی حفض عمر سهروردی (۱۳) و مخدوم بهاء الحق ملتانی (۱۴) و شیخ عارف ملتانی (۱۵) وشیخ ابوالفتح ملتانی (۱۶) و مخدوم جهانیان بخاری وی نعمات از مشایخ ربع مسکون یافت (۱۷) و شیخ صدر الدین راجو قتال بخاری برادر مخدوم (۱۸) و قاضی علم الدین (۱۹) و شیخ قارن الدین (۲۰) و صاحب کشف و شهود شیخ محمود صاحب طریقت چشت وی باعث ایراد نعمات سهروردی گردید فیضیابی که از پدر و عم خود بوی رسید در شجره چشت مذکور

ذکر فیضی که از خانواده مودود چشتی بشیخ محمود چشتی ایثار یافت بدین طریق که شیخ عزیزالله سبحانه معروف متوکل علی‌الله سبحانه احمد آبادی وی را صاحب خلافت ساخت وی از خواجه محمد زاهد چشتی و نیز خواجه رکن الدین چشتی کا لشکر مرید خواجه زاهد ممدوح وی از شیخ یوسف بن ابی احمد چشتی وی از پدر خود شیخ ابی احمد چشتی وی از پدر خود شیخ محمد چشتی وی از شیخ علی چشتی وی از پدر خود شیخ احمد چشتی وی خلف الرشید حضرت ظل الحلق علی‌الخلق قطب الدین مودود چشتی و شرفیاب دولت حضور جناب رسالت مآب و ندای آنحضرت بود (۲۱) و شیخ جمال الحق والدین جامع فضایل پدری از شیخ محمود اجازت خانواده مدینی بوساطت شیخ احمد کهتو بران فزود بدین طریق که شیخ از قطب‌الوقت شیخ احمد کهتو وی از شیخ ابواسحاق مغربی وی از محمد شمس الحق والدین مکی مغربی وی از شیخ ابی العباس احمد بن قریش تلمسانی مغربی وی از شیخ ابی محمد صالح دکاکی مغربی وی از شیخ الشیوخ قطب زمان شیخ ابومدین [ص ۱۸۸] بن‌الحسن مغربی تلمسانی صاحب طریقت و خانواده مدینی طریق مدینی بچندین وسایل تا مقتدای بغداد سید اوتاد و هم بطیفور شامی قطب حق بایزید بسطامی میرسد یکی این که وی از شیخ ابوالحسن علی وی از شیخ صالح ابی بکر بن عربی وی از شیخ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد بن احمد الغیزانی وی از ابوالمعالی امام الحرمین جوینی وی از ابوطالب مکی وی از ابوعثمان مغربی وی از ابوعمرو زجاجی وی از ابوالقاسم جنید یکی این که وی از شیخ ابو بغرای مغربی وی از ابوشعیب ایوب صهنای وی از شیخ عبدالجلیل وی از ابوالفضل جوهری وی از ابو عبدالله سبحانه حسین ابن بشر وی از ابوالحسن

احمد بن محمد نوری معروف ابن بغوی صاحب خانواده نوری که هم عصر و هم خرقت جنید یست یکی اینکه ابویغرا مجاز از شیخ مسعود اندلسی مغربی وی از ابوابرکات یمانی وی از ابی الفضل بغدادی وی از امام احمد غزالی چنان که بالا درین منزل ذکر یافت یکی این که ابو مدین شعیب مغربی صاحب خانواده فیض برداشت از شیخ ابی بکر طرطوسی وی از شیخ شاشی وی از شیخ شبلی صاحب مقتدری بغداد یکی این که امام محمد غزالی از شیخ ابوعلی فارمدی وی از شیخ ابوالقاسم گورگانی حسب تصریح صدر و نیز از شیخ ابوالحسن خرقانی یکی این که امام الحرمین ابوالمعالی از شیخ ابوالقاسم قشیری وی از ابوعلی دقاق وی از ابوالقاسم نصیر آبادی وی از ابوبکر جعفر شبلی یکی اینکه ابوطالب یکی از ابی الحسن محمد وی از محمد ابن سالم بصری پدر خود وی از ابو محمد سهیل بن عبدالله سبحانه تستری هم عصر جنید یکی آنکه شیخ ابوطالب مکی از ابی محمد جریری صاحب خانواده عیدروسی هم از خانواده مدینی مغربی منشعب بدین طرز که صاحب طریقت سید محمد عبدالله جلشانه مکی ملقب عید روسی مرید شیخ ابی بکر وی از شیخ عبدالرحمان وی از شیخ مولی وی از شیخ علی وی از شیخ علوی وی از شیخ ابو مدین مغربی (۲۲) و ابی صالح شیخ حسن محمد جامع اجازت عمی و پدری و نور بخشی وحکیمی (۲۳) و ابی الحسن شیخ محمد حامل کمالات آبای فایض روحانی از چراغ دهلی (۲۴) و ابی یوسف یحیی مدنی (۲۵) و شیخ جهان آبادی راجع طریق نقشبندی درین خانواده (۲۶) و مولانا محمد نظام الدین (۲۷) و مولانا محمد فخرالدین (۲۸) و مولانا شاه نور محمد [ص ۱۸۹] پنجابی (۲۹) و مولانا شاه محمد سلیمان توسوی علیهم الرحمت و الغفران۔

منزل یکصد و چهاردهم در ذکرخیر حضرت نقشبندی بر طریق تسلسل از حضرت صدیق اکبر یار غار حضرت پیام بر تا جناب ولایت مآب فخرالعصر والزمان حضرت مولانا شاه محمد سلیمان بطرز مختصر مع استاد اکتساب فیوضات از حضرات دیگر وصل

(۱) یار غار جناب فیضمآب حضرت سراپا برکت رسول مقبول سابق در ایمان و تصدیق حضرت ابی بکر صدیق فیضان باطنی از حضور نبوت یافت ـ (۲) و صحابی جلیل صاحب عمر طویل سلمان خیر فارسی با وصف شرف صحابت و جلالت قدر بحضور پیغمبر شروح صدری از فیضان ابو بکری دریافت (۳) و امام قاسم ابن محمد ابن ابی بکر صدیق باطنی (۴) و حضرت امام جعفر صادق نعمت امامت آبای از حضرت امام باقر پدر عالی قدر و فیض این خانواده باطنی از امام قاسم نانای خود حصول فرمود (۵) و طیفور شامی قطب حق ابو یزید بسطامی وی هم دولت حضور بحضرت امام جعفر صادق نیافت و شرف ظاهری ندریافت ـ الا از روی قوت روحانی از حضرت وی مستفیض گردید ـ اهل صحاح و اخبار و احوال عرفا و ارباب تواریخ اختلاف دارند در حالات این قطب حق بانواع و اقسام یکی این که ابی یزید طیفور بن عیسی بن سروشان زاهد بسطامی دگر اول ابو یزید اکبر و ثانی ابو یزید اصغر لقب دارد ـ اکبر معاصر امام جعفر و اصغر متاخر بود ـ یکی این که اول سقای امام بود ـ ثانی عابد یکی این که احدی ازین هر دو سقای امام علی بن موسی بن جعفر صادق که وی را نیز جعفر گویند بود ـ یکی اینکه انتساب ظاهری یا باطنی ابویزید بصادق اصلی

ندارد - خلافاً در خلایق شهرت پذیرفت اصلاً استفاضت وی از جعفر بن موسی کاظم بود آن هم بفیضان روحانی از باعث تاخر وی از حضرت معروف کرخی بهر حال از روی تحقیقات حضرات این خانواده و متاخرین ارباب تواریخ در این معنی اشتباهی ناشی نباشد که از مشاهیر معروف کبار اولیا ابو یزید بسطامی یکی بود - کسی که از روح پر فتوح حضرت امام جعفر صادق فیض باطنی بطریق اویسی برداشت در صورتی که دیگری نام زد این اسم باشد آن غیر معروف و غیر مشهور و حکایات و حالات وی در کتب معتمده نی مرقوم و نی مذکور والله جل شانه اعلم بالصواب و هوالمرجع و المآب [ص ۱۹۰] و قطب طریقت ابوالحسن علی بن جعفرالخرقانی وی هم بطرز روحانی و اویسی از بایزید بسطامی نعمت یافت و توسل ظاهری تا قطب حق از قطب طریقت در بعضی ذخایر چنان در نظر در آمد وی از ابوالمظفر مغلان ترک طوسی وی از شیخ اعرابی مرید العشقی وی از شیخ محمد المغربی وی از ابی یزید بسطامی قدس الله جل شانه تعالی سره السامی الا در سلاسل خواجگان زیاده قابل اعتماد فیض باطنی قطب خرقانی از حضرت قطب الحق بسطامی باشد ، زیرا که آخر خودش بدان طریق بود و شیخ ابوالحسن از شیخ ابی العباس قصاب غوث الدهر آملی فراوان منزلت و مناصب جاه یافت وی در طریقت مرید شیخ محمد بن عبدالله سبحانه الطبری مرید شیخ ابو محمد احمد جریری صاحب سجاده ابوالقاسم بغدادی بود - منزل رفیع از قطبی و غوثی نصیب داشت - بعد از وی این نعمات بر حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر مهنوی و حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی تفریق پذیرفت (۲) و قطب الوقت عارف ربانی شیخ ابی القاسم علی گورگانی وی از شیخ ابو عثمان مغربی

فیضیاب آن شجره بافیضان ظاهری دست بدست بلا توسل شیخ خرقانی
شیخ وی درین شجره تا حضرات شیخ معروف کرخی منتهی می شود
آینده خواه بحضرت امام راجع گردانند یا بوسایل حضرات داود
طای و حبیب عجمی و حسن بصری بحضرت صاحب ولایت و صاحب
خلافت رسانند و نیز ایصال آن با وصف شمول نام داؤد طائی و
حبیب عجمی بسلمان فارسی امکان دارد و از توسط نام یکی از هر
دو نیز بصحابی جلیل تواند رسید چنانکه در منزل سهروردی قبل
ازین تصریح پذیرفت ـ الغرض خانواده سهروردی و قادری و چشتی
میرسد بعلی مرتضی و خانواده نقشبندی بچند طریق میرسد بعلی
مرتضی و بچند طریق میرسد بصدیق اکبر (۸) و شیخ ابو علی
فارمدی طوسی وی یکی از شیخ ابوالقاسم قشیری اجازت دارد ـ
وی از قطب الدهر غوث العصر حسن بن علی بن محمد بن اسحاق بن
عبدالرحیم بن احمد معروف بابی‌علی دقاق نیشاپوری وی از
ابراهیم بن محمد بن محمود شهیر بابوالقاسم نصر آبادی شیخ خراسان
وی از ابوبکر شبلی وی از جنید وی از سری سقطی وی از
معروف کرخی بشرف حضور غیر منفصل از نعمت ظاهری بفیض
باطنی الی‌الرسول المقبول یکی باطنی از شیخ ابوالحسن علی خرقانی
که درین شجره میرسد ـ شیخ وی ابی القاسم علی بن عبدالله سبحانه
الطوسی الگرگانی باشد (۹) و قطب یزدانی ابی یعقوب یوسف بن حسین
بن شعیب همدانی (۱۰) و شیخ عبدالخالق بن عبدالجمیل [ص ۱۹۱]
غجدوانی(۱۱) و خواجه محمد عارف ریوکری بخاری (۱۲) و خواجه محمود
آنجر فغنوی بخاری (۱۳) و خواجه علی رامتینی معروف حضرت
عزیزان خوارزمی (۱۴) و خواجه محمد بابا سماسی (۱۵) و سید امیر
مسعود کلال (کوزه گر) بخاری سبو خاری و خواجه بهاءالدین
نقشبندی از روح حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی فیض اندوخت

و از شیخ سلطان الدین وی از مولانا شیخ احمد مفتی وی از
بابا کمال جندی وی از حضرت شیخ نجم‌الدین کبری خرقت خلافت
یافت وی از ضیاءالدین ابی نجیب سهروردی و عمار یا سر و بشیخ
روز بهان کبر فارسی صاحبان سهروردی و اسماعیل قصری صاحب نعمت
یاب کمیلی و بابا فرخ مجذوب تبریزی چنانکه در منازل ذکر خیر حضرات
قادری تصریح یافت . شیخ فردوسی مدتی بحضور شیخ روز کسب طریقت
کرده و بدا.ادی وی شرف یافت در دیار مصر اخذ طریقت کرده
و نیز در سفر حجاز و عجم اکثر اهل دلان با معانی را دریافت
خواجه ابو محمد پارسا صاحب کتاب فصل الخطاب از اعظم خلفای
وی بود (۱۷) و خواجه علاءالدین محمد بن محمد عطاء بارشاد حضرت
نقشبند از خواجه محمد بن محمود حافظی بخاری مدنی پارسای ممدوح
اکتساب فضایل کرد (۱۸) و مولانا شیخ یعقوب بن عثمان بن
محمود غزنوی چرخی وی از صحبت یافتگان صاحب خاندان باشد الا
بعد وی از خواجه عطار مجاز شد و بعضی اجازت نقشبندی بلا
توسل عطار معتبر شمارند (۱۹) و شیخ ناصر الدین عبیدالله سبحانه
بن محمود بن شهاب الدین احراری از خدمت خواجه علاء الدین
غجدوانی دم استفاضت پذیرفت و خواجه غجدوانی مانند خواجه عطار
از مصاحبان صاحب خاندان و نعمت یاب از خواجه محمد پارسا باشد
(۲۰) و مولانا محمد بن احمد القاضی (۲۱) و مولانا خواجگی الده
بیدی (۲۲) وشیخ خواجه کلان جویباری (۲۳) و شیخ محمد خواجه
کلان الده بیدی (۲۴) و شیخ خواجه هاشم الده بیدی (۲۵) و شیخ
خواجه محمد سنگین الده بیدی (۲۶) و سید شاه محمد محترم الله
جل عظمته لاهوری (۲۷) و شیخ کلیم الله جل شانه جهان آبادی
صاحب نعمت خاندانی (۲۸) و شیخ مولانا محمد نظام الدین

اورنگ آبادی (۲۹) و شیخ مولانا محمد فخر الدین دهلوی (۳۰) و مولانا شاه نور محمد پنجابی (۳۱) و مولانا شاه محمد سلیمان رحمت الله تعالی علیهم و علی جمیع اهل العرفان محبوب الرحمن ـ

منزل یکصد و پانزدهم در ذکر خیر حضرات خواجگان نقش بندی بر طریق متصل بصحبت جسمانی غیر منفصل از نعمت روحانی مسلسل و مکمل از ولایت انتساب حضرت علی مرتضی قوه" باز وی مصطفی تا جناب کرامت مآب فخرالعصر والزمان حضرت شاه محمد سلیمان مع اسناد حصول فیضان و برکات، از حضرات دیگر بطرز مختصر وصل

(۱) جناب ولایت مآب علی مرتضی (۲) و حضرت امام حسین شهید کربلا نعمت از والد بزرگوار و برادر نامدار و مادر محترمه و جد امجد دارد (۳) و حضرت امام زین العابدین (۵) و حضرت امام محمد باقر (۵) و حضرت امام جعفر صادق علاوه از نعمت آبادی از امام قاسم ابن محمد فایض وی از صحابی جلیل وی از حضرت صدیق اکبر (٦) وحضرت امام موسی کاظم (۷) و حضرت امام علی رضا (۷) و حضرت معروف کرخی علاوه از امام یکی از دارد طای وی از حبیب عجمی وی از حسن بصری وی از علی مرتضی یکی از داود طای وی از حبیب راعی وی از صحابی جلیل وی از صدیق اکبر یکی از دادو طای وی از امام علی موسی کاظم تا علی مرتضی یکی از داود طای وی از حبیب عجمی وی از اصحاب جلیل وی ازصدیق اکبر یکی از سعید شامی وی از حسن بصری وی از علی

مرتضی یکی از بکر کوفی وی از حسن بصری وی از علی مرتضی یکی از بشر حافی وی از فضیل بن عیاض مکی بن منصور خراسانی وی از عبدالواحد بن زید بصری وی از حسن بصری وی از علی مرتضی (۹) و سری سقطی (۱۰) و جنید بغدادی (۱۱) و ابوعلی رود باری (۱۲) و شیخ ابو علی کاتب مصری (۱۳) و ابوعثمان مغربی (۱۴) و ابوالقاسم گورگانی وی در شجره ثانی این خانواده از خواجه ابوالحسن خرقانی مجاز (۱۵) و ابوعلی فارمدی وی هم از شیخ خرقانی فایض روحانی و اجازتی ظاهر از شیخ ابوالقاسم قشیری دارد وی از ابی علی حسن دقاق نیشا پوری وی از ابی القاسم نصر آبادی شیخ خراسان وی از ابی بکر شبلی وی از جنید بغدادی (۱۶) و خواجه یوسف همدانی (۱۷) و خواجه عبدالخالق غجدوانی (۱۸ و خواجه محمد عارف ریوکری بخاری (۱۹) و خواجه محمود انجیر فغنوی (۲۰) و خواجه علی رامتینی (۲۱) و خواجه محمد بابا سماسی (۱۲) و سید امیر مسعود کلال بخاری سوخاری (۲۳) و خواجه محمد بهاء الدین نقش بندی وی از امیر کلال و نیز از خواجه محمد بابا سماسی بصحبت ظاهری استفاضت پذیرفت (۲۴) و خواجه عطار (۲۵) و مولانا یعقوب چرخی (۲۶) و خواجه احراری (۲۷) و مولانا محمد بن احمد قاضی (۲۸) و مولانا خواجگی الده بیدی (۲۹) و شیخ خواجه کلان جویباری (۳۰) و خواجه محمد کلان الده بیدی (۳۱) و خواجه هاشم‌الده بیدی (۳۲) و خواجه محمد سنگین الده بیدی (۳۳) و سید محترم الله جل شانه لاهوری (۳۴) و شیخ کلیم الله جل عظمته جهان آبادی صاحب نعمت خاندانی بود این دولت خانواده نقشبندی بران افزود [ص ۱۹۳] و مولانا محمد نظام‌الدین اورنگ آبادی (۳۶)

و مولانا محمد فخرالدین دهلوی (۳۷) و مولانا شاه نور محمد پنجابی (۳۷) و مولانا شاه محمد سلیمان تونسوی رحمت الله جل عظمته علیهم و علی جمیع اهل الایمان بالفضل و الاحسان۔

الحمد لله جل شانه والمنت بجناب و اهب النعمت ۔

صورت اتمام پذیرفت باب اول مشتمل از قصر عارفان بر ذکر خانوادگان و حالات و حکایات حضرات ایشان از جناب فیضمآب رسول مقبول صلی الله جل قدره علیه و آله و سلم تا حضرت مولانا و مرشد نا خواجه شاه لله سلیمان قدس الله سبحانه تعالی سره محتوی بر یکصد و پانزده منازل آخر سال هزار و دو صد و هفتاد و هشت در حضرت دهلی مدعا و مقصود چنان دارم که این قصر دل پذیر عمارت بی نظیر برده باب بنا یابد ۔ در هر یکی چندین منازل باشد ۔ الا جمع و تالیف انحصار بر فراغ حال و اندکی جمع خاطر دارد ۔ علاوه بر این بر اجتماع کتب ضروری محتاج از روی محنت چندین سال و اصراف قدر وسع و تلاش بسیار و منقول از حضرات کبار سامانی که از کتب و ذخایر فراهم شده بود ۔ اندرین انقلاب جمیع آن ضایع رفت بهر حال از تائیدات ایزدی و اعانت حضرات کرام اولیا توقع دارم که بقدر امکان تکمیل این قصر صورت پذیرد و حتی المقدور همت قاصر بران گمارم که این بنیاد ختم یابد تا موجب آسایش عاصی پر معاصی بدارالقرار باشد ۔ بالله سبحانه التوفیق و هوالمستعان الی دارالامان انتهی کلام المصنف ۔

تمام شد باب اول از قصر عارفان از دست فقیر حقیر وامانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاءالله بالیقین محمد رکن‌الدین ابن قطب الاقطاب مرشد بر حق راه نمای خلایق شریعت

آگاه حقایق و معارف دستگاه مقبول و پسندیده بارگاه رب‌العالمین خواجه محمد معزالدین ابن الا قطاب غوث‌الزمان شیخ المشایخ والاصفیا سلطان الاولیا الراسخ فی‌الشریعت و الطریقت و الحقیقت و المعرفت کالخلیل قطب محمد اسماعیل حنفی قادری شطاری غزنوی ثم الحصاری رحمته‌الله سبحانه علیهم۔

این نقل اول است از موده خاص که نوشته دست مبارک مصنف بود۔ فقیر بصد منت و آرزو از بردرش مولوی علی احمد صاحب ستده در ماه شعبان که روز چهار دهم یوم شنبه ۱۲۹۱ھ بود که ختم شد در حصار۔

بتاریخ هفتم شوال ۱۲۹۱ھ در حصار فیروزه باصل نسخه که مسوده منصف رحمة الله علیه نقل کردم مقابله بمعیت برخوردار حافظ جمال الدین کردم۔

یـا فـتـاح

بسم الله الرحمٰن الرحیم

باب دوم

در اعلان فضایل هندوستان و شادابی این بوستان بورود قدوم انبیا و اولیا و شهدا و صلحا و فتوحات نمایان بر دست حضرات ایشان علیهم الرحمت و الغفران و ذکر بعض سلاطین صلاحیت و معدلت نشان تا فردوس آرامگاه محمد شاه بادشاه مشتمل بر پنجاه منازل -

منزل اول در ذکر حضرت آدم صفی ابوالبشر و بدایت ورود ایشان از جنت، در هندوستان

هر گاه که باقتضای هزاران حکمت بالغ پروردگار حضرت ممدوح از ریاض جنت قدم در دنیا نهاد بدایت ورود آن والا نژاد در هندوستان بود اقسام ریاحین و انواع اشجار از خلد برین با حضرت وی آمد و اندرین سر زمین انتشار یافت ـ تا سواد هندوستان مانند بوستان گردید و نیز مجمع حیوانات بری و بحری بر صدای حاصل

وحی ربی در حضور صاحب خلافت ارضی حاضر آمدند و بحسب قرب و بعد دست رافت وی وحشی و اهلی شدند و در اطراف هند سکونت قرار ورزیدند ازین رو اکثر از طیور گویا و چارپایان بویا و درختان خوش بو و اثمار زیبا رو نفع رسان خلایق مخصوص این دیار شد - در اقالیم دیگر مفقود علاوه بران وسعت و آبادانی این ولایت زیاده از ولایات هفت اقلیم و معاون سیم و زر و دگر فلزات نادر صفات و جوهر نفیس فایق بران قیام حضرت آدم همدرین دیار اتفاق افتاد و بعد انقراض زمان [ص ۲] حیات آن برگزیده ذات نوبت ممات نیز درین زمین رو داد الان قبر شریفش در جزایر سر اندیپ بحر جنوبی هند بالای کوهی بلند معروف بقدمگاه آدم یا قدم -

منزل دوم در ذکر حضرت شیث که نبوت و ریاست بطریق وراثت از حضرت آدم یافت و قبر وی در هند واقع

بعد حضرت آدم نبوت و ریاست بطریق وراثت بحضرت شیث علیهما السلام رسید وی نیز در ولایت هند استقرار داشت مدفن وی در دیار شرق هند واقع -

منزل سوم در ذکر حضرت نوح که در هند رسیده هنگام طوفان تابوت آدم در کشتی در آورد-

در ایام وقوع طوفان عالم سوز حضرت نوح در هند گذر کرده تابوت حضرت آدم را در کشتی در آورده بعد نجات ازان آفات باز بر جای مذکور گذاشت خواهی بر کوهی دگر -

منزل چارم در ذکر حضرت سالار اسحاق نبیره حضرت نوح که در هند اقامت ورزید

سالار اسحاق نبیره حضرت نوح در دیار هند اقامت ورزید زیارت گه وی مع اولادش در نواح تانیسر واقع -

منزل پنجم در ذکر ایمانٗ بعضی از اهل هند از روی معجزه شق القمر

در وقت نبوت جناب رسول مقبول بعضی از اهل نجوم صاحب علوم و اصحاب ریاست ایند یار مع عماید قوم شرف ایمان آوردند -

منزل ششم در واقعات عزیمت سر لشکران عرب برای تسخیر دیار عجم از سال سی ام (۳۰) هجرت نبوی و رسیدن افواج ماموره در چهارده سال تا کابل و در ضمن آن چند فصول است

واضح باد که از آغاز سال سی ام (۳۰) هجرت نبوت از حضور خلافت عمال برای تسخیر دیار عجم اطراف خراسان و هندوستان مقرر شدند اولا بعد عزل ولید عطبی سعید بن ابی العاص بجای وی تقرر یافت که حسب اشارت در همان سال جانب طبرستان لشکر آراست بشجاعت و دلاوری اهل اسلام ولایت جرجان که تختگاه آن شهر استرآباد بود بر دست حضرات کرام فتح گردید جناب علی مرتضی قوة بازوی مصطفی و صاحب زاده عالی تبار امام حسین درین یورش شریک بودند بعد آن عبدالله سبحاند بن عامر با لشکر عالی از راه کرمان دیار سیستان و نشاپور مسخر گردانید و خود را بعد موافقت بعضی از عماید طوس و تسلط بر

ممالک سرخس و هرات و باد غیس و غور و غرجستان و مرو و طالقان تا بلخ رسانید [ص ۳] و قیص بن هتیم و اخنف بن قیس و خالد بن عبدالله جلشانه جدا جد حاکم و منتقل کرده خود عازم حج شد درین ضمن عبدالرحمان بن ربیع که از حضور خلافت پناهی عازم غزوه بلخ بود شهادت یافت و قارن یکی از امرای عجم باجتماع منتشران زمان خلافت حضرت فاروق فاتح ممالک فارس پرداخت و بر لشکر اسلام تاخت یکی از رفقای احنف بن قیس حاکم نیشاپور شر وی را دفع ساخت و بحسن این خدمت خدمت حکومت خراسان یافت در سال چهل و چهار هجری امیر شام زیاد بن ربیع حاکم بصره و خراسان کرد عبدالرحمان یکی از سر لشکرانش فتح کابل کرده سرکشان آن دیار را مطیع و منقاد زیاد گردانید الغرض حاصل کلام لشکر اسلام در مدت چهارده سال تا کابل رسیده بود که زیاد مذکور بقضای آسمانی جان داد ضابط شام عبدالله جلشانه پسرش را حکومت بصره داد او از طرف خود سلیم گیلانی را بر راسان فرستاد که ناگاه امیر شام را مرضی صعب روداد حالا این منزل را بحسب ضرورت وقت مشتمل بر پنج فضول کرده می شود ـ

فصل اول در وصایای امیر شام در حالت بیماری برای فرزند شقاوت پیوند

در سال شصت از هجرت امیر ممدوح بر بستر بیماری و ناتوانی فتاد اکثر اندران حال فرزند شقاوت پیوند را پند و نصائح می داد روزی گفت که ملک و دولت را بر تو راست کردم و سرکشان عرب را در کمند متابعت تو در آوردم بعد ممات ما بر تو هیچ کسی مخالفت نورزد مگر حسین ابن علی مرتضی و عبدالله جلشانه

بن فاروق و عبدالرحمان ابن الصدیق اکبر و عبدالله جل عظمته
ابن زبیر اما حسین از اهل عراق فراغ نیابد که بر تو خروج نماید
و در صورت خروج هرگاه از روی تائید غیبی بروی ظفر یابی از
وی عفو کنی ازین رو که نبیره جناب رسول مقبول باشد و این
عمر چنان در عبادات ذاکر و شاغل که هوای خلافت در سر
ندارد هرگز وی باصرار کسی هم خلافت قبول نسازد مگر وقیتکه
جمیع اهل اسلام از روی اتفاق طالب وی شوند و این معنی هرگز
امکان ندارد و عبدالرحمان همتی عالی ندارد اکثر صحبت با زنان
دارد از وی ترسی مدار الا ابن زبیر مانند روباهی در فریب در
آید و اگر فرصت و قابوی وقت یابد چون شیری دمان مقابل
شود هرگاه بروی دست یابی پاره پاره کنی [ص ۴] بعضی از
اصحاب تاریخ بر آنند که امیر شام این وصیت با ضحاک ابن قیس
یکی از مخصوصان یزید پلید گوش گذار ساخت ـ باعث بودن آن نابکار
در آن روز وقت وصیت بشکار بود والله سبحانه اعلم ـ

فصل دوم در بعضی حالات امیر شام

وی هر چند از اصحاب جناب رسالت مآب و صاحب فضایل بود
مدت چل سال حکومت و امارت شام داشت ، بست سال بعد از
مصالحت و تفویض جناب امیر المومنین حضرت امام حسن و بست
سال قبل ازان باطاعت خلفای راشدین و بغاوت از جناب امیرالمومنین
علی مرتضی مدت حیاتش زیاده از هشتاد کشید الا حرکات ناشایان
و ناپسندیده مخالفت امیر از وی وقوع یافت **یکی اتهام باطل**
شرکت از روی ترغیب و تحریص و صلاح و مشورت در قتل
حضرت عثمان بجناب علی مرتضی **دوم بغاوت** با صاحب خلافت

صوری و معنوی بطمع دنیا **سیوم مصالحت** بحضرت امام حسن بوثایق دروغ برای نفس و هوا **چارم تسمیم** امام ممدوح برای فراغ خاطر **پنجم تقرر ولیعهدی** بنام پسر بر گوهر نالایق از شیاطین روی زمین فایق **ششم وصایای فساد آمیز** وقت آخر صاحب تاریخ جعفری گوید علاوه این شقی ابدی که بر جای پدر بوده روی خود بدارین سیاه کرد امیر شام را دو پسر دیگر بودند عبدالله سبحانه و عبدالرحمان ـ

فصل سوم در قول اجتهادی امیر شام

حافظ آبرو در تاریخ خود می نگارد که بعضی از شرفا و صلحای اهل اسلام امیر شام را در مخالفت و بغاوت با علی مرتضی مجتهد می دارند و قرار دهند که خطای اجتهادی وقوع یافت ظاهر باد که این غایت تغافل و تجاهل باشد ـ

فصل چارم در انتظام ما بعد امیر شام

بعد ممات امیر مذکور عمر بن سعید بن ابی العاص بر حکومت و ایالت خراسان قدرت یافت و بعد چندی از وی سلیم ابن زیاد قابض گردید، از عمايد لشکریان وی یکی از کبار شرفای عرب مهلب بن ابی صفری بودکه از ولایت مرو با غازیان نصرت قرین بعد ضبط حدید کابل و زابل قدم در هندوستان نهاد نواحی سند و دیار ملتان را مسخر گردانیده قریب دوازده هزار حواری و غلمان در بند آورده بعد تاخت و تاراج معاورد خراسان گردید و اکثر از اطراف کابل در قبول [ص ۵] ایمان در آمدند ـ سلیم ابن زیاد بعد معاوت مهلب از ین دیار یزید ابن زیاد

برادر خود را حاکم سیستان قرارداد ، همدران اوقات متصرف کابل که اطاعت ورزیده و ابوعبیده بن زیاد برادر ثالث سلیم را بر خود حاکم گزیده بود در قید شدید در آورد ـ انحراف و بغاوت کردن گرفت هر دو برادر متفق بوده بر وی لشکر کشی کردند و بعد هزیمت از روی مصالحت عیوض ادای پانصد هزار درم برادر محبوس را مخلص کرده آوردند و حکومت کابل بر خالد بن عبدالله جلشانه بن خالد بن ولید مقرر کردند ـ وی بحرب مخالفان پرداخت و تسلط کامل یافت الا در قریب ایام معزول شد و از بیم حاکم جدید و تزلزل بنی سفیان با معیت عیال و اطفال و برادران و خویشان و اکثر شرفای عرب و عجم که از رفقای و متوسلان وی بودند مراجعت بعراق عرب دشوار دانست لاجرم بدلالت و رهنمائی اعیان کابل بالای کوه سلیمان که در وسط ملتان و پشاور واقع همگنان اقامت ورزیدند و با فریق افغانان هم جدی خود که در حوالی خلج و غور و کرمان و پشاور و کوه فیروز و کابل و زابل سکونت پذیر بودند خویشی و پیوند کردند ـ

فصل پنجم در ذکر فریق افغانان و منزل و ماوای ایشان

واضح باد که فریق افغانان از قوم بنی اسرائیل اند هرگاه که بر بخت نصر مجوسی بادشاه بر دیار مصر دست تصرف یافت دوازده هزار فضلای قوم را زیر تیغ بی دریغ از روی ظلم وسیاست در آورد و باقی را خارج از دیار کرد بعضی در عرب و بعضی در عراق و بعضی درجبال غور در کوه فیروز آمدند ـ در زمان نبوت جناب رسول مقبول ازین فریق ولید ابن ولید بن مغیره که هم شرف قرابت با یکی از ازواج نبی داشت و خدمت از آبا و اجداد بسپاه سالاری قریش از

جانب ابوجهل و ابوسفیان فرمان روایان عرب مقابل لشکر اسلام
آماده محاربت سید الا بیاوری طالع سعید روبراه شد مشرف باسلام
گردید خالد برادر خورد حقیقی وی که از سران عمده جیش قریش
بود بسی از اسلامیان را در قتل در آورد بعد رفع جدال و قتال که
بصلح گرائید میخواست که بحضور هرقل قیصر روم یا نجاشی شاه حبش
پناه برد ، حسب ارشاد نبوی ولید وی را نزد خود طلب فرموده
مشرف باسلام گردانید ـ جناب رسالت بوفور شجاعت هر دو برادران
تحسین و آفرین گفت و خالد را بخطاب سیف‌الله جل عظمته
[ص ٦] مخاطب گردانید و الحق که در ایام نبوت و خلافت فتوحات
نمایان بردست هر دو برادران ظاهر و پدیدار شد ـ خالد بعد شرف
ایمان کتابت خود جانب قبایل هم جدی خود که در جبال غور
و کوه فیروز پور و کرمان و دامغان و کرد و نواح آن بعد
پریشانی وقت پادشاه مجوسی جمع آمده رخت اقامت افکنده بودند
نوشت و ایشان را ترغیب قبول دین متین کرد ـ آن جماعت پذیرا
کردند و بزرگترین آن قبایل شخصی بود که قیس نام داشت ـ
حضرت خیرالبشر بعد اطاعت و قبول اسلام وی را ملقب بعبدالرشید
ساخت ـ الحاصل خالد ابن ولید در خلافت حضرت عثمان برحمت حق
پیوست ـ عبدالله جل شانه و عبدالرحمان پسران وی ذی اقتدار ماندند ـ
خالد سکونت پذیر کوه سلیمان خلف الصدق همین عبدالله جل عظمته
پسر کلان خالد سیف الله جل شانه بود ـ این ماحصل تحقیقاتی
که بابت نسب و حال فریق افغانان از روی تصریح خواجه
نصیرالدین محقق طوسی صاحب کتاب اصناف المخلوقات ملا
حمدالله جل شانه مستوفی صاحب تاریخ گزیده ثابت می گردد صاحب
مجمع الانساب هم نسب عبدالرشید قیس بوساطت حضرت یعقوب تا

بحضرت آدم علی نبینا و علیهما السلام رسانیده و حکیم ابوالقاسم و جامع مخزن افغانی نیز تائید این تحقیقات می رساند و بر همان اتفاق اکثر ارباب تواریخ باشد الا صاحب کتاب مطلع الانوار می نگارد که فریق افغانان از نسل قبطی فرعون اند وقتیکه حضرت موسی کلیم بر قبطیان غالب آمد اکثری متحلی بدین موسی شدند و اکثری بافراط جهل رو بفراز نهادند و در کوه سلیمان و کوه فیروز سکونت کردند و بعضی از اصحاب تواریخ و رسایل مختصر خالد بن عبدالله سبحانه را که در کوه سلیمان از نسل ابوجهل شمارند مگر قرابت وی باقبایل غور و کوه فیروز تسلیم دارند و نیز سرخیل آن قوم عبدالرشید قیس را باور سازند ـ الا ظاهراً غیر واقعی باشد خالد بن عبدالله جل شانه بلا شک و اشتباه از اولاد خالد بن ولید مخاطب بسیف الله سبحانه بود علی التواتر در هر جا از کتب محاربات نبوی و خلفای مصطفوی و ذخایر انساب اسماءالرجال و تواریخ عرب و عجم صاف مرقوم و مندرج که بعد فتوحات نمایان در مازندران و خراسان و آذر بیجان و طبرستان خالد سیف الله سبحانه در سال بست و یکم از هجرت اوسط خلافت حضرت عثمان راهی [ص ۷] خلد برین گردید دوپسر نامدار از وی یادگار ماندند یکی کلان عبدالله جلشانه و یکی عبدالرحمان ـ هر دو از حضور خلافت صاحب منصب و حکومت شدند عبدالله سبحانه در هرات و عبدالرحمان در نشاپور حاکم و امیر شدند و خالد بن عبدالله سبحانه بعد فوت پدر چندی بعد امارت و ایالت پدری یافت باز از جانب سلیم ابن زیاد بحکومت کابل سر بر افراخت و چنان که باید و چندان که شاید نظم آن نواحی بعمل آورده بوجوه معدوده که در فصل چهارم این منزل تصریح پذیرفت کوه سلیمان را منزلگاه خود ساخت و بعد

انداخت رحل اقامت و جمعیت و فراغ خاطر یک بار دگر بدیار شام رفت و بر بصره حاکم ماند ـ پس از وفات مهلب بن ابی صفری فاتح اول هندوستان و تجاوز سال هجرت از هشتاد معاود دارالامان خود گردید و در معیت وی اکثری از قبایل بنی اسرائیل عرب هم قوم و هم نسب وی بدریافت لطافت آب و هوا و نضارت این کوه سلیمان خیل خیل با اهل و عیال در این دیار منتقل و رحیل گردیدند ـ کثرت اولاد خیل رشیدی و خالدی و ولیدی و جدیدی در چندین مدت غیر متجاوز از پنجاه سال اقتضای آن کرد که مواضع بسیار از ایشایان در دامان و کرمان و ستوران و پشاور و بکر و سند آبادان شد ـ در جبال پشاور حصاری راست کرده ولایت رده را در تصرف خود آوردند ـ ولایت رده عبارت باشد از کوهستان مخصوص که ابتدای آن طولاً از سوار بجور تا آبادی سیویٔ تابع دیار بکر باشد و عرصات از اطراف بابا حسن ابدال تاکابل و قندهار در وسط حدود این کوهستان واقع چندین بار راجگان نامدار لاهور بافغانان بروز جنگ وجدال بر روی کار آوردند ـ فریق کهوکهران نیز بافغانان همداستان شدند و اعانت و امداد کردند ـ آخر بار چاره کار در آن دیدند که راجگان مذکور در سال یکصد و چهل و پنج هجری بعد تمادی محاربات چند سال و هفتاد بار جدال و قتال این حدود معدود را مع لمغان و ملتان بسران افغان حوالت کردند بشرطی که محافظت سرحد نمایند و لشکر اسلام را درین نواحی گذر کردن ندهندٔ ـ

منزل هفتم در ذکر ملک عمادالدین محمد قاسم معروف ابوالقاسم خواهر زاده حجاج ابن یوسف سقفی

وخیل و تبار وی از فریق افغانان که در کوه سلیمان و خیبر و اطراف ولایت رده و حدود لمعان و ملتان قابض شدند

در حکومت [ص ۸] ولید بن عبدالملک مروان که عمل در آمد زمان پدرش عبدالملک مذکور امارت و ایالت دیار خراسان و عراق بر حجاج ابن یوسف ثقفی استقلال پذیرفت ملک عمادالدین محمد قاسم معروف ابوالقاسم خواهر زاده حجاج مذکور در سال هشتاد و شش هجری نبوی قوافل اسلام از باد عیش و هرات و خلج و غور و بلخ فراهم آورده بر مملکت هند تاخت آورد، از راه سند گذر کرد بعرق ریزی تمام ولایت کیچ مکران را در تصرف آورده اطراف و کوه سلیمان تسخیر کرده باز گشت ـ بکوشش درین یورش چندین قبایل عرب عجم که از نبی اسرائیل پراگنده جور و بیداد بخت نصری بودند بوادید جمع و خیل رشیدی هم قوم خود و آب و هوای این کوه پر شکوه بطیب خاطر در کوه سلیمان و خیبر و اطراف ولایت رده و حدود لمعان و دیار ملتان قابض شدند و با خیل و تبار مقیم شدند وبا گروه رشیدی و خالدی قرابت کردند ـ سکان قدیم و جدید را نیز ازین قیام غازیان ابوالقاسمی و بند و پیوند اولاد تقویت افزود تا بعد مرور چند سال بعنوانی که در فصل ماقبل این منزل گذشت صاحب اقتدار شدند ـ

منزل هشتم در ذکر حضرت با برکت امام محمد عبدالله سبحانه ناصر الدنیا والدین امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین ابن علی مرتضی قوه بازوی مصطفی و ذکر خیر حضرت بابرکت امام محمد

ابراهیم شجاع الدنیا والدین مخاطب بقدوة الفقهای عصر ابن امیر ابونصر عبدالله جل‌شانه بن امیر قاسم زید بن سیدالعلماء امیر هاشم بن امیر سید ابوالمفاخر علی بن ابو علی زید بن امام حسن بن علی مرتضی قوه بازوی مصطفی علیه الصلوة والسلام مشتمل بر ده فصول بعضی مختصر بعضی طول -

رباعی که بر مزار فایض الانوار هردو حضرات کنده، رباعی :

امام ابراهیم و ناصرالدین و زمان
نور دو جهان دو چشم چشم ایمان

خوش طالع سونی پت که سعدین شرف
در برج یکی مزار کردند قران

فصل اول در تعداد اولاد حضرت امام باقر و حالات اعجاز صفات حضرت امام ناصر الدین از صغر عمر و گذر در واسط بعد نجات از آفات و بعضی از برکات و تصرفات آن والا قدر وحصول ملازمت برادر اکبر حضرت امام جعفر برسیدن خبر فرحت و قبول دامان [ص۹] و تدبیر عزیمت هندوستان حسب بشارت و بقصد شهادت تا وقت آخر ومنتهای سفر حسب روایات صداقت آیات هر یک کتاب تواریخ و انساب و بیان قسم شرعی ابن ابوالخیر شامی سفیر واسطی حاضر دربار عباسی و اندراج امام ابوالفضل در تاریخ فصلی و تصریح صحیح شیخ محمد ابواسحاق کرمانی

حضرت امام ناصرالدین خال بزرگوار و حضرت امام ابراهیم

خواهر زاده آن نامدار باشد اول از اولاد سبط دوم و دوم از اولاد سبط اول جناب رسول مقبول، حالا باید دانست که حضرت امام باقر را پنج پسر .بودند (۱) اول حضرت امام جعفر صادق (۲) دویم عبدالله سبحانه (۳)سوم عبیدالله جل شانه (۴)چهارم ابراهیم (۵)پنجم علی کذافی کتب التواریخ والا نساب و الافق المبین ما در امام عبدالله جلشانه خلف سوم که مراد از امام ناصرالدنیا والدین سونی پتی باشد دخت حکیم بن سفیان بود هرگاه حضرت امام در نشاپور آمدند وی را دو سال عمر بود هنوز از شیر نوشی جدانکرده بودند با مادرش وی را عقب گذاشت بعد چندی بشوق دیدار وی را هم آنجا طلب فرمودند در اثنای راه دریای عظیم حایل بود ، آب بسیار داشت چون بالای کشتی سوار شدند باد مخالف وزید طوفانی در گرفت کشتی در تلاطم افتاد هر چند تدابیر شایان بعمل آوردند و آشنایان بحر دست و پا زدند روی نجات ندیدند آخر نوبت تغریق و هلاکت و تباهی رسید ـ اندرین انقلاب امام ناصرالدین با بی‌بی حلیما دائی خود بر یکی از طبقات کشتی بر روی آب روان شدند ـ بعد چند روز محض از قدرت قدیر کار ساز بحفظ و حمایت وی سلامت و تندرست در سواد شهر گذر فتاد ـ محمد اسماعیل ابن موسی که از عماید تجار و صاحب وقار دیار و جوار واسط بود از کنار بحر بی‌بی حلیما و صاحبزاده را بساحل نجات بر گرفت و بوضوح حقیقت حال مانند گل خندان بشگفت و ذوالفقار حیدری و انگشتری که از حضرت امام باقر یادگار و با صاحبزاده عالی تبار بود بر صداقت بیان بی‌بی حلیما شاهدان عادل یافت ـ قدوم ایشان باعث وفور برکات پنداشت، بهزاران اعزاز و اکرام بشهر خود برده در اخفا داشت ـ بدین خیال که اگر امام وقت خبر یابد وی را طلب دارد ـ این سعادت از دست

رود و حکایت تغریق کشتی ورثای امام و عدم حفظ احدی از
اصاغر و اکابر حاضرین این در اطراف وجوانب شهرت گرفت
چنانکه نادرالعصر [ص. ۱] ابودر باهلی نشاپوری در تاریخ العالم
وفات ایشان از روی تغریق درج کرده و آن کتاب بوادید امام
نیز در آمد - اهل واسط آنقدر معتقد و منقاد صاحبزاده والا نژاد
بودند که هر روز صبحدم بزیارت وی آمدند و بعد آن بکار و بار
خود مصروف می شدند - حکایت زمانی واسطیان با قوافل مصریان
بضرورتی جانب ولایتی خرامیدند - حضرت صاحبزاده را نیز در معیت
خود بردند، هنگام معاودت در اثنای راه چندین از قطاع الطریق
مزاحم و متعرض حال شدند و در پی انتزاع مال و متاع تجارت
گردیدند - ناگاه فوج جبار بر اسپان عربی نژاد سوار بافسری سواری
بر ابلق خوش رفتار پدیدار گردید و ندای غیب رسید که لشکر
علی مرتضی بامداد و اعانت فرزند خود وارد شد - بفور آن راه زنان
رو بفرار نهادند حکایت مذکوره ابن ابوالخیر شامی سفیر واسطی
حاضر دربار خلفای عباسی بحضور خلافت از روی قسم شرعی آشکار
گردانید - امام ابوالفضل در تاریخ فضلی بروایت معتمدین حاضر
دربار سلطنت خلفا ارقام می نماید با دگر حالات ندرت طراز تصرفات
صاحبزاده و شیخ محمد ابو اسحاق کرمانی در تاریخ خود مخصوص یک
باب در فضایل و کمالات و خوارق و کرامات امام ناصرالدین
بحسب مشاهدات عماید واسط می نگارد - حکایت هرگاه امام صاحب
شعور گردید حسب تجویز ارباب اعتقاد واسط مولانا محمد ابن مبارک
بغدادی که از فضلای دهر و کملای عصر بود برای تعلیم آن
واجب التعظیم رسید وی چندی مصروف تربیت ماند آخر ضبط اخفای
نعماتی و برکاتی که در ضمن تعلیم وی مکشوف و مفتوح می گشت

باغیار کردن نتوانست - واسطیان که قیام حضرت امام در آنجا باعث انواع فیضان و فتوحات دارین می شمردند بایضاح این افشا که از مولانای ممدوح صورت گرفت فهمیدند که اندکی راز پنهان عیان شد عجب ندارد که آینده ازین زیاده برین افشای راز خواهد گردید و دولت ملازمت صاحبزاده مفت از دست خواهد رفت - امام وقت وی را بحضور خود طلب خواهد داشت و اینجا هرگز نخواهد گذاشت - ازین معنی بخیالات چند در چند درپی قتل مولانا شدند- هم از تصرف حضرت امام بود که مولانا خبردار و از قصد اهل واسطه در خواب غفلت بیدار گردید و از روی قابوی وقت راه فرار ورزید و در مملکت خراسان رسید- **حکایت** چون حضرت امام باقر در سال یکصد و هجده [ص ۱۱] بعالم عقبی خرامید و حضرت امام جعفر صادق بر سجاده امامت جلوه گر گردید حسب افشای مولانا محمد که خبر زندگی و سلامتی امام ناصر الدین و قیام در واسط برلسان مردم خراسان انتشار یافت حضرت امام جعفر هم دریافت و معتمدین در واسط فرستاد واسطیان اعتراف کردند و امام ممدوح را بعز و آبرو در حضور امام وقت رسانیدند - برادر والا قدر یک منزل برای استقبال برادر عزیز تشریف آورد بدیدار فرحت آثار شاد شاد گردید بعد چندی امام از امام وقت رخصت گرفت و در موضع داماں که آخر مشهد آباد نام یافت - سکونت ورزید - باقتضای مدتی حضرت امام جعفر صادق با تحف و هدایای بسیار امام سید ابوالمجد شجاع‌الدنیا والدین ابراهیم را که خواهرزاده حقیقی امام ناصرالدین بود پیشگاه وی در داماں فرستاد - امام سید ابوالمجد امیر ابراهیم بحضور خال بزرگوار آمده چنان مبتلای محبت و الفت وی گشت که همانجا عقد اقامت بست و

هر دو حضرات در خاندان کیانی کیقبادی کتخدا شدند ـ خواهرزادی بانوی امام ناصرالدین با سید ابوالمجد امیر ابراهیم منعقد شد ـ آن موضع بامضافات از حضور خلافت برای مصارف هر دو حضرات قرار گرفت هر دو صاحب اولاد شدند ـ حسب تفصیل ذیل امام ناصر الدین یکی ابوالاشجع یکی قاسم اسماعیل یکی حسین ذواشهب یکی بی‌بی آمنا امام ابراهیم یکی ابو عبدالرحمان با ابو عبدالله سبحانه حسن یکی بی‌بی خدیجی - **حکایت** روزی هر دو حضرات در خواب دیدند که در محفل فردوس منزل جناب فیضمآب حضرت فخر کامیاب اصحاب کبار اجتماع دارند و باهم بر زبان می آرند که از عبادات و ریاضات کدام فاضل تر باشد ـ هر یکی حسب رای صواب انتمای خود فرماید قدوه اصحاب حضرت عمر خطاب گفت که لیس العبادت مثل الشهادت و جناب علی مرتضی نیز چنان ارشاد کرد باستماع این کلام هر دو امام عازم شهادت شدند۔ بعد بیداری هر دو صاحبزادگان اراده واثق کردند و در خواطر خود قرار دادند که اطراف هند و سند رویم و در پی شهادت شویم ـ بشهرت این خبر اکثر اشخاص بردست ایشان بیعت آوردند و اسباب سامان سفر با چند هزار سوار و پیاده آماده کردند و عرضداشت مشعر این سرگزشت [ص ۱۲] و حالات بدست عامر بن نوفل و ابوالصفر و بلال بن اسماعیل واسطی بحضور امام وقت فرستادند وی بدریافت این معنی امام موسی کاظم فرزند خود را باهدایای لایق نزد ایشان فرستاده پاس خاطر تاسف و حسرت بر مفارقت هر دو عزیز تحریر کرد ـ بعد توقف چند روز امام کاظم منصرف حضور پدر گشت و عم و برادر را بخدا سپرد ـ **حکایت** هر گاه هر دو حضرات بار مجاهده بر خود قبول کردند در دل قرار دادند که دارای قنوج

..ر آمد راجگان هندوستان باشد براه راست بوی رسیم و در اثنای راه با دگری، متعرض نشویم - الغرض با هزار سوار جرار در غزنی رسیدند چون از غزنین راهی آینده شدند جمیع سواران از معیت حضرات امام اخفا ورزیدند، صرف بقدر شصت و شش رفقای نامدار وفا شعار باقی ماندند - امام ناصر الدنیا والدین امام ابوالمجد امیر ابراهیم شریف ابوالبرکات بن امیر ابی طلحی بن امیر عبداللہ سبحانه بن امیر عبدالرحمان بن امیر المومنین شیخ المهاجرین والانصار بکر الصدیق صاحب الغار سابق‌الایمان و التصدیق رفیق سیدالابرار که شرف قرابت دامادی با حضرت امام ناصرالدین داشت - امیر سید رماح - خواجه ابوالفضل خاوند بکری - خواجه عبدالرحمان زید - حارث بلال بن اسماعیل واسطی - سلیمان - ایوب - سعد - ابوالفارح - فرخ - ذیل - قانون طویل بغدانی - قانون قیصر بغدانی ابوالمکارم - ابو جمیل واعظ موحدی - خلیل مقدسی - فرخ ثانی ترک - بهرام ترک - خواجه محمد جلیل باجمیل یزدی - خواجه جزیل یزدی و جزیل هر دو برادر حقیقی بودند - احمد نشاپوری - قامون نشاپوری - صالح نشاپوری املح نشاپوری، حلمان نشاپوی - هر پنج برادران حقیقی بودند - بهروز - قاری معادمفسر - محمد شریف - فضل شاعر - امیر نصبی بدیع مغربی نحوی فضال محدث و شیابی - شهاب نوفلی - ابوذر بن غفاری - ابو الاحد مسربی - قریشی شعبانی - قرت نور عراق - خواجه شاه عراق - رسال کرد - جمشید عراق - فیروز اصطخری - فیروز ثانی اصطخری - ابوصفر اصطخری - عرب ملک رے - شهاب‌الدین محدث عثقلانی - ابوموسی مصری - فریدون کیانی - مهتر رشید قلماق - مهتر جوهر بندی فرنجی - مهتر فتح فرنجی - مهتر عبیر حبشی - مهترسال - مهتر سلیمان کوهی - مهتر شیدی زنگی - مهتر زلالی

نهاوندی - مهتر شبلی - مهتر صنوبر برشالی - مهتر ایمز هندی - مهتر قاسم ترکستانی - مهتر رشید ترکستانی - متر اسود حبشی - [ص ۱۳] مهتر احمر رومی - مهتر غراب حبشی - ماجب علوی - **حکایت** بعد اخفای هزار سوار و بقای صرف شصت و شش رفقای وفادار هم عزم جزم که منحصر برقلت و کثرت انصار نبود قایم ماند - المختصر منزل در منزل بر کنار بحر ذخار سند رسیدند - حاکم آن دیار رسم ضیافت و مهمانداری بر روی کار آورد الا هر یکی از خواص و عوام این دیار بوادید صورت اسپان و کسوت سواران متعجب می بود - ایشان هر یکی را پاسخ می دادند که سوداگرانیم برای فروخت و تجارت اسپان بقنوج می رویم که دارای آنجا سردار جمیع راجگان هندوستان باشد حسب دلخواه مالیت خواهد داد - اندران زمان رسم و قاعده چنان بود که جز فرمان روایان اقلیم کسی بر اسپان سوار نمی شد و چنان عربی نژاد نسل بهزاد اندر هند هرگز میسر نمی شدند - **حکایت** در چند روز آخر ماه حج سال یکصد و چهل و شش (۱۴۶) بعد از طی منازل و قطع مراحل در آبادی سونی پت وارد گردیدند ، جای که مشهد و آستان جنت تو امان حضرت امام و شهدای کرام واقع معبدی بود معروف بهمان رای زنار دار خلایق فراوان هر روز صبح و شام برای طواف اصنام آن مقام می آمدند و هم زیر آن عمارت رفیع سکونت زنار دار مذکور بود امیر ممالک نصیرالدین از روی محنت تمام آن را بسعی خود برانداخت و اراضی آن را حسب فرمان خلافت معز الدین سام عرف شهاب الدین غوری در تصرف خود آورد - ازان وقت نشانی ازان نماند فرود آمدند - **حکایت** ارجن دیو حاکم آن دیار بود در نسب عالی تر از اکثر راجگان هند قرابت دامادی بدارای دهلی داشت و در لهراره چند کروه

سونی پت ریاست گاه وی بود بعد فرود این حضرات وی را خبر رفت که چنان جوانان زیبا و دلاور و اسپان تیز رو خوش منظر و ملبوسات عجایب و سلاحات غرایب وارد حوالی مندر بهمانرای شده‌اند و تقریب تجارت اسپان عزم قنوج دارند ـ وی یکی از مصاحبان خود را درین کاروان فرستاد و پیام داد که یکی ازین جماعت نزد ما رسد تا حقیقت حال از وی واضح شود چنانکه بر طبق رسیدن فرستاده مهتر ملک جوهر که زبان هندی خوب میدانست و هم کلام کردن با هندیان می توانست با وی رفت ـ ارجن دیو از وی حال دریافت و بعز تمام حضور خود جاداد و گفت که شما را ضروری ندارد که تا دارای قنوج روید جی چند هر چند که در [ص ۳۰۱] حسب حال از روی مناصب جاه و اقبال برما برتری دارد الا در شرافت نسب هرگز از ما بالاتر نباشد ـ عربی نژادان شما را ما خریداری سازم و قیمتی که حصول آن از جی چند طمع دارید المضاعف آن دهم ـ ملک جوهر بر زبان آورد که آقای ما قبول ندارد که این گوهر گران بها بدیگری سپارد ـ لاجرم وی را رخصت کرد الا محافظ چند گذاشت تا هنگام عزیمت آینده سد راه شوند روز دوم ارجن دیو بذات خود با عماید قوم بر فرودگه آمد و محاصره کاروان کرده تقریر کرد که شما را هرگز ازینجا رخصت آینده ندهم تا وقتی که رضای ما را پذیرا نسازید مهتر جوهر و مهتر ایمن که از باعث هندی نژادی ترجمان کلام طرفین بودند سوال و جواب میکردند که آقه و مالک ما می فرماید که مایان از دیار خود عزم بالجزم در خواطر خود قرار داده ام که تا قنوج رسیم دو ینصورت محمود میدارم که همان آرزوی ما بر آید و صوابدید نباشد که مابیع و شرای موعود با دگری کینم با دگری

ارجن دیو بر آشفت و گفت که گرداگرد این جماعت محاصره قاهره بعمل آرند تا که احدی ازین جایگاه واسپی ازین پایگاه برون خرامیدن نتواند مدت چار یوم درین گفت و گو بسر گردید ـ هندیان علی الاعلان بر زبان آوردند که برضا قبول احکام مانسازید اگر بزور تیغ بیدریغ اسپان شما منزع سازم ـ **حکایت** چون نوبت درین قیل و قال قریب بجدال درآمد حضرات امام بصلاح و استصواب رفقای کرام در ذهن خود قرار دادند که حالا هندوان راه آمد و رفت برما مسدود گردانیدند و از اینجا باوجود منت و الحاح رفتن نمی دهند ـ مقصود ما بهر حال حاصل آرزومند شهادتم هر جا که باشد، تخصیص قنوج وسونی پت تصور فرضی باشد ـ از روی اتفاقات وقت باید دانست که بی ارادت ما مزاحمت و تعرض از جانب مخالفان واقع میگردد لاجرم بعد اتمام حجت قرار بر کارزار کردند ـ روز عاشوره ارجن دیو با سوار و پیادگان بی شمار و سامان بسیار بر سر غازیان نامدار آمد ایشانان همگنان دل بر شجاعت و شهادت نهادند و با وضو بوده نماز خیر و برکت در جماعت باقتدای امام ادا کردند و مصروف محاربات شدند ـ تقدیم مزیت از جانب مخالفان و مدافعت آن ایشان وقوع یافت هر گاه دلاوران غازی یورش کردند [ص ۱۵] و در خیل والی سوتی پت در آمدند هر طرفی که رو می‌آوردند شکست می دادند ـ نامبرده که از روی مردمی ذاتی عار فرار بر خود ناگوار دانست نقابی از چادر بر رخ افگند و سران نامی خیل وی همان شعار ورزیدند تا نگاه بر تیغ خون فشان غازیان که مانند برق تابان رخشان بوده تاب آن کسی نمی آورد نفتد ـ آخر کار والی مذکور با عماید نامدار و چندین از خویش و تبار مجروح گردید و بشدت زخمات بعد دیری

بعدم رسید بوادید این حال تمام لشکر روبفرار نهاد اندر حصار بیکره و دلراره پناه برد - بعد چند ساعات هرهر دیو که برادر یا پسر والی مقتول بود منادی ساخت و باجتماع خیل و تبار پرداخت - المختصر با جمع فراوان دهل زنان برای انتقام آمد ازینجانب مبارزان کار آزما با سنان و سیف در دفع اعدا سعی بلیغ کردند ، باز شکست بر لشکر اعدا فتاد چار ساعتٔ بعد امداد جدید وارد شد جنگ صعب رو داد الا بغروب آفتاب منحصر بروز ثانی و ثالث ماند

حکایت روز دوم جمعیت بی شمار آماده حرب و پیکار گشت و یکبارگی بر قلب لشکر غازیان که آنجا علم سیاه حضرت امام ناصرالدین نصب بود بالای گر یوه رفیع مشهد رو آوردند - سادات عظام که برای دفع مستعد بودند کسی تا زیر علم امام رسیدن نتوانست - در وسط رزمگاه کار دشمنان بخنجر و تیغ تمام گردید - بار ثانی که عزم کردند امیر سید رماح از جانب میسره غول کلیان راو پاکندی والی کرنال که از والی مقتول قرابت و اتصال داشت و در اکثر فنون محاربت خصوص در سیف بازی طاق و درسنان گردانی نام آور آفاق بود اندر قلب لشکر راو مذکور در آمد و حرباتی که بروی سر کردند ازان محفوظ ماند و بقابوی وقت بانیزه آبدار سر حریف را که در تقابل وی خود راو مذکور بود بر سنان کرد ، فوج راو هزیمت خورد امیر تعاقب ورزید مخالفان وی را محاصره کردند - مهتر زلال نهاوندی و فریدون کیانی باعانت امیر عازم شدند و از روی تقاضای وقت امیر زلال پیاده پا گشت قریب صد کسان برفاقتگاین راو از دست امیر سید رماح و مهتر زلال و فریدون و مهتر احمر و شهاب نوفلی مقتول شدند - بعضی ازین حضرات هنگام تعاقب بسرحد موضع گیری رسیده شربت شهادت نوشیدند - شهاب محدث در غول هر کرن برادرزاده

پاکندی در آمده بامداد بعضی از احباب خود او را بقتل در آورد ـ قانون طویل و حاجب علوی جانب جماعت [ص ۱۶] نندکرن که پسر هرکرن مرقوم بود تاخت آوردند و تا دور پس پا گردانیده شهید شدند ـ مهتر ملک جوهر زخمی خفیف برداشت و بطرفی افتاد که باز در اتصال وی با قوافل خود دشواری روداد هر چند ابوصفر در پی او شتافت تا باعانت وی باز آرد و در جمعیت رساند الا خودش در راه شهادت یافت ـ دو روز نایره جدال و قتال اشتعال داشت هزاران هزار از فوج اعدا بدیار عدم شتافت و زیاده از دو ثلث رفقای نامدار و یاران همدم حضرات امام منزل گزین خلد برین شدند روز ثالث از آغاز محاربت که دوازدهم محرم سال یکصد و چهل و هفت بود هر دو حضرات با خاصان جان‌نثار و اقرب و اکرم عزیزان نامدار چون شریف ابوالبرکات و خواجه ابو الفضل و خواجه عبدالرحمان و بلال و غیرهم از زیر پرچم سیاه با تیغ بی نیام تکبیر و تسبیح گویان بعزم غزا و شهادت بر آمدند و جانب خیل اعدا رو آوردند بقدر یکهزار و سی و پنج کسان از مخالف تباه کار زیر تیغ آبدار حضرات نامدار بنار پایدار رسیدند و منزلت و عظمت شهادت نصیب حضرات عالی وقار گردید ، رحمت و نعمات پروردگار بر ارواح این حضرات نامدار دوام نازل باد ـ

منزل نهم در ذکر فرزندان حضرت امام

مهتر ملک جوهر خواست که زر مجتمع را بحضور فرزندان رساند و حضرات ایشان را باین واقعات آگاه گرداند بوساطت بعض هندوان معتقد باشندگان دیار سند در مشهد فرستاد هر چار صاحبزادگان والا تبار در نشاپور بحضور امام وقت حضرت جعفر صادق

بودند معتمدان مهتر جوهر آنجا رسیدند حضرت امام بدریافت حال
بسی حسرت خورد بار دویم نیز فرستاد تقسیم آن بر صاحب‌زادگان
وهم ورثای شهدا صورت گرفت و سالار هرمز قبادی برای جاروبی
آستان امامان عازم هند شد باز مهتر جوهر مال فراوان ارسال داشت
و حسب درخواست سرداران هنود خصوص وزیر شیوچند برهمن
استدعای قدوم صاحبزادگان نگاشت د درین زمان حضرت امام جعفر
صادق رحیل عالم بقا گردید ـ بسال چارم شهادت از هر چار
صاحبزادگان نامدار سید شاه حسین ذواشهب فرزند ثالث امام
ناصرالدین با چندین معززان عهد چون امیر سید هزبرالدین و امیر
ابوالحسن و امیر ابو نصر و امیر سید محمد رماح وارد هند شدند
و یک سال و چند ماه اینجا ماندند و فتوحات وافر از روی
غایت اعتقاد نصیب‌گردید ـ اکثر آن را برای برادران [ص ۱۷] خود
ابوالاشجع که بابوالشجاعت میر معروف بودند و ابوالجید سید
قاسم اسماعیل و اخلاف شهدای کرام ارسال داشت و اکثر امرای
همراهی را متصرف ساخت بوعده اینکه از عقب بعد سیر و شکار
خود هم عازم خواهم شد و بعد چندی خود با چندین احباب و
مهتر جوهر عزیمت خراسان کرده بخیریت رسید ازانجا مهتر جوهر
را وداع هندوستان کرد خود عزم دیاری کرد و در جدال و قتال
باعدای دین شهادت یافت و در حصار اشهب مدفون گردید ـ

منزل دهم در ذکر اولاد حضرات امام از اولاد حضرت ایشان که در جوار آستان توطن گزیدند بسا صاحب عظمت و اقتدار شدند

چنان که فخر روزگار حضرت سید محمود بحار که فضایل

صوری و معنوی در ذات پاک وی جمع بود هرگاه حضرت خواجه بادشاه از ولایت در دهلی ورود آورد سید در حوالی کیلوگڑی جائی که زیارت گه وی باشد در عالم حیات صاحب منصب و جاه حاضر بود حضرت با وی ملاقات فرمود و این شعر در مدح سید انشا کرد، شعر :

گلشن هند ز فیض قدمت یافت بهار
سر گلزار نبی سید محمود بحار

برلسان اعزه معروف و در اکثر رسایل حضرات چشت مرقوم که حضرت سلطان الاولیا در معاملات غیاث الدین انجام کار از سید استمداد خواست و بعضی این حکایت نسبت بابا برزوبرا مجذوب دروازه حصار تغلق آباد نگارند۔ سید عمر طویل یافت تا وقت فروغ حضرات سراج دهلی زنده بود۔ یکی از اولاد امام سید شاه عبدالغنی بود۔ عالم بعلوم شریعت و طریقت یکتای زمان صاحب تصانیف در چندین فنون شاگرد شاه احمد شرعی ترکی چندیری که اعمال و اشغال نادر العصر باشد هر روز جمع بادشاه را بقوت و عمل تسبیح گردانی برای حاجات روای خلایق بخود طلب داشت۔ سید در ذخایر خود اکثر فضایل و مناقب وی ذکر می کند۔ یکی از اولاد امام عارف باصفا زاهد بی ریا خوش کلام بعشق و محبت متصف شاه محمد یوسف بود تعویذ قبرش از سنگ سیاه و اشعار آبدار از غزلیات و رباعیات که بران کنده پرسوز و گداز وی گواه شاه محمد عاشق نیز درین فریق از عماید سادات بود از برکات حضرات امام در هر وقت وهر عهد تا حال از اولاد ایشان اشخاص گرامی و کسان نامی بوجود آمده اند و الله سبحانه اعلم۔

[ص ۱۸] منزل یازدهم در تصرف حضرات امام و بعض حالات خاص و عام

از اکثر حکایات کتابی و سماعی ثابت می گردد که حضرات هر دو امام در دارالسلطنت هند از استمداد و استعانت شاهان نامدار و خلایق دیار تصرفات عجیب دارند۔ تصریح آن درین مختصر گنجایش ندارد، زایران قبر انواع فیضان ازین آستان بر می دارند خصوص صاحب دولتان باطنی که اگر از محنت و ریاضات چند سال بجای دگر فیضی که بردارند از اینجا در چند روز حاصل سازند چنانکه ذکر خان رفیع الشان در خانواده حضرت نور عرفان مولانا شاه محمد سلیمان گذشت۔ کور چشمان ظاهر دار نیز اگر وقتی خاص که هر روز میسر می تواند شد بزیارت با برکت پردازند عجیب کیفیت می یابند سلطان غیاث الدین بلبن و سلطان جلال‌الدین اکبر در ایام خلافت خود اراده کردند برای تعمیر عمارت حوالی آستان الا اجازت نگردید بل ممانعت شد که قدمی سرزمین اینجا از خون شهدا خالی نباشد۔

منزل دوازدهم در ذکر مختصر بعض حضرات شهدا و صلحا که حالات تفصیلی ایشان از روی کتابی و ذخایری یا بیانی صحیح یا روایتی صریح انکشاف یافت

الا تحقیق می یابد که در مایت دویم از هجرت نبوی وارد هند شدند بعد از حضرات امام (۱) یکی حضرت امام بدرالدین شهید پانی پتی (۲) یکی حضرت امام ابوالقاسم شهید شهدا پوری این هر دو حضرات سردار گروه خود اند و باهم قرابت قریب دارند۔ دگر شهدای قوافل ایشان اکثر نام بنام معروف اند و صاحب کرامات عظیم

و قبول عام خان صادق الایمان خواجه محمد خان بهادر مغفور بهریچ
سهارن پور که در عقاید بحضرات اولیا دست بالا و همت وسیع
داشت گنبد قبر شریف امام بدرالدین جدید برافراشت، قبه خام که
از هزار سال تصرفا سائبان آستان بود تبرکا بدستور ماند - بالایش
دور گنبد جدید چیدند - روزی که آن استکمال پذیرفت قبه خام از
خود جانب هر دو پهلوی قبر فرود آمد زهی قبول زهی قبول -
(۳) یکی حضرت سید محمود پانی پتی که باچندین از خواصان در
اینجا تشریف آورد - صاحب سیرالاقطاب گوید که جناب رسالت مآب
با حضرت مخدوم شیخ جلال ارشاد کردند که کعبای شما همانجا
باشد که قبر فرزندم سید محمود واقع نماز جمع آنجا ادا سازند هر
روز جمع در بیعت الرب آمدن ضرورت ندارد - (۴) یکی حضرت
سید محمود [ص ۱۹] کرنالی ایشان باسپاه آمدند و بحمایت مظلومی
شهید مهمی (۶) یکی حضرت سید محمد شهید مهمی هر دو برادر اند
باچندین از موالی تقریبی آنجا شهید گردیدند - یکی شاهزاده نوری که
عالی تبار بود - با چند مصاحب در نواحی کنور شهادت حلالی یافت -

منزل سیزدهم در ذکر غازیان مایت چهارم

یکی ازان و عماید از ایشان حضرت سید سالار مسعود غازی
بود ابن شاه ساهوی غازی ابن شاه عطای غازی ابن شاه طاهر
غازی هر چند بعضی از ارباب تواریخ مختصری از حال ایشان تحریر
کرده اند که خواهرزاده محمود غزنوی بود - از وی رنجیده با
فوجی قلیل راهی هند شد و بعد غزاوت چند بشهادت پیوست
و بعضی اهل ذخایر و جامع ملفوظات ویرا در ذیل خلفای حضرت
هندالولی تصوریده اند که متاخرین چون حضرت مولانا محدث دهلوی

در اخبار الاخیار و ابن عبدالرحیم کاذرونی در سیرالاقطاب ازان انکار کرده اند که توسل وی بارادت سلطان هند اصلی ندارد ـ از باعث شهادت وی در سال چهار صد و چهارده خواه قبل ازان در حد مایت چهارم که آن وقت تشریف آوری حضرت سلطان هند نباشد واقعی چنانست الا کسی که حالات تفصیلی وی تحریر کرد شاه عبدالرحمان صابری باشد، جامع کتاب مرات‌الاسرار چنان که مرات مداری در حالات حضرت شاه بدیع الدین قطب مدار شامی از روی کمال تحقیق نگاشت مرأت مسعودی نیز کتابی دارد بصحت حال این بزرگوار نامدار کتابی ذکر اوراد چشتی هم بوی منسوب ـ الغرض شهدای رفاقت وی از سنده تا هند در اکثر جا آرامگاه دارند ـ

منزل چهاردهم در ذکر سلاطین نامدار که در مایت چهارم رایات عالیات جانب هند افراشت کردند

چون ریاست آل سفیان از امیر شام تا مروان حمار بن محمد بن مروان در مدت یکصد سال تخمین انقراض یافت وی در منزل ذات السلال دیار مصر بدست فوج آل عباس مقتول شد و ابوالعباس عبدالله سبحانه سفاح بن محمد بن علی بن عبدالله جل شانه عباس عم رسول برخلافت و ریاست اسلامیان سر بر آورد ـ سلاطین نامدار ازین خاندان کارفرمای جهان شدند تا مستعصم ولد بست پنجم از حضرت عباس و جانشین سی و هفتم (۳۷) از سفاح یا ابوالعباس بود بعد وفات وزیر نصیرالدین محمد بن الناقد [ص ۲۰] هرگاه مستعصم منصب وزارت بابی طالب مویدالدین محمد بن احمد بن علی بن محمد العلقمی مرحمت ساخت وی محقق نصیر طوسی را همدم و همراز خود گردانید

همدران زمان درمیان شیعان و سنیان بغداد و کرخ تعصب و منازعت رو داد - امیر ابوبکر ولد مستعصم بحمایت سنیان برخاست و اکثر سادات عظام را در بند سخت کرد - ابن علقمی باقتضای تعصب مذهبی در محل مکر و تذویر در آمده در پی استیصال خلافت آل عباس گردید و بوساطت نصیرالدین طوسی با هلاکو خان چنگیزی در پرده ساز کرده شاه را در غفلت انداخت - عماید صاحب لشکر را بولایت دور دست روان ساخت ناگه آخر سال شش صد و پنجاه و پنج هلاکو خان باسپاه فراوان در ظاهر بغداد فرود آمد شاه در شهر متحصن گشت بعد دو ماه از محاربات آیند بستوه در آمده بر استصواب آن ظاهر دوست بدتر از معاندان با دو پسر ابوبکر و عبدالرحمان بخرگاه هلاکو برای ملاقات رفت و قتل و اغارهٔ دارالاسلام بغداد از فوج مخالف صورت بست پانصد و بست سال خلافت در خاندان ماند زان بر آل چنگیز خان انتقال و ازیشان زوال یافت سعدی شیرازی درین محل فرماید ، رباعی :

آسمان را حق بود گر خون بگرید بر زمین
بر زوال آل مستعصم امیرالمومنین

خون فرزندان عم مصطفی بر خاک ریخت
هم بدانجائی که سلطانان نهادندی جبین

الملک و البقاء للملک الکریم الودود والصلواة والسلام علی ناصب لواء الحمد و صاحب مقام محمود هر چند خلفای عباسی بر سادات عظام و حضرات امام در عهد خلافت خود چندان جور و بیداد کردند که‌شمار آن از اندزه حد و حصر افزون باشد الا باتفاق علماء و فضلا منصب خلافت بر این حضرات بصداقت قایم بود

سلاطین جهان خلعت ریاست و سلطنت از بارگاه ایشان درخواست میکردند و در اکثر اقالیم و نیز ولایات اسلام حکام از حضور ایشان مامور میشدند و ملقب بشاه و سلطان چنانکه اسد بن سامان از نسل بهرام در خلافت مامون رشید با چهار فرزند خود نزد صاحب خلافت در دیار فرو رفت و منظور انظار خلافت گشت ـ بعد چندی که اسد در گذشت و مامون عازم بغداد شد ایالت خراسان [ص ۲۱] و ماوراءالنهر بغسان بن عباس تفویض گردانید و گفت اولاد اسد را بر مناصب ارجمند سرفراز نماید ـ غسان بر طبق فرمان نوح ابن اسد را والی سمرقند و احمد بن اسد را والی دیار فرغانا ساخت فروغ و فراغ اولاد اسد در بخارا و سمرقند روز بروز ترق گرفت تا در سال دو صد و هشتاد خلعت سلطنت دیار خراسان و سیستان و مازندران با ری و اصفاهان از حضور معتضد برای اسماعیل بن احمد سامانی مرحمت گشت ـ چندین سلاطین نامدار از آل سامان کارروای جهان بودند هر گاه عبدالملک سامانی در گذشت اعیان بخارا نظر بر کیاست و فراست البتکتگین که حکومت خراسان داشت از وی استصواب کردند که از آل سامان لایق شاهی حالا کدام باشد البتکتگین ایشان را پیام فرستاد که منصور بن عبدالملک نوجوان است لیاقت شاهی عم وی دارد الا قبل رسیدن قاصد اهل بخارا منصور را بر تخت نشانیدند و منصور بعد استقلال البتکتگین را در بخارا طلب فرمود از باعث توهم گفتار مذکور آنجا برفت و در سال سیصد و پنجاه با چند هزار غلامان خاص، از خراسان عازم دیار غزنین گردید و آن ولایت را بزور شمشیر مسخر کرد ـ امیر البتگین حسب روایت صاحب تاریخ گزیده مدت پانزده سال تا سال سیصد و پنج بالای شصت حکومت غزنین داشت ـ امیر منصور سامانی

چند بار لشکر بروی فرستاد هربار هزیمت یافت امیر *سبکتگین سپاه سالار وی در ایام حکومت پانزده سال آقای خود امیر البتگین از پنجاه تا شصت و پنج چند با بر هند لشکر آورده قرین فتح و نصرت بر گردید - بعد وفات وی ابو اسحاق فرزندش با امیر سبکتگین در بخارا رفت بمنصور سامانی خلعت اقتدار شاهی بجای پدر بر قامت ابواسحاق راست گذرانید و امیر سبکتگین را منصب سپاه سالاری تسلیم داشت - بعد چندی ابواسحاق ازین جهان رخت بست ، اعیان غزنین آثار متانت و شجاعت و رشد در سپاه سالار دیده در سال ۳٦۷ وی را بر خود حاکم گردانیدند و دختر البتگین را در از دواج وی در آوردند - امیرناصرالدین سبکتگین لقب یافت و در همان سال لشکر در هند آورد ، پیش قدمی [ص ۲۲] نموده جائی که در عهد سپاه سالاری نرسیده بود وارد شد و آثار اسلام پدیدار کرد - جیپال ابن اسپال برهمن که در تصرف خود ولایت لاهور از سهرند تا لمغان و از کشمیر تا ملتان داشت و در حصار بٹھنڈہ مقیم بود - چون خیال کرد که دست تصرف اسلامیان در حکومت وی دراز گردید بالشکر بسیار و فیلان بی شمار بدیار اسلام رو نهاد امیر باستماع خبر از غزنین نهضت فرمود - بحدود لمغان و هندوستان کار زار سخت رو داد چند عماید سرداران هند

---

* سبکتگین مرکب از سبک بکاف تازی که معروف است و تگ بکسر کاف فارسی در ترکی بمعنی کمر است نام غلامی بود که از چالاکی و چستی باین نام موسوم شد و آخر همان بادشاه گردید و محمود غزنوی فرزند اوست و فتح وضم تاء سبکتگین هم درست است ۱۲ از حاشیه گلستان مطبوعه حاجی محمد حسین سبکتگین بضمتین و تاء فوقانی مکسور و کاف دوم فارسی نام پدر سلطان محمود غزنوی از مدار و موید و کشف و برهان ۱۲

اسیر شدند ـ جیپال بالحاح بقرار داد یک کروڑ نقدی و پنجاه زنجیر فیل در سالتمام مصالحت خواست و چند عماید سرداران اسلام را برای ادای ما تقرر همراه گرفت در ملک خود رسیده حسب صلاح از براهم نقص عهود کرده عماید را در قید و بند در آورد که تا شاه قیدیان ما را رها سازد فریق کتریان که با وی راه و رسم دار بودند و نیز اراکین دولت و صاحب عقل و دانش هر چند جیپال و زن وی را در باب بد عهدی فهمانیدند مقابل برهمنان پذیرای نیافت ـ امیر بدریافت این اخبار باز بر تخت‌جیپال راجگان دهلی و اجمیر و کالنجر و قنوج را با خود موافق گردانید ازین رو که فوج هندوان جوق جوق جمع آمد، امیر از فوج خود پانصد پانصد کس را در هرخیل انتظام داد آخر ظفر یافت و تا کنار آب نیلاب ممکت لمغان و پشاور در تصرف اسلام در آمد ـ

فصل اول : تاریخ منهاج سراج جور جانی ناطق که امیر ناصرالدین سبکتگین غلام ترکی نژاد بود بازرگانی از ترکستان آورده در بخارا بدست البتگین فروخت ـ وی آثار جلادت و لیاقت در وی دیده نوبت بنوبت در حکومت غزنین امیرالامرای لشکر خود ساخت و بر منصب عمده وکالت مطلق نواخت ـ

فصل دوم : نسب امیر ناصرالدین بشاه‌کیانی ایرانی می پیوندد بدین طریق امیرناصرالدین سبکتگین بن جوقان بن قرا بن حکم بن قزل ارسلان ابن فرانعمان ابن فیروز ابن یزد جرد شهریار ابن خسرو پرویز ابن هرمز ابن نوشیروان ـ

فصل سوم : دران وقت که یزد جرد شهریار در ولایت مرو بعهد حضرت عثمان مقتول شد اولاد وی در ترکستان افتادند و باوشان قرابت کردند۔ بعد چند پشت ترک محض شدند سیف‌الدولة

امین‌الملک و امین دولت سلطان محمود غزنوی [ص ۲۳] غازی بعد امیر ناصرالدین سبکتگین پدر خود بر تخت اجلاس کرد -

فصل چهارم : امیر منصور سپاهی فراهم آورده بر محمود فرستاد- هر چند محمود میدانست که امیر منصور تاب مقاومت وی ندارد الا از بدنامی کفران نعمت ترسید و نشاپور با وی گذاشت- همدران زمان دولت آل سامان انقضا یافت مدت ریاست شان یکصد و بست و هشت سال بود- محمود بعد فراغ از نزاع اسماعیل برادر و زوال ریاست سامانی از روی استقلال بحکومت بلخ و خراسان و هرات آمد و ازانجا بسیستان و ازانجا در غزنین ازانجا با ده هزار سوار در شوال سال سیصد و نود و یک در پشاور آمد - جیپال با دوازده هزار سوار و سی هزار پیاده و سیصد زنجیر فیل در مقابل آمد - هشتم محرم سال نود و دو مغلوب و با پانزده اسامی از اقارب اسیر گردید- شانزده حمایل مروارید که در گلوی اسیران بود هر یک یک لک و هشتاد هزار دینار قیمت داشت- حصار بٹهنڈه مسخر کرده بعد قتال پنج هزار مخالف و اسیران را بقرار داد خراج استخلاص داد راهی غزنین شد -

فصل پنجم : چون جیپال یک بار سابق بر دست امیرناصرالدین در محاربات سپاه سالاری گرفتار شده بود بار دوم بدست محمود افتاد- ارباب کتاب مذهبی استخراج کردند که هر صاحب مملکت هند و مذهب که دوبار بدست افواج غیر مشرب گرفتار شود گناه وی جزآتش نسوزد ، لاجرم خود را زنده سوخت انند پال پسرش بجای وی قرارگرفت-

فصل ششم : محمود بسال نود و پنج بعزم تسخیر حصار بهاتیا از حدود ملتان گزر کرده در ظاهر شهر شد که بهاتیا حصار

آن شهر بود فرود آمد - صاحب حصار و شهر بحره نامی سرکشی مغرور بود که بر تقویت رفعت و عظمت آن حصار و خیل و تبار و افواج جرار و افیال بی شمار کسی را بخاطر نمی آورد با عماید محمودی که در هند بودند نیز سرفرو نمی کرد - خزاین بی حد ذخایر داشت خندق شهر و حصار مانند بحر محیط بود پی در پی در چار درجات سلطان باقبال خداداد آن را فتح کرد - غنایم وافر بدست آمد - دو صد و هشتاد زنجیر فیلان خاص سواری با ساز و سامان مکلف و مرصع از درون حصار بر آمد بحره از حصار گریخت -

فصل هفتم : در سال نود و شش جانب ملتان نهضت کرد قابض [ص ۲۴] آن حصار نبیره شیخ حمید افغان بود که با نصیرالدین اخلاص داشت چون نبیره او ابوالفتح داؤد بن نصیر بن حمید مذکور در فتح بهاتیا اغماض کرده بود بسمع خبر آمد انندپال را طلب داشت از لاهور برای اعانت شاه سد راه وی گردید ، وی جانب کشمیر گریخت - شاه از راه بٹهنڈه ملتان را بدست آورد - ابوالفتح از عقیده الحاد تایب گردید و بست هزار درم سرخ سال قبول کرد -

فصل هشتم : درین ضمن سلطان خبر یافت که ایلک خان حاکم کاشغر که استیصال دولت آل سامان بر دست وی صورت بست و با محمود صلح و مدارا داشت جانب دیار بلخ عازم شد و اراده فاسد دارد فوج شاه ختن مددگار وی خواهد آمد - مهمات هند را برای شوکپال راپسا که یکی از راجگان هند بوده بدست ابو علی سمجوری امیر محمودی اسلام آورده بود تفویض ساخت و او را در پشاور از جانب خود گذاشت و خود باستعجال در غزنین رسیده لشکری آراست و جانب بلخ رفت و ارسلان حاکم هرات را جانب

ماوراءالنهر فرستاد ـ ایلک خان با قدر خان با شاه ختن و جمعیت پنجاه هزار سوار خطائی از جیحون گذشت و چهار فرسخ بلخ فرود آمد ـ بعد جدال و قتال تواتر سلطان محمود غالب آمد ـ شاه ختن روی گریز نهاد اندر تعاقب لشکر وی بسی پامال گردید ـ

فصل نهم : از طرف هند خبر آمد که شوکپال بغاوت ورزید منزل در منزل طرف گوشمال وی التفات آورد که درین اثنا بعضی از امرای غزنوی شوکپال را زنده در بند بحضور پادشاه آوردند، چهار هزار درم از وی مصادره‌گرفت و گذاشت ـ

فصل دهم : در سیصد و نود و نه تقریب تادیب انندپال که در وقت عزیمت ملتان بامداد ابوالفتح افغان مصدر سوی ادب شده بود نهضت هند کرد انندپال از عماید راجگان هند چون اوجین وگوالیار و کالنجر و قنوج و دهلی و اجمیر مدد خواست و در صحرای پشاور محاربات عظیم ره داد ـ راجگان هزیمت خوردند پنج هزار سوار عرب و ده هزار ترکان دوشبا روز تعاقب کردند بست هزار کسان را در قتل آوردند ـ بعد این فتوحات نمایان در سال چهار صد هجری برنگر کوٹ لشکر کشید ـ حصار بهیم واقع آن نواحی در اعتقاد اهل هند مخزن خم اعظم از نقود جواهر بود آن حصار مفتوح ساخت ـ شصت لک دینار سرخ و هفت من آلات زرین و سیمین هفت طبق طلای [ص۲۵] خالص وزنی دو صد من و بقدر دو هزار من نقره و بست من از انواع جواهر مروارید یاقوت الماس مرجان زبرجد که از عهد بهیم امانت بود بر آمد بفتح و ظفر بغزنین رفت ـ

منزل پانزدهم در ذکر فتوحات هند بر دست محمود غزنوی درسایت پنجم

فصل اول : بادشاه در سال ۱۰۰۰هـ ریاست غور از تصرف محمد بن صوزی بر آورد -

فصل دوم : بسال ۴۰۶هـ عزم تهانیسر کرد هر چند انندپال بعجز و الحاح خواست که آن معبدگاه قوم باشد در عیوض تاراج آن نواحی چند لک سال تقرر یابد قبول نساخت و باستیصال آن معبد پرداخت- دو لک کسان در بند آورد خزاین بی شمار یافت- بروایت حاجی محمدخان قندهاری یاقوتی بوزن چهار صد و پنجاه مثقال بود -

فصل سوم : بسال ۴۰۴هـ بر حصار نندون واقع کوه مالنات شمالی هند تاخت :

فصل چهارم : بسال ۴۰۶هـ بر عزیمت کشمیر راهی شد - محاصره حصار لوه کوٹ کرده بود که از باعث شدت برف و اعانت کشمیریان بر قابض لوه کوٹ فتح دشوار افتاد لا جرم ترک محاصره کرده عازم دارالسطنت غزنین گردید -

فصل پنجم : در سال بجمعیت یک لک و بست هزار سوار و پیاده عازم قنوج گردید - گوره نامی قابض آن اطراف باطاعت درآمد - ازانجا در میرت آمد هردت والی آن نواح دو لک و پنجاه هزار نقد و سی زنجیر فیل گذرانیده امان خواست - ازانجا در مهابن درآمد گل‌چندر متصرف آنجا گریخت لشکریان سلطان تعاقب کردند وی اول زنان و فرزندان خود را بخنجر کشت و با لشکریان مقابل آمده قتل شد- غنایم بی شمار ازانجا بدست آمد باهشتاد زنجیر فیل زان بعد در متهرا رسید - آنجا هزار قصر آسمان اساس از سنگ رخام بود یکی در نهایت تکلیف که بصرف یک لک دینار سرخ در مدت

بست سال اتمام پذیرفت طلای خالص بقدر پنجاه هزار دینار سرخ و جواهر بی شمار ازانجا بدست آمد ۔

فصل ششم : در سال ۴۱۲ھ خبر یافت که راجگان هندوستان بر کوره قنوجی زبان طعن و ملامت کشادند که چرا در اطاعت سلطان بی جدال و قتال قدم نهاد ۔ آخر والی کالنجر که باخیل و حشم ممتاز بود او را کشت و بر ریاست وی متصرف گشت ۔ پادشاه در انتقام وی راهی هند شد راجگان [ص ۲٦] هند با یک لک و چهل و پنج هزار پیاده و سی و شش هزار سوار و شش صد زنجیر فیلان جنگی صفوف کار زار درست کردند آخر هزیمت خوردند ۔

فصل هفتم : در همان سال بر کشمیر و لوه کوٹ لشکر آراست و مع لاهورقابض گشت ۔ نبیره جیپال برای اجمیر پناه برد بسال ۴۱۳ھ از لاهور جانب گوالیار قصد کرد ازانجا بکالنجر رفت راجگان گوالیار و کالنجر اطاعت کردند آخر سال بدارالخلافت غزنین رسیده یک سال آسایش گرفت ۔

فصل هشتم : در سال ۴۱۵ھ جانب بلخ رفت و حاکم ماوراء النهر را که بر رعایا ظلم می کرد قید کرده در هند فرستاد ۔

فصل نهم : در همان سال از اخبار هند گوش گذار وی کردند که برهمنان کتاب دان و معبدان هند گویند که ارواح بعد مفارقت از ابدان در خدمت سومنات می آیند ۔ محمود که چندین صنم خانه جات هند تاخت و تاراج گردانید ظهور این باعث نارضامندی سومنات ازان اصنام بود که بشان قهاری از دست غیر مذهبی ترک زاد نوبت اینجا رسانید ورنه قدرت سومنات آنقدر که که بیک چشم زدن همچو محمود هزار لشکر جرار پامال گرداند

محمود را جانب خود آمدن نداد روز یکه جانب وی قدم خواهد نهاد هم در منزل اول برخاک هلاک خواهد افتاد ـ

فصل دهم : باستماع این کلام جریده باسی هزار سوار ترک قاصد خرابی سومنات گشت ـ

فصل یازدهم : سومنات هم شهری بزرگ بود هم صنمی اعظم مقدار پنج ذراع از سنگ لعابدار مجوف بقدر دو ذراع ازان در زمین بر ساحل دریای عمان چهل فرسخ از گجرات و بندر دیو و حضرت عطار فرماید بیت :

یافت آن بت را که نامش بود لات
لشکری محمود اندر سومنات

ازین مستفاد میگردد که صرف سومنات نام شهری بود لات بتی باشد که در حرم بود وقت فروغ نبوت مهدی کفار عرب بسر زمین هند رسانیدند و شیخ شیراز فرماید بیت :

بترسید از صیت او سومنات
نگونسار گردید عزی ولات

ازین قول سومنات غیرلات معلوم می شود شیخ شیرازی بعد غزوات محمودی آنجا رسیده [ص ۲۷] و آن را بچشم دیده حبیب السیر اتباع وی میکند اهل اسلام لشکر محمودی ناقل اند که باعتقاد هندوان ظهور صنم مذکور در انجا از مدت یکهزار و چهار صد سال بود مسافت سومنات از آب گنگ شش صد کروه باشد هر روز از آب تازه دریای ممدوح بت مذکور را غسل می دادند معبدی بود بغایت لطیف طویل و عریض پنجاه و شش ستون

مرصع درجای قیام سومنات تاریکی بود شعاع آفتاب آنجانمی رسید الا از آویزش قنادیل و زیورات مرصع در زنجیر طلای و تعلیق سلک جواهرات هر قسم روشنائی دران نشیمن چندان بود که صفت نتوان کرد - پانصد کنیز رقاص و چند صد سازندگان و مطربان و چند صد خاص تراشان برای زایران ملازم بودند و برهمنان بی قیاس هر وقت از شب و روزی زیاده از هزار برهمن بعبادت وی سرگرم می بودند - زنجیری بود از دو صد من طلای مرصع جرس دار که وقت معین دو بار در حرکت می آوردند صدای آن پنج فرسخ میرفت روز کسوف و خسوف چند کروڑ مردم جمع می آمدند اکثر راجگان هند نظر بر وفور اعتقاد و حصول غایت ثواب زبان ودختران صاحب جمال بابسیاری از مال و منال نذر سومنات میکردند و آمدنی و صرف روز مره را نهایتی نبود دو هزار مواضع خاص برای طعام نذر از جانب راجگان هند مقرر بود -

فصل دوازدهم : از خاص و عام هندوان هر که بار اول بزیارت وی رفتی از پا تا سر موی جسم تمام تراشیدی -

فصل سنیردهم : حصار سومنات مشتمل بر پنج درجات بود خندق در هر منزل و آبی از نهر محیط بقدر چند قد آدم و کشتی روان دران میشد و از خشکی و تری راه آمد و رفت جاری بود -

فصل چهاردهم : چون گردون‌گردان دوازده بروج‌داشت بر هر برجی چند هزار سپاه و خزاین -

فصل پانزدهم : محمود غزنوی‌با قبال خداداد ازروی محاربات

عظیم بر تمام آن معبد و شهر و نقود و اجناس و خزاین و دفاین دست تصرف یافت هر چند بعد فتح برهمنان عافیت یاب و راجگان هنددرخواست کردند که قالب سومنات که بعد تاراج زر و جواهر مرصع بزیور جسمی و بالای باقی بود عیوض چندین کرور باوشان سپارند محمود گفت که‌درعاقبت لقب ما بت فروش خواهد بود مانند آذربت تراش و با گرز دست خود آن را شکست از جوف [ص ۲۸] قالب آن ده چند جواهر در قدر و قیمت ازان که برهمنان می دادند برآمد محمود بعد فتح و امان و عافیت بخشی رعایا و برایا بر رای نهر والا که پای تخت ولایت گجرات و حصار و بندر دیو بود لشکر برد - بیرم دیو روبقرار نهاد شاه بخیریت و فتح و ظفر وارد غزنین گردید همدران سال آخر ۴۱۵ه برای گوشمالی حبارتی که حصارش کنار دریای جودی واقع و هنگام مراجعت از سومنات شرایط اطاعت ادا نکرده بود حوالی ملتان آمد و آنجا چهار صد کشتی فراهم آورد بعد جنگ شدید سرکشان را زنده اسیر آورد بغزنین برد -

منزل شانزدهم محمود غزنوی که فتوحات نمایان در هندکرد و اعلام اسلام بر افراخت و آثار و شعایر دین نبوی درین دیار برپا ساخت بطفیل حضرت چشت بوده

و از برکات قدوم حضرت خواجه ابو محمد فرزند صاحب فضل و کمال قدوة الدین ابواحمد ابدال و خلفای باصفای وی چنانکه در ضمن شجره طیب گذشت پی درپی هم قرین فتح و ظفر ماند ظاهر که ولایت هند گو که تا وقت مذکور تفویض احدی از خواجکان چشت نباشد الا بالقوه در تحت و تصرف بود بنابران حضرت خواجه را با وصف کبرسن و ضعف بدن در معیت سلطان مامور فرمودند و

خوارق نمایان از فتوح هند بردست حق پرست وی آشکار گردانیدند بعد محمود فرزندان نامدار وی اکثر در هند گذر کردند و حکام غزنویان جابجا در هند قایم ماندند و آخرین سلاطین غزنوی خاص در بعض دیار هند چون لاهور بذات خود اقامت کردند ـ

منزل هفدهم در سال چهار صدو بست و چهار

شهاب الدولت جمال الملک مسعود ابن محمود بر حصار سرسی که دروازه کشمیر بود محاصره نمود بعد چندی فتح یافت بعد دو سال آن بر حصار هانسی یورش آورد روز ششم فتح کرد بعده حصار سونی پت در تصرف آورد ـ

منزل هجدهم در سال چار صد و سی و پنج بر نگرکوٹ ابوالفتح قطب الملک شهاب الدولت امیر مودود بن مسعود تاخت بعد تکالیف چهار ماه ظفر یاب شد و اکثر اطراف هند از سر نو تسخیر کرد ـ

منزل نوزدهم ظهیر الدولت ابراهیم ابن مسعود

بسال ۴۷۲ حصار اجودهن و دیگر قلاع نامی هند فتح کرده یک لک مردم از مرد و زن در بند برد ـ

منزل بستم معزالدولت بهرام شاه بن مسعود بن ابراهیم بن مسعود بن محمود غزنوی

[ص ۲۹] در سال پانصد و دوازده در هند آمد و انتظام لایق کرد ظهیر الدولت خسرو شاه بن بهرام و خسرو ملک ابن خسرو شاه در ضعف سلطنت غزنویان باطراف لاهور و هند شاهی کردند انجام بدست سلاطین غور افتادند و تا سال پانصد و هشتاد و پنج فردی از افراد نسل غزنویان که بدست غوریان فتادند در عالم

زنده نماند الحکم‌لله جل عظمته و الملک لله و الملک و البقاء و الملک المعبود و هومنعم الخیر و مفیض الجود ـ

منزل بست و یکم در ذکر سلطان معزالدین معروف شهاب الدین غوری

ارباب تواریخ نسل سلاطین غوری را تا بضحاک تازی رسانیده اند ـ بعد فروغ فریدون سام و سوری از نبایر ضحاک دو برادر باین دیار مع خویش و تبار آمدند در عهد علی مرتضی اسلام آوردند و بر ولایت خود امارت میکردند و با سلاطین سنجری و غزنوی اطاعت می ورزیدند عزیز الدین حسین ابن سام ابن قطب الدین حسن ابن محمد ابن عباس ابن محمد برادر زاده ابوعلی ابن محمد صوری هم عصر محمود غزنوی بعد قلع وقمع اسلاف خود از دست سلاطین غزنوی و غرق اکثری در دیا و فرار بدیار هند بقدرت قادر کریم از تلاطم آفات بساحل نجات در آمد و رفیق قطاع الطریق شد هرگاه از فریق گرفتار قهر ابراهیم شاه غزنوی شدند حسین فریاد برآورد شاه بعد دریافت حال امانش داده در مصاحبت خود گرفت و بعد چندی بدامادی مشرف گردانید و ایالت غور بدستور آبای کرام بوی تسلیم کرد ـ خراجی که محمود بعد داروگیر محمد صوری بر ابوعلی پسرش بسر فرازی آن دیار قرار داده بود آن هم معاف کرد از روی بعضی تواریخ چنان دریافت می شود که ابراهیم شاه دختر یکی از برادران خود بحسین داد ایالت غور وی را در عهد مسعود بن ابراهیم نصیب شد بعد از فوت عزیز الدین حسین هفت پسر از وی یادگار ماندند یکی قطب الدین محمد که بهرام شاه بن مسعود بن ابراهیم شاه غزنوی وی را بدامادی خود سر فراز ساخت وی حصار کوه فیروز

بنا نهاده درفکر تسخیر غزنین گردید - بهرام شاه را بر این حال اطلاع رسید قطب الدین را نزد خود از غور طلبیده در بند آورد بعد چندی زهر دهانید سیف الدین برادر ثانی وی درپی انتقام شد و لفظ سلطانی بر خود اطلاق آورد - بهرام شاه وی را معرفت غزنویان [ص ۳۰] بدست آورد و رویش سیاه کرد بر گاوی لاغر سوار در تمام شهر گردانید و از بدترین عقوبات کشت سر وی را نزد سلطان سنجر فرستاد علاء الدین حسین برادر ثالث وی آماده کار زار گشت دولت شاه پسر و سپاه سالار بهرام شاه را قتل کرد بهرام شاه جانب هند گریخت و همدران ایام وفات یافت علاء الدین بر غزنین قابض گردید و بدعت فراوان کرد تاحدیکه قبور سلاطین غزنوی جز محمود و مسعود و ابراهیم بر کند - پسران بهاء الدین برادر چهارم خود را بر ایالت سنجر که در ولایت غور باشد نام زد کرد - غیاث الدین و شهاب الدین هر دو برادران این چنان عدالت سخاوت و نرم زبانی و شیرین بیانی بکار آوردند که رعایا و برایا خوشحال شدند الا علاء الدین از برادر زادگان توهم در خاطر راه داده قید کرده در حصار جرجستان فرستاد باشاه سنجر نیز مخالفت آغاز نهاد برآن که سال بسال تحف و هدایای دیار می داد نفرستاد بل که بلخ و ری را در تصرف خود آورد ، آخر در محاربات سنجری اسیر گشت بعد چندی سلطان سنجر بعفو جرایم ریاست غور بدستور بوی داد بسال پانصد و پنجاه و یک قضا کرد - سیف‌الدین بن علاءالدین بجای پدر قایم شد - ایالت غزنین بر برادر عم زاد غیاث‌الدین ابن بهاءالدین سام تسلیم کرد پس از سلطان سنجر سلجرق قابض بلخ گردید و بعد چندی در جدالی جان داد - غیاث‌الدین ابوالفتح بن بهاءالدین محمد سام وارث ملک شد برادر خود شهاب‌الدین را در سال شصت و پانصد حکومت ولایت

غزنین داد اکثر ولایات را در تصرف آورد زیاده از چهل سال کار فرما بود - بسال ۵۹۹ قضا کرد بلاد خراسان را بر اقربای خود قسمت کرده غزنین را تختگاه قرار داد ظهیرالدولت خسرو شاه بن بهرام شاه و خسرو ملک بن خسرو شاه از سال پانصد و چهل و پنج تا پانصد و هشتاد و پنج نام نسل غزنوی بر خود نهادند و از باعث مخالفت راجگان هند و افغان کوهی بر دیار لاهور قناعت کردند - شهاب‌الدین متواتر بر هند لشکر کشید و فتح یاب گردید که در منازل آینده آشکار گردد -

منزل بست دویم در ذکر مختصر سلاطین سلجوق و قایق

باید دانست که سلاطین سلجوق از اولاد شخصی دقایق نام اند که در ذیل رفقای اتراک دشت حترز انسلاک داشت [ص ۳۱] و بوفور عقل و دانش معزز بود - ناگاه از روی توهم و مکدر از انجامع سلجوق پسر خود وارد سمرقند گردید و دین اسلام ورزید و از اعوان و انصار و اولاد شجاعت نهاد تقویت یافت نوبتی ایلک خان ضابط کاشغر مطیع قدر خان شاه ختن با طغرل نبیره سلجوق محاربت کرده طغرل ظفر یافت در ماه محرم سال تسع عشرین و اربع مایت در نشاپور خود را سلطان رکن الدین طغرل لقب داد و پای بر تخت آل سامان نهاد عهد مسعود غزنوی بود بعد مسعود بلخ و خوارزم نیز در تصرف وی درآمد قایم عباسی وی را یمین امیرالمومنین لقب داد روز بروز کار روی بالا گرفت سلطان ابوالشجاع الپ ارسلان و مغزالدین ابوالفتح ملک شاه و ابوالمظفر رکن الدین و ابوالشجاع غیاث الدین محمد بسی شاهان نامدار معدلت شعار درین خاندان از مشاهیر جهان شدند در تاریخ گزیده مندرج که سلطان محمد در

اخیر عهد خود در هندوستان رفت صنمی عظیم‌القدر گران وزن بدست آورد که راجگان هند برزن آن مروارید بوی تسلیم می کردند سلطان پذیرا نساخت که در خلایق محمد بت فروش لقب شهرت خواهد یافت و آن را با صفاهان برده بر آستان مقبره خود انداخت وقوع این معاملات در سال پانصد و ده بود بعد وی سلطان سنجر برادرش فرمان‌روای نامدار و سلطان عالی وقار شد۔ محمود برادر زاده خود را ولایت عراق عجم تسلیم کرد چند بار باعانت بهرام شاه غزنوی که خواهر زاده وی بود بغزنین آمد و سلاطین غوری را نیز پرداخت و نوازش کرد بسال پانصد و پنجاه و هفت ازین دار بی ثبات در گذشت بعض اطراف ولایت سنجری در تحت غوریان درآمد و بعض در تصرف خوارزم شاهیان و سلاطین سلجوق چند طبقات اند بعضی ازان در بخارا و سمرقند و بعضی ازان در کرمان و بعضی ازان بدیار روم و بعضی ازان بدیار عراق عجم پادشاه بودند سلاطین آل سلجوق با متاخرین آل ناصرالدین سبکتگین قرابت کردند و بر امرای غور الطاف فراوان بل که بعد تادیب بسبب انحراف و بغاوت علاءالدین حسین تاج بخشی و سرفرازی سلطنت کردند و خوارزم شاه از امرای این خاندان بود و اتابکان که چندین گروه اند و بر چندین ولایت جدا جدا شاهی کردند هم متفرع ازین خاندان اند۔

منزل بست و سویم [ص۳۲] در ذکر عدم قرارداد احدی از سلاطین ولایت مملکت هند را تخت گاه خویش

مخفی و محتجب مباد که بعد از حضرات خلفای راشدین

علیهم الرحمت الی یوم‌الدین از وقت آمد مهلب بن ابی صفری تا بهرام شاه غزنوی هرکسی از صاحا قدم برکات در هند نهاد داد شجاعت و شهادت داد آثار و شعار اسلام بر پا کرد هرکسی از امرا و سلاطین درین دیار ورود یافت هم قرین فتح و نصرت لوای مراجعت بدارالقرار افراشت احدی عزیمت قیام دوام در خاطر نیاورد ـ محمود آخر حال در خیال داشت که مملکت هند را تختگاه سازد امرای نامدار و وزرای کبار صلاح ندادند لاجرم رای دابشلیم مرتاض را بعد فتح ولایت جنوبی فرمان روا گردانید ـ

منزل بست و چهارم در ذکر عطای ولایت باجاه و حشمت و سیع الفزای هندوستان بهتر از ولایات جهان بحضرت بابرکت پرده‌کشای اسرار غیب صورت نمای اطوار لاریب صاحب منازل توحید صاعد مصاعد تفرید حجت اولیا هندالولی

چون نظم ظاهری منحصر بر نظم باطنی باشد قبل ازین که از روی قیام سلاطین نامدار مملکت هند رونق اسلام پذیرد ولایت هندوستان و آرایش این بوستان بحضرت هندالولی در مایت ششم قرار یافت ـ این حضرت باچندین درویشان صاحب دل در اطراف دهلی و اجمیر تشریف آورد ـ بر تعرضات راجگان هند انواع تصرفات از وی آشکار گردید، آخر همگنان روی نیاز آوردند و بدل و جان اطاعت میکردند ـ روزی بر رنجانیدن درویشی در باب رای پتهورا بر زبان حق ترجمان رفت که مملکت وی در تصرف اسلامیان در آوردم و پتهورا را زنده در دست معزالدین سام دادم همچنان بعد چندی ظهور گرفت ـ

منزل بست پنجم در فتوحات هند و رواج شعایر
و قیام ارکان اسلام بر دست خدا پرست سلطان
ابوالمجاهد معزالدنیا والدین محمد ملقب
بشهاب‌الدین ابن بهاءالدین سالم محمد صوری
معروف غوری و تسخیرات وی بر این دیار وسیع
متعدد الولایات از تصرفات، زمان ولایت قران
و برکات زبان حق ترجمان حضرت بابرکت پادشاه
اصلی صاحب تخت و دیهیم شاه صورت و معنی
هندالولی فرمان فرمای این اقلیم مشتمل برده
فصول بعضی مختصر و بعضی طول

از سال پانصد و شصت [ص ۳۳] که از طرف برادر بزرگ حاکم غزنین شد در فکر تسخیر هندوستان فتاد ـ بعد دوازده سال ظهور آن رو داد بسال ۵۷۲ ملتان فتح کرده بر اوچ شتافت رای آنجا سپاهی وافر داشت بوساطت زن وی را کشت و دخترش در عقد گرفت و بسال ۵۷۴ وارد اوچ و ملتان گشت و براه ریگستان تا گجرات رفت ـ پریم دیو محاریب سخت کرد سلطان هزیمت خورد رای غالب آمد اهل اسلام بسیار خوار شدند و مال و متاع و ساز و رخت بغارتی در آمد شاه بدشواری تا تختگاه خود رسید ـ

فصل اول : در سال ۵۷۵ از شاه پشاور که در کتب قدیم تکرام و هر سور و فرسور معروف خراج خواست ـ خسرو ملک پسر خسرو شاه که بر لاهور و پشاور قناعت داشت در محل صلح و اطاعت در آمد بعد اخذ تحایف زنجیر فیلؒ وغیره بولایت سند رفت حصار دیول تسخیر کرد ـ

فصل دوم : در سال ۵۸۰ تاراج لاهور کرده حصار سیالکوت مابین راوی و چناب بنا نهاده سامان حرب و پیکار درانجا جمع آورد ـ خسرو ملک بعد از مراجعت وی باکفار کهکهر موافقت کرده قابض حصار شد بسال ۵۸۲ شاه باز وارد پنجاب گردید و خسرو ملک را با پسرش ملک شاه و تمامی خویشان و قریبان نسل غزنوی را بر کوه فیروز نزد برادر خود فرستاد ـ وی جمیع را در یکی از قلاع غرجستان قید کرده بعد چندی قطع نسل کرد احدی ازان خیل و تبار ظاهر حال باقی نماند ـ

فصل سیوم : بسال ۵۸۷ حصاری از تصرف عاملان رای اجمیر بر آورده هزار و دو صد سوار جنگی بافسری ملک ضیاءالدین تونکی آنجا گذاشت و عزم مراجعت داشت که ناگاه پتهورا رای اجمیر و برادرش کهانڈی راو و رای دهلی با دو لک سوار و چند هزار فیلان کار زار یلغار آورده بر فوج سلطانی تاخت و بقصد انتزاع حصار مذکور کنار آب سرستی واقع وسط کرنال و تهانیسر در موضع تراین که حالا تراوری و اعظم آباد شهرت دارد با محاربات عظیم پرداخت رای دهلی فیل سواری خود قریب سلطان رسانید شاه نیزه در دندان وی راند که دندان وی شکست و تمام دهان خون آلود گشت الا وی با وصف زخم شدید از روی کمال دلاوری زخمی بر بازوی شاه زد که از ضرب آن از پشت زین بر زمین آمد سواری بود ترک نژاد شاه را بر زمین دیده بر جست و بر پشت اسپ خود [ص ۳۴] شاه را نشاند و از رزمگاه بجای محفوظ رساند ـ غوغای شکست لشکر اسلام و فقدان سلطان سام منتشر گشت و رایان هند فتح یاب شدند و حصار منزع سابق در تخت آوردند غلامان شاه مجروح را بغور بردند بعد چندی صحت یافت ـ

فصل چهارم : بسال دگر از روی فراهمی سامان با یک لک و بیست هزار سوار ترک و تاجیک و افغانان نامدار با ساز و لباس لایق و اسپان تازی و کلاه فاخر عازم بود که حضرت سید شاه نعمت‌الله جل شانه ابوالفتح شهید هانسوی و سید شاه احمد سلطان یمنی با قوافل شرفای عرب و جمع فراوان راهی داد خواهی وارد شد ـ الا چون مامور از حضرت خیر الانام با تعین تاریخ بود از سلطان جانب منزل مقصود مسابقت فرمود , چنان که در ذکر خانوادهٔ قلندری نعمتی کرمانشاهی گذشت ـ شاه بعد ازان در همان رزمگاه اعظم آباد قدم نهاد و از روی حسن تدبیر لشکر را چهار قسمت کرده بچهار جانب روان گردانید ـ در هر قسمت ده هزار سوار وقت صباح که هنوز فوج مخالف از غسل و عبادت فارغ نشده بود بر لشکر رایان هند که جم غفیر از سوار و پیاده و فیلان جنگی و راجپوتان یکرنگی و کهتریان نامدار و برهمنان بی‌شمار و آلات آتش گیر زیاده از چهار لک مردم جمع بود تاخت ـ تا زمانیکه لشکریان والی هند سلاح کارزار بر آرانید و استعداد محاربت بهم رسانند قریب ده هزار اهل لشکر بر بستر هلاکت فتادند ـ و هرگاه پتهورا و کهانڈی راؤ لشکر وافر زیاده از هفتاد و پنج هزار سوار بسلاح و یراق آراست کردند شاه را با یورش تواتر از میدان حرب پس پا کردند و بسی از سواران ترکی را بخاک و خون افگندند ـ قریب چار هزار سوار بکار آمد ـ شاه بارادت هم با سپاه باقی جانب منزلگاه خود خرامید تا رایان بخیال فتح تعاقب کردند و انتظامی از صفوف و قواعد رزم برهمی پذیرفت و دهل نصرت در فوج هند نواخت ـ آن وقت شاه بهر چار قسمت افواج قاهرهٔ خود

ایما فرستاد تا که از چار جانب بر متعاقب یورش آوردند و در وسط فرودگه هند و تعاقب کنان در آمدند و از هر طرف محاربات سخت افتاد ـ رای دهلی و دیگر راجگان نام آور قتل شدند پتهوره بدست تاجیکان گرفتار آمد شکست بر لشکر هند افتاد سلطان بعد چندی [ص۳۸] هر کسی را بقتل و غارت و بند و اسیری امان داد ـ قلاع نامی از سامانا و سهرند و کهرام و سرستی و تهانیسر و هانسی و رهتک در تصرف اسلام درآمد ـ گولا پسر پتهورا را بر حکومت اطراف اجمیر سرفراز گردانید و بر رای دهلی نیز رعایات کرد بشرط اطاعت و قطب‌الدین ایبک را بر حصار کهرام هفتاد کروی دهلی از طرف خود بدیار هند حکومت روا و کار فرما ساخت و بفتح و فیروزی رایت عزیمت جانب غزنین بر افراشت ـ

فصل پنجم : قطب‌الدین در همان سال حصار میرٹ و دهلی از قبض وارثان پتهوره بر آورد اطراف کول مسخر کرده دهلی را دارالملک اسلام گردانید و آنجا طرح اقامت انداخت در سال پانصد و هشتاد و نو شهاب‌الدین باز بدهلی آمد و بر رای جی چند والی قنوج و بنارس که چهار صد فیل جنگی و فوج بسیار با خزاین بی شمار داشت در نواحی چندوار و اتاوه از دست ایبک سپاه سالار شاه شکست خورده سلطان از حصار استی که مخزن رای بود غنایم وافر بدست آورده تا بنارس تاخت و آثار اسلام ظاهر ساخت و معاود غزنین گردید ـ مملکت ہند بدستور در تصرف قطب‌الدین ماند ـ

فصل ششم : بهیم راج نامی از خویشان پتهوره بر گولا حاکم اجمیر لشکر کشید و او را هزیمت داد ـ قطب‌الدین بامداد

گولا پرداخت و بعد تسخیر اجمیر را در تحت اسلام گذاشت و گجرات فتح کرده حسب الارشاد بغزنین رفت و بعد ملازمت شاه بدهلی آمد ـ

فصل هفتم : در سال ۵۹۲ھ شاه از غزنین آمده حصار تنگر بیانا و گوالیار فتح کرد ـ بهاءالدین طغرل را حاکم آن دیار گردانید و راجع تخت‌گاه شد قطب‌الدین حصار کالنجر و کاپی و بدیوان فتح کرد ـ

فصل هشتم : همانسال پادشاه جانب طوس و سرخس از برای نظم مملکت برادر رفت شاه همان نواحی بود که خبر وفات برادرش بردند رسم تعزیت بجای آورده راهی بادغیس گردید ـ ملک خراسان حسب وصیت بر آل سام قسمت کرد تخت فیروزه کوه و غور بعم زاده خود ملک ضیاءالدین و فراه و بست و اسفراین بسلطان محمود غیاث‌الدین شاه مغفور [ص۳٦] و هرات با توابع آن بخواهرزاده خود ناصرالدین عنایت کرد و در غزنین آمده بوصیت برادر بر تخت غزنوی جلوس فرما شد در سال شش صد هجری بخوارزم لشکر آراست و چند محاربات سخت رو داد ـ سپاه سالار خطا و سلطان عثمان پادشاه سمرقند بامداد خوارزم شاه آمدند سلطان تاب مجادلت نیاورده گریز بغزنین نهاد آخر صلح شد ـ

فصل نهم : بعد آن بقصد تادیب کفار کهوکهر که در جبال چون و حوش صحرا بودند مذهبی و ملتی خاص ایشان را نبود ـ زنی چند شوهر داشت و دختران را در صورتی که احدی بعد زائیدن می گرفت می دادند ورنی قتل می کردند ـ عازم شد باتفاق قطب‌الدین ایشان را هزیمت داد اکثری بدلالت یکی از اسلامیان که بدست آن

گروه در بند افتاده بود اسلام آوردند - شاه آن دیار بر ایشان گذاشت و زان بعد برای گوشمالی کفار کوهستان غزنین و پنجاب که قتل اسلامیان موجب ثواب اعظم در عقاید ایشان بود التفات فرمود- بعضی را بالطاف و بعضی را بسیاست در دین محمدی در آورد - از کهوکهران و کفار جبال چار لک مردم اسلام آوردند -

فصل دهم : در سال شش صد و دو از لاهور عازم تختگاه غزنین بود - از دست کهوکهری مقتول شد شانزدهم شعبان در تختگاه در مقبره که برای دختر خود بنانهاده بود مدفون شد ،

بیت :

ندیده کسی تا ابد زندگی
خدای جهان راست پایندگی

منزل بست و ششم هرچند این باب دویم از قصر عارفان مشتمل باشد برحال انبیا و اولیا و صلحا و شهدا که در مملکت هند شعار برکات ظاهر کردند و آثار اسلام آشکار گردانیدند الا بضرورت و هم بدین نظر که فروغ وفراغ عموم شعایر اسلام منحصر بر سلطنت ظاهری بود -

از محمود غزنوی تا شهاب غوری که در حقیقت بصلاحیت حال ممدوح محامد اولیا و رایج دین اند و منصب شهادت نیز نصیب بعضی گشت ذکر چند سلاطین نامدار تا منزل بست و پنجم تحریر پذیرفت و مقصود اصلی در تمام این کتاب ذکر حضرات اولیا باشد نی سلاطین مگر واضح باد که اکثر سلاطین هندوستان در حسن و ضوابط اوقات و اکتساب طریقت و ریاضات در صحبت حضرات

چشت نور باطنی و صفای قلبی چنان حاصل کرده اند که در شمار اولیای وقت محسوب اند بنابرین برای [ص ۳۷] آینده آرزو دارم که در منزل چند بلا لحاظ تسلسل خلافت چنان که در تاریخ سلاطین ملحوظ می ماند بذکر بعضی از ایشان پردازم که در ضمن آن ذکر خیر بعضی از حضرات اولیا تعلق پذیر بود هم بر شایقان منصب بنای این باب از عالم فتوحات هند هویدا گردد بالله جلشانه الا ستعان و هو المستعان ـ

منزل بست هفتم در خلافت و ریاست سلطان محمد قطب الدین ایبک صاحب تخت و تاج هندوستان مستقیم و مستقر این بوستان و بعض فتوحات و تسخیرات وی در ایام امارت ونیابت وهم زمان سلطنت و سطوت

سلطان قطب‌الدین ایبک شجاع و جهاندار و سخی و صاحب وقار بود بصغر عمر تاجری وی را بدست آورد ـ از نیشاپور بدست قاضی فخرالدین عبدالعزیز کوفی نعمانی افتاد بصحبت اولاد قاضی از علوم رسمی بهره وافر یافت بعد قاضی از اولاد ایشان تاجری با بهای گران خرید و در تحایف نذر سلطان کرد ، بوفور لیاقت و فهم و فراست روز بروز ترقی یافت دختر سلطان تاج‌الدین کرمانی حسب الامر سلطان شهاب در عقد خود درآورد ـ فتوحات نمایان در اطراف هند بر دست وی شد دارالخیر اجمیر دارالاسلام گردانید و گجرات از دست تمام رایان هند که متفق باجمتاع دو نیم لک سپاه در پی کارزار بودند بعد قتل پنجاه هزار و اسیری بست پنجهزار غلامان خوش رو گبران نیک خو رهانید ـ از غایت سخاوت قطب‌الدین لک بخشش لقب یافت ـ جانب کالنجر هرگاه لشکر برد رای

آنجا می خواست که بارسال تحف و هدایا مصالحت کند که ناگه گرفتار قضای آسمانی گردید قلعدار وی اجرر دیو اعلام طغیان و بغاوت برافراشت ، آب روانی که اندرون جاری بود یک بار خشک شد همگنان برون آمدند و درخواست عافیت کردند و پنجاه هزار مرد و زن اندران یورش دین اسلام قبول کردند ـ مهوبا پای تخت کالپی و بدایون فتح کرد ـ محمد بختیار خلجی از بهار برای ملاقات آمد و تحایف رسانید ـ قطب الدین بعد آن برسیدن سلطان شهاب با کهوکهران جنگ کرده معاود هند شد ـ بعد از فوت سلطان شهاب که غیاث الدین محمود برادر زاده وی پادشاه شد هم بجای پدر وهم بجای عم بر تخت غور و غزنین برای قطب الدین خطاب سلطانی و چتر جهان بانی و خط آزادی و فرمان امارت هند فرستاد [ص ۳۸] هجدهم ذیقعده سال ۶۰۲ در لاهور بر تخت نشست سال دوم تاج الدین یلدوز که وی هم از غلامان معتمد شهابی بوده ولایت کرمان در تصرف داشت ـ با قطب الدین در پنجاب محاربه کرده بعد هزیمت جانب کرمان گریخت و قطب الدین سال چهارم از سلطنت در چوگان بازی جان داد ـ از غلامان شهابی اکثر صاحب رشد و ریاست و امارت و خلافت شدند ـ هرگاه سلطان شهادت یافت وی کرمان و سیوران در تصرف داشت ، بحضور سلطان محمود که در حدود گرم سیر بود عرضداشت نمود که در غزنین بر تخت عم جلوس فرماید ـ سلطان در جواب تحریر بسلطان تاج الدین یلدوز نگاشت که مارا تخت فیروز کوه و غور بجای پدر کفایت می کند و خلعت خلافت غزنین و خط آزادی فرستاد ـ بر طبق آن بر تخت غزنین پادشاه شد و بر قطب الدین داماد خود بحدود پنجاب یورش آورد الاچنان هزیمت خورد که غزنین در تصرف قطب الدین درآمد الا بعد قطب الدین باز در تخت تاج الدین رسید و هرگاه خوارزم شاه بر غزنین غالب گردید وی

بر متصرفات قدیم خود کرمان و سوارن قابض ماند الا قناعت نورزیده بر هند عازم شد در حدود تلاوری با شاه التمش جنگ کرده اسیر گشت ـ بعد قطب الدین ناصر الدین قباچ که غلام شهابی و داماد یلدوزی بود نواحی سنده و ملتان و اوچ و بکر و ستوران دم استقلال زده پادشاه شد ـ حکام خلج در بنگالا تاجور شدند ـ بهاءالدین طغرل در حدود گوالیار با قطب الدین پرخاش کرد الا روبروی ایبک در گذشت سلطان دادگر رعیت پرور شمس الدین التمش که از غلامان شهابی و پسر خوانده ایبک و داماد وی بود پادشاه نامدار هند شد ـ

منزل بست هشتم در خلافت باعدل و رافت سلطان السلاطین ذاصر امیر المومنین امام الاسلام و المسلمین شمس الدنیا والدین شاه درویش منش مخاطب التمش و فیضان و برکات زمان و از اجتماع علمای شریعت و صلحای طریقت و فقرای نامدار و کبرای با وقار و هر قسم کاملان و عارفان

در ذکر نسب حسب وی صاحب طبقات ناصری می نگارد که التمش از بزرگ زادگان ترکان قراختائی بود ـ پدرش سردار قبایل آلیری ایلام خان نام باشد برادران یوسف وار بر فراست و لیاقت وی حاسد شدند و برای شکار برده بردست [ص۳۹] تاجری بخاری فروخت کردند ـ نوبت بنوبت چند شهاب الدین خریدن خواست مالک هزار دینار قیمت کرد شاه آنقدر قبول نکرد فرمان داد که وی را کسی خرید نسازد ـ تاجر یک سال در انتظار ماند ـ

آخر قطب الدین باجازت شاه وی را با غلامی دیگر در هند باقیمت
یک جیتل خرید و دختر خود را بوی داد و دو دختر خود را
بناصرالدین قباچ داد - التمش بسال ۶۰۷ پادشاه شد و بظهور بغاوت
بعضی سرداران جانب حصار چاتور ولایت اودیسا عزیمت کرد
زان بعد ملک تاج الدین یلدوز از شاهی غزنین باعث تسلط خوارزم
شاه رو گردانیده چندی در امارت قدیم گذرانیده بعزم تسخیر دهلی
و نواحی کرنال و تهانیسر جنگ کرده بدست التمش افتاد - در
حصار بدایون قید کرد تا وفات یافت در سال ششصد و چهار ده
ملک ناصر الدین قباچا کنار آب چناب با وی محاربت عظیم پیش
آورد الا هزیمت خورد- سال دگر ناصر الدین بامرای خلج حدود
غزنوی موالفت کرده در پرده مخالفت برآنان غالب آمد و سند را در
تصرف آورد - سلطان بالحاح و پناه آوری خاجیان بر مدد شان
ناصرالدین را هزیمت و تادیب داد - سال دگر جلال الدین خوارزم شاه
از چنگیز خان تخت غزنین وداع کرده جانب لاهور آمد با وی
جنگ کرد خوارزم شاه هم روی بگریز نهاد بسال بست و دو
جانب لکهوتی لشکر برد غیاث الدین خلجی که شاهی میکرد از
دست وی خراب و پشیمان گردید آن دیار بنام پسر خود ناصرالدین
قرارداد و باز بر ناصر الدین قباچ تاخت وی بدریا غرق گردید - سال
دگر بران تنبور لشکر کشید فتحیاب گشت - سال دگر حصار مندو
مسخر کرد - بسال بست وشش رسولان عرب خلعت خلافت آوردند
سال دگر که از فوت ناصر الدین پسرش در بنگاله فتور راه یافت
آن طرف شتافت و پسر ثانی را باهمان نام و منصب آنجا گذاشت
و سال دگر بضبط گوالیار پرداخت و در سال سی و یک بصوب مالوه
نهضت کرده بر اوجین متصرف گشت - آنجا معبدی بود که ارتفاع

دیوارش از هر چهار جانب صد گز عجایب تکلف چون سومنات آنجا کرده بودند بعد آن جانب ملتان لشکر آراست ـ اوقات و بـرکات سلطـان التمش از فیضـان صحبت و نظـر رحمت جناب حضرت قطب الاقطاب [ص ۴۰] فرد الاحباب کاکی اوشی چشتی چندان باشد که در دفاتر نگنجد ـ در عمر پانزده سالگی جمال باکمال داشت روزی بحضور حضرت شیخ الشیوخ سهروردی و اوحدالدین کرمانی حاضر گردید شیخ الشیوخ سهرودری گفت که از جبین وی انوار سلطنت می تابد شیخ کرمانی گفت که از برکت شما در سلطنت دنیاوی دین وی نیز بسلامت ماند ـ این حکایت صاحب فواید الفواد و سیرالعارفین نیز تحریر کرده‌اند و تاریخ حاجی قندهاری وارد و ابوالقاسم هندو شاه از وی روایت کرده که حضرت خواجه عثمان هرونی در عهد التمش بدهلی آمد ، پادشاه تعظیم و توقیر فراوان بجای آورد چندی بشرف بصحبت بهره وافر اندوخت ـ حضرت هندالولی نیز زمانی بعهد سلطان بدهلی آمد ـ علاوه بر این حضرات کرام از شیوخ و سادات و علما و قضات و هر قسم اهل فضایل وتدریس از ولایات دور دست بوقوع ظلم و فساد چنگیزی وارد حضرت دهلی بودند عجیب زمانی حمید و اوانی سعید بود ـ قبولیت اعمال و افعال وی ازان قیاس توان کرد که روزی در خاطر آورد که حوض وچاه از آثار و یادگار خیر باشد خواهم که جای راست کنم شب در خواب دید که جناب رسول مقبول صلی‌الله جلشانه علیه وآله وسلم بر اشهب گارنگ سوار تشریف آورد ، محلی نشانداد بسواد آبادی دهلی که اگر میخواهی در اینجا حوضی راست ساز و از سم راهوار همانساعت نقشی بر روی زمین پدید آمد و آب صاف و شفاف چون مروارید ظاهر گردید ، سلطان بر نصف شب

بیدار شد کوتوال شهر را طلب کرد حاجب بحضور حضرت قطب لا قطب فرستاد که اگر مجاز باشم حاضر شوم حضرت ارشاد کرد آمدن حاجت ندارد خوابی که دیده اند راست باشد بدانجای باید رفت فقیر نیز میرسد دروازه آن آبادی کشاده چون بر محل مشهور رسیدند نشان سم راهوار و آب روان سرشار بود چند قطرات ازان هر یکی خورد بغایت شیرین بود زان بعد از همان آب وضو کردند و نماز شکران نعمت پروردگار ادا کردند سلطان آنجا تابقای شب خرگاه نصب داشت صباح فرمایش حوض کرد چون در زمانی قریب ترتیب یافت از روی قبول محل استجابت دعا و مقام عبادت و گذر انبیا و اولیاء و اوتاد و ایزاد خضر و مردان غیب و سلاطین جن قرار یافت ـ فیض رسانی ازان موقع بسایر طبقات در امور دنیا و عقبی می شود [ص ۱۴] بشر طیکه بطرق مندرج ذخایر حضرات چشت عمل نماید ـ حضرت قطب الطریقت اصناف معاملات عتبه و شواهدات لاریب با یاران رفیق دیده اند که باوجود چندین عظمت و کرامت ذات قدسی صفات حیرت بر حیرت خود بیان فرمایند وفات حضرت قطب الاقطاب در حیات التمش بود ـ مولانا ابوسعید بعد تجهیز و تکفین جسد قدسی ندای عام کرد که حسب وصیت حضرت خواجه امام نماز جنازه وی کسی خواهد بود که در وی شرایط چند باشد و آن شرایط صلاحیت و ضوابط اوقات بر زبان آورد باوجودیکه مجمع اخیار و صلحای روزگار بود کسی مبادرت نکرد ـ چون دیری گذشت و سلطان چپ و راست دید کسی مستعد نشد و جوابی نداد خود عازم شد و گفت که میخواستم تا این صفات ما در پرده ماند الا حضرت ما نخواست در اینجا نام نامی بعض حضرات کبار از مشایخ نامدار و فضلای عالی وقار که در عهد التمش در هند

بودند ترقیم می پذیرد خالی از نفعی نخواهد بود ـ انتقال شاه درسال ششی صد و ثلث و ثلثین بود جنب مسجد قوة الا سلام دهلی جانب شمال در مقبره رفیع بلاسقفی مدفون گردید قبروی از سایر قبور بالاتر و بلند ـ حضرت خواجه هندالولی حضرت خواجه قطب الاقطاب دهلوی حضرت خواجه فریدالدین گنجشکر اجودهنی حضرت خواجه حمیدالدین صوفی سعیدی ناگوری سوالی حضرت خواجه محمد بدرالدین غزنوی حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت مخدوم بهاءالدین زکریای ملتانی حضرت شیخ جلال‌الدین تبریزی حضرت شیخ نظام‌الدین ابوالموید غزنوی شیرازی حضرت مولانا معزالدین جاجرمی حضرت شیخ نورالدین مبارک غزنوی حضرت خواجه حسن خیاط حضرت شیخ ضیاءالدین دست غیب حضرت شیخ تاج‌الدین اوسی حضرت شیخ حسن دانا حضرت سید خضر رومی حضرت سید نجم‌الدین غزنوی حضرت خواجه محمود موئینهدوز حضرت خواجه بدرالدین موی تاب بدایونی حضرت شیخ شاهی موتاب بدایونی حضرت‌شیخ عین‌الدین قصاب حضرت مولانا علاءالدین کرمانی حضرت شاه ترکمان شمس العارفین بیابانی حضرت مولانا برهان‌الدین بلخی حضرت قاضی منهاج الدین سراج جورجانی حضرت مولانا رفیع الدین مفسر غزنوی حضرت مولانا مجیب الدین قاری حضرت [ص ۳۲] مولانا مسعود برهان حضرت سید قطب الدین غزنوی حضرت شیخ عبدالعزیز بسطامی حضرت شیخ جلال الدین بنانی حضرت مولانا برهان الدین بزاز حضرت مولانا نجم الدین دمشقی حضرت مولانا سراج الدین سنجری حضرت مولانا جلال الدین کاشانی و حضرت قاضی رکن الدین سامانی حضرت خواجه علی سنجری حضرت خواجه محمد ترکی نار نولی حضرت شیخ سعدی لنگوچی حضرت شیخ عبید

مجذوب لاهوری ـ

منزل بست و نهم در خلافت و عدالت، سلطان ابن السطان ناصر الدنیا والدین محمود غازی خلف الصدق التمش و بعضی از صفات حمیده آن شاه حمیده روش

از فوت سلطان بعد چندین جانشین که یکی ازان سلطان رضی بنت سلطان مغفور بود سال دواز دهم که ششصد و چهل و چهار هجری بود ناصر الدین محمود ابن التمش پادشاه عادل و بانصاف و درویش وضع و فقرمنش رعایا پرور خدا ترس شب بیدار فضلا دوست صالح چون پدر بزرگوار بود بعضی ارباب تواریخ معترض شده اند که سلطان غازی را در خدام قطب الا قطاب خواه خلفای وی شمار کردن درست نباشد وی وقت حضرت را نیافت بدانست راقم می سزد که در عمر صغیر دولت حضور دریافت آن هم لیاقت اعتماد دارد بهر حال روش درویشی در سلطنت اقلیم هند چندان که وی گزید دیگری رامیسر نشد ـ در بعضی ریاضات و ضوابط اوقات بر پدر عالی قدر فضیلت داشت جز یک بانوی نیک زاد خادمی دگر نداشت بسر معاش اهل و ذات خود از خور و پوش و لباس و پوشاک و غیر آن ضروریات از کتابت مصحف مجید ساخت که آن را بر بهای متعارف می فروخت مدت بست سال پادشاه ماند ـ طبقات ناصری قاضی صدر جهان منهاج الدین سراج جرجانی بنام وی نوشت آنجا ذکر میکند که خداوند کریم هر قدر اوصاف حمیده و اخلاق پسندید در ذات کرامت انتساب وی ودیعت نهاده از جبین معدلت گزین وی می تابد ـ غالب در سال شصت و چار از

روی زهر دهی شهادت نیز یافت و یا بامراض جسمانی در گذشت ـ
حسب وصیت در غاری وی را افگندند و آن عمارت بدیع در سراد
ملک پور دامن کوه واقع ده کروهی از دهلی در ایام چون
عرس حضرات اولیا جمع وافر آنجا جمع می شود آثار برکات ازان
غار واضح و لایح ـ

منزل سی ام در خلافت پر معدلت [ص ۳۳] سلطان محمد غیاث الدنیا والدین بلبن و اولاد آن پادشاه ذوالمنن تا معزالدین کی قباد و بعضی حکایات خسرو هند و امیر حسن سنجری در ایام رفاقت فرزند رشید سلطانی خان شهید ملتانی

سلطان غیاث الدین بلبن نیز از غلامان التمش بود او باقوم
التمش متحد غلامان التمشی ترکی نزاد چهل تن بودند که ایشان را
چهل کانی لقب بود روبروی شاهان التمشی صاحب اعتماد ماندند الا
هرگاه غیاث الدین بعد سلطان غازی بحق بندگی و دامادی پادشاه
رد همگنان را پامال کرد ـ پادشاه جبار و دانا و هوشیار بود
خدمات مملکت برکسان شریف و دیانت دار قرار داده در اندکی الزام
معزول کردی ـ شاهزادگان نامدار از دیار ترکستان و ماوراء النهر
و خراسان و عراق و فارس و روم و شام از جور چنگیزی
پریشان حال بوده در عهد وی رو نهاد هند شدند ـ هر یکی را
باعزاز وافر جا داد ـ پانزده محلات بنام نهاد ذیل ازین فرق در دهلی
آباد شدند عباسی ـ سنجری ـ خوارزمی ـ دی لمی ـ علوی ـ
غوری ـ اتابکی ـ چنگیزی ـ رومی ـ سنقری ـ یمنی ـ موصلی ـ

سمرقندی - کاشغری - خطایی - قواعد جهانداری خوب میدانست و انتظام ممالک و دادرسانی بوضع درست می کرد- سرکشان هندوستان را بقوت و تدبیر مطیع و منقاد گردانید - سلاطین ولایات باوی مصالحت و اتحاد ظاهر می کردند- خان شهید پسر کلان وی که امارت ملتان داشت بسی قدر دان صاحب جوهر و اهل هنر بود - حضرت امیر خسرو باوی رفاقت داشت سعدی شیرازی را چند بار از ملتان نقود و اجناس لایق بطریق تحایف فرستاده استدعای قدوم رنجگی کرد ، حضرت شیخ عذر ضعف و پیری در تحریر آورد و تعریف حضرت خسرو نگاشت و از تصانیف خود کتاب گلستان و بوستان و کریما و دیوان غزلیات و جمع هزلیات بطرز تحف فرستاد که در هند از وقت وی قبول خاص و عام یافت و نام نامی حضرت شیخ فروغ عالی گرفت- شیخ آذری در جواهر الانور می آرد که حضرت شیخ مصلح‌الدین سعدی شیرازی بدیدن امیر خسرو در هند آمد الا از دیگر کتب ذکر این حال یافت نمی شود- ابوالقسم هندو شاه تحریر میسازد که امیر خسرو را با امیرحسن موالفت و محبت تمام بود، خان شهید بردست امیر حسن تازیان زده خسرو درانوقت غزلی نوشت که مقطع آن این باشد بیت :

[ص ۴۴] زین دل خود کام کار ما برسوائی کشید
خسروا فرمان دل بردن همین بار آورد

چون تعشق صادق بود نشان آن ضرب بر دست خسرو پدیدار شد - زان بعد این مصرع در جواب مصرع خان گفت گواه عاشق صادق در آستین باشد خان شهید بعد دریافت بر حقیقت حال غور آورده هردو را بانعام و خلعت سرفراز ساحت سلطان از کمال معتقدین

حضرت قطب العالم وحیدالعصر فرید الدهر گنج شکر بود - دختر سلطان در عقد نکاح حضرت بود و سوای از شیخ نصرالله سبحانه جمیع فرزندان و دختران حضرت وی نواسگان حقیقی سلطان اند - بسال ششصد و هشتاد وپنج سلطان بعمر هشتاد سالگی بیمارشده بعالم بقا شتافت - در مقبره تعیمر ایام حیات مقابل خان شهید که وی در جنگ مغلان چنگیزی چند سال قبل از بادشاه شهید شده بود مدفون گردید - نام آن عمارت دارالامان بود و از روی کمال تجمل وتکلف آراست کرده بودند - حالا آن منازل در خرابات داؤد سرای واقع خرابات آن نشان از عمارات رفیع می دهد ، سنگ مرمر بالای آن در ایام عروج سلاطین اود با قیمت فراوان جانب بیت السلطنت انتقال پذیرفت - بعد سلطان غیاث‌الدین معزالدین کیقباد پسر بغراخان پسرثانی سلطان بادشاه شد و حصاری رفیع و شهری جدیدلب آب بسرحد کیلوکهری بنا نهاد - ابواب عیش وطرب بر روی دل بستگان عالم کشاد پدر وی صاحب ولایت لکوتی بود بوادید ابتری پسر و هم بدعوی سلطنت پدر از بنگالا عازم دهلی شد و کیخسرو پسر خان شهید ضابط ملتان درپی تسخیر دهلی گردید آخر در رهتک تقریب بقتل رسید - ناصرالدین بغراخان و معزالدین کیقباد لب آب گهاگهره وآب سرو* بعد مصالحت ملاقات کرد قران السعدین حضرت امیر خسرو بر ملاقات همین هر دو پدر و پسر شاهان بنگال و دهلی مبنی و مشعر باشد آخر سلطنت در سال ۸۷ بخاندان اصلی منتقل کردند -

منزل سی و یکم در سلطنت و سیاست سلاطین خلجی ملک جلال‌الدین فیروز ملک علاءالدین برادر زاده و

*سرو و سارجو و سرجو هرسه نام نهراست قریب بدریای گهاگهره -

دامادش صاحب حکایت پدماوت و فرزند ابتر وی قطب‌الدین مبارکشاه نامراد مع حال وی از بربادی جان و مال و تباهی خاندان و اهل و عیال بردست خسرو خان برادر زاد

جلال‌الدین‌خلجی فیروز بادشاه‌شد عمارات معزی را باتمام رسانید و آن شهر نو رونق تازه گرفت [ص ۵۸۴] علاءالدین برادر زاده و داماد صاحب رشد عظیم و در کره مانک پور مقیم بود ـ اکثر ولایات تلنگانا و خاندیس که هنوز آنجا نوبت فروغ اسلام نرسیده بود بردست علاءالدین مسخر گردید شش صد من طلای خالص و هفت من مروارید و دو من جواهر از لعل و یاقوت و الماس و زمرد هزار من نقره از غنایم آنجا حاصل گردید ـ هرچند سلطان رعیت پرور و متحمل و دیندار بود الا بعضی از حاسدان بوی رسانیدند که در حوالی اندر پت در ویشی صاحب خزاین باکیمیا گری وارد سید مامولا نام دارد ـ چند هزار من از اجناس برنج و گوشت و روغن و مایده و شکر در مطبخ وی ذخیره باشد ـ هر روز خاص و عام از هندوان و اسلامیان را محتاج و غیر محتاج ضیافت نماید عجب ندارد که سر بشاهی بر دارد شاه متوهم گشت وی را کشت ابری غلیظ برخاست و خاک باریدن گرفت ـ تمام شهر و دیار تاریکی پذیرفت از همان وقت آثار ضعف ریاست شاه پیدا شد آخر بعد چندی سال هفتم از جلوس بدست علاءالدین و خویشان وی اندرون کشتی در قتل درآمد ـ *در کره مانک پور و آود و بهار سر وی را بذلت تمام تشهیر کردند ـ در سال ششصد و نود پنج علاءالدین پادشاه شد ـ قریباً بست و چهار سال فرمان روائی کرد کوشک لعل محل خاص غیاث الدین بلبن و شهر جدید

دهلی کیلوکهری ترمیم کرد شهری و حصاری نو در حدود اندرپت
بر بنیاد حصار قدیم راجگان هند نهاد انتظام لایق از تقرر خراج
بر رعایا و قرار داد محاسب بر هر یک موضع و حکام عدل شعار
بر اقطاع و امصار و قاضیان دیانت دار در هر شهر و دیار نامزد
ساخت و اخبار تمام مملکت هر روز بذات خود سماعت کردی
آسایش تاجر و راه رو چنان در عهد وی شد که از کابل تا بحر
شرق و از جبال تا بحر جنوبی شب و روز در سفر و حضر کسی
را یارای دزدی و قطاع الطریقی و ایذا رسانی نبود بجرایم صغیر
و کبیر مجرمان را بسزای سخت رسانیدی ـ مملکت هند بوضع خوب
آراست ـ مغلان چنگیزی چند بار در دیار هند تا ملتان و سنده و
لاهور و دهلی با لک دو لک سوار تاخت آوردند و هزیمت
خوردند ـ سرکشان هند همگنان پامال شدند و حصار چتور که
هنوز بدست کسی از شاهان اسلام فتح نشده بود بر دست وی
مفتوح شد حکایات پدماوت که بچندین زبان [ص ۳۶] از نظم و نثر
رایج از وی یادگار حضرت سلطان المشایخ در عهد دولت وی
صاحب فروغ بود اکثر از آن جناب بوساطت حضرت امیر و حضرت
شاه شرف استمداد خواست ـ شاهزادگان وی شادی خان و خضر خان
غلامان حضرت بودند ـ عهد دولت علاءالدین نیز بهزاران برکات
و حسنات از عارفین و عابدین و صلحا و علما پر نور بود ـ خصوص
ذات منزه از صفات حضرت محبوب الهی مورد فیوض نامتناهی بعد
وی قطب‌الدین مبارکشاه پادشاه شد و با حضرت سلطان حقیقت
لب گستاخ کشاد که هر ماه نو برای ادای تحیت تشریف آرند
هنوز ماه دیده نشده بود که خسروخان مراون زادی هندو در بام
هزار ستون قصر معزی وی را بزخم خنجر قتل نمود بسال

ششصد و بست و یک امارت بخاندان تغلق انتقال پزیرفت ـ

منزل سی و دویم در سلطنت جلالت ملک غازی غیاث‌الدین تغلق و ملک الف خان محمد شاه تغلق و بنای حصار تغلق آباد در نواحی دهلی و تعمیر عمارت دلپذیر در ولایت دیو گیر وسط مملکت هند و نقل و حرکت عماید هر قسم دهلی بشهر نو آباد دولت آباد

ملک غازی از دیپال پور حوالی ملتان یورش کرده بر هرآون زاد ظفر یافت ـ وی را که ناصرالدین خسرو شاه ملقب کرده بود بر انداخت و خود را غیاث الدین تغلق نام نهاد تا سال هفت صد و بست و پنج مدت چهار سال پادشاه ماند ـ حصار تغلق‌آباد ده کروهی شاهجهان آباد از بنای وی یادگار مشتمل بر عمارت عالیشان در وسط کوهستان با پنجاه و دو قصر رفیع و پنجاه و ششی دروازه همانجا مقبره وی و پسرش واقع در خیال خاص و عام بدیدن رفعت آن عمارت می گذرد که بچند صد سال تعمیر آن صورت پذیر بوده باشد ازین گویند که در تسخیر وی جنات بودند که باعانت ایشان بچنان عمارت عالی پرداخت و آن را در مدت چهار سال اتمام ساخت ـ حصار ویرانی دارد در مقبره سادات بخاری از چندین خانجات آباد اند در سال بست و چار جانب بنگال رفت ـ ناصرالدین ابن سلطان غیاث‌الدین آنجا بود ـ با تحف و هدایا ملاقات کرد او را چتر داده اقطاعش از کوڑ و بنگالا و ستار کانو و حدود بحر بوی سپرده معاودت کرد حکم داده بود که چون ما بشهر در آیم حضرت سلطان المشایخ از شهر تشریف برد ـ

روزی که وی می آمد غلامان آستان [ص ۷۴] سلطنت حقیقی عرض کردند که تغلق بعد چند ساعت بشهر در آید بر زبان حق ترجمان رفت که هنوز دهلی دور است و حضرت مخدوم نصیرالدین و حضرتی دگر از خلفای حضرت محبوبی حسب الامر باطعامی بحضور حضرت سید محمود بحار رفت ـ جناب سید در برداشت گل و تعمیر دیوار مصروف بود ، سبوی طعام بخورمی در دست گرفت و قدری ازان خورده بحضرت چراغ دهلی داد که بخورد زان بعد ارشاد کرد که بابا نظام‌الدین تمام حسنات عالم خود می بردارد شر بر ما حوالت فرمود ـ سبدی، از گل و خشت پر کرد و انداخت و ارشاد ساخت که باد بر سر پادشاه ـ همان دم عمارات افغانان پور چند کروهی شهر نو ساخت الف خان پسرش که طعام ضیافت می خورد بر افتاد ـ سلطان با معدودی چند جان داد الف خان خود را سلطان محمد شاه تغلق خطاب داده پادشاه شد ـ سخاوت شعار کرد شهر دولت آباد در ولایت دیوگیر بنا نهاد و آن را بعرض و طول مسافت مملکت هند وسط قرار داد ـ اهل جوهر و صاحب هنر هر فریق را بدادن زادراه و بهای مکانات هر دو جا و انواع بذل و عاطفت آن جا آباد گردانید قهر و سیاست شاه باعث برهمی انواع انتظام مملکت هنر شد و بر اکثر علما و صلحا تیغ بی دریغ خون آلوده کرد ـ آخر در سفر سنده و مکران عزیمت کرد ، حضرت مخدوم چراغ دهلی را تکلیف معیت داد ـ مخدوم بجای خود گفت که اگر ارشاد حضرت محبوب الهی نمی بود که در شهر باید ماند و جفا و قفای خلایق باید کشید کجا ما و کجا بادشاه بهر حال حاضرم الا این سفر بر پادشاه مبارک نخواهد بود ـ

از منزل کوندل پانزده کروهی کرنال مزاج پادشاه ناساز شد بسال ششی صد و پنجاه و دو لب آب سند وفات یافت فیروز شاه تغلق باصرار حضرت چراغ دهلی و دیگر ارکان دولت پادشاه شد۔

منزل سی و سیوم در خلافت و نظامت سلطان دین پناه رفیع بارگاه معرفت آگاه فیروز شاه و تسلط وی بر تاج و تخت از روی بشارت چهار حضرات عارفان نامدار ذی شان و حصول برکات آن و موصول گردیدن نقش قدم جناب فیضمآب حضرت رسول مقبول نبی آخرالزمان در حضرت دهلی از ذخایر تبرکات نبوی بدست حضرت مخدوم جهانیان بخاری اوچی در زمان نصفت تو امان سرتاج خسروان و نصب آن بر صدر جد شاهزاده قوی دولت [ص ۸۰] نوجوان محمد فتح خان بعد ممات متمنای آن زنده جاودان و بعض فتوحات بردست آن بادشاه ملایک صفات

در نواحی سنده فیروز شاه هر چند عذر از قبول سلطنت می کرد مگر حضرت مخدوم وی را باصرار تمام بادشاه گردانید ۔ بطفیل دستگیری حضرت مخدوم در ذات پاک وی چنان برکات و هدایت عدل و رافت پدید آمد که نام نیکوی وی یادگار دوران ماند انواع عذاب که سلاطین جهان برای قتل مجرمین مقرر کرده بودند بر انداخت چندین حصار و شهر در هند بنا کرد چون حصار دهلی و شهر جدید لب دریای جمن و جهان نما فیروزی و حوض خاص حصار فیروزی در حدود هانسی بفرمایش شاه بهلول صاحب ولایت و چند

امصار بنام فیروز پور و مساجد و مسافرخانجات و اماکن اوقاف ذکر و آبادی فتح آباد باعث ولادت شاهزاده فتح خان صاحب تاریخ فیروز شاهی مولانا ضیاء الدین برنی از رفقای وی امیر قدیم سلطنت و غلامان حضرت محبوب الهی بود بعد وی تجرید ورزید چنان که بر وقت وفات در حجره وی بوریای بود باقی خیر در جوار مرشد برحق مدفون صاحب تاریخ فیروزی سراج الدین شمس عفیف دبیر حضرت شیخ قطب الدین منور هانسوی بود فتوحات فیروزی خود بادشاه نوشت دلایل فیروزی عالمی دگر مترجم از شاستر در تفاولات جانب کوه سر مور چند مناره سنگ افتاد بود سلطان برای ابطال عقاید هنود که وقت برداشت آن را ظهور قیامت قرار میدادند آورده در عمارات خود نصب ساخت که هنوز قایم ، فیروز شاه از چند درویشان صاحب باطن نوید سلطنت در ایام امارت در گوش کرده بود یکی از حضرت مولانا علاء الدین موج دریای اجودهنی یکی از حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی یکی از مخدوم نصیر الدین چراغ دهلی یکی از مخدوم جهانیان بخاری که وی قدم مبارک جناب رسول مقبول صلی‌الله جلشانه علیه و آله وسلم باشارة نبوت از حرم نبوی بر سر نهاده پیاده پا تا حضرت دهلی آورد - فیروز شاه چند منازل استقبال کرده از انجا پیاده بر سر خود آورده باعزاز و احترام تمام نگاهداشت و میخواست که بعد وفات خود آنرا بر صدر خود نهد الا این نعمت نصیب دیگری بود - روزی شاهزاده مقبول حامل دولت قدم جناب رسول روبروی پادشاه آمد شاه وی را ملول یافت بروی شفقت بی نهایت کردی [ص ۹۳] ازین که پدرش در جنگ بهرایچ شهید شده بود فرزند کلان سلطان, باعث ملالت خاطر از وی پرسید وی هیچ نگفت حکم کرد که در جواهر و نفایس

خانجات شاهی برید هر چیزیکه وی قبول نماید بوی دهید۔ امرای دولت چنان بعمل آوردند وی هر چیزیکه می دید نفی از تسلیم آن می کرد ۔ چون نوبت این دولت سرمدی رسید حال آن پرسید و برسر خود نهاده بحضور شاه آمد شاه گفت با تو عهد میکنم که اگر قبل از ما وفات یابی این دولت نصیب تو باشد ورنی مارا راضی شو حالا در فکر ظهور وفای وعده بادشاه شد از هر درویشی و صاحب نعمتی همان التجا داشت خواهش ممات قبل از سلطان میخواست مسموع وی شد که حضرت مخدوم جهانیان بیمار بود حضرت مخدوم جلال پانی‌پتی چند سال از عمر شریف خود بر وی بخشش کرد صحت یافت ۔ جریده جانب حضرت شیخ جلال الحق والدین پانی پتی گاذرونی شتافت ۔ شاه زینا خادم و دربان آستان بود او ممانعت ساخت که بی اجازت نشاید رفت ۔ شیخ در حجره خلوت خاص باشد وی نپذیرفت وی لوای عزیمت برا فراشت ۔ شیخ در عالم استغراق مشغول بحضرت حق بود بعد دیری مخاطب شد که برو نصیب تست ۔ خان شادان و فرحان برآمد شاه زینا گفت که تا دهلی بسلامت نرسی عرض کرد که آرزوی ما همان باشد ۔ شکر حق که از زبان تو بشارت مکرر یافتم در حوالی دهلی آمده زیر درختی بخواب رفت و مایل بخواب عاقبت گشت شاه وفای عهد کرده نقش قدم مبارک را بالای صدر فتح خان نهاد حصاری وسیع و مسجد و خانقاه آراست و برای اخراجات خدام دیهات و جاگیر مقرر داشت بیت :

بر زمینی که نشان کف پای تو بود
سالها سجده صاحب نظران خواهد بود

بعضی فتح خان را پسر اصلی فیروز شاه گویند بعضی خواهر زاده شاه میر در ملازمت مخدوم پانی پت رسیده و از حضرت ایشان پرسیده که آنجناب جناب حضرت حق جل و اعلی را دیده اند مخدوم گفت که خدا را بچشم سرنتوان دید الا ما ظل الحق را دیده ام ـ در عهد سلطان چند امرای عصر بشاهی مملکت جنوبی حسب عطای وی سر بر آوردند فیروز شاه هم عصر امیر تیمور صاحب قران بود عزم امیر برای تسخیر هندوستان در ایام سلطنت وی بود الا نوبت نرسیده چنانکه از کلام هاتفی در محل [ص ۵۰] تعریف هند استخراج می یابد از تقریر امیر ، بیت :

چو فیروز گردم دران تخت گاه
زنم سکه برنقد فیروز شاه

شاه بعمر نود سال در سال ششصد و نود از دنیا بریاض جنت خرامید بالای حوض خاص مقبره دارد ـ

منزل سی وچهارم در خلافت، پرسیاست امیرصاحب تدبیر قطب‌الدین گورکانی تیمور صاحب قرانی از روی برکات حصول یک مشت شعیر از دست حق پرست سید مسعود امیر در عمر صغیر بخوردن آن عالی تقدیر و مختصر حالات فتوحات هر ولایت و رسیدن در هندوستان و نصرت یابی بر اولاد فیروز سلطان

در سلاطین روزگار چون سلطان امیر تیمور کسی نشان نمی دهند امیر در ترکی پادشاه و تیمر و تمراین و گورکان داماد را گویند دختر چغتا خان با قرا چار نویان کتخدا شد ـ هنگام

ولادت امیر قران دوستارگان سعد در برج واحد بود و ابواب سرای از خود بشکست و بر زمین افتاد رباعی :

ز نسل قراچار نویانش دان
گل بوی باغ قرا جانش دان

قرا چار و چنگیز ابن عم اند
بکشور کشائی قرین هم اند

قرا چار نویان کسی باشد که سپاه سالار چنگیز بود و از اجداد امیر اول همان دین اسلام قبول فرمود - امیر طغران خان پدر امیر هم صحبت اتقیا شد و ریاست و سپاه سالاری آبای را ترک داد با معیت قلیل در شهر سبز بسر می برد - امیر را بصغیر عمر بحضور حضرت سید امیر مسعود کلال سوخاری پدر ایشان امیر طراغا که از معتقدان سید بود برده امیر یک مشت شعیر از پیشگاه سید یافت بشمار قریب چار صد که بحسب اعداد آن سلطنت در خاندان وی ماند و آن از روی حساب تا زمان آمد نادرشاه منتهی می شود - بعد از بلوغ و حصول فراست و کیاست در شهر بلخ ولایت سمر قند که از شهر سبز بست فرسخ باشد اجلاس فرما شد - درانوقت بسبب وفات سلطان ابو سعید در تمامی ممالک چنگیزی از ایران و توران فتور واقع بود بسال ۷۷۱ و در ۷۷۷ تهتا و در ۷۸۱ خوارزم و در ۷۸۳ هرات و توابع آن و در ۷۸۲ سلطانیا و در ۷۸۸ عراق و آذربائیجان و گورجستان و قرا باغ و در ۷۸۹ اصفهان و شیراز و در ۷۹۳ تمام دشت قپچاق بطول [ص ۵۱] هزار فرسخ عرض ششصد فرسخ و خاص شهر سمر قند در سال ۷۹۴ تمام ایران و بغداد در سال ۷۹۷ جمیع بلاد شامال در سال ۸۰۰ هند

از تصرف اولاد فیروز شاه و راجگان نامدار در سال ۸۰۳ ایران و سیوستان و زابل و دمشق و دیار شام در سال ۸۰۴ تمام ملک روم تا کنار دریای فرنگ و در سال ۷۷۰ جانب خطا لشکرآراست، سلطان بیت :

سلطان تمیر که مثل وی شاه نبود
در هفت صد و سی و شش درآمد بوجود
در هفت صد و هفتاد یکی کرد جلوس
در هشت صد و هفت کرد عالم بدرود

امیر هرگاه بدهلی آمد اولاد فیروز شاه بعد چند محاربات هزیمت خوردند در مسجد جامع فیروزی بادای نماز شکر پرداخت و تاخت و تاراج اکثر امرای فیروزی از دست افواج راه یافت ـ بعد معاودت حضرات سادات بر مملکت هند قایم شدند ـ امیر بادشاه خوش عقیدت بود از حضور حضرت با برکات انواع تبرکات بشارات بوی نصیب گشت رسم تعزیت حضرات حسنین از وی شیوع پذیرفت اولاد امجاد وی در بخارا و سمرقند و ایران و خراسان و ماوراء النهر و هرات نوبت بنوبت شاهی کرند و از عهد ظهیرالدین بابر بادشاه تا محمد شاه سلطنت هند در این خاندان برپا ماند ـ جز این که بابت زمان امارت افغانان سور قریب پانزده سال تفاوت رو داد ـ جناب فضیلت مآب مولانا شرف‌الدین علی یزدی که از شعرای نامدار و فضلای عالی تبار و ندمای امیر بود تاریخ ظفرنامی تیموری حسب فرمایش شاهرخ میرزا در کمال بلاغت و لطافت نوشت و تاریخ ترکی و توزک تیموری نیز بحال وی جمع یافت و مولانا هاتفی برادر یا خواهر زاده جامی تیمور نامی منظوم در عهد خود گفت بسی آبدار از سُلاطین جهان در اکثر

مقامات جز سکندر و تیمور دیگری نرسیده و در حقیقت جهانگیری و کشورکشائی این هر دو نامدار یادگار باشد۔

منزل سی و پنجم در امارت و ریاست رایات عالیات سید محمد خضر خان بن ملک سلیمان بعد معاودت صاحب قران از هندوستان و چندین فرمان روایان این خاندان معزالدین ابوالفتح مبارکشاه و محمد شاه بن فرید خان و علاءالدین محمد شاه [ص ۵۲] بن فرید خان بن خضرخان و بضعف تسلط این حضرات سادات تصرف اکثر تاجوران ولایات اقلیم هند سر خود بالذات،

بعد معاودت امیر تیمور صاحب قران حضرات سادات بر سلطنت دهلی قایم شدند تصریح چنان که خضرخان پسر ملک سلیمان بود ملک سلیمان را ملک مردان دولت حاکم ملتان امیر فیروزی پسر خواند الاملک سلیمان دعوی سیادت نمی کرد۔ روزی حضرت مخدوم جلال‌الدین بخاری تقریب ضیافت در منزل ملک مردان دولت آمد ملک سلیمان بر خدمت دست شوی همت بست حضرت مخدوم وی را بدین خدمت دیده فرمود که وی سید زاده باشد بدین کار نشاید۔ صاحب طبقات محمود شاهی و تاریخ مبارک شاهی وی را سید صحیح دانند و نسب وی تابعلی مرتضیٰ رسانند۔ بعد فوت ملک مردان دولت و پسر اصلی وی حکومت دیپال پور و ملتان بخضرخان رسید۔ زمان فتح دهلی نزد صاحب قران آمد و بر امارت لاهور و ملتان و دیپال پور سرفرازی یافت۔ هرگاه محمود شاه آخرین اولاد صاحب جاه فیروزی بود بسال هشتصد و پانزده وفات فرمود و بعض اکابر با دولت خان لودهی بیعت کردند و بعض سردار خضرخان نیز باوی

رفاقت ورزیدند خضرخان بشصت هزار سوار دهلی را تسخیر و لودهی را در حصار فیروزی اسیر کرده بسال هفتده رایات عالیات بر خود لقب ساخت و نام سلطنت بر امیر و شاهرخ میرزا قایم داشت معزالدین ابوالفتح مبارک شاه بن خضرخان و محمد شاه بن فرید خان بن خضرخان و غیر هما چند شاهان تا سال پنجاه و پنج سلطنت کردند که در عهد این حضرات مملکت هند بر تاجوران متعدد از گجرات و مالوه و جون پور و بنگالا بضعف خلافت اکبر قسمت پذیرفت آخر امیر سلطنت دهلی بر سلطان بهلول لودی استقرار گرفت۔

منزل سی و ششم در پادشاهی افغانان لودی از سلطان بهلول خان که این منزلت از روی خرید حسب تصرف درویشی صاحب دولت یافت وسلطان سکندر نظام خان فرزند نامدارش که بانتظام نمایان پر داخت و سلطان ابراهیم وزوال خلافت بدعای شیخ علاءالدین مجذوب از روی هزیمت در داوریگاه پانی پت

افغانان لودهی [ص ۵۳] مدام شعار تجارت اسپان می کردند بلو طفلی صغیر بود که وی را بعد هلاک مادرش بچاک شکم باعث قرب زمان وضع حمل زنده و سلامت بر آوردند ۔ از صدمات افتادگی مکان که موجب هلاکت مادرشد و زحمات دریدگی بطن مرده حضرات حق وی را در حمایت خود محفوظ داشت بحضور پدر چندی پرورش یافت ۔ زان بعد از پدر رنجیده نزد ملک فیروز و ملک اسلامخان و ملک سلطان شاه اعمام خود آمد ۔ روزی با عمی تقریب تجارت اسپان در حدود نارنول می گذشت درویشی شاه غریب نامی چو بدستی بر زمین باهر دو دست یزدان پرست می زد که کسی

باشد تا سلطنت دهلی عیوض نهصد روپیه خرید نماید ـ بسماع این آواز بفور از اسپ برجست و نهصد روپیه که از فروخت و نفع اسپان با خود موجود داشت برگرفت و نزد فقیرنهاد وفقیر آن را بر حاضران قسمت کرده ساکت شد. عم وی ازین حرکت رنجیده وی از وی جدا گشت و با عم دیگر اسلام خان در سرهند پیوست وی صاحب جمعیت دوازده هزار افغانان از خویش وُ اقارب بود ـ هنگام نزع باوجود پسران لایق ریاست بر وی گذاشت الحاصل بترق روز افزون در سال پنجاه و پنج هجری پادشاه دهلی شد ـ در بعضی دخایر چنان دیده شد که در صغر عمر از پدر یا عم چیزی میخواست و بعد یافتگی آن اصرار استبداد میکرد ـ فقیری گذر کرد و بر زبان آورد که برای قدری قلیل شاه دهلی را می رنجانید و از شاه غریب بشارت مکرر یافت ـ قریب چهل سال پادشاه ماند ـ سلطان بهلول لودهی بعد وی نظام خان پسرش سلطان سکندر پادشاه شد ـ فضلا دوست رعایا پرور منظم مملکت خبرگیر ریاست بود شیخ نظام‌الدین احمد در تاریخ خود نویسد که سلطان تجمل ظاهری و کمالات معنوی داشت عدل و رحم و هر روز دربار کردی نقد و جنسی لایق هر روز بر درویشان و محتاجان ایثار کردی ـ اوامر و نواهی شریعت در عهد وی خوب استقامت پذیرفت ـ فرهنگ سکندری و فتوحات سکندری در زمان دولت وی مرتب شده اخبار مملکت دور دست هر روز نزد شاه می آمد بنا بران وی را بر تسخیر جنات منسوب میکردند ـ بست و هشت سال پادشاه ماند بعد وی پسرش ابراهیم شاه بادشاه [ص ۸۵] شد بسال نهصد و بست و چار و بسال سی و دو رخت آخرت بست ـ حضرت شیخ علاءالدین مجذوب اکبر آبادی بزرگی بود صاحب نعمت از طرف سلاطین وقت

دوازده موضع برای مصارف خانقاه ایشان مقرر بود ـ ابراهیم در آخر عهد خود آن را مسدود کرد ـ نوبت بجای که درویشان که چند صد بودند و روزی خاص و عام وارد صادر با مدنی بست و چهار هزار روپیه سال دیهات متعلق بود با چند فاقجات گذرانیدند ـ شاه در عالم استغراق می بود هر چند عرض کردند التفات نیاورد ـ روزی همگنان بر سر شاه جمع آمدند و فریاد و فغان بیحد آغاز نهادند ـ سر بر آورد وگفت چرا شور می سازند حقیقت بعرض رسانیدند که بادشاه وقت مواضع خانقاه ضبط کرد و درویشان تباه آمدند چند بار پرسید همان جواب یافت ـ آنگاه ارشاد ساخت که ملک وی را بضبط آوردم و بسلطان بابر تفویض کردم دیهات ما بدرویشان گذارد همان نزدیکی ظهیرالدین بابر از کابل تاخت و ابراهیم را در پانی پت از جان و خانمان بر انداخت ـ قبروی بر فراز شمالی آن شهر واقع که باچند هزار مقتولان آسوده بعد فتح و جلوس بر تخت دهلی و آگره اول حکمی که از پیشگاه بابری جاری شد معاف مواضع خانقاه بود ـ

منزل سی و هفتم در خلافت سلاطین آل تیمر ظهیرالدین محمد بابرو نصیرالدین محمد همایون وجلال‌الدین اکبر و صفای اعتقاد وی باحضرت هندالولی و مخدوم شیخ سلیم چشتی فتحپوری وبنای منازل رفیع در کوه ستگری

بابر بعد تصرف بر هند چون سامان آخری آماده گردانید همایون پادشاه شد ـ وی بر نشو و نمای ظاهری از راه پندار کلامی خلاف ادب بر زبان راند مخالف شان قهاری افتاد اکثر فوج و سپاه از وی بر گردید کار وبار وی تباهی پذیرفت و سلطنت قریب یازده

سال با افغانان سور تعلق گرفت آخر بعفو تقصیر از حضرت ایزد غفیر از روی اعانت سلاطین صفوی ایران باز بر تخت هندوستان دست قدرت یافت۔ بعد از وی اکبر بادشاه شد در حقیقت صافی عقیدت بود بحضور هندالولی چند بار پیاده از دهلی و آگره رفت الا ندمای عصر وی هر چند عالی خاندان بودند امامذهبی [ص ۵۵] حق نورزیدند و از بادشاه که اکثر شعار خلاف اسلام ظاهر میشد باثر صحبت و حسب تقاضای وقت بود با حضرت مخدوم شیخ سلیم چشتی فتحپوری فراوان ارادت و اعتقاد داشت و منازل رفیع دران کوه بناکرد از مسجد و خانقاه و حصار و تخت گاه۔

منزل سی و هشتم در خلافت نورالدین جهانگیر و شرف ولادت و پرداخت وی بدعای حضرت شیخ سلیم در حضور وی و شهاب الدین شاهجهان و صفات حمیده عدل و داد وخدمت گذاری درویشان وحسن ظن با حضرت ایشان و دیگر محامد بیکران

نورالدین جهانگیر وی بدعای حضرت شیخ سلیم چشتی ولادت و در صغر عمر بحضور وی پرورش یافت۔ از برکات دعای و دست شفقت شیخ حسن عقیدت و مراتب عدل و رافت در ذات وی مخمر بود ۔ از اخلاف شاه مغفور شهاب‌الدین شاهجهان پادشاه شد که بنای این شهر و این مسجد بر دست وی صورت بست۔ صفات حمیده این پادشاه دین پناه نچندانست که در تحریر در آید ۔ از قدر دانی اهل فضل و کمال و بذل و ایثار و علو همت و فراخ حوصلگی و اولوالعزمی و رفعت شان و منزلت و ریاضت

و عبادت و ذوق عمارت و خدمت گذاری درویشان و حسن ظن
با حضرات ایشان ۔

منزل سی ونهم در خلافت محی‌الدین اورنگ‌زیب عالم‌گیر و تسلط وی بجای پدر اسیر و زهد و تقوی و انتظام و تدبیر

از چندین اخلاف پادشاه مغفور اورنگ زیب عالم گیر تخت نشین جای پدر اسیر گردید ۔ عالم و عابد و زاهد و متقی و منتظم و دانا و مروج شعایر اسلام بود ۔ مدت ۲۵ سال بافوج و سپاه در دیار جنوبی بسر فرمود همانجا بعالم عقبی خرامید چند کروهی دولت آباد بشهر نو آباد اورنگ آباد آرامید ۔

منزل چهلم در قضای قاضی القضاة ملا قوی که تیغ سیاست وی در پرده شریعت بخون عارفان بی تقصیر آلود بود

در عهد پادشاه شریعت پناه قاضی القضات سلطنت قاضی ملا قوی بود که تیغ سیاست در برده شریعت اکثر بخون عارفان بی تقصیر آلود کردن میخواست و کسیکه در دست قدرت وی افتاد او را زنده نگذاشت چنانکه مختصری ازان در ذکر شاه سرمد یهود کاشانی در منازل آینده واضع گردد انشاءالله سبحانه تعالی ۔

منزل چهل و یکم در حالات اصلی شاه سرمد یهود کاشانی سرآمد مجاذیب بارگاه ربانی و [ص۶۵] تجرید و تفرید آن عارف یزدانی در تعشق هندو پسری ملتانی و رسیدن در ایام فروغ

خلافت شاهجهانی در حضور شاه مجذوب وزیرآبادی مشرف دولت قطب ابدالی از شاه شرف بفیض روحانی و روداد حالت جذب و پریشانی در طی منازل درویشی و خدادانی معتقد گردیدن شاهزاده دارا شکوه اکبر اولاد سلطانی و قال آن فرخنده فال در باب شاهزاده ممدوح بعد شهادت بفیض رسانی جاودانی

حکیم سرمد در اصل از یهودان کاشانی بود ـ آبای وی حرفت تجارت از قدیم می کردند و علوم طب هم واقف بودند وی از صغر عمر آزادی و مساحت ورزید در دیار مغرب بر دست یکی از شیخ طریقت ایمان آورده بر تاجر پسری خراسانی محبت و موالفت گزید، برفاقت وی در نشاپور آمد ـ آنجا حال وفات پدر مسموع کرد لا جرم بوطن آمد و بامال و منال پدر عازم دیار سنده گردید ـ درانجا نگاه وی بر ابهی چند نامی هنود پسری افتاد مال و متاع پسری نیز زیاده بود الا حکیم سرمد متاع تجارت خود بر آن افزود خود مجرد شد بر در آن معشوق قیام کرد ـ بعد چندی ضرب تعشق صادق بر وی هم مؤثر گردید جمیع سامان دنیاوی از خود بر انداخت و کمر همت بر خدمت عاشق صادق بست و امارت و تجارت را خیر بادی بلند گفت ـ در دولت شاهجهانی وارد شاهجهان آباد شد در وزیر آباد مجذوبی بود که معروف بشاه مجذوب و از فیض روحانی حضرت شاه شرف‌الدین عراق پانی پتی صاحب نعمت و غالباً وی منصب قطب‌ابدالی داشت شاه سرمد وی را مرشد گرفت ـ وی شاه سرمد را فرزند خواند بعد از چندگاه عالم وجد و از خود رفتگی و استغراق و بحق پیوستگی بر شاه سرمد غالب گشت حتی که

ستر عورت هم بر خود نداشت و بی قید و بند در صحرا و شهر
می گذشت ابهی چند نیز با وی می بود خاص و عام شهر باوجود
برهنگی از قدر و منزلت مرشد وی و خود وی آگه شده بودند
حتی‌الوسع در بزرگ داشت و خاطر داری وی دریغ نمی کردند ـ
سلطان محمد دارا شکوه اکثر در حضور وی آمدی و اعتقادی فراوان
داشت ـ تحریری و تقریری چند مسایل طریقت از وی پرسید و جواب
باصواب یافتی شاه سرمد گاهی مستغرق و گاهی هوشیار بودی در
بی هوشی بی قید محض می شد و خبر از خود نداشت الا تاهم
گفتگوی سلیم کردی و در سوال [ص ۲۷۰] جواب شافی دادی ـ بعضی
اهل منزلت گویند که از عقلای مجانین بود بعضی قرار دهند که
سکر غالب داشت بعضی بر آن اند که سالک مجذوبی را طی منازل
می کرد از باعث شهادت مناصب وی در برزخ ترقی پذیرد پادشاه
زاده نامدار دارا شکوه را چند بار متوقع خلافت گردانیده هر گه
دارا شکوه بردست برادر والا قدر شهید شد بعضی اهل انکار نزد
سرمد خبر بردند که کسی را توقع سلطنت دادی که وی امروز
بعاقبت رو نهاد و گفت ما وی را توقع خلافت عقبی میدادم که
امروز یافت ـ شب آینده آن منکر منزلت شاهزاده در خلد برین چون
سلاطین معدلت گزین بل بهتر ازین مشاهده کرد ـ شاهزاده بسی
عقیدتمند در خدمات اهل عرفان بود اوقات سعید خود اکثر
بذکر این حضرات صرف کردی و در تعظیم و توقیر این حضرات و
خدمات لایق از حد کوشیدی و مقبول انظار ایشان بودی زمانی که از برای
فراهمی سامان جنگ بعد هزیمت از برادر جانب لاهور آمد بحضور حضرت
شاه میر لاهوری حاضر شد ـ شاه سجاده خود برای وی کرده
اشارت فرمود که بر آن قیام نماید و چند بار از روی تاکید گفت

شاهزاده هر گز قبول نکرد لا جرم شاه بر زبان آورد که تخت دهلی نصیب عالمگیر بود - خمر رب قدیر ترا تخت جنت روزی خواهد گردانید - شاهزاده وقت قتل این شعر از غایت رسوخ بحضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی بر زبان آورد بیت :

شاه جیلان خوشا مدد کردی
کشتی و زندهٔ ابد کردی

منزل چهل و دویم در تلاقی شاه سرمد با ملا قوی در ره گذری زیر عشرتگاه دارا شکوهی و گفت و گوی زبانی و استقرار غضب و تعصب نفسانی در قوی روحانی آن رهنمای نادانی و استعداد قاضی و استبداد ماضی در حضور جهان بانی از پی ایذا رسانی آن عارف حقانی و استظهار باحکام سلطانی

روزی حضرت سرمد رحمته الله سبحانه علیه با معشوق دلفگار در حجرات عشرت گاه دارا شکوهی ایستاده بود، ملا قوی قشری از جانب دربار گذر کرد گفت سرمد نماز چرانمی گذاری ؟ گفت شیطان قوی‌قشری ملا ساکت ماند الا از همانوقت آتش غضب در کانون دل وی اشتعال پذیرفت - مکرر بحضور پادشاه شکایت و حکایت [ص۵۸] وی رسانید که با دارا شکوه الفت دارد او را متوقع خلافت گردانیده بود عریان میگردد نماز نمی گذارد - پادشاه گفت حسب قواعد شرعی تادیب باید کرد - روزی در مسجد جامع وی را برای نماز قایم کردند در قرأت دوم سرمد نماز بشکست که امام فکر تجارت اسپان دارد چون تفحص کردند واقعی چنان بود - روزی وی

را لباس پوشانیدند بعد دیری بر انداخت که بوی غضب می آید چون تحقیق کردند چنان بود ـ

منزل چهل و سوم در سوالات و جوابات تحریری منشور و منظوم باهم قاضی قشری و آن منصور ثانی در باب تن عریانی بورود فرامین دارالعدل سلطانی و تقاریر زبانی و گردانیدن وی را زندانی و تقرر جاسوسان چند در حالت حبس و بند برای تفحص کلامی قاطع زندگانی و اخذ رباعی از تصانیف وی در اسرار معانی که ازان انکار صعود آسمانی جناب سرور کاینات استخراج کردند براه نسیانی و تجاهل عارفانی و نفاذ حکم قتل آن صاحب منزلت فانی و دستخط سرمد بوصول منشور بر پیشانی

قاضی قوی قشری فرمان دارالعدل سلطانی بنام سرمد از مهر خاص پادشاه جاری گردانید در باب ستر عورت حضرت سرمد این رباعی در جواب نوشت ، رباعی :

آن کس که ترا تاج جهان بانی داد
مـــا را همه اسباب پـــریشانی داد

پوشاند لباس هـــر کرا عیبی دیـــد
بی عیبان را لبـــاس عـــریـــانی داد

باز قاضی قشری از طرف پادشاه بوی نوشت که اگر چنان صاحب نعمتی ما را نیز در چنان نعمت خدا داد چیزی بچیزی شریک گردان پاسخ آن رباعی دگر نوشت :

سرمد غم عشق بو الهوس را ندهند
سوز دل پروانه مگس را ندهند

عمری باید که یار آید بکنار
این دولت سرمد همه کس را ندهند

باجرای منشور دگر وی را گرفتار کردند این رباعی بر زبان راند :

خوش بالای کرد چنان پست مرا
چشمی بدو جام برد از دست مرا

او در بغل منست و من در طلبش
درو عجبی برین کردست مرا

بحضور بادشاه رفت کلام رندی آغاز نهاد و در باب عریانی گفت، رباعی :

خاک نشینی است سلیمانیم
عار بود افسر سلطانیم

هست چهل سال که می پوشمش
کهنه نشد جامه عریانیم

[ص ۵۹] شاه حسب استصواب فضلا و علماء فرمان داد که در زندان برند اثنای راه دو رباعی از طبع موزون در نظم آورده می خواند نظم :

سرمد که ز جام عشق مستش کردند
خواندند سرفرازش و پستش کردند

میخواست خدا پرستی و هوشیاری
مستش کردند و بت پرستش کردند

سرمد چه طلسم را که سر وا کردم
در شام دریچه سحر وا کردم
هر چند که خواب را ز سر وا کردم
دیدم همه خواب تا نظر وا کردم

در حالت قید اکثر خوارق بردست وی ظاهر شدن گرفت - اهل زندان و محافظان شان همگنان در خدمت و اطاعت وی بودند - ملا قوی قشری چون این حال دید تصورید که مقصود اصلی بر آمد بگردید چند جاسوسان بر گماشت که بر حالات وی و کلمات وی نظر دارند تا فعلی یا عملی یا کلامی یا مقامی از وی رو نماید که حسب رعایت شریعت محمدی خون ریزی وی جایز باشد - بعد تجسس تمام آن کسان یک رباعی از کلام وی اخذ کردند و بقاضی رسانیدند که شاه سرمد لااله الاالله می گوید و محمد رسول الله بر زبان نمی آید رباعی مذکوره :

آن را که سر حقیقتش باور شد
خود پهن تر از سپهر پهناور شد
ملا گوید که بر فلک شد احمد
سرمد گوید فلک باحمد در شد

ملا قوی قشری فتوی بر وجوب قتل وی نوشت که از کلام وی انکار معراج لازم می آید و باوجود ادعای اسلام محمد رسول الله سبحانه نمی گوید - منشوری بوی نگاشت که از روی حکم دارالانصاف شریعت و دارالعدل شریعت باین وجوه واجب‌القتل شدی اگر عذری باشد در پیش باید کرد - وی برپیشانی آن تحریر کرد رباعی :

ما سر خود را چو گو در زیر پا وابسته ایم
شهر دهلی را بجای کربلا دانسته ایم
رفت منصور از قضا بر دار و سرمد نیز هم
دار بازی را عطای کبریا دانسته ایم

منزل چهل و چهارم در منزلت و مناصب شاه سرمد در عالم زندگانی و ترقی مدارج بعد شهادت از منزل فانی و تصرف وی از قبر بفیض رسانی و رباعیات حسب حال و اشعار آبدار پر معانی تا وقت نجات از قید جسمانی محاذی [ص ۶۰] آثار شریف زیر مسجد جامع صاحبقرانی و اشعار غزلی در بیان حقیقت بعد سر برداری بردست

شاه سرمد علیه الرحمت سر آمد عشق دران منزلت فانی فی‌الرسول بود ـ بعالم زندگانی ازین منزلت در نگذشت الا بعد شهادت منازل وی ترقی پذیرفت و از حضرت صاحب تصرفی شد که فیض رسانی از قبور سازند و در برزخ زیادت مناصب حاصل آرند، الحاصل چون از بند بر آوردند این رباعی خواند رباعی :

سرمد گله اختصار می باید کرد
یک کار ازین دو کار می باید کرد
یا تن بر ضای دوست می باید داد
یا قطع نظر ز یار می باید کرد

هرگه سرهنگی رسنی بر بازوی وی بست فی الفور این رباعی گفت ، رباعی :

سرمد جسمی است جانش در دست کسی
تیریست ولی کمانش در دست کسی
میخواست که مرغ گردد و بربام جهد
گاوی شد و ریسمانش در دست کسی

حسب دستور از وی پرسیدند که آرزوی داری بخواه- گفت اینقدر میخواهم که بقصور کسیکه ما را قتل می سازید روی بروی وی کشید باهم صلاح فتاد نوبت تاقوی قشری و پادشاه رسید آخر قرار داد گردید که زیر مسجد جامع محاذی آثار شریف نبوی بردند سر برداشت و این شعر بر زبان راند بیت :

بجرم عشق توام می کشند و غوغائی
تو نیز بر سر بام آکه خوش تماشائی

اراده کردند که چشمان وی بر بندند قبول بساخت و این شعر خواند شعر :

گرم عتاب چون شود پرده بپوشم از رخش
پرده کشند مردمان چون شود آفتاب گرم

چند جلادان صاحب جوهر تیغ بر گردن مبارک وی راندند هر یک از دست بیکار شد خوبروی بود از جلادان آستین بر دست پچیده حضرت سرمد رحمته‌الله سبحانه علیه جانب وی دیده تبسم کرد و این شعر خواند رباعی :

بهر رنگی که خواهی جامه می پوش
من از رفتار قدت می شناسم

و سر عجز پیش برد و این شعر خواند بیت :

عمریست که آوازه منصور کهن شد
من از سر از سر نو جلوه دهم دار و رسن را

بعد قتل سر خود را بدست برداشت [ص ۶۱] و این دو شعر خواند رباعی :

سر جدا کرد از تنم شوخی که باما یار بود
قصه کوته کرد ورنه دردِ سر بسیار بود

سرمد سر داد و سرمدی یافت
منزل ز مقام احمدی یافت

از مضمون شعر آخر صاف مستفاد می شود که بفور قتل وی را عروج بر مراتب اعلی که فنافی الحق باشد رونما شد و ترق دایمی نصیب گشت بعد از سر برداری و بر زبان آوری دو شعر جانب فراز مسجد عازم شد و به آواز فصیح این غزل میخواند شعر :

سوخت بی وجهم تماشا را به بین
کشت بی جرمم مسیحا را به بین

زندهٔ کش جان نباشد دیدی
گر ندید ستی بیا مارا به بین

ای که از دیدار یوسف غافلی
داغ یعقوب و زلیخا را به بین

ای که از روز بدم در حیرتی
یکزمان این روی زیبا را به بین

شاه درویش و قلندر دیده ای
سرمد بدمست و رسوا را به بین

منزل چهل و پنجم در عروج سرمد رحمته الله جل شانه علیه بحالت غزل خوانی بر معراج مسجد صاحب قرانی تن بی سر روان و سر مقتول بدست خون فشان و گذر یکی از عارفان ربانی از جاذب ثانی و اطفای نوایر غضب بآب حیات آیت قرانی اطیعو الله جلشانه و اطیعوالرسول و اولی الامر منکم از هوای نفسانی و افتادن تن بی سر بزمین و سر بی تن بفصل چندین و جریان آواز وحدانیت ازتن و صدای شهادت رسالت از سر بی تن تا وقت تدفین و کوایف خوش بیانی هندو پسر ملتانی و تزلزل خلافت از همان وقت و بعد پشیمانی رجوع بادشاه و التجا با مرشد مقتول مقبول کاشانی و نمائیدن وی چندین سرسلاطین از صاحب قرانی تا جنت مکانی و نجات دهانی ازان پریشانی و حصر منصب ابدالی ازان زمان بر حضرت مجاذیب و اعلان استکمال این فریق بعد مجاورت و دربانی چار حضرات بالتزام رحمانی

بسی از منازل مسجد طی کرده چند باقی بود که صاحب باطنی وارد شد و ارشاد کرد و اطیعوالله و اطیعوالرسول و اولی الامر منکم بغور آن سر از دست بر زمین افتاد [ص ٦٢] از درون تن آواز لااله الاالله جلشانه و از درون سر آواز محمد رسول الله جل عظمته می بر آمد تا وقت دفن کردن قاضی قشیری بعد وی از ابهی چند تعرض کرد - وی بجواب پرداخت که اگر ما را متهم دارید که

بشاه سرمد خور نوش داشت و بجبر در اسلام می آرید دعوی خونریزی ناحق صاحب اسلامی دارم و در صورتی که وی را بشرک و کفر قتل کردید اگر مشرکی با مشرکی خورد باک نی - رای اکثر اهل‌طریقت چنانست که اگر سرمد باتن بی سر و سر بدست تا بالای مسجد گذرد عجب نباشد که عالمی را زیر و زبر گرداند - وقت آخر دعای بد در حق ملا قوی قشیری کرد - بعد چندی چنان شد و سلطنت بابری نیز از آنوقت تزلزل پذیرفت - حضرت عالمگیر هرگاه شب خواب کردی شاه سرمد را علیه الرحمت با تیغ بی غلاف بر سر دیدی - آخر با مرشد شاه سرمد رجوع آورد حاجب ، بعد اجازت بار داد پادشاه اندرون رفت وگفت :

در درویش را دربان نباید

حق پرست گفت :

بباید تاسگ دنیا نیاید

و بعد نمائیدن چند سر پادشاه نامدار از حبیب جبای خود وی را فرمان داد که صلاح و انسب در حق پادشاه چنان باشد که ازین شهر بدر رود - چنان بعمل آورد تکمیل مجاذیب بعد آگره و پانی پت از وزیر آباد و دهلی میشود و حضرات مجاذیب صاحب منصب قطب ابدال اند در هر عصر از وقت شاه سرمد رحتمه الله جلشانه علیه زیاده بر پنجاه سال پادشاه بود اکثر زمان خلافت مسافرت مملکت جنوبی گذرانید -

منزل چهل و ششم در حالات ما بعد حضرت اورنگ زیب عالمگیر و هم برهمی انتظام و تدبیر در ایام خلافت و حیات آن اولوالعزم

آفاق گیر باعث سفر دور و دراز جانب دیوگیر و نزاع و اختلاف باهم هر چار اختلاف و بادشاهی معزالدین جهاندار شاه و جلال‌الدین فرخ سیر پادشاه و سیاست وی و سیاسات سادات و شهادت وی

حضرت اورنگ زیب هر چند اطراف آن ولایات کلی بضبط در آمد الا در هند و سند و پنجاب و بنگال هر جانب فتور بی نظمی راه یافت و با وصف تسلط و ضبط و ربط و عالی دماغی چنان پادشاه دیندار و متقی و پرهیزگار بوجوه طوالت سفر و مفارقت [ص ۶۳] یکدگر نظم طبایع اعلی و ادنی از صلاحیت و عافیت بر افتاد و انواع بدعات و فجور آشکارا و نهان شایع شدن گرفت - در سال هزار و یکصد و هجده هجری پادشاه ممدوح راهی عقبی گشت - باهم پسرانش نزاع خلافت برخاست آخر بعد قتل شاهزاده اعظم شاه و پسرانش فر جهانداری بر شاهزاده معظم قرار یافت - وی در آخر مذهب تشیع گزید هر چار فرزندان صاحب اقتدار وی در اجرای الفاظ جدید شامل بانگ نماز با بادشاه مخالفت کردند و شاید بعض از صلحای لاهور وی را بعمل هلاک گردانیدند - بعد وی باهم هر چار پسران منازعت رو داد اول جهاندار شاه پادشاه شد فرخ سیر پسر شاهزاده محمد عظیم الشان باعانت حضرات سادات بر عم بزرگوار یورش کرده فتح یافت سادات در وقت وی صاحب اقتدار کافی شدند نواب عبدالله خان وزیر نواب حسن علی خان امیر الامرا جمع ارکان دولت قدیم را پامال کردند - بعضی از تصرف اهالی کمال در حفظ و حمایت ماندند - چنانکه در باب اول بذکر خانواده

قلندری نعمتی کرمانی مذکور شد که خان صادق از تصرف حضرت سید شاه نعمت الله سبحانه دهلوی و حضرت سید شاه شمس الدین ترک پانی پتی نجات یافت و ذکر بعض امرای دگر در اینجا خالی از تطویل نباشد۔ آخر پادشاه را نیر در باطن از سادات مکدر شد و دفع خواست و تدابیر کرد الا اثر پذیر نگردید۔ از نواب اسد خان عالمگیری که از مدتی بعد ترک روزگار، در کنج عافیت بود بطرز اخفا استصواب کرد که هر چند از ما بر خاندان شما ظلمی صریح رفت الا باقتضای تحمل و صلاحیت شما می پرسم که حالا ما را با سادات چنان باید پرداخت وقار و صبر و لحاظ و پاس نمک خواری خاندان خلافت در این وقت از جانب نواب خیال باید کرد که در پاسخ استفسار با پادشاه پیام فرستاد که هرگز شما را روی مخالفت با سادات رای صواب نباشد بل سراسر خطا و باعث بلا خواهد بود۔ هرگاه جهاندار شاه در عماری لال کنور معشوق خود پنهان بعد هزیمت از آگره وارد شاهجهان آباد شد نواب ذوالفقار خان امیرالامرای وی میخواست که وی را طرف برده سامانی از سپاه و جاه فراهم آرد و باز بحرب فرخ سیر پردازد اندرین باب با پدر عالیقدر صلاح جست۔ وی گفت که اقبال از شاه و امرای [ص ۶۴] وی برگشت جای نباید رفت۔ بعد چند روز فرخ سیر بافوج و لشکر وارد پل باران آغا مهربان جهانگیری شد۔ نواب اسد خان را مع پسر آنجا طلب داشت و بعد ملازمت گفت که ذوالفقار خان را در اینجا گذارید شما رخصت شوید۔ نواب مجبور چنان کرد الا بخوبی دانست که قضای آسمانی و بلای ناگهانی برسر پسر آمد با دل فگار و چشم زار راهی شد۔ همان روز یا روز دوم آن خان مذکور بعذاب تسمه کشی قتل شد و بعد قتل معزالدین لاش پادشاه بر فیل

و لاش امیر بردم آویخت و در تمام شهر تشهیر کردند و جاگیر و مناصب نواب اسد خان بضبط در آوردند ـ نام اصلی نواب ابراهیم انام خان اسماعیل بود شاعری درین موقع خوش تاریخ گفت بیت :

هاتف شام غریبان با دو چشم خون فشان
گفت ابراهیم اسماعیل را قربان نمود

بعد چند روز سادات فرخ سیر را در پنجره آهنی قید کردند ـ روز بالای پل سلیم گهره شب در زندانی محل می برد دران وقت وی این رباعی طبع زاد خود گفت و نزد نواب اسد خان فرستاد رباعی :

خو کرده آبست آتشی ندهند
لب لبش سرا بست شرابش ندهند

هر کس که ز احوال دل ما پرسد
آبی بلب آرند و جوابش ندهند

نواب در جواب نوشت که تیری که از کمان جست قوة عود ندارد بعد دو ماه در این حالت گذرانیده قتل شد ـ هر کرا خواهش کردند از قید بر آوردند شاه کردند ـ

منزل چهل وهفتم در بادشاهی ناصر الدین محمد شاه پادشاه و استکمال خلافت وی از روی کمال اقتدار و استقلال تا هزار و یکصد و پنجاه حسب بشارت حضرت سید امیر کلال و آمد نادر شاه

محمد شاه نیز از سلاطین بود که سادات کردند ، بیت :

روشن اختر بود اکنون ماه شد
یوسف از زندان بر آمد شاه شد

تخریب سادات بر دست وی صورت گرفت تا سال هزار و یکصد و پنجاه از روی کمال استقلال پادشاه بود بعیش و طرب گذرانید که کسی از شاهان نامدار هند را میسر نگردید - اهل جوهر و صاحب هنر هر فریق در عهد وی جمع بودند - هر یکی را قدردانی کردی آخر وقت از غایت تعیش و راحت غفلت در امور خلافت راه یافت [ص۶۵] نادر شاه آمد این باشد مدت خلافت خاندان عالیشان امیر تیمور که بدان حضرت امیر سید مسعود کلال بخاری سوخاری بشارت داد زان بعد جز نامی از سلطنت باقی نماند - محمد شاه از روی هزاران تدبیر و فکر و تذویر جای عاقبت خود تخت قدوم برکت لزوم حضرت سلطان الاولیا برهان الاصفیا محبوب الهی مورد فیوض نامتناهی یافت - محجر وی بحسن عقیدت و قبول حضرت در وسط مزار فایض الانوار و مرقد مطهر حضرت امیر خسرو طوطی شکر مقال هند واقع - خوشانصیب وی که درمیان این حضرات بابرکات جا یابد در مغفرت و بخشایش و رحمت و آسایش وی کدام قسی القالب سیاه باطن را شکی تواند بود مگر نامرادی که دربن بحر آشنا نباشد -

منزل چهل و هشتم در صلاحیت حالات فرزندان صغر سید راجو یکی از سادات، کبیر و قیل وقال سید ممدوح با نواب سید حسن علی خان بهادر امیر الامرا در مجمع صفافت صلحا و انحصار آن بحضور دربار جناب سید الشهدا و استخراج تاریخ عربی در صنعت تقلیب از کلام معجز نظام آن قرة العین مصطفی و نور دیده مرتضی

سید شاه راجو بزرگ بود از خاندان سادات مارهره از مریدان حضرت شاه ابوالبرکات مارهری ریاضات بسیار شاق کشیده و بارشاد مرشد حق آگاه متاهل گردیده دو فرزندان توامان زائیدند بعد مرورشش ماه گه گاه از دهان کلمات توحید و تمجید و بعض آیات قرآن مجید صادر میشد - چون بعمر چار سال رسیدند اوقات صباح و شام بر بستر خواب و راحت نمی بودند و غایب می شدند و ناگاه می آمدند و در استفسار حال جوابی نمی دادند - شاه راجو ماجرا بحضور مرشد خود عرض داشت وی مراقب بوده فرمود که خدمت وضوی صبح و شام جناب سعیدین شهیدین حضرت حسن و حضرت امام حسین در تعلق دارند الا در مدت قلیل از دنیا روند - زان بعد سید راجو این حال بر پسران گفت تبسم کردند و ازین که سید راجو از باعث اقامت در سادات باره جانب مذمت تشیع میلانی داشت طرز وضو و نماز حضرات امام از فرزندان پرسید جواب دادند که همین طور وضو و نماز حضرت امام باشد الا رفع یدین نمایند در عمر پنج سالگی فوت شدند - شاه راجو رجوع بحضرات امام آورد فرزندان [ص ٦٦] خود را بحضور ایشان یافت - روزی نواب حسن علی خان در دهلی ضیافت فقرای شهر و دیار نمود سید راجو نیز آنجا حاضر بود بعد اطعام سوالی کرد مبهم همگنان در جواب ساکت ماندند ، چون نواب با شاه راجو چار چشم شد سید راجو گفت در دل اراده قتل پادشاه داری و از ما در پرده می کنی - ازین کار تایب شو و حق آقای خود نگاهدار تا جواب گویم - نواب بر آشفت گفت که شب در محفل جناب رسول مقبول با ما و شما گفتگو خواهد بود - سید راجو وقت شب دید که هر دو برادر حسن علی خان و عبدالله سبحانه خان که امیر الامرا و صاحب خدمت

وزارت بودند در دربار جناب حضرت سیدالشهداء حاضر اند ـ حضرت امام مخاطب بهر دو گفت که بلغ وعدک و غلب عدوک و رخصت ساخت چون شاه راجو این حکایت باعیان ظاهر کرد از روی غور بصنعت تقلیب تاریخ زوال دولت سادات بود ـ

منزل چهل و نهم در تدبیر پادشاه عالی تقدیر از روی مشاورت و موافقت بامرای نامدار برای قلع و قمع سادات ذی اقتدار و ظهور آن در اسرع زمان

محمد شاه بعد شرفیابی بر منصب خلافت بامرای قدیم در باطن ساز و راز کرده از روی حسن تدبیر سادات را در کمال غفلت و اعتماد بر نهج مقتدر داشت و آخر باستیصال پرداخت ـ

منزل پنجاهم در نواب حسن علی خان بهادر بر دست حیدر خان دلاور

میر حیدر خان کاشغری از طرف نواب محمد امین خان تکفل قتل نواب سید حسن علی خان بهادر بر همت خود گرفت ـ روزی سواری امیر الامرا واپس از دربار شاهی می رفت ، هفت صد سادات تیغ بی نیام بر دست گرد پالکی بودند ـ خان کاشغری اثنای راه با پیش قبض آدکی (؟) در دامن پیراهن فرغل زابلی نهان عرضی بشکایت محمد امین خان در دست از بالای بلندی به آواز واویلا فریاد کرد ـ امیر الا مرا فرمان داد که وی را زود حاضر سازید زیرا که مدام در تجسس بدنامی امرای قدیم بودی وی را پیش خواندند عرضی

بدست خود گرفت و بدیدن آن مشغول گشت ـ خان فرصت یافت و با یک زخم پیش قبض [ص ٦٧] کار امیر الامرا تمام ساخت ـ وی را همانجا پاره پاره کردند محمد امین خان جسد وی را برداشت و بدهلی فرستاد تا قریب مغل پوره بخاک سپردند ـ وی را در عرف امرای قدیم محمد شاهی غازی گویند مقبره دارد اولادش معزز ماندند عبداللہ خان گرفتار آمد و در قید بگذشت انااللہ سبحانه و انا الیه راجعون ـ

تمام شد باب دوم از قصر عارفان من تالیف مولوی احمد علی خیر آبادی دهلوی رحمته‌اللہ جل عظمته علیه از دست فقیر حقیر وامانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاء اللہ بالیقین محمد رکن الدین ابن مرشد بر حق راه نمای خلایق مقبول بارگاه رب‌العالمین خواجه محمد معزالدین ابن قطب‌الاقطاب غوث الزمان شیخ المشایخ والا صفیا سلطان الاولیا الراسخ فی‌الشریعت والطریقت والحقیقت والمعروف کالخلیل حضرت قطب محمد اسماعیل حنفی قادری شطاری غرنوی ثم‌الحصاری رحمته اللہ علیهم اجمعین در حصار فیروزه بست دویم شعبان روز یکشنبه بوقت چاشت ۱۲۹۱ھ نبوی صلی‌اللہ جل عظمته علیه و آله و سلم این نقل اول است از مسوده خاص نوشته بدست منصف علیه الرحمت و الغفران که بعد انتقالش از برادر او مولوی علی احمد بصد منت ستده نقل نمودم بیت :

غرض نقشیست کز ما یاد ماند
که هستی را نمی بینم بقائی

مگر صاحبدلی روزی برحمت
کند بر حال من مسکین دعائی

یا الله جل مغفرته جمیع گناه صغایر و کبایر این کاتب عاجز و مصنف و برادرش که دهنده این مسوده بحقیر است و خواننده و مطالعه کننده این کتاب را بفضل و کرم خود به بخش ، بیت :

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامان آل رسول

شعر :

یلوح الخط فی‌القرطاس دهراً
و کاتبه رمیم فی التراب

بیت :

مراد ما منقش بود کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

یا فتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

باب سوم

در ذکر مختصر اسمای بعض حضرات خلفای مجاز و مریدان سرافراز خواجگان چشت مشتمل بر چند منازل : منزل اول در ذکر خلفای حضرت خواجه عثمان هرونی

(۱) یکی ازان حضرت هندالولی که مناقب و مناصب وی در دفاتر نگنجد (۲) یکی ازان شیخ سعدی لنگوچی که طبعی آزاد داشت و از غایت زهد و تقوی و مشغولی روز و شب نمی شناخت در هند رسیده آبادی نار نول برای اقامت پسندید و آنجا منزل گزید قبر مبارکش در حوالی شهر نارنول بچار دیواری مختصر واقع (۳) یکی ازان خواجه محمد ترک نارنونی معروف به پیر ترکمان شهید مزار وی قریب شهر و عمارات لطیف از گنبد و مجلس گاه و

مسافر خانجات متعدد گرد آن قدیم و جدید شهادت وی در یوم
عید اوایل اسلام لب حوض بود با جماعت کرام که آنجا مقبره
وی واقع مخدوم چراغ دهلی فرماید که هر کرا حاجتی باشد بدرگاه
شاه محمد ترکمان رجوع نماید (۳) یکی ازان شیخ الاسلام دهلی
نجم الدین صغری که بر شیخ جلال الدین تبریزی محضر باطل کرده
خجالت یافت و با حضرت هندالولی عرضداشت که شما مریدی را
چنان در دهلی فرستاده اید که شیخ الاسلامی ما را کسی نمی پرسد ـ
شیخ جلال الدین هما نزمان از شهر جانب بنگال رفت ـ روزی با درویشان
چند لب حوضی بود گفت که بیائید بر جنازه شیخ الاسلام [ص ۲]
دهلی نماز گذاریم وی ما را چون از شهر بیرون کرد شیخ ما وی
را ازین جهان بیرون کرد الغرض حاضرین باقتدای شیخ تبریزی نماز
گذاردند، بعد چند روز خبر رسید که واقعی همان روز وی وفات
یافت ـ قبرش بر چبوتره نو قریب مولانا برهان الدین بلخی جانب
شرق حوض شمسی واقع و برابر وی قبری دیگر که آن را که
قبر برادر کلان شیخ الاسلام معروف نجم الدین کبریٰ قرار دهند
و این نجم الدین کبری غیر صاحب خانواده فردوسی بود بر رای
هوشمندان فایق و از اخبار صالحان منتظر وسابق واضح باد که
عهد معدلت مهد التمشی قبل و بعد و عین زمان قیصر سانی حضرت
قطب الا قطاب بعد انکار حضرت وی چند حضرات شیخ الاسلام
شدند ـ یکی شیخ عبدالعزیز بسطامی که قبر وی بالین حضرت واقع
قبل از قطب‌الاقطاب یکی شیخ جمال الدین بسطامی که حضرت
در دولت سرای وی فرود آمد و باهم اتحادی فراوان داشت یکی
سید نور الدین مبارک غزنوی که مقبره شرق حوض شمسی آسوده
سید جلال الدین برادر خورد سید محمد خوبرو و سید قطب الدین

برادر زادگان حقیقی وی بودند ـ شیخ نظام الدین ابو المؤید خواهرزاده حقیقی سید غزنوی باشد ارادت از حضور شمس العارفین شیخ عبدالواحد جد خود دارد که در عزنین بود ـ حضرت قطب الا قطاب هندالولی هنگام ورود آنجا برای ملاقات وی رفت و صحبت داشت قبر شیخ نظام عقب نماز گاه قدیم بر چبوتره طویل واقع که آستان حضرت قطب الا قطاب پشت آن باشد و قبر بی‌بی سائره والده شیخ در جنب جنوبی آن مسجد برابر حضرت فخر العصر و شیخ جمال کولوی از اولاد شیخ باشد ـ سید نور الدین از اصحاب حضرت شهاب سهروردی و نعمت یاب از شیخ اجل شیرازی غزنوی بود ـ یکی شیخ نجم الدین صغری و شیخ جلال تبریزی مرید شیخ المشایخ ابو سید بدر الدین تبریزی بود ـ بعد وفات وی بحضور شهاب سهروردی پیوست ـ لغایت آخر در بنگال بود همانجا آسود ـ حضرت گنج شکر در ایام صغر عمر از شیخ جلال فیض برداشت ـ یکی از منتسبان خواجه عثمان هرونی قاضی ابوالحسن غزنوی بود صاحب اسپ ابرش که آن باد پای خوش لقای بقاضی ابوالقاسم و قاضی ابوالفتح و قاضی ابوالمعالی هم نشین التمش و مرید [ص ۳] قطب الا قطاب هم قرین ماند از برکت کلام خواجه هزاران اسپان بیمار مانند قلای مولانا عابد ضیای غزنوی صاحب حوض غزنین از زبان و چاره وی صحت یاب شدند ـ مولانا محمد معین در ذخیره خویش این حکایت منقول از مولانا سدید الدین اوف نواستای دختری مولانا رفیع الدین مفسر صاحب رفیعی داماد قاضی ابوالمعالی تفصیلاً می نگارد ـ

منزل دویم در ذکر خلفای هندالولی

(۱) یکی ازان حضرت قطب‌الاقطاب دهلوی (۲) یکی ازان

سلطان التارکین حمید الدین صوفی صاحب خانواده سعیدی صاحب
تصانیف شهر و در تجرید و تفرید بی نظیر نواحی ناگور آرامگاه
دارد ـ شیخ عبدالعزیز فرزند ارجمند وی بود او را چند فرزندان
نامدار بودند شیخ وحید و شیخ فرید و شیخ نجیب هر یکی صاحب
رشد اوسط چاک پران لقب دارد۔ جامع سرور الصدر ملفوظ جد خود
مرشد شیخ ضیای نخشی بدایونی صاحب کتب متعدد چون سلک
السلوک وغیرآن در لادو سرای که یکی از محلات دهلی قدیم باشد
جانب راه چراغ دهلی قبرش معروف و سنگ خراس که در حالت
سکر در گردن انداخت و از ناگور بدهلی آورد آنجا افتاده ـ فرزند
وی شیخ عزیزالدین عبدالعزیز و فرزند وی شیخ سعید الدین کبیر و
صاحب نعمت وی مخدوم خواجه حسین ناگوری بود که در گجرات فروغ
عظیم یافت هزار در هزار مردم بردست وی تائب شدند و شجرهٔ
وی تا حال جاریست و یکی شجره شیخ سعید الدین کبیر تا شاه نور
قادری گجراتی که تا مایت دوازدهم زنده بود ـ چنان در نظر افتاده۔ از
شیخ ممدوح مخدوم ملک محمد از وی سید یعقوب چشتی از وی پسرش
سید عبدالوهاب چشتی از وی پسرش سید عیاث الدین چشتی از وی
پسرش عبدالجلیل عرف سید غریب از وی شاه نور محمد ممدوح و این
حضرات سادات نهر والی فیضی دگر آبای از حضرت محبوب الهی
دارند بدین طریق از جناب محبوب ذات سید حسین بن عمر خنگ
سوار نهر والی از وی سلطان العشاق نهر والی از وی سید یعقوب
کبیر نهر والی از وی سید کبیر عرف شادی نهروالی از وی سید
محمود عرف اخوان میر از وی سید یعقوب چشتی ممدوح یکی ازان
شیخ فخرالدین سرواری فرزند کلان حضرت هندالولی در سردار
شانزده کروهی اجمیر آرامگاه دارد یکی ازان شیخ [ص ۲۰] حسام‌الدین

بخلافت خاندانی معزز گردانید مولانا صدرالدین دو سال بالای هفتاد زندگانی کرد فرزند رشیدش جای گزین پدر شد و مولوی خیرالدین نام و زهد و تقوی و عرفان تمام داشت هفتاد سال بر روی دنیا ماند بعد وفات مولانا ظهیرالدین ثانی خلف الصدق وی بسال هفت صد و چهل و یک جای پدر آراست - شافعی مذهب داشت با علمای حضرت دهلی در عهد سلطان محمد شاه تغلق بحضور مخدوم چراغ دهلی و پادشاه در چند مجالس بحث طویل کرد - مواضع چند پادشاه می خواست که قبول کند نگرفت الا پیشکش ضیافت بقدر بست هزار روپیه حاصل کرده جانب وطن باز گشت در سال ثلاث وسبعین مایت بعالم عقبی رفت شاه نصیرالدین محمد عطاءالله جل شانه خلف‌الرشید خود را که بحضور حضرت شیخ حسام الدین فتحپوری خصوصیت دامادی داشت بعطای خلافت خاندانی معزز ساخت و نیز وصیت فرمود که بعد ما درین دیار قحط واقع شود ترا باید که در فتح پور باشی و از اینجا برخیزی ولادت وی در هفت صد و چهل و هشت هنگام وفات پدر بست و پنج سال بود - هر گاه قحط واقع شد مخدوم ممدوح بی بی پیاری دختر و شاه محمد عطا داماد خود را در فتح پور طلب کرد خوان نعمت مخدوم خصوص دران ایام قحط سالی بسی وسیع و فراخ بود چند هزار کسان روز و شب نان میخوردند شاه محمد عطا بعمر شصت و پنج سال در فتح پور وفات و برابر وی در جنب راست بیرون گنبد مخدوم جا یافت وی را علاوه از نعمت خاندانی از مخدوم نیز اجازت و خلافت بود - شاه علاء الدین چرم پوش فرزند کامگار شاه محمد عطا بود روزی در عمر شش سالی چرم آهو پوشیده بازی میکرد که گذر نانای وی آنجا فتاد بر زبان آورد که این بابای چرمین پوش خواهد

ابدال فرزند خورد حضرت هندالولی که در دوایر ابدال پیوست از هردو فرزندان نامدار بل که از فرزند ثالث شیخ ابوسعید نیز اولاد شد و از روی فیضان باطنی آبای سلاسل برکات اجرا پذیرفت - یکی ازان شیخ اوحد الدین کرمانی صاحب خانواده کرمانیان یکی ازان شیخ عبدالله جل شانه بیابانی معروف اجی پال جوگی که از روی بعض روایات زندگی دوام وی و استعانت بر زایران آستان قدسی واضح می شود یکی ازان قاضی حمید الدین نا گوری هر چند صاحب خلافت از حضرت شیخ الشیوخ سهروردی الا صاحب اجازت از حضرت هندالولی بوسایل شیخ محمود موبن دوز آسوده طرف جنوبی آستان قطب الاقطاب و شیخ عین الدین قصاب آسوده نواح بی‌بی نور یک کروهی آستان و شیخ شاهی موتاب نساج و شیخ بدرالدین موتاب برادر وی که هر دو برادر در بدایون آرامگاه دارند و شیخ ناصح الدین فرزند قاضی و دیگر اولاد پسری و دختری در اکثر نواحی شجره وی رایج یکی ازان سید وجوه الدین مشهدی که دختر وی در عقد حضرت هندالولی بود علاوه بی‌بی عصمت دختر یکی از راجگان هند که از وی صرف بی‌بی حافظ جمال دختری نیک اختری بوجود آمد یکی ازان خواجه علی سنجری که در خانقاه وی قطب الاقطاب در حالت سماع جان داد قبر وی در صحن خانقاه مذکور قریب چاه رانی والا عقب خانقاه حضرت قطب الاقطاب زیر مقبره محمد قلیج خان اکبری واقع و تحت آن حوض جل کاره که دران حضرت خواجه را غسل داده اند کاتب هندالولی بود یکی ازان شیخ حسن دانا قاضی زاده که قریب شیخ نظام الدین ابی المؤید آسوده یکی ازان خواجه حسن خیاط که در محجر جانب راست راهی که از دروزاه مجلس گاه بدر گاه قطب الاقطاب می رود

آله آبادی در مدت عشره از وی چنان نعمت یافت که در محنت چندین سال ازجای دگر بهم نرسیده بود از کاملان وقت بود اعمال صحیح شرعی بوی منسوب حکام وقت از سرداران جنوبی روی نیاز و التجا بوی می آوردند مواضع چند برای مصارف اولاد و درویشان وی مقرر کرده بودند اولاد ایشان حافظ اکرام علی و حافظ مکارم علی قریب مقبره شان که شرقی آستان شاه شرف در پانی پت واقع اقامت پذیر و بر طریق بزرگان خود شعار ریاضات و عبادات و ضبط اوقات و حفظ از آفات دارند ـ یکی شاه عبدالهی وی نیز نبیره برادر کلان شاه محمد شریف بود صاحب زهد و تقوی از وی حافظ اکرام علی ممدوح فیضیاب و ارادت و اجازت دارد ـ شاه غلام بوعلی صاحب سجاده ناولی فرزند رشید شاه [ص ٦] عبدالهی باشد از شاه نور محمد و صوفی صیفی و حافظ علی اکبر نیز فیض و برکات اجرا یافت ـ شاه شرف الدین کنکوی از فیض یابان دولت باطنی این حضرات بود بزرگی عالی طبع عاشق وضع بود از وی چندین درویشان عالی منزلت اخذ طریقت کردند ـ شاه نذر محمد گامی شاه، منیر شاه شاه دیدار بخش و شاه عبدالرحمان که تمام عمر عزیز در آستان بوسی و جاروب کشی دارالخیر اجمیر بسر برد از شاه نذر محمد شاه غلام علی مرشد شهیر وقت در انواع کرامت و اقسام ریاضت حقیقت آگاه مردان شاه که از غایت قبول از گدا تا پادشاه بر در وی التجا داشت پنج سال میگذرد که ازین دار بی بنیاد قدم در منزلگاه بقا نهاد بقول بزرگی اگر در حالات وی معذوری که حسب رای بعضی احتمال دارد نباشد در کشف و کرامت وی اشتباهی ناشی نبود ـ شاه غلام علی صاحب هنوز بعمر زیاده از صد سال در رانور پنج کروهی کرنال زنده و سلامت اند و از

شاه محمد باقر بدولی سید شاه میر جهجانوی و ازیشان قاضی غلام غوث پانی پانی پتی و از وی حاجی کریم الله سجانه پانی پتی و حاجی شاه ولی محمد کاشمیری وی از صلحای روزگار و عارفان نامدار بود اوایل حسب بشارت نبوی در رویای صحیح صورت مرشدی بوی نمودند مدت هفت سال در تلاش وی اطراف اکثر شهر و دیار گردید آخر روزی در راه روی محلات حضرت پانی پت قاضی غلام غوث را بسیاحت و خاک قدوم وی کحل الجواهر دیده انتظار ساخت - زیاده از مدت سی سال از روی استقامت دران شهر پر فیض حاجت روای عالم و فیض رسان خلایق ماند صاحب سوز وگداز مجرد و مفرد و از اصحاب وجد و حال بود نظرش در حالت خاص بر هر کسی که اثر کردی مانند وی گردیدی لباس درویشان و صورت و سیرت ایشان داشت بشرف حضور شاه شرف مشرف بود اکثر میفرمود که ارشاد میسازند که ترا در همسایگی خود جا دهم چند ماه می گذرد که ازین دار جزا بدار ثواب عزیمت کرد در وسط آستان شاه شرف و شاه فاضل مدفن یافت - یکی ازان سید شاه خضر رومی ذکر وی در خاندان قلندری چشتی خضری گذشت فروغ این خانوده در پورب دیار بسیار بنای آن از برکات [ص ۷] قدوم سید شاه خضر در جونپور شد حضرات نامدار چون سید نجم الدین غوث الدهر محی النور قلندر بحری این سید نظام‌الدین غزنوی و شاه قطب الدین بینا دل و شاه محمد و شاه عبداسلام عرف شاه علی جونپوری و شاه عبدالقدوس جونپوری و بعد ازین تا حال مشاهیر روزگار شدند سجاده ایشان قایم و فیض از ایشان دایم و ازین خاندان جونپور بسی خاندان شاه خضر نو روز شد خاندان اود که سر گروه وی شیخ محمود قلندر لکهنوی بود در

وسط هردو دروازه شمالی آرامیده پیرهن حضرت هندالولی می دوخت یکی ازان شیخ برهان الدین یکی ازان شیخ احمد یکی ازان شیخ محسن یکی ازان شیخ سلیمان نمازی یکی ازان شیخ شمس الدین -

منزل سیوم در ذکر خلفای حضرت قطب الاقطاب دهلوی

یکی ازان حضرت وحید عصر فرید دهر [ص ۵]

کان نمک و گنج شکر شیخ فرید
کز گنج شکر کان نمک کرد پدید

در کان نمک کرد نظر گشت شکر
شیرین تر ازین کرامتی کس نه‌دید

یکی ازان مولانا بدر الدین غزنوی که پائین آسوده از وی شیخ امام الدین ابدالی وی نیز پائین آسوده‌از وی شیخ شهاب الدین عاشقان عاشق که قریب عید گاه شمسی شمال حصار قصر سفید پتهوره آرامگاه دارد از وی شاه شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی از وی شاه محمد شریف ناولی صاحب خانواده قلندری شریفی ناولی از وی چند خلفای نامدار شدند - یکی شیخ محمد جهجانوی یکی شاه نور محمد ناولی یکی حافظ علی اکبر ناولی یکی صوفی صفی ناولی یکی شاه محمد باقر بدولی شیخ محمد جهجانوی را چند خلفای عارف بودند یکی شاه غلام محمد جهجانوی خواهر زاده وی از وی حافظ محمد سمیع و شاه غلام بوعلی نبیره برادر کلان شاه محمد شریف صاحب سجاده آستان نیاول و شاه محمد شاکر پتی و شاه گوهر گهیری تا زمان قریب زنده بودند یکی شاه محمد زمان پانی پتی که بشرف حضوری حضرت شاه شرف معزز و از عمر هفتده سالگی تا هشتاد و هفت سالگی در حجرات آستان حضرت ممدوح الصدر اعتکاف داشت و مدت هفتاد سال گوشت نخورد اکثر صلحا و دنیادار از وی فیضیاب شدند - شاه غلام علی

بنگالی باغ آسوده خاندان بهرایچ که سرگروه وی سید محمد ماه بود جواد سید سالار مسعود غازی آسوده خاندان شاه عبدالرحمان خان باز لاهر پوری خاندان شاه مجتبی قلندر لاهرپوری خاندان کنتور خاندان کاکوری ازین خانوادگان نامی و سلاسل گرامی مختصر ذکر فیضی که از شاه عبدالسلام جونپوری بحضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی صابری چشتی رسید در خانوادهٔ مجددی بیان رفت ۔

(۱) اکنون ذکر خانواده شاه عبدالرحمان جان باز و شاه محی قلندر لاهر پوری باختصار از کرام ایشان کرده میشود

امیر عبدالله سبحانه ابوسلیمان ابن متخذ بنور الله جلشانه از اولاد خلفای عباسی از روی تجرید اسباب و آرائش دنیا وی را کلی بر کنار کرده صحبت درویشان ورزید ۔ پسرش مولانا شاه محمد سلیمان در عمر دوازده سالگی از تحصیل علوم فارغ گشت و بحضور حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی پیوست ۔ حضرت وی را سلطان التارکین خطاب داد بعد چندی با مولانا صدر الدین برادر زاده خود بدهلی آمد سلطان التمش باعزاز تمام ملاقات کرده بجوز قیام دهلی شد و هشتاد هزار روپیه سال برای مصارف ایشان مقرر کردن خواست مولانای ممدوح با حضرت قطب الاقطاب و شیخ جلال الدین تبریزی که برای ملاقات در منزل وی آمده بودند اینحال گفت که پادشاه چنان مجوز و ما را برای قیام اجازتی نباشد قطب الا قطاب مراقب بوده ارشاد کرد که قیام گاه شما کنتور باشد آنجا رسیده تا هل گزید آخر سال ششصد و شصت و پنج نقل بعالم بقا کرد بحجره عبادت گاه مدفون مولانا صدر الدین قایم مقام عم بزرگوار [ص ۸] بود مصروف تعلیم ظهیرالدین فرزند صغیر مولانا محمد سلیمان گردید و بعد استکمال وی را

شد ۔ ولادت در ۷۸۶ وقت وفات پدر سی سال عمر داشت بعد آن سفر گزید هفت سال در حرم ماند شاه مجتبی در حجت العارفین می آرد که وی را در بشارت نمائیدند که تاهل باید ساخت از تو فرزندی مقدر قطب زمان خواهد بود بر طبق آن در بغداد آمد زان بعد راهی فتح پور شد چندی نزد ابو حنیف ثانی فخر زمانی شیخ اعظم عثمانی کرمانی که با وی الفت و اتحاد تمام داشت بسر برد ۔ زان بعد [ص۹] لکهنؤ آمد چند هزار مردم بوی رجوع آوردند چند اشخاص ماندن وی آنجا براه حسد خوش نمی کردند حسب التماس آنان مخدوم شیخ سعد خیر آبادی بحضور صاحب ولایت مرشد خود گذارش آورد که شیخ علاءالدین آنجا وارد وی ارشاد کرد که این ولایت تعلق ما باشد دیگری بی اجازت ما در اینجا ماندن نمی تواند همان شب شاه محمد سلیمان وی را در رویا نمائید که شاه مینا صاحب ولایت آنجا باشد ترا بحضور وی حاضر باید شد ۔ صبحدم آن را بعمل آورد شاه مینا گفت که بخاطر داشت شاه سلیمان از تو خوشنود شدم چندین قیام فرما ولایت تو لاهرپور خواهد بود ۔ زان پس در فتح پور آمده در حضرات سادات کنتور منعقد شد یک فرزند بوجود آمد نظام الدین که بعمر بست و پنج سال در حیات پدر در گذشت ۔ روزی از مخدوم و پدر خود بشارت یافت که حالا عازم تغلق پور باید شد و آن دیار را بنور اسلام فروغ کافی باید داد سادات و حضرات آنجا در انتظار تو اند بفور راهی شد مع نظام‌الدین و خواهر مادر وی در اثنای راه شیخ بری فاروق از موضع بحیره آمده ملاق شد و در منزل خود برده مع اهل و عیال مرید شد و چندی مقیم داشت روزی عرض ساخت

که از اولاد حضرت ابراهیم ادهم بلخی ایم الا ندانم که از نسل کدام فرزند سلطانم که فرزندان حضرت متعدد بودند ۔ شاه مراقب بوده گفت که از اولاد شیخ نصیح الدین فرزند کلان شاه چون بسواد طغلق پور رسید اول حضرت خضر ملاقی گردید و گفت که شهدای این دیار در انتظار تو بودند بیا که بروقت آمدی کفار این دیار بیحد درپی ایذای اسلام اند در عمر پنجاه و پنج سال بسال هشتصد و چهل و یک در خلافت محمد شاه حضری وارد جای ولادت شد چار سال زیر درختان واقع تالاب سلطانی شرق شهر آرامید و مانند درویشان در سفر گذرانید ۔ بعد رسیدن شاه طاهر غازی با دو هزار سوار جرار و استیصال کفار ناهنجار دایره مسجد و خانقاه و محل‌سرای بنا یافت در اینجا دو فرزند متولد شدند کمال‌الدین عبدالرحمان جان باز و جمال الدین عبدالرحیم که در طفلی در گذشت دوازدهم شوال سال نهصد و یزده عهد سکندر لودهی بعمر یکصد و بست و پنج سال شاه علاءالدین ازین جهان انتقال کرد قریب آبادی خانپوره [ص۱۰] سادات دفن یافت لب تالاب کربلا مرقد شاه طاهر غازی باشد تصرفات صاحب ولایت تا حال جاریست هفتاد سال در ولایت خود ماند و سی سال در خدمت پدر و بست و پنج سال در زیارات حرمین و سیاحت هر دیار ۔

(۲) ذکر فروغ اسلام در تغلق پور

از عهد سلاطین غوری که حضرات سادات از ولایات وارد هند شدند بعضی از ایشان در خانپور اقامت ورزیدند و قاضی رکن الدین صدیقی یکی از بار صحبت یافتگان حضرت محبوب الهی در کنتاج پور مقیم گردید الا بطرز رعایا می ماندند زمانی که

سلطان غیاث الدین تغلق بعزم بنگال ازین راه گذشت وظایف لایق
برای اهل اسلام هر شهر و دیار مقرر کرد و برای اطاعت و خاطر
داشت سادات خان پور و شیوخ کلتاچ پور برایان صاحب تسلط این
دیار ارشاد ساخت بظاهر قبول کردند الا د رباطن در پی حسد و آزار
اسلام ماندند و سلطان این آبادی را که لاهرپور نام داشت از
باعث قیام چند روزه ایجاد مسجدی و چاه و تالاب و باغ بر نام
خود تغلق پور نام گذاشت هرگاه شاه صاحب ولایت مع قبایل از
فتحپور آمده بر تالاب مقیم گردید - رای هرچند پاسی که تصرف
درین اطراف و از جاه و حشم با دیگر هم عصران خود عزت و
آبروی وافر داشت بزیارت شاه حاضر شد و حکایت کرد که فقیری
بود هندو چندین سال با یک پای قیام کرده مصروف عبادت ماند
روزی خشتی از زمین بدست آورد چیزی بر آن دمیده بر دست ما داد
زر بود حالا چنان فقرای صاحب کمال کجا شاه گفت که خدایتعالی
را بندگانند که درختان صحرا را بیک نگاه کیمیا سازند فور این
تقریر در نظر رای و تابعان وی تمامی صحرای از زد در آمد
رای در پای افتاده گفت اینجا درویشی کامل گذر نکرده و
دیوی بر اولاد ما تسلط دارد هر سال آدم زادی در نذر می
گیرد از حضور شاه درویشی ایما یافت تا در محلسرای رای رفت و
مخاطب بوی گفت که صاحب ولایت در اینجا وارد شد ازینجا زود
بدر رو طوفانی عظیم برخاست تا یکپاس تمام شهر و دیار تاریک
ماند و آوازی مهیب بر آمد که علاءالدین از سکونت گاه هزار سال
ما را خارج کرد لاچار جانب کوه شمالی می روم رای تازیست
اطاعت شاه میکرد بعد فوت وی [ص ۱۱] پسرانش منحرف شدند
درویشان عرض کردند که رای زادگان در پی آزار اند و حضرت
سادات و شیوخ نیز شکایت زیادتی و تعدی شان بر رو آوردند شاه

همگنان را دلاسا داد که امشب بستم ماه جمادی اول سال هشت صد و چهل و پنج بطاهر خان غازی مالک دو هزار سوار در قنوج بشارت داد هم وی زود اینجا میرسد ـ همچنان شد که طاهر خان با دو هزار سوار وارد شد و دوازده هزار اهل اسلام از توابع شاه جمع آمدند و محاربات سخت بارای زادگان کردند و فتح یاب شدند ـ طاهر خان چهارده هزار نقد و هفت اسپان عراقی نذر شیخ نظام الدین فرزند شاه کرد ازان تعمیر مکانات صورت بست در محلی که محل سرای رای هری چند بود و آنجا درویش شاه اذان و اقامت برای دفع دیو آدم خور و خطاب بوی کرده بود مسجد بنا نهادند قریب آن دیگر عمارات دایره و خانقاه و محلسرای و مجلسگاه و خود صاحب ولایت بذات واحد در حجره عبادت که سادات خانپور بعد برخاست از تالاب سلطانی خالی کرده بودند می بود [؟] روز جمع در مسجد می آمد روزی طاهر خان از غایت اعتقاد گفت که میخواهم تا قبرم زیر قدم باشد جواب داد که قبر تو بالین قبر ما خواهد بود بعد وفات شیخ طاهر غازی خواه شهادت وی شاه بسیار سال زنده ماند بادشاه سند فتوی و فرمان چند موضع فرستاد نگرفت که درویشان را باین اشیا کار نباشد. روزی مخدوم شیخ سعد خیر آبادی که پادشاه راه و رسم موالفت داشت در حجره وی تشریف آورد شاه قدری نخود خام بر آورد و پیش مخدوم نهاده گفت که چون باهم ما و شما اخلاص باشد تکلف بر طرف کردم وی گفت اگر تکلف بودی چه می گردیدی گفت نیمی بریان کردمی و از نیمی نمک خریدمی شاه در حجره عبادت گاه خود مدفون بعد از دفن سقف حجره از خود بر افتاد باز عزم بنا کردند بشارت دارد که زیر آسمان خواب خوش دارم بعد مرور ایام چند اشجار پاکر بالین مزار وی روئید و چتر وار تمامی چبوتره قبر را

فراگرفت در زمانی فیل بانی بالای درخت برآمد و در پی قطع شاخ و برگش برای چاره فیلان گردید هر چند فقرای آمتان درپی منع شدند موثر نشده ناگاه سرنگون بر زمین افتاد [ص ۱۲] جانداد فیل سواریش نیز که زیر درخت بود ممات یافت و از سر تا پای درخت خار خار پدیدار شد که کسی را یارای بالا بر آمدن نباشد حاجت مندان آن را بریده بطفلان و بیماران می دادند اکثر فایده پذیر میشد و بسی اسقام دور می گشت دو صد سال آن درخت برقرار بود بسال هزار و دو صد و بست از طوفان بر افتاد بجای آن درختی دیگر پدید آمد الا بی خار - حوالی قبر شریف قبور بعضی از اولاد واقع ظاهرا شیخ نظام‌الدین را دو فرزند بود - عبدالواحد مدرس که لاولد رفت و عبدالمقتدر که از وی یک پسر شیخ فضیل و دو دختر بی‌بی دندلی که بعقد شیخ رکن الدین پسر کلان جان باز در آمد بی‌بی لهر که درازرواج شیخ بدیع‌الدین خلف قاضی محمود صدیقی ملا پوری رسید ازان رو اولاد قاضی نسبت نواسگی باین خاندان می شمارند -

(۳) ذکر امام کمال‌الدین عبدالرحمن جان باز

وی در تغلق پور بعمر هفتاد و پنج سالی پدر ولادت یافت - بعمر پنجاه و پنج سالی بعد پدر عزم مسافرت کرد - پنجاه سال زیر قدوم پدر عالی قدر بسر برد بعمر چهارده بحرالعلوم گرید و خدمت تدریس طلبا و تعلیم فقرا و افتای شریعت خدمت درویشان خانقاه از حضور پدر تفویض وی بود - بعهد سکندر لودهی در دهلی آمد از ملا الهداد ملک العلمای عصر تحقیق بعض مسایل و فنون حکمت کرد دوازده سال خدمت پادشاهان بجای آورد زان بعد بوطن

رفت و عازم جونپورشد در اثنای راه دریای عظیم جاری بود سامان گذر غیر موجود تقویت بر افضال حق کرده اندر بحر ذخار در آمد و با کسان رفقای خود بسلامت بگذشت و بحضور شاه عبدالسلام جونپوری رفت وی ارشاد کرد که شما جان بازید که در چنان بحر محیط در آمدید قریب یک ماه آنجا بسر برده مالا مال از فیوض و برکات برگشت ـ تصرفات ظاهر و باهر از وی منقول در حیات خود چندین ازواج در عقد در آورد ـ یکی از خاندان قاضی پیاری صدیقی وی در بسوه و باری سکونت داشت از وی یک پسر رکن‌الدین و دو دختر که یکی بعد دگری بسید خضر منعقد شد یکی از خاندان سید محمد ماه بهرایچی از وی اولاد نماند یکی از خاندان شیخ بری صدیقی از وی نیز اولادی نماند بقول بعضی یک دختر که در نبایر همان خاندان عقد یافت واضح آن که [ص ۱۳] دختر ثالث بطن صاحب عصمتی که از خاندان قاضی بود با یکی از نبایر بری صدیقی منکوح گردید شاید لفظ صدیقی اینجا بجای فاروقی باشد زیراکه در ذکر شاه ولایت گذشت که در اثنای راه فتح‌پور و لاهرپور شیخ بری فاروقی در منزل خود برده چند روز مهمان داشت و شیخ از شاه در باب صحت نسب خود سوال کرد همدران هنگام شیخ ممدوح دخت خود را در عقد شیخ نظام‌الدین فرزند صاحب ولایت داد که از وی عبدالواحد و عبدالمقتدر ولادت یافت از بزرگان شیخ ممدوح معزالدین بلخی از نواحی بلخ آمده در اوایل اسلام در خدر پور و بچره سکونت ورزید از روی اکثر سیر و تواریخ چنان استنباط می شود که ابراهیم ادهم را اولادی که از وی نسلی در جهان مانده باشد نبود ابراهیم از وی در بلخ بود چند پسر داشت فرزند ارشدش شقیق بلخی از فیض صحبت

یافتگان حضرت ابراهیم بن ادهم قلندر بلخی بود - یکی از خاندان سادات ترمذی سامانی که از وی هفت پسر والا گهر پیدا شد - بعمر هفتاد سالی نکاح آخرین با سیده ملک رای خواهر سید خضر صورت بست دگر شهید سامانی اجداد ایشان از ترمذ در سامانه آمدند- شهید سامانی سید الهدیای زیدی حسینی از اولاد حضرت سید الشهدا و زید شهید در زمان سلطنت همایون پادشاه بدهلی آمد در هنگامیکه باهم شیرشاه افغان سوری پادشاه دهلی و سلطان شرق محاربات شد برای تادیب سرکشان بهرایچ مامور بود جنگ کنان تا تنبور آمد چون خود را قریب شهادت دید در موضع هتیا قریب آبادی شیوخ رسید بعد چندی بهمان جراحات وفات یافت اولاد و اتباع خود را مع سید خضر پسر و سید ملک رای دختر تفویض امام عبدالرحمان جان باز ساخت وی ایشان را برای قیام هر کام اجازت داد - هر دو دختر خود را در عقد یکی بعد فوت دگری بسید خضر داد ، سیده ملک رای خواهر وی را در نکاح خود آورد الان درین خاندان شهید سامانی و امام جان باز رسم باشد که تا باهم هر دو خانواده گنجایش باشد جای دگر پیوند قرابت نسازند خصوص دختران را هرگز منسوب در خانواده دگر نگردانند در هر دو خانواده فضلای نامدار و درویشان [ص ۱۳] کامگار بوده اند سیده ملک رای میخواست که برای خود و شیخ مقبره بنا نماید اول منع کرد بعد چندی حسب بشارت حضرت شاه بدیع‌الدین مدار و مخدوم اخی جمشید ایما داد اندرون دایره شهر محاذی مسجد که بر محل محلسرای رای بنا یافت مقبره باصفا آراست در سال نهصد و هفتاد و شش بعمر یک صد و پانزده سال ازین

دنیای بی ثبات سوی دارالقرار تاریخ بنای مقبره و رحلت حضرت جان باز چنانست اشعار :

بنا کرد گنبد بصد زیب و فر
پی قبر خود حضرت شیخ ما

چو اندر صفا بی مثال آمدش
بجو سالش از "گنبد" با صفا

شیخ جم مرتبه عبدالرحمان
عالمی نیست درین دهر چو او

وعظ می گفت همیشه بخلق
سال تاریخ وی از وعظ بجو

۱۲ ذی حج سال ۹۷۶ -

(۵) در ذکر اولاد جان باز اول

شاه عبدالسمیع سجاده که هنگام وفات نعمت خاندانی باخود برد جنب مسجد آسوده جانب جنوب یکی شیخ امین الدین که از حضرت شاه میر لاهوری خلافت یافت و جانب شمالی مسجد آسوده یکی حاجی حرمین شیخ عبداللطیف یکی شیخ ابوالفضایل یکی شیخ ابوالفضل یکی شیخ ابوالمعالی یکی شیخ رفیع الدین که حسب اجازت پدر در فرزندی شیخ محمود قلندر لکهنوی در آمد همانجا در بنگالی باغ آرمید اکثر فرزندان جانباز صاحب اولاد شدند هرگاه نوبت شاه مجتبی این شاه مصطفی رسید اهل خاندان را خالی دید لاجرم اول حسب هدایت شیخ امین الدین جانب لاهور دوید در باغات هاپر سواری نقاب پوشی ازغیب خبر وفات شاه میر رسانید و نیز آگاه گردانید که نصیبه تو از جونپور باشد از همانجا بر گردید جانب جونپور رفت و از شاه

عبدالقدوس چون پوری نعمت فراوان بر گرفت ـ مقتدای روزگار و
از عارفان نامدار گردید اکثر صاحب طریقت از وی فیض بردند
و بسی خلفای نامدار وی مشاهیر روزگر شدند ـ صاحب علوم طریقت
ز شریعت شد تصانیف بسیار از وی یادگار و چند مثنویات و رسایل
را که در حالت اشتداد سکر [۱۵] و استیلای غوامض توحید بر
زبان آورده بود هنگام رجوع و عود بحال صحو و استشهاد محو
گردانید و بآب شست ـ شاه علاءالدین احمد الهدیای تغلق پوری و
شاه عبد الرحمان فرزند ایشان و شاهزاده محمد عاشق
خراسانی و مولانا سیدالهدیای هرگامی و قاضی محمد مبارک
گوپاموی و مولوی محمد مقیم بریلوی و مولوی محمد عزت بهاری از
نواسگان شاه شرف الدین یحیی منیری و شاه محمد رحیم مجرد بهاری و
شاه ضیای سورتی و شاه شرف آزاد آتشگاه ایرانی و شاه مراد رسول صاحب
تفسیر توحید و شاه باسط علی قلندر صاحب کشف‌الرموز از فیض
یابان نعمات وی اند قبر شاه علاء الدین در مقبره شاه مجتبی برابر وی
واقع گنبد رفیع و محاط وسیع و مسجد عالی ومکانات متعدد بنای حکام
عهد و از اولاد امجاد وی صاحب سجادگان نوبت بنوبت وی و اولاد
سید خضر هرگامی جمع وافر صف بصف اندران دایره که جانب
شمال آبادی با شد آرامگاه دارند در هر وقتی صاحب نعمتی و صاحب
عملی‌ازین هردو خاندان فیض رسان ماندند تا حال‌که شاه عبدالرحمان
صاحب سجاده آرای جای جد و پدر اند و با وصاف اخلاق و ایثار
وتواضع و تحمل ممدوح مولانا شاه محمد افضل صاحب نیز از خاندان
عباسی بودند جامع فضایل صوری و معنوی عالم شریعت و طریقت
چند سال در خدمات حضرات صلحا و علمای ذی شان چون مولانا
شاه مدن شاهجهان پوری و شاه محمد واضح بریلوی و مولانا

عبدالعزیز دهلوی و شاه نیاز احمد بریلوی هدایت حال تحصیل علوم دین و اکتساب اشغال یقین کردند زان بعد پابند روزگار شدند و از روی تفرید و تجرید ازان آخر عمر مشغول بحضرت حق ماندند چند سال می گذرد که ازین سرای فانی بسرای جاودانی رحلت فرمودند۔ از خاندان شاه خضر و شهید سامانی در متاخرین و اب جامع البرکات مولانا حکیم شاه محمد حامد هرگامی تغلق پوری بود که از عمر طفولیت بعد فراغ و تکمیل فنون علمی از معقول و منقول و کسب طریق ریاضت لغایت عمر هشتاد سالگی بدرس و تدریس و عبادت بسر کرد۔ اندر تعلیم وی فیضی بود که طالب با وصف کوتاه همتی هم محروم نمی ماند اکثر صاحب علوم متبحر در مشکلات مسایل از وی استفادت می کردند۔ شاه محمد افضل فرماید که در سیاحت اطراف اکثر فضلای [ص ۱۶] نامدار دیدم اختصار ورزی بفصاحت بیانی که خاطر نشین طلبای علوم گردد چون وی نیافتم ۔ مولانا شاه مدن صاحب بیانی وسیع داشت و مطالب کتب حفظ وی بود خصوص مواقع مشکل ورق در ورق از برخواندی و تصریح معانی و فواید هریکی بطرز متعدد کردی ۔ انجام ما حصل و رای مستقر وی همان بودی که مولانا محمد حامد مختصر در گوش سامع افکند مبتدیان هرگز بحر طویل مولانا مدن نمی فهمیدند حتی که اصل مقصود آخرین نیز در فهم و ضبط آنانان نمی آمد الا منتهیان صاحب فکر رسا و حفظ عالی را نفع تمام بودی و شاه مدن حسب عادت خود با همگنان همان طرز و شعار داشت ۔ در علاج مولانا شاه محمد حامد از روی فن طب هم شفای عاجل بود از اخلاف وی مولوی سید احمد و مولوی شمس الدین صاحب علم و صاحب مذاق درویشی شدند، هر چند اوایل مصروف دنیا ماندند آخر کلی

بر کنار شدند۔ مولوی سید احمد بشاه عبدالقادر فتحپوری یکی از خلفای مجاز حضرت مولانا فخر زمان دست بیعت دادند و مولوی محمد شمس‌الدین در ابتدای حال بصحبت چندین سال ارادت بشاه مغربی آورده بودند۔ وی از صلحای کبار دیار مغرب بود بطریق سیاحت در مملکت هند و سند چندین سال ماند خلایق بسیار از وی فیضیاب و نیز مولوی صاحب ممدوح را قرابت دامادی بحضرت شاهجهان مغفور سندیلوی حاصل و شاه ممدوح از شهیر عارفان اطراف اود بود مانند شاه محمد رمضان بهلولی و شاه عبدالرحمان لکهنوی که صد در صد مردم قصبات و شهور بردست این حضرات بیعت آوردند۔ هنگامیکه نگین نقش سلیمانی بر دست جناب حافظ کلام ربانی حضرت ما درست آمد هزار در هزار مردم از اناث و ذکور بر دست حق پرست وی تایب‌و مغفور شدند۔ یکی ازان مولانا برهان الدین محمود ابن ابی الخیر اسعد بلخی وی از اکابر علمای زمان غیاثی بود، صاحب وجد و سماع مشارق حدیث را نزد مصنف سند کرده و در طفلی مولانا برهان الدین مرغنانی صاحب هدایا سلام کرد اندر رهگذری و بشارت یافت بدین کلام که بر در این کودک بادشاهان حاضر شوند۔ قبر وی بر تخت نور معروف و مشهور مولانا کمال الدین زاهد که حضرت محبوب الهی در حدیث از وی مجاز باشد شاگرد وی بود۔ شگافی در قبر ویست مردم خاک ازان می آرند و باطفال خورد سال می خورانند در کشایش [ص۱۰۷] دهن و فتوح باب علوم‌اثری دارد ۔ یکی ازان مولانا علاءالدین کرمانی سرسوی عقب عید گاه شمسی خوابگاه دارد از حضور هندالولی سرفرازی داشت۔ شرف الدین کرمانی که در سماع جان داد برادر ویست۔ یکی ازان سلطان شمس الدین التمش یکی ازان سلطان ناصرالدین

غزی یکی ازان ملک زاده سعید الدین سلطان التارکین غوری که برابر حضرت مولانا جا دارد یکی ازان مولانا ضیاء الدین دست غیب یکی ازان شیخ تاج الدین اوشی که هر دو پایگاه قطب الا قطاب آرامگاه دارند یکی مولانا ابو سعید نحوی یکی ازان بابا سنجری بحر دریا یکی ازان مولانا برهان الدین جلواری یکی ازان مولانا فخر الدین حلوائی یکی ازان مولانا معز الدین حاجرمی عرف موج حاجی از خلفای حضرت شیخ الشیوخ سهروردی بعد دوازده حج بدهلی آمد پادشاه وی را صدر ولایت خود گردانید دو سال بضبط مهمات آن پرداخت زان بعد متروک ساخت حضرت رسول مقبول وی را مجاز گردانید که برای آینده عزم دیار حرم نسازد ایام تشریق در خانقاه خود مجلس آراید ـ شرهکان وی را نیز ثواب عبادت حج مرحمت خواهد شد ـ بعد وفات وی هم آن رسم هنوز جاری قبر وی در صحن و دایره مسجدی قدیم واقع که محاذی آن باغ ناظر بنا یافت ـ یکی ازان مولانا ضیاء الدین رومی وی نیر صاحب اجازت از شهاب سهروردی بود چون در هند آمد خرقت برکت ازین آستان گرفت وی پیر سلطان قطب الدین مبارک شاه خلجی بود قدری دور از شیخ نجیب الدین متوکل محاذی یحی منڈل بر حصار محمد شاه تغلق لب شارع عالم که از دهلی تا مهرولی می رود جانب دست چپ مقبره مختصر دارد گرد آن قبور دگر از منتسبان خاندان وی باشد ـ یکی ازان شیخ احمد ترماچی صاحبزاده که در پهلوی چپ آسوده یکی ازان شیخ حسن دانا که عقب نماز گاه آستان جادارد یکی ازان شیخ محمد یکی ازان شیخ فیروز یکی ازان شیخ محمود ـ

منزل چهارم در ذکر خلفای حضرت قطب العالم فرید الحق والدین اجودهنی

یکی ازان حضرت سلطان المشایخین رحمت للعالمین محبوب الهی مورد فیوض نامتناهی یکی ازان قدوه اهل حقیقت زبده ارباب معرفت متجلی بحلایل موسوی متصف بصفات مرتضوی [۱۸] مخدوم حضرت سید علاء الدین علی احمد صابر ، هر دو حضرات صاحب سلاسل خاص اند اولین زبده افراد بنی نوع حضرت آدم و قسمی از ولایت محمدی را خاتم و ثانی عمدة الاوتاد شیخ بزرگوار و خال نامدار خواهر زاده هم داماد یکی ازان جمال حقیقت و کمال طریقت قطب عرفان نور یزدان شیخ جمال الدین احمد هانسوی یکی ازان خادم خاص صاحب اختصاص شهیر آفاق مولانا سید بدر الدین اسحاق دهلوی یکی ازان صاحب سجاده خاندان مولانا شاه بدر الدین سلیمان فرزند کلان آن فیض رسان ، یکی ازان مولانا شهاب الدین گنج الدین علم فرزند ثانی ، یکی ازان شیخ احمد صوفی ابن شیخ محمد عمر صوفی لاهوری، یکی ازان شیخ نظام الدین شهید فرزند ثالث یکی ازان شیخ یعقوب فرزند رابع یکی ازان شیخ نجیب الدین متوکل برادر خورد یکی ازان شیخ نصیرالدین فرزند متبنی یکی ازان شیخ زین‌الدین دمشقی یکی ازان شیخ علی شکر ریز یکی ازان شیخ شکر بار یکی ازان شیخ محمد سراج یکی ازان شیخ جمال عاشقان کامل یکی ازان شیخ محمد عارف سیوستانی یکی ازان شیخ زکریای سندهی یکی ازان شیخ صدر دیوانگی یکی ازان مولانا داؤد پالهی یکی ازان شیخ جلال الدین یکی ازان شیخ رکن الدین یکی ازان شیخ شهاب الدین خطیب هانسوی یکی ازان شیخ برهان الدین صوفی هانسوی ۔

یکی ازان ذکر مخدوم علی احمد صابر

صاحب جاه و جلال بر قدم حضرت موسی کلیم بود - هر چند جز حضرت خواجه سید شمس‌الدین ترک صاحب ولایت پانی پت کسی را در ارادت خود معزز نگردانید و همچنان ترک صاحب ولایت صرف مخدوم شیخ جلال‌الدین عثمانی کازرونی را بر منصب خلافت رسانید الا از مخدوم شیخ جلال فیض وافر بر ارباب دنیا و اصحاب عقبی شایع گردید و فروغ خانواده صابریان از هند تا ولایت بلخ رسید که تصریح آن در منازل علیحده بعد حضرات نظامیان از خلفای مخدوم پانی پتی که هم از اولاد هم از اهل ارشاد تا حال جاری صورت پذیرد کثرت اولاد حضرت مخدوم آنقدر شد که در هر یک قرن و زمان نصف شهر پانی پت ازین حضرات آباد ماند و مدام از صلاح و تقوی و رفعت شان [ص ۱۹] دنیا و عقبی معزز و مکرم ماندند- مخدوم پانی پتی مقبول نظر خاص حضرت شاه شرف نیز بود- همان رعایات حسب وعده باولاد امجاد وی ملحوظ تا حال از امور عقباوی و دنیاوی و حضرت شاه شرف صاحب منزلت قطب ابدالی و از حضراتی باشد که مجاز تصرف از قبور اند خصوص از وقت مخصوص که این منزلت بر حضرات مجاذیب انحصار پذیرفت و آن سال هزار و هفتاد و یک باشد - تکمیل هر مجذوبی بعد از جاروبی آستانجات حضرت شاه علاءالدین مجذوب اکبر آبادی و شاه سرمد شاهجهان آبادی و شاه مجذوب وزیر آبادی و حضرت شاه شرف بوعلی قلندر پانی پتی - قبر شریف مخدوم صابر در کلیر و مقبره ترک صاحب ولایت قریب دهلی دروازه پانی پت و مقبره مخدوم کازرونی درون شهر جائی که اولاد شان آباد و مقبره شاه شرف در چوک وسط آبادی و آنجا مقابر بسیار از امرای نامدار

و صلحای کبار و شاه علاءالدین در آگره مندی حجامان و شاه سرمد زیر مسجد جامع محاذی آثار شریف و شاه مجذوب در کوه وزیر آباد آرامگاه دارند ـ

(۲) ذکر قطب جمال از مخصوصان حضرت فرید دهر بود

صاحب کمال از اولاد حضرت امام اعظم کوفی و نواسگان خاندان حضرت سید شاه نعمت‌الله سبحانه ولی کرمانشاهی که از اولیای نامدار و رسایل مکاشفات و توحید و قلندری و دیوان غزلیات و اشعار آبدار از وی یادگر بود و او را در خانواده سلاطین صفوی قرابت خویشی باشد ـ قطب جمال خطیب هانسوی نیز دیوان عالی فارسی دارد هم رسایل ملهمات در عربی هر کسی مثال خلافت از حضور شیخ یافتی وی را صدور ارشاد شدی که بوی نماید مثال خلافت حضرت دهلی که اول بنام نامی مخدوم علی احمد صابر تحریر یافت وی در هانسی پاره کرد ـ بحصول مثال دگر حضرت کایر مخدوم نزد وی نیامد بالا بالا رفت و بر مثال حضرت سلطان المشایخ نگاشت این شعر :

هزاران درود و هزاران سپاس
که گوهر سپردی بگوهر شناس

هنگام وفات قطب جمال قطب برهان‌الدین صوفی صغیر بود الا حضرت گنج شکر وی را بدستور پدر خرقت و عصا مرحمت ساخت و تاکید کرد در خدمت مولانا نظام‌الدین تعلیم یابد ـ همچنان بعمل آورد تا حضرت محبوب الهی زنده ماند مریدی نکرد

قطب جمال را نیز شعار دست گیری کمتر بودی۔ از مشاهیر مریدان وی شیخ القضات [ص ۲۰] و الخطبای وقت مولانا حسام‌الدین مقیم اندر پت بود ۔ شیخ قطب‌الدین منور هانسوی خلف‌الرشید قطب برهان صوفی از اعظم خلفای حضرت محبوب شد و از وی فیض طریقت این خاندان بسی شیوع گرفت۔ قطب نورالدین هانسوی فرزند وی مانند پدر شد ۔ حضرت مخدوم جُهانیان بخاری از وی نعمت یافت ۔ سید تاج‌الدین شیر سوار نارنولی از وی مجاز، سراج الدین شمس عفیف صاحب تاریخ فیروزی مرید و کاتب و همراز و از وی سرفراز **مراد از چار قطب** هر چار حضرات اند ۔

(۱) قطب‌جمال‌الدین خطیب (۲) قطب برهان‌الدین صوفی (۳) ثالت قصب الدین منور (۴) رابع قطب نورالدین نور جهان آستان زیارات این حضرات در هانسی جانب غربی ملحق آبادی مقبره وسیع و مسجد رفیع و مجلس خانجات متعدد از قدیم و جدید و در حوالی و درون محاط قبور اکثر از اولاد و هم اصحاب اعتقاد بر چبوتره قبر والد ماجد قطب جمال و در کنج مسجد و مقبره قبر استاد زیر درختی از سنگ سیاه مصلای حضرت فریدالدهر سید جمال بود ۔ بزرگ از خدام و فیض یافتگان نعمت خدمت هر چهار حضرات و بزرگی دگر معروف حاجی صاحب در صحن خانقاه جا دارد و بسا حضرات بابرکات آرامگاه دارند طرفی قبر شاه محمد رمضان که درین زمان قریب درین خاندان دست بیعت با مردم می داد هم برادر عالی قدر وی بدین تسلسل که در یکی از شجرات مریدان وی دیده‌ام از قطب نور جهان مخدوم سراج‌الدین از وی مخدوم علاءالدین از وی مخدوم بهاءالدین از وی مخدوم سید شاه حامد مانک پوری از وی شاه ادهن از وی شاه محمد ماه از وی

سید شاه محمد بن سید منتخب از وی مخدوم شیخ محمد بن شیخ فضل‌الله جل شانه از وی مخدوم شیخ احمد صدیقی از وی مخدوم شیخ میر حمید جنیدی از وی مخدوم شاه محمد فضل از وی شاه غلام محمد حنفی از وی شاه نظام‌الدین از وی شاه محمد اویس از وی شاه محمد رمضان در هانسی اکثر اولاد حضرات اقطاب اقامت دارند و بعضی در قصبات دگر شاه محمد قلندر بخش صاحب سجاده آرای جائیگاه بزرگانست حلیم و سلیم و قایم بعبادت

(۳) دگر سید شیر سوار

از اولاد حضرت سید شاه محمد عثمان نارنولی معروف کفر مل باشد که در ابتدای فتوح اسلام وارد هند شد [ص ۲۱] و در نارنول سکونت فرمود اولاد وافر حق تعالی بوی روزی گردانید که اکثر ازان صاحب تصرفات بلیغ شدند ـ مزار وی در نارنول زیارتگاه خلایق و معروف سید شیر سوار نیز همانجا بیرون شهر مقبره دارد ـ زمانیکه محرر مسطور بزیارت نارنول فیضیاب شد میر حیدر علی صاحب سجاده مقبره سید ممدوح بود حضرت سید شاه حسن رسولنمای شاهجهان آبادی که در طریقت و شریعت ثانی طاؤس یمنی حضرت اویس قرنی باشد ازین خاندان بود اولاد پسری و دختری وی که در آستان دهلی مقیم اند ـ قرابت و پیوند در نارنول دارند ـ

(۴) دگر مولانا بدرالدین اسحق

از علمای روزگار و عرفای نامدار خادم و داماد و صاحب خلافت حضرت شیخ بود ـ تصانیف عالی دارد اندرون شهر در بازار مقبره وی

آستان گنج شکر واقع و مردم آنجا حضرت وی را معروف بدر جمال دارند فرزندان وی بحضور حضرت سلطان المشایخ تعلیم پذیر شدند اولاد ایشان حضرات سادات در آستان دهلی صاحب خدمات اند و صاحب ریاضات ـ

(۵) دگر فرزندان حضرت گنج شکر

اکثر صاحب اولاد شدند و برکت چنان شد که در امصار و دیار در پنجاب و سند و هند و گجرات و غیر آن آباد اند و سلاسل رفیع ایشان بفیض آبای ایشان جاری سوای شیخ عبدالله جل شانه بیابانی که بصغر شهادت یافت هر چار فرزندان صاحب اولاد شدند فرزند کلان که برابر پدر والا قدر درون مقبره جا دارد شش پسر و پنج دختر داشت اعظم آنان مولانا علاء الدین موج دریا که صیت کمالش در ریاضات و محنت و صرف همت وی در یاد خدای کریم از قاف تا قاف بود ـ تاحال صاحبان سجاده آستان از نسل موج دریا صاحب اند ـ پایان مقبره قطب العالم فرید عصر مایل بشمال مقبره وی را بعمارت بسی عالی از وسعت و نیز رفعت سلطان محمد شاه عادل بنا نهاده که دران اکثر قبور اولاد و بست هفت خلفای موج دریا صاحب منزل بودند یکی ازان خالص فرید که ده کروهی وار دریا وی را در موضعی که برنام وی آباد و پیر خالص معروف مقبره بلند واقع اولادش آنجا باشند در زمانی بزیارت وی رسیدم شاه شاهد الدین منصب سجادگی و ریاست آن دیار [ص ۲۲] داشت بسی اخلاق کرد و عندالذکر گفت که ما و بابای ما پیر خالص از اولاد سلطان تغلق شاه دهلوی اند چون کاغذات پارین خاندان وی بشوق دریافت حال دیدم نسب وی از خودش پشت در پشت تا هارون رشید عباسی درست بود همانجا

مزار شیخ صدرالدین آنجا درویشی مجذوب آتش افروز دربانان مقبره زیر سایبانی بود خوش زبان و شیرین بیان‌چون دانست که این قوافل زایرین در جنت از دهلی اند بسی الطاف کرده گفت که ما غلام آستان دهلی ام پیشوای ما سر آمد مجاذیب وقت شاه سرمد فرنگ آنجا بود اشعار چند از نتایج افکار سرمد خواند و مدهوش گشت مدهوشی وی برمایان اثری داد تا حال دو شعر ازان در خاطر شعر

بچشمت میدهم سوگند جانان چشم بالا کن
شهیدان نگاه خویش را ظالم تماشا کن

دو ش در آغوش شبنم خفتی ای گل تاسحر
ناز بر بلبل مکن دیگر که تر دامن شدی

حضرت مخدوم شیخ سلیم چشتی فتحپوری از خاندان صاحب سجاده بود ـ پدرش شیخ بهاء الدین که در لودیانه درون‌بازار آرمیده پسر شیخ سلطان پسر شیخ آدم پسر شیخ موسی بن شیخ مودود بن شیخ بدر الدین سلیمان شیخ سلیم دو بار از سیکری برای سیاحت اطرف روم و شام و بصره و حرم رفت و بست و چار سال دران نواحی بسر برد هر سال حج کرد بسی مشایخ مغرب و حرم و دیار یمن را زیارت فرمود چون معاود شد در آگره بخدمت شیخ علاء الدین مجذوب آمد وی گفت برو کوه سیکری را برای تو از زر آراستم شیر شاه و سلیم شاه و خواص خان بر در وی می آمدند اکبر شاه آن را تختگاه ساخت شهری بنام فتحپور آراست بعد معاودت از فتح ولایت خاندیس عمارات آنجا همسر عمارات دهلی و آگره شد در سال نهصد و هفتاد برحمت حق پیوست. شیخ بدر الدین فرزند اکبر بجای وی نشست و بحج رفت همانجا ماند شیخ قطب الدین فرزند اصغر همشیر

نور الدین جهانگیر بود که ولادت وی همانجا بدعای شیخ سلیم
شد هم پرداخت ازین نام وی شاهزاده سلیم باشد ـ در خلافت
جهانگیر پادشاه حکومت ولایت بنگال یافت الا همان ایام بدست
نواب شیر افگن خان شوهر نور جهان بیگم شهید شد علاء الدین
مخاطب اسلام خان فرزند صاحب سجاده بجای عم سرفراز شد سجاده
شیخ سلیم هنوز [ص ۲۳] قایم اولاد ایشان در فتحپور معزز مخدوم
کمال الدین الوری صاحب ولایت آنجا برادر زاده یا خواهرزاده
شیخ بود فرزند ثانی حضرت گنج شکر در محجر جانب غربی آسوده
صاحب پنج پسر فرزند ثالث در حصاری از قلاع جنوبی هند شهید
گردید از وی دو پسر ماند فرزند رابع که بصحبت ابدال پیوست
از وی نیز دوپسر ماند ـ شیخ نصیر الدین شش پسر دارد بوطن
قدیم آبای شیخ آسوده شیخ احمد صوفی داماد حضرت شیخ بود
که ذکر خیر وی در منزل ۲۸ باب اول گذشت شیخ نجیب الدین
متوکل در دهلی بدولت سرای خود قریب بی‌بی نور آرمیده
اکثر از اولاد وی آنجا و بی‌بی فاطمی صاحب دختر حضرت
گنج شکر نیز همانجا مقبره حضرت وی را در اجودهن چند دروازه
یکی جنوبی که در جنت بهشتی دروازه باشد پنجم و ششم ماه محرم
هر سال بجاه و جلال از مغرب تا فجر کشاده ماند یکی شمالی که
وقت آخر وا خواهد شد یکی شرقی کشایش هر روزه شیخ علاء الدین
ابن شیخ نور الدین از اولاد وی در اواسط سال مایت عاشر بدهلی
تشریف آورد. موضعی و سرای در دهلی قدیم قریب چراغ دهلی بر
نام وی شهرت پذیر و اولادش آنجا سکونت دارند ـ سید سلطان
بهرایچی مرید وی بود. شیخ جنید حصاری نیز از اولاد حضرت
گنج شکر باشد صاحب کبرسن و صاحب تصانیف عجیب که غالبا

در حالت غایت استغراق موقع مگر از روی مشاهدات بروی مکشوف گردیده باشد - در حصار بیرون دروازه ناگوری لب شاه نهر فیروزی آستان وی واقع آنجا مزار شاه چندن و حافظ محمود و بر ستون سنگ سرخ نقشی مدور و نقشی مربع کنده دران سوره اخلاص بخط طغرا باشد خلایق آنرا طبع کرده از روشنای بر کاغذ سفید دور دست برند - در امراض صبیان بکار برند الا تا دوازده کروه اثر نمی بخشد که آن ولایت شاه بهلول باعث بنای شهر حصار فیروزیست اولاد وی در حصار بودند در قحط سن ۰۰م که در سنه هجری بود باطراف رفتند دو سه خانه از آنها در بیکانیر و یک خانه در حصار موجود مسجد مزار از حد مرمت طلب بود باری بصرف همت سید نجیب حسین بهاری و محنت شاه هیرای حصاری از اعانت اسلامیان تجدید پذیرفت -

منزل پنجم در ذکر خلفای مجاز و مریدان سرافراز حضرت با برکت سلطان المشایخ

یکی ازان مخدوم نصیرالدین چراغ دهلی یکی ازان شیخ قطب الدین منور هانسوی که ذکر وی گذشت یکی ازان مولانا محمد شمس الدین یحیی که در چبوتره یاران آرامگاه دارد از وی فیض بحضرت مخدوم جهانیان رسید یکی ازان مولانا علاء الدین نیلی که مولانا شمس یحیی قریب وی آسوده یکی ازان شیخ حسام الدین ملتانی که در گجرات جا دارد یکی ازان مولانا فخر الدین زرادی که بسفر حجاز در بحر فنا غرق آب بقا شد یکی ازان مولانا وجوه الدین یوسف چندیری که در چندیری آسوده یکی ازان مولانا سراج الدین عثمان بنگالی یکی ازان مولانا برهان الدین غریب که بعد پیر خود جانب دیو گیر رفت و برحمت حق پیوست

شیخ زین الدین جانشین وی شد هرگاه نصیر خان فاروق والی خاندیس
مرید وی حصار اسیر گرفت درخواست قدوم شیخ بدان نواحی کرد
شیخ پذیرفت و از آب دریا فرود آمد دیار نصیر خان وارد شد در
حصار بردن خواست جواب یافت که برای گذر ازین دریا رخصت
پیر نباشد لا جرم خان چند روز آنجا ماند ـ هر روز وقت صبح نماز
عقب شیخ ادا می کرد هنگام رخصت از جاگیر و مواضع خراج
اصرار بسیار کرد شیخ هیچ پذیرا نفرمود ـ چون مبالغات خان از حد
گذشت که تا بارشاد چیزی و خدمتی نپردازد رخصت ندهم شیخ
ایما کرد که در جای قیام خود شهری برنام شیخ ما بنا نماید خان
همانوقت بنیاد شهر برهان پور بر فرودگاه لشکر خود بنیاد آبادی
زین آباد جای قیام شیخ نهاد ـ آبادی برهان پور در چندی چنان
ترق پذیرفت که خارج از حساب و زین آباد نیز از قصبات حسابی شد ـ
یکی ازان مولانا شهاب الدین امام شیخ رکن الدین مرید و فرزند ویست
خواجه مسعود بک صاحب مراة العارفین مرید وی بود ـ اوایل
باعث قرابت با خاندان فیروز شاهی در امرای کبار انسلاک داشت
از روی تجرید درویشی گزید ـ از حضرات چشت کسی چون وی بی
باکی نکرد آخر منصور ثانی شد استخوان وی را چندی در آستان
حضرت محبوب امانت کردند زان بعد زیر قدوم پیر و پدر وی در
دایره لاڈو سرای که محل اقامت امام بود هم خطیره بخاک سپردند ـ
یکی ازان مولانا وجوه الدین یوسف پابلی که در خطیره قتلغ خان
لب حوض شمس جا دارد یکی ازان قاضی محی الدین کاشانی که اکثر
اولاد وی در حضرات خدام انسلاک دارنـد خود هم در آستان
[ص ۲۵] آرامگاه دارد یکی ازان مولانا فخر الدین فیروزی بر
جبوتره یاران یکی ازان مولانا فصیح الدین یکی ازان سلطان الشعرا

عدیم المثال شکر مقال طوطی هند خواجه ابوالحسن امیر خسرو ابن امیر سیف الدین محمود ترکی لا چین هزاری که بعمر هشتاد و پنج سالگی شهادت یافت و دو پسر گذاشت خواجه حسام الدین و خواجه ابوالحسن یکی ازان مولانا جلال الدین یکی ازان خواجه کریم الدین سمرقندی در ست گانوه آرمیده مخاطب بخطاب شیخ الاسلام والوزرا وی فرزند خواجه کمال الدین وزیر خراسان و داماد مولانا بدر الدین اسحاق بود یکی ازان امیر حسن علای سنجری صاحب فواید الفواد زمانی دراز در خدمات سلاطین نامدار وی و امیر خسرو هم صحبت وهم راز بودند ـ بعد مفارقت چند سال باهمد گر ملاقات نشده و هر یکی برنگی افتاد روزی خسرو هم پای شیخ خود لب تالاب شمسی یک طرف و امیر حسن طرف دیگر با یاران مصروف تفریح بود بر خواند ، بیت :

سالها باشد که تا هم صحبتیم
گر ز صحبت ها اثر بودی کجا

زهد تان فسق از دل ما کم نکرد
فسق ما محکم تر از زهد شما

امیر خسرو در جواب گفت ، بیت :

صحبت نیکان بدان را سود نیست
کم. بود آن بد که بهتر می شود

جواب امیر حسن سنجری ـ بیت :

هر که از تاثیر صحبت منکر است
جهل او بر ما مقرر می شود

طوطی اندر صحبت مردم چرا
هم سخن دان هم سخن ور می شود

حضرت محبوب تبسم کرده جانب امیر نگاه لطف آمیز مبذول داشت که در واقعی صحبت اثری دارد ـ همان روز دل محبت منزل وی از فسق بر گشت و داخل یاران عمده گردید ـ در کلام تعظیم **خسرو** نگاه میدارد چنان که فرماید، بیت :

خسرو از راه کرم نپذیرد
آن که من بنده حسن میگویم

سخنم چون سخن خسرو نیست
راست اینست که من میگویم

در موقع تایب گردیدن خود فرماید ، بیت :

ای حسن تایب ازان زمان گشتی
که ترا طاقت گناه نماند

[ص ۲۶] کلام وی خصوص فواید الفواد قبول خاص و عام دارد ـ خسرو اکثر گفتی که کاش تمام تصانیف ما وی را بودی و این کتاب بما منسوب شدی در آخر عمر بدیوگیر رفت و همانجا ماند ـ یکی ازان بهاء الدین ادهمی دارا لامانی یکی ازان قاضی شرف الدین فیروزی در دیوگیر یکی ازان شیخ مبارک امیر داد کوپاموی پایان آستان امیر یکی ازان خواجه موید الدین کره پایان آستان یکی ازان شیخ تاج الدین داوری بر چبوتره یاران یکی ازان شیخ موید الدین انصاری معروف نور الدین موید بر چبوتره یاران یکی ازان خواجه اعزالدین علی شاه برادر زاده یا خواهر زاده خسرو یکی ازان

خواجه شمس الدین خواهر زاده خسرو یکی ازین هر دو پایان خسرو آرمیده یکی ازان مولانا نظام الدین شیرازی در حصار علای یکی ازان خواجه سالار نبهی یکی ازان مولانا فخر الدین میرٹهی یکی ازان مولانا علاء الدین اندر پتی یکی ازان مولانا شهاب الدین کستوری یکی ازان مولانا حجت الدین ملتانی یکی ازان مولانا بدرالدین فوق یکی ازان مولانا رکن الدین حفیر یکی ازان خواجه عبدالرحمان سارنگ پوری یکی ازان خواجه احمد بدایوانی یکی ازین خواجه لطیف الدین کهندسانی یکی ازان مولانا نجم الدین محبوب شکر خای تهانیسری یکی ازان مولانا یوسف بدایونی یکی ازان مولانا سراج الدین حافظ بدایونی یکی ازان قاضی شاه پایلی یکی ازان قوام الدین اودهی یکی ازان مولانا برهان الدین ساوی یکی ازان خواجه عبدالعزیز با نکرموی یکی ازان مولانا جمال الدین اودهی یکی ازان خواجه شمس‌الدین دهاری ظفر آبادی یکی ازان مولانا محمود نوهتی یکی ازان مولانا ضیاء الدین برنی صاحب تاریخ فیروز شاهی یکی ازان خواجه ابوبکر ماندوی یکی ازان قاضی قیام الدین قدوای یکی ازان قاضی عبدالکریم قدوای یکی ازان فخر الدین صدیقی یکی ازان قاضی محمد رکن الدین گلتاج پوری یکی ازان سید علاء الدین خراسانی صاحب ترجیع بند معروف اودی یکی ازان شاه غیاث الدین قریب مولانا ابوسلیمان مندوی عقب آستان قطب الاقطاب جا دارد یکی ازان مخدوم شیخ حیدر دهلوی که از قطب الاقطاب اثنای راهی جانب تغلق آباد دست چپ مقبره پاکیزه دارد صاحب خلافت وی خواجه محمد موسای پلوی دو کروهی نوح در ملک میوات آسوده [ص ۲۷] و اولادش دران آبادی زیر دامن کوه اقامت دارند یکی ازان شاه منتخب الدین زری زربخش دولت آبادی صاحب خانواده

زربخشی یکی ازان شیخ یعقوب گجراتی یکی ازان سید حسین بن عمر خنگ سوار نهروالی یکی ازان سید علاء الدین اودی ـ

ذکر اول نواسگان پسری و دختری حضرت قطب العالم اکثر در نظر شفقت حضرت سلطان المشایخ مهذب و معزز گردیدند

یکی ازان شیخ سعد الدین مولانا علاء الدین موج دریا که شاگرد مولانا وجوه الدین یوسف پایلی بود حسب الطلب پادشاه بعد جانشینی بجای پدر در دهلی آمد و آخر در گجرات رفت و همانجا شهادت یافت ـ یکی ازان برادر ثانی وی شیخ علم الحق والدین وی را پادشاه شیخ الاسلام هندرستان گردانید ـ یکی ازان شیخ افضل الدین بن شیخ معزالدین که سجاده بزرگان آراست ـ یکی ازان شیخ مظهرالدین که بعد پدر شیخ الاسلام ماند ـ یکی ازان خواجه عزیزالدین ابن شیخ یعقوب فرزند رابع حضرت شیخ که در دیوگیر شهید شد ـ یکی ازان برادر خوردش قاضی که در سر چبوتره یاران مدفن یافت ـ یکی ازان شیخ کمال‌الدین ابن شیخ بایزید ابن شیخ نصیرالدین فرزند متبنی ـ یکی ازان شیخ اعزالدین برادرش که هر دو را حضرت محبوب بعطای دو جلابی رخصت مالوه و دیوگیر ساخت ـ یکی ازان شیخ عزیزالدین ابن خواجه ابراهیم ابن خواجه نظام‌الدین فرزند ثالث در پایان آستان جا دارد ـ یکی ازان خواجه محمد بن مولانا بدرالدین اسحاق جامع انوارالمجالس ـ یکی ازان خواجه موسی برادر وی هر دو بزرگوار شرق آستان بیرون دایره جا دارند و اولاد ایشان هنوز خدام آستان و بفضایل علوی خاندان و کمالات ذاتی و صفاتی هم عنان ـ یکی ازان خواجه

عزیزالدین صوفی ابن شیخ احمد ابن شیخ محمد عمر صوفی صاحب شیخ اسماعیل قصری ۔

حسب تصریح ذیل خلفای قطب العالم ذکر دوم در اقربای حضرت محبوب هم در ظل عنایت وی صاحب منصب شدند

یکی ازان خواجه رفیع‌الدین هارون یکی ازان خواجه نقی‌الدین نوح هر دو پسران خواهرزاده حقیقی بودند ۔ یکی ازان خواجه ابوبکر مصلی دار خواهرزاده حقیقی یکی ازان خواجه عزیزالدین ابن خواجه ابوبکر مصلی دار جامع مجموع الفواید یکی ازان مولانا محمد قاسم ابن شیخ عمر صاحب لطایف التفسیر [ص ۲۸] در شروع تفسیر خود را پسر خواهر زاده آن سید السالکین تحریر کرده برادر زاده خواجه ابوبکر مصلی دار بود ۔

ذکر سیوم در ذکر حضرات سادات کرمانی در نظر حضرت قطب‌العالم و حضرت سلطان المشایخ معزز و مکرم بودند اعظم آنان

یکی ازان سید محمد کرمانی که هجده سال از روی ترک تجارت در خدمت حضرت شیخ گذرانید ، باقی عمر عزیز در محبت حضرت سلطان‌المشایخ بسر برده یکی ازان سید نورالدین مبارک کرمانی فرزند اکبر وی یکی ازان سید کمال‌الدین امیر احمد کرمانی فرزند ثانی یکی ازان سید قطب‌الدین حسین کرمانی فرزند ثالث ۔ یکی ازان سید شمس‌الدین خاموش کرمانی فرزند رابع این حضرات سر آن چبوتره یاران سوای سید خاموش که در دیوگیر آسوده

آرامگاه دارند۔

و از اولاد سید مبارک کرمانی چند فرزند بودند۔

یکی ازان شیخ محمد کرمانی صاحب سیرالاولیا یکی ازان سید داؤد یکی ازان سید لقمان۔

ذکر چهارم در بعضی از حالات قدسی سمات خود حضرت محبوب ذات منزه از صفات بچندین حکایات مختصر بیان

آن سرور اولیای عالم آن برتر اصفیای آدم سلطان رفیع‌الشان اقالیم ولایت عمان فیض رسان لب تشنگان وادی هدایت محرم راز لامکان محیط دوایر امکان مرشد کامل رهبر واصل عارف دریای توحید واقف بیدای تفرید قدوة‌العارفین زبدة الواصلین عالم با عمل فاضل اکمل امام زمان مقتدای دوران سید پاکزاد گوهر صدف مراد جلیس منزل قدس انیس محفل انس جامع الشریعت و الطریقت خازن المعرفت و الحقیقت رحمت‌للعالمین محبوب الراحمین وارث الانبیا و المرسلین دلیل المشتاقین حافظ کلام قدیم رهنمای صراط مستقیم صاحب فیوض مخلد مولانا و سیدنا حضرت خواجه نظام الحق والدین محمد بدایونی دهلوی خلف شرف السلف حضرت خواجه سید احمد بخاری رضوی فرزند رشید حضرت سید خواجه علی بخاری خالدی

(۱) **حکایت** آبای کرام وی از سادات ذوالاحرام دارالاسلام بخارا بودند خالد طرق از اطراف و محلات بخارا باشد که از باعث سکونت آنجا منسوب شدند [ص ۲۹] و نسب ماقبل چنان باشد که خواجه سید علی البخاری بن سید عبدالله سبحانه بن سید حسین بن اصغر بن سید احمد بن سید ابی عبد الله جل شانه بن سید علی اصغر

جعفر بن حضرت امام محمد تقی ذکی بن امام تقی جواد بن امام موسی علی رضا و نسب خواجه سید عرب بدین نہج که وی ابن سید ابوالمفاخر بن سید محمد اطہر که یکی از خلفای، حضرت قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی بود هم برادر حقیقی سید عبداللہ جل شانه مذکور الغرض خواجه سید علی و خواجه سید عرب هر دو برادر از سادات پاکزاد اوایل فتوح اسلام بر دست سلطان محمد معزالدین عم زاد بن سام وارد هند شدند اول در شہر لاهور قیام پذیر شدند بعد مدتی در بدایون شرف اقامت ورزیدند معدن نور وصفا حضرت بی‌بی زلیخا که از صالحات وقت و عارفات عصر و مستجاب الدعوات و صاحب تصرفات بود بنت عفت سرشت خواجه سید عرب باشد که با برادر عم زاد خود حضرت خواجه سید احمد ابن خواجه سید علی کتخدا شد و از قران چنان سعدین شرف آن فخر سلف بوجود آمد۔ سال ولادت باخیر و سعادت حضرت سلطان المشایخ بعد انقضای سال شش صد و سی هجری نبوی یوم الا ربع آخرین ماه صفر تاریخ بست و هفتم وقت روز بعد طلوع در عهد معدلت پادشاه ولایت منش سلطان التمش ما بعد وفات آن شاه دین پناه در وقت اخلافش۔

(۲) **حکایت**: هرگاه عمر شریف وی غیر متجاوز از پنج سال رسید پدر عالیقدر بیمار گردید ملهم غیب در گوش، حق نیوش آن بانوی پارسا رسانید که از پدر و پسر یکی را بر گزین این عفت قباب عصمت انتساب پسر را قبول کرد لاجرم در همان زحمت والد بزرگوار برحمت حق پیوست در ظل حمایت ایزد کار ساز و دست شفقت والده ماجده پرورش و پرداخت پذیرفت۔

(۳) **حکایت**: تا سال دوازدهم عمر شریف قدوری بحضور

مولانا علاء الدین اصولی و مولانا علی یکی از نعمت یابان حضرت شیخ جلال تبریزی تمام کرد همان ایام باقتضای جذب طبع و سرشت ازلی محبت حضرت فرید دهر در دل پیدا گردید و روز بروز ترقی پذیرفت ـ بسال شانزدهم عمر مع والده ماجده بحضرت دهلی رسید اتفاق احسن آنکه در جوار حضرت شیخ نجیب الدین متوکل سکونت ورزید و از فیضان صحبت آن پیر طریقت شوق [ص ۳۰] ملازمت آن وحید عصر زیاده بر زیاده گردید قریب چار سال نزد مولانا شمس الدین خوارزمی معروف شمس الملک که سر آمد اهل فضل و کمال بود و مولانا کمال الدین زاهد یکی از شاگردان مولانا ابوالخیر برهان الدین محمود بن ابی الحسن اسعد البلخی محدث تعلیم علوم دین پذیرفت سال بستم عازم زیارت حضرت شیخ گشت ـ

(۴) **حکایت** : پانزدهم ماه رجب المرجب یوم الاربع بشرف بعیت حضرت گنجشکر شرف‌یاب گردید و بعد قیام چند ماه و چند روزه و اکتساب فضایل و استحصال اجازت چندین ریاضات و تجوید شش سیپاره فرقان مجید و شش باب عوارف المعارف حضرت شیخ الشیوخ سهروردی و تمهید شریف حضرت خواجه عبدالشکور السالمی باز بحضرت دهلی تشریف آورد ـ

(۵) **حکایت** : چون بحضرت دهلی رسید هم باشاره مرشد حق پرست بریاضت پرداخت و هم در تعلم و تعلیم بسرمی ساخت ـ در چندین مدت چنان تکمیل در علوم دین حاصل گردید که بجمیع فضایل علمی هیچ یکی از فضلای دهر و کملای عصر همسر وی نبود ـ

(۶) **حکایت** : بار ثانی که تشریف برد بحضور مرشد وقت

چند سال ملازم خدمت ماند علی الاتصال و فیوض بی کران اندوخت و چندین کتب توحید و تصوف و کلام و اصول بعضی بسماعت و بعضی بقرات در نظر حضرت شیخ تعلیم و تفهیم یافت - این نوبت که رخصت فرمودند دعای یا باسط الیدین الی آخره از روی مزید شفقت یاد گردانیدند و ارشاد کردند که این دعا را یاد گیر و بران مداومت و مواظبت نما تا در تو لیاقت ما رو نما شود و خصمان را خوشنود گردان و دامی و درمی از کسی نقداً و جنساً قرض مستان که در صورت عدم ادا در زندگی وبال آن تا عقبی بر گردن من ماند درویش را در آتش سوزان در آمدن آسان و استقراض بدتر ازان و گلیمی که بران نشست داشت بحضرت سلطان الاولیا مرحمت ساخت -

(٦) **حکایت** : چون الزام این معنی بخاطر نیاز مآثر بود که در هر سال بزیارت حضرت شیخ از شهر دهلی عازم شود اندر سال تمام یکبار ضرور بشرف ملازمت افتخار یابد بار ثلث بانقضای زمان معهود عازم اجودهن شد - این بار نعمت مزید یافت حضرت قطب العالم را زحمتی عارض بود یاران صحبت را برای دعای شفا بر مقابر شهدای کرام فرستاد هرگاه واپس آمدند گفت که دعای شما اثری نکرد - علی بهاری [ص ۳۱] دور ایستاده بود جواب داد که ما ناقصانیم و ذات حضرت شیخ کامل دعای ناقصان در حق کاملان کی اثر بخشد- حضرت المشایخ از باعث اینکه جواب علی بهاری بسبب بعد مسموع نکرده بود بسمع شیخ لفظ لفظ آن رسانید مخاطب بسلطان الاولیا بوده ارشاد کرد که ما از خدای کریم درخواست کرده‌ام که هر چیزی تو از وی خواهی یابی و عصائی که در دست داشت مرحمت ساخت و روزی همدران ایام

حضرت شیخ خواست که ذوق گیرد مولانا بدرالدین اسحاق را فرمود که مکتوبی که قاضی حمیدالدین ناگوری تحریر کرده بود بیار۔ وی جامدانی که ذخیره مکتوبات نیازمندان بود بر آورد مکتوب مطلوب خواند چون برین رباعی رسید ، رباعی :

خواهم که دوام در وفای تو زیم
خاکی شوم و بزیر پای تو زیم

مقصود من بنده ز کونین توی
از بهر تو میرم و برای توزیم

تواجد کرد ۔ مولانا بیرون آمد حضرت شیخ بار بار آنرا میخواند و ساجد میگردید ۔ درین موقع مولانا بدرالدین بحضرت نظام‌الاولیا گفت که برجای ما بدربانی شیخ‌العالم قیام ساز احدی را دراینوقت خاص اندرون مداخلت ندهی ۔ چون وی اینحال دید درون رفت و سر در قدم حضرت شیخ کبیر نهاد بشره شیخ متغیر بود ، آب از دیده خونبار جاری فرمود که بابا نظام‌الدین کدام چیز میخواهی حضرت سلطان المشایخ میفرماید که ما چیزی دینی خواستیم شیخ بما بخشید بعده پشیمان گردیدم که چرا نخواستم که در سماع بمیرم و بحسب استفسار قاضی محی‌الدین کاشانی ارشاد رفت که آن چیزیکه از شیخ خواستم و بما بخشید استقامت بود ۔

(۸) **حکایت** : بار چهارم کد بقیام یک سال دهلی برای ملازمت رفت دویم ماه ربیع‌الاول سال ششصد و شصت و نو بود ۔ روزی که در اجودهن رسید و یوم‌الاربع و بتاریخ بست و پنجم ماه جمادی الاول لعاب دهن مبارک در دهن حضرت سلطان‌المشایخ کرده بحفظ قرآن مجید وصیت فرمود نیز گفت که بابا نظام دین و

دنیاترا داده اند برو ملک هند گیر - این حکایت بقلم حضرت المشایخ دیده اند و نیز اینکه غره شعبان وی از حضرت شیخ دعا خواست که تا در بدر خلق نگردد -

(۹) **حکایت** : در ماه مبارک رمضان [ص ۳۲] روزی ارشاد کرد که دعاء باسط الیدین یاد داری و بران مداومت کردی - حضرت سلطان الاولیا عرض کرد که بلی - فرمود حالا لایق خلافت شدی برای تو مثال خلافت درست سازم آخر بارشاد حضرت قطب‌العالم بر دست مولانا بدرالدین اسحاق مثال خلافت بتاریخ چهاردهم ماه صیام مرتب گردید و با نصایح ارجمند تفویض حضرت سلطان الاولیا شد و ارشاد یافت که رب قدیر ترا جمیع صفات درویشی مرحمت گردانید و ازین دم زیاده بر منازل رفیع خواهد رسانید - این کار از تو بوجوه احسن درستی پذیرد مثال را در هانسی بشیخ جمال و در دهلی بشیخ منتخب نمای حضرت سلطان المشایخ فرماید که چون شیخ کبیر نام حضرت شیخ نجیب‌الدین متوکل بر زبان گوهر فشان نیاوردند دانستم که شاید خاطر ایشان را بچیزی رنجانیده باشند - الغرض چون به هانسی رسیدم حضرت قطب جمال هانسوی درتحت مثال از قلم خاص این شعر تحریر کردند بیت :

هزاران درود و هزاران سپاس
که گوهر سپردی بگوهر شناس

و هرگاه بدهلی رسیدم دریافت شد که شیخ متوکل بتاریخ نهم ماه رمضان چند روز قبل از تحریر مثال رحلت فرموده اند وی را مدت هفتاد سال در شهر دهلی بسر گردید وصیت ریاضت و توکل وی بهفت آسمان رسید و حضرت قطب جمال هانسوی نیز اندرین

سال سفر آخرت گزید ۔

(۱۰) **حکایت** : عمر شریف حضرت نظام اولیا تا سال تسع وستین و ستمایت که مشرف بخلافت و عنایت مثال گردید زیاده از سی وکم از چهل سال بود ۔ زیراکه حضرت‌ممدوح بخط مبارک خود تحریر کرده در عبارت عربی کو امشب رسیدم بعمر چهل سال شرم می آید زین چهل سالگی هرگاه یاد میکنم و مولانا بهرام یکی از نبیرگان حضرت شیخ نجیب‌الدین متوکل روایت کند که وقتی حضرت سلطان المشایخ را بزیارت حضرت قطب‌الاقطاب در غایت مشغولی دیدم بعد ملاقات ارشاد کرد که امشب بما فرموده اند که از اهل اسلام هر کسیکه ترا دید وی را بیا مرزیدم ۔ در خیال سید کرمانی شب مذکور همان شب بود که دران شب حضرت وی بچهل سال رسید و بدین کرامت مشرف گردید ۔ هر چند که هر شب وی شب قدر بود چنانکه اکثر با یاران ارشاد رفت که آخر شب نیتی از عالم غیب در دل فرود می آید بران تا صبح خوش می باشم :

چندان بنشینم که بر آید نفس صبح
کانوقت بدل میرسد از دوست پیامی

[ص ۳۳] شبی کتب اسرار می دید و معانی توحید که بدان ملهم می گردید در کتابت می رسید ناگاه قلم، از دست افتاد و بسجده معبود نهاد ازین علامت بیت قدر دریافت شد، بیت :

امشب قدر تست بشتاب
قدر شب قدر خویش دریاب

محقق باد که این منزلت بعد از انتقال حضرت گنج شکر رو داد مخفی نباشد که در انتقال حضرت گنج شکر ارباب تواریخ را عجیب اختلاف واقع - بروایت اکثری در سال ششصد و شصت و چار و حسب تحریر اکثری سال هفتاد و از روی تحقیق بعضی هشتاد و هشت و نیز شصت و هشت قرار دهند و صاحب سیر الا قطاب نود قرار داده و ماده تاریخ آن لفظ مخدوم آورد - همچنان در سال ولادت اختلاف اقوال دارند سید کرمانی گوید که در سال پانصد و شصت و نو ولادت یافت و بشش صد و شصت و چار وفات - پانزده یا سیزده سال عمر شریف بود که در ارادت حضرت قطب الاقطاب درآمد بعد آن هشتاد سال در قید حیات ماند وکسانیکه شصت و چار قایم دارند قیام سی و پنج سال بر سجاده رهنمای بعد مرشد ثابت نمایند - از روی هر کتابیکه کم از هفتاد بدریافت می رسد لیاقت صحت ندارد زیرا که منشور خلافت حضرت سلطان المشایخ مرقوم چاردهم رمضان سال تسع و ستین و ستمایت یوم الاربع بود - صداقت تحریر آن در سال مذکور از روی کتب متعدد زمان حضرت وی چون افضل الفواید امیر خسرو طوطی هند و راحت القلوب و سیر الاولیا و کتاب الاخبار بوضوح می رسد وهم اکثر از دخایر و ملفوظات حضرت فرید العصر و قطب جمال هانسوی و مولانا علاءالدین موج دریا و مولانا حمید قلندر صاحب خیر المجالس چنان تراوش می پذیرد بل صاف در بعضی بالتصریح مرقوم که در ایام حیات بعد یافتن خلافت حضرت سلطان المشایخ بشرف ملازمت حضرت گنج شکر معزز نگردیده سال تمام بر مفارقت منقضی نشده بود که انتقال فرمود بدین جهت که از روز ارادت بر این معنی ملزم ماند که در هر سال یکبار در ملازمت رسد - مجموع چهار بار

تشریف برد بعد خلافت در همان ماه صیام رخصت یافت [ص ۳۴]
و نقل حضرت فرید الدهر پنجم محرم بالاتفاق باشد ـ اندرین حال
بقیاس متقرن بصحت چنان استنباط می پذیرد که پنجم محرم در سال
هفتاد بالای شش صد نقل آن عارف ربانی ازین سرای فانی صادق
باشد که لفظ خلیل ماده تاریخ آن تجویز کرده اند و شاه مظهرالحق
در مخجر الواصلین آنرا منظوم هم کُرده و این تصویر اتفاق داود
بعباراتی که در چندین نسخ معتمد تواریخ سلاطین هندوستان مندرج
که اوایل سلطنت سلطان غیاث‌الدین بقدوم حضرات شیخ فرید الدین
اجودهنی و صدر الدین عارف و شیخ نجیب الدین متوکل و شیخ
جمال هانسوی منور بود ـ هر چند که زمان شیخ عارف در تمام
خلافت بلبن حاوی بود الا در عمر شریف حضرت گنجشکر همگنان
متفق اند که نود و پنج سال بود خواه نود و هفت ـ

(۱۰) **حکایت:** حضرت سلطان المشایخ زیاده از پنجاه و پنج
سال بر سجاده مشیخت ارشاد ماند خاص در حضرت دهلی و از اینجای
نقل و حرکت نفرمود جز آن که هفت بار بزیارت حضرت
گنجشکر رفت ـ

(۱۱) **حکایت :** آخر عهد غیاث الدین بلبن بود که بعد انتشار
بسیار و اقامت چندین طرف و جوار بامر پروردگار در غیاث پور
جای اقامت مختار ساخت زمانیکه معز الدین کیقباد در کیلو گڑھی
شهر جدید آراست هجوم خلایق بوفور آبادی در غیاث پور نیز شد ـ

(۱۲) **حکایت:** سلاطین کبار که بعد سلطان ناصر الدین غزنی
و غیاث الدین بلبن و معز الدین کیقباد و شمس الدین کیومرث
تخت آرای مملکت و جهانداری شدند ـ در عهد حضرت نظام الدین

اولیا با بعضی معاملات شان مختصراً در حکایات آینده زیب ارقام پذیرد ۔

(۱۳) **حکایت :** هرگاه سلطنت غوریان و پیوستگان ایشان بعد انقضای مدت قریب صد سال بر کیومرث ختم پذیرفت وجلال الدین خلجی فیروز بادشاه چیزی فتوح فرستاده درخواست کرد که برای مصارف درویشان چند مواضع تجویز کنم پذیرا نگردید که بنام درویشان قراری دهد و هر چند بحضوری خدمت الحاح کرد بار نیافت و حکایت خواهش قدوم بوسی وی در حالت اخفا تضمن حالات حضرت امیر تحریر یافت ۔

(۱۴) **حکایت:** در سال نود و پنج بالای شش صد علاء الدین شهاب الدین مسعود برادر زاده و داماد جلال الدین وی را بفریب قتل کرده خود بادشاه شد و استقلال تمام در دیار هند یافت ۔ مکرر بامغلان چنگیزی محاربات عظیم کرده هزیمت داد چارلک و هفتاد و پنجهزار سوار جرار در رکاب داشت آرزو کرده بود که شریعتی جدید انگیزد و هفت اقلیم را در تسخیردر آرد اخیر دانست که این معنی از روی تدبیر راست نشود خود را سکندر ثانی لقب داد بعضی قلاع نامی که هنوز در تصرف اسلام ندر آمده بود او ضبط فرمود و قواعد و اصول مملکت داری و تحصیل از رعایا و رؤسا بطرز باج و خراج قرار داد نیز بر پیلان سواری عماری وی نهاد امیر خسرو گوید بیت :

ز شاهان کس بهنگام سواری
جز او ننهاد بر پیلان عماری

ذکر حضرت امیر خسرو رحمته الله علیه

از روی پیروی اخبار و آثار سلاطین و صالحین چنان استنباط

می پذیرد که حضرت امیر در سال ششصد و پنجاه و یک زمان خلافت با برکت سلطان السلاطین پادشاه درویش قرین مقبول باری ناصر الدنیا والدین محمود غازی شرف ولادت یافت و در سال شصت هم در عهد معدلت مهد آن شاه دین پناه امیر سیف الدین والد ماجد او از روی شهادت بخلد برین شتافت زیرا که سلطان غیاث در ماه جمادی الاول سال ششصد و شصت و چار پادشاه شد و خان ملتان که ولی عهد و پسر کلان این سلطان بود بسال هشتاد وچار از دست مغلان چنگیزی شهید گردید خسرو با وی رفاقت و موافقت و مصاحبت داشت از چندین سال ما قبل آن چنان که در حکایات سابق تحریر یافت و نیز واضح می شود که امیر درین دار و گیر آمد مغلان و حرب و ضرب ایشان در بند و اسیری افتاد و بعد چندی از روی تدبیر لایق از دست جور شان نجات دست داد - اندرین حال بحساب سال ولادت که دران اشتباهی نباشد عمر امیر وقت جلوس سلطانی بر سریر سلطنت چهارده سال و هنگام شهادت خان ملتانی در محاربت سی و چهار سال در قیاس در می آید و بعد وفات غیاث الدین در سال هشتاد و پنج معز الدین کیقباد پادشاه شد - پدرش از بنگال بر وی یورش آورد آخر بر صلح و ملاقات باهم پدر و پسر هر دو پادشاه جانب تختگاه منصرف گردیدند - امیر این حکایت را در نظم در آورده مثنوی قران السعدین نام نهاد - اندران کتاب در ایام تصنیف آن که سال هشتاد و هفت باشد عمر خود بسی سال ارقام می نماید و ازین رو که در کتاب موصوف ذکر خیر حضرت محبوب ذات منزه از صفات جای نکرده غالب چنان در خیال می گذرد که تا وقت و سال مذکور شرف یاب دولت ملازمت نگردیده و الا ضرور مدح حضرت وی در عنوان

مثنوی می نگاشت چنانکه در جمیع تصانیف خود ملحوظ می دارد ـ با آن که با وصف ملاقات و تعارف زمان تعلیم و ریاضت هنوز در ارادت طریق مستقیم دست بیعت نداده باشد ـ حضرت محبوب ذات منزه از صفات در فواید الفواد ارشاد می فرماید تقریب ذکر بر زبان آمد این دو شعر حکیم سنائی غزنوی ، رباعی :

بر سر طور هوا طنبور شهرت میزنی
عشق شاه لن ترانی اندرین خواری مجو
خار راه شوق عیاران این درگه را
در کف پای عروس مهد عماری مجو

که عمار نام شخصی بود او ایجاد آن کرده بنا برین بنامش شهرت گرفت ـ شیخ جمال الله سبحانه ابوالفضل مجمع الفضایل متخلص بجمالی منقول از مولانا ضیاء الدین سنامی محتسب وقت صاحب نصاب الاحتساب در سیرالعارفین می آرد که علاءالدین خلجی روزی قرابیگ را بحضرت شیخ المشایخ فرستاد و التماس داد که مدتی می گذرد که ما لشکری عظیم برابر الف خان برادر عینی خود بر ولایت ارنگل طرف جنوبی هند راهی گردانیده ام هنوز خبری نرسیده ـ بغایت تفکر دارم میخواهم که خود عازم شوم حضرت شیخ زمانی شبستان ما را بجمال باکمال خود شمع سان منور گردانند و مصلحت کاری که بخاطر گذرد ارشاد نمایند مگر سلطان را در دل بود که حضرت سلطان الاولیا بدین تاویل در ایوان وی تشریف برد و سلطان بدین تشریف در سلاطین روز گار امتیاز یابد ـ از حضور پرنور قرابیگ جواب یافت که بسلطان دعا رساند و عرض نماید که چنان که شما را غمخوارگی اسلام در خیال ما را نیز مدام پیرامون حال

فردا وقت چاشت شما را نوید فتح آنولایت و سلامتی برادر و لشکر رسد و در ایام معدود خدمت اعظم همایون الف خان نیز با غنایم بسیار آید و شما را فرحتی دگر افزاید۔ پادشاه ازین کلام فرحت انجام انشراح تمام یافت و نذر کرد که [ص ۳۶] بعد رسیدن مژده ظفر پانصد دینار سرخ برای درویشان خانقاه ارسال دارد از قدرت رب قدیر بروز ثانی بوقت مقرری شترسوار تیز رفتار باعرایض فتح رسید و سلطان را عقیدت جناب ولایت مآب صد چندان گشت و نذر معهور ارسال داشت۔ چون قرابیگ حاضر آمده در پیش نظر حضرت نهاد همان روز قلندری اسفند یار نام از خراسان وارد آستان شده بودند دید و خود را نزدیک کشید و گفت که الهدایا مشترک حضرت فرمود بل تنها خوشترک و تمام آن را بوی بخشید وی فارغ البال راهی گردید۔

(۱۵) **حکایت** : زمانی علاء الدین مذکور را بعضی حاسدان در انداز بسلطان زمان حضرت نظام دوران در تشویش آوردند وقتیکه صیت فضایل و کمالات وی باکناف عالم رسید و کوس عظمت و کرامت وی تا گوش فلک ملک بلند آواره گردید بوی رسانیدند که از وضیع و شریف و شهری و لشکری و درباری و بازاری و امرای نامدار و شاهزادگان والاتبار کسی نباشد که خاک در او را تاج سرنسازد اندر این حال عجب نباشد که فتوری در مملکت راه یابد زوال خلافت بعض سلاطین زمان بدین عنوان گردید۔ لاجرم پادشاه را توهم افزود مضامین چند بر کاغذ نوشت و بدست خضر خان ولی عهد که محبوب طرفین از جانب کاتب و هم مکتوب الیهم بود فرستاد برای امتحان این معنی که حضرت شیخ را خواهش بر این معاملات هست یا نی حضرت سلطان المشایخ جواب داد که ما درویشانیم عزلت گزین شاغل بدعای پادشاه و خاص و عام اهل اسلام ، اگر شاه

بعد ازین چیزی گوید عرصات زمین خدای تعالی بسی وسعت داردجای دگر راهی شوم - شاه بعد یافتن این پاسخ خوشحال شد والتماس داشت که مخالفانم مرا مغوی شده بودند تا با مقبولان بارگه رب‌العزت در اندازم و مال و جان برباد دهم ما یکی از معتقدان مخدوم ام جراتی کرده بودم عفو میخواهم و اجازت حضوری - حضرت گفت که ما بدعای غیب مشغولم که زیاده اثر دارد آمدن حاجت ندارد - باز چون پادشاه التجای بی انداز کرد پاسخ یافت که سرای درویش دو در دارد اگر پادشاه از یک در در آید درویش از در دوم بدر رود -

(۱۶) **حکایت** : زمانی پادشاه را مهمی سخت در پیش آمد - بحضرت سلطان الاولیا پیام داد که بوفور مرحمت امیر خسرو را مع تحریری [ص ۳۷] سفارشی بنام نامی حضرت شاه شرف رخصت مرحمت شود تا بوساطت آن عرضی ما بحضور ایشان برد و جواب آرد پذیرا افتاد - چون امیر فایز خدمت شاه ممدوح گردید چندی مقیم ماند و نعمات برکات فراوان یافت و با جواب با صواب واپس رسید خسرو در غزل خود هم وزن خواند مطلع و مقطع یک غزل دراین جا ذکر می یابد، غزل :

ای که گوئی هیچ مشکل چون فراق یارنیست
گر امید وصل باشد آنقدر دشوار نیست
چند گویندم برو زنار بند خود پرست
بر تن خسرو کدامین رگ که آن زنار نیست

و مقطع غزل ثانی - اینست :

خلق می گوید که خسرو بت پرستی میکند
آری آری میکنم با خلق عالم کار نیست

(۱۷) **حکایت** : علاءالدین در آخر عمر مفتون و در قابوی ملک نایب گردیده بود او را منزلت عالی داد که دماغ وی سودای خلافت پیدا کرد۔ قصد آن داشت که مدعیان سلطنت این خاندان را نابود گرداند در حال بیماری علاءالدین خضر خان و شادی خان هر دو برادران را مع بانوی ملک جهان مادر آن شاهزادگان قید کرده بحصار گوالیار فرستاده چندین خیر اندیشان را بقتل در آورد هم دست‌آویز جعلی بر ولی عهدی شهاب‌الدین پسر هفت سال نوشت و پادشاه را نیز مسموم گردانید و شهاب‌الدین را برای نام بر تخت نشانید و هر دو برادران محبوس را نابینا ساخت و مادر طفل تخت نشین را باوجود ایام عدت و اختگی خود بعقد نکاح در آورد و هر روز یک دو ساعت بربام هزار ستون شاهزاده را جلوه گری می داد باقی شب و روز باهم اختگان دگر هم جنسان خود نرد و چوپڑ و قمار می باخت و قطب‌الدین را قتل کردن میخواست۔ روزی پالکان قدیم محافظان مستقیم هزار ستون را باراده واسد در محبس فرستاد۔ قطب‌الدین حقوق پدر یاد آورده قلاده مرصع گران قیمت بایشان بخشید قاتلان از روی انفعال منصرف بربام آمدند و از تصرف مقلب القلوب بسزای اعمال زشت ملک نائب را قتل کردند۔ وقوع این ماجرا بعد سی و پنج روز از ممات علاءالدین رو داد ، بیت۔

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

قطب‌الدین را بعد نجات بر نیابت [ص ۳۸] برادر خورد مقرر کردند۔ وی بعد دو ماه با عماید و اراکین خلافت متفق بوده خود۔ پادشاه شد۔

(۱۸) **حکایت** در سال هفت صد و هجده هشتم محرم نامبرده خود را مبارک شاه خطاب داده بر تخت پادشاهی قدم نهاد ـ شهاب‌الدین عمر را میل در چشم کشید و با برادران بحصار گوالیار فرستاد ـ اوایل حال رحیم الطبع و با سخا و چون محنت زندان دیده و مصایب محبوسی کشیده بود هفتده هزار زندانیان را خلاصی داد هم مواجب شش ماه بطریق انعام بر سپاه انقسام یافت ـ آخر خوی او مایل بدل آزاری و خون ریزی ناحق گشت مانند پدر با حسن نام پراون زاد هند و نژاد گجرات نزد تعشق باخت و خسرو خانش مخاطب ساخت و برادران محبوس را بجور کشت و با حضرت سلطان الاولیا در پی عناد شد ازین که خضر خان و شادی خان مریدان حضرت بودند و بعضی حاسدان را که منحرف ازین آستان بودند چون شیخ‌زاده حسام وغیر آن همدم خود گردانید و می گفت که هر کسی سر حضرت شیخ آرد هزار تنگای زر دهم ـ وزرا و امرای سری را ممانعت کرد که کسی برای ملازمت حضرت پر نور در غیاث پور نرود اندر خطیره مولانا ضیاءالدین رومی با جناب سلطان الاولیا روبرو بود جواب سلام حضرت شیخ نداد و ملفتت نگردید ـ وقتیکه مسجد جامع سیری بر آراست حکم کرد که جمیع صلحا برای جمع اینجا حاضر شوند باتباع آن همگنان تشریف می بردند جز حضرت وی که بحجت شرعی نمی رفت و می گفت که ما نظر بحق قرب در مسجد کیلو گری نماز میگذارم و در هر ماه نو جمیع صلحا و عرفاً برای ادای تهنیت بحضور پادشاه تشریف می بردند سوای حضرت سلطان المشایخ که خواجه محمد اقبال از اینجا میرفت هر دو امر عدم احضار باعث بر زیاده تر غبار شهریار جفا شعار شد ـ ایما ساخت که هر ماه نو آینده اگر وی نیامد بجبر طلب کنم ـ

روایت مولانا جمالی بست و هفتم ماه شوال بود که سرهنگان
شاهی حکم شاه بحضرت شاه دین رسانیدند و چون واپس بحضور
شاه رسیدند برای رسوخ خود ظاهر کردند که ما حضرت شیخ را
راضی ساختیم که در شب هر ماهی شما را در یابد سلطان بدین سخن
انشراح تمام یافت که باری اصرار ما صورت گرفت و سخنم بالا ماند۔
همدران شب خواجه وحیدالدین قریشیؒ پدر سید الحجاب و اعزالدین
علی شاه برادر خسرو که هردو از مریدان [ص ۳۹] صافی نهاد پاک
اعتقاد بودند بخدمت رسیدند و صورت حال باز پرسیدند۔ حضرت شیخ
جواب داد که هرگز خلاف طریق پیران طریقت نکنم۔ باستماع چنان
پاسخ هر کسی متحیر و متعجب بود که پادشاه انتظار دارد تاکی شب ماه
در آید و حضرت شاه اینجا تشریف آرد و حضرت شیخ هرگز راضی
نباشد و مزاج سلطان بی وقوع این معنی بوحشت آمیزد و در شهر
آشوبی عظیم خیزد ۔ خیراندیشان چند التماس آوردند که اگر تشریف
فرمائی منظور نباشد درین باب استمداد حضرت فرید الدهر می باید۔
گفت شرم دارم که در معاملات دنیا از حضرت وی اعانت خواهم
الا شما یقین دانید که قطب الدین بهیچ وجوه برما ظفر نیابد، خوابی
دیده‌ام که گاوی تیز شاخ قصد ضررم کرده بسویم دوید و از
روی تندی و تیزی تمام نزدم رسید برخاستم و هردو شاخ آنرا
پیچیده بر زمین انداختم که هلاک گشت ۔ سلخ ماه مذکور خواجه
اقبال عرض کرد که امشب شب برآمد ماه خواهد بود تبرک
ارشاد سازند ۔ حضرت گفت حالا ساکت باش و بکار دگر پرداز۔ چون
وقت عصر در آمد باز گزارش ساخت که چو دول و کهاران حاضر
سازم و تبرک موجود گردانم جوابی نیافت دانست که هرگز تشریف
نخواهند برد بفرمان حق همان شب بعد انقضای پاسی و چند ساعت

خسرو خان بردان که پادشاه وی را صاحب پنجاه هزار سوار و در محل و غیر محل محرم خود گردانیده بود اندر کوشک هزار ستون در آمده قریب دروازه فصیل قطب الدین را بقتل در آورد - صاحب سیر الاولیا در نکات تصرفات آن فخرالنسا بی‌بی زلیخا می نگارد که پادشاه بغرور جوانی و نخوت کامرانی گفت که اگر در غره ماه آینده حاضر نشود آزاری دهم و رسم همچنان بود که بعد وادید ماه جدید غره آن ماه صدور و اکابر و مشایخ و فضلا حاضر میشدند - چون مخلصان آستان خبر این حال بآن سلطان زمان رسانیدند هیچ نگفت الا بزیارت والده ماجده رفت و گفت که برای ایذای من پادشاه قصد کرده و حد آن بر غره ماه آینده قرار داده اگر تا وقت مذکور کار وی کفایت نشود بزیارت شما نیایم - چون شب ماه نو پدید آمد و ماه نو دیده شد خلایق منتظر که فردا طلب حضرت خواهند کرد ، همان شب ماه بلای آسمانی بر جان بد اندیش نازل شد که خسروخان بلفاک کرده سر از تنش جدا ساخت و تن بی سر از بالای قصر بی ستون زیر انداخت و سر بریده را بر سر نیزه گردانید و بخلایق نمانید [ص ۴۰۰] و از کتب تواریخ چنان مستفاد می شود که چند بار عماید وقت شکایت خسروخان بعرض پادشاه رسانیدند که در ضمیرش بوی خلافت جاگرفت قصد دگر دارد - پادشاه از غایت فریفتگی بحالش بسخن حق نپرداخت بل هر کسیکه چیزی در حق وی می گفت بآن بداندیش ظاهر میساخت ، چنانکه قاضی ضیاء الدین مخاطب بقاضی خان اوستاد پادشاه روزی چند شکایتی و حکایتی ازین کردار نصیحت وار کرده بود پادشاه در خلوت خاص ضبط آن راز کردن نتوانست - خسروخان بعد اطلاع یابی در پی آزار قاضی خان گردید - روز قتل سلطان بست هزار از خویش و تبار خاص خود هم قوم اطراف هزار ستون -

فراهم آورد - بعد گذشت یک پاس قاضی خان از بام مهروج در منزل زیرین می در آمد - عموی خسرو خان در راه وی را بسخن دلفریب مشغول گردانید که ناگه جاجریا نامی از عقب با تیغ آبدار خود را بر سر قاضی رسانیده قتل کرد - مردم چون گرد آمدند و درپی تحقیق شدند بشور و شغب بادشاه از خسرو خان که برابرش در خوابگاه بود پرسید که غوغا چیست گفت اسپان نوبت در هزار ستون خلاص شده اند گرفتاری آنان می سازند - درین مدت رفقای خسرو خان ابراهیم و اسحاق افسر در بانان محلسرای خاص را با چندین محافظان معتمد صاحب نوبت قدیم الخدمت را درهم و برهم و قتل و مجروح کردند - فریاد از هر طرف بلند برخاست سلطان بی قرار شد و بحالت اضطرار و توهم دانست که روزگار نرد دغا باخت راه محل قدیم گرفت خسرو خان بغایت دلاوری موی سرش بدست آورد - لاجرم سلطان بر گشت و براه اختلاط حسب عادت وی را زیر خود کشید الا آن موکل اجل مویش از دست نداد تا زمانیکه حسام الدین برادر خسرو خان و جاجریا قاتل قاضی خان در رسیدند و سر بادشاه از تن بارکش بریدند و همانوقت در حرم در آمده فرید خان وعلیخان وغیران پسران خورد سال خاندان خلجیان را در قتل و حرمات شاهی را در بغل آوردند - وقوع این ماجرا در شب پنجم ربیع الاول سال هفت صدو بست ویک هجری بود - صبح آن خسرو خان خود را ناصرالدین شاه لقب کرده بر تخت علای در قصر هزار ستون نشست و قریب پنجماه حاکم ماند - طبق زرین پر از جواهر آبدار و لولوی شاهوار نذر حضرت سلطان الاولیا نیز فرستاد - بهر کسی از فقرا و صلحا در خور لایق [ص ۱۰۳] هدایا و تحایف داد الا غیاث الدین ملک غازی هنگام اجلاس فرمائی خود از همگنان واپس گرفت جز حضرت سلطان المشایخ

و ازین که جمیع حضرات را در خیال بود که عنقریب خورشید اقبال خسرو خان زوال پزیرد تحایف وی را بجنس امانت کرده بودند تا وقت استرداد آن دشواری رو ندهد جز حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والدین قدس سره - در سیرالعارفین آورده اند که تغلق طلب مبلغ پنج صد هزار تنگای زر فرستاده خسرو خان کرده بود - حضرت شیخ جواب داد که این از بیت المال بود بر اهل استحقاق قسمت پذیرفت درمی و دیناری بصرف خاص ما در نیامده، ساکت ماند الا غباری در دل راه داد - مولانا نور الحق مشرقی می نگارد اندر تذکره خود که هدایای خسرو خان پنج لک زر مسکوک علای بود علاوه جواهرات نفیس که یکی ازان لعل شب تاب و گوهر رخشان باشد وحکایت فقدان و دریابی همان تابنده اختر بعضی اصحاب صحایف رقم کرده اند -

(۱۹) **حکایت** : چون سلطان غیاث‌الدین تغلق پادشاه شد اوایل حال بر تحایف خسرو خان زان بعد بر وجد و سماع و مجالس و اجتماع با حضرات سلطان المشایخ اعتراضات آورده علمای اعلام اسلام را جمع آورده محضری ساخت در منع سماع و حرمت آن حسب روایات حضرت امام اعظم و در تغلق آباد حصار نو تعمیر خود حضرت شیخ را تبع و درویشان چند در طلب داشت دو صد و پنجاه و چار عالم زبردست و فاضل حق پرست در دارالشریعت قضا حاضر بودند - مولانا فخرالدین زرادی گفت که ازین فضلای نامدار ده کس را پادشاه منتخب سازد کسانیکه فاضل ترین گروه باشند ایشان با ما بحث نمایند و دلایل حرمت پیش آرند ما اباحت آن ثابت کنم - پادشاه جانب قاضی رکن‌الدین ولواغی که اکبر و

اعظم قضات و سر آمد زمان و حاکم وقت بود رو کرد او زیاده
از دگران درین باب غلو داشت ملتفت جانب حضرت سلطان المشایخ
بوده گفت ای درویش درین معنی شک نباشد که تو با اصحاب
اکثر اوقات مشغول بسماع و سرود می باشی ، حضرت فرمود آری،
باز گفت که روایتی داری حضرت متمسک باحادیث نبوی گردید ـ
قاضی قشیری جواب داد که مجتهد وقت نیستی که بحدیث نبوی
سند دهی مردی مقلدی روایت از امام اعظم بیار تا قول تو
[ص ۴۲۴] در معرض قبول افتد شیخ فرمود سبحان الله باوجود قول
مصطفی صلی‌الله جل شانه علیه و آله و سلم قول حنفی میخواهی
قاضی قشری گفت اگر بار دگر بسرود و سماع در آیی در شریعت
مجرم باشی ـ حضرت ارشاد کرد که ترا رعونت حکومت براین می
آرد اگر خدا خواهد زود ازین خدمت معزول شوی و در جزای
چنان بی ادبی که با عارفان خدا می نمائی ایمان خود بسلامت
نبری ـ درین اثنا مولانا علیم الدین نبیره مخدوم بهاءالدین زکریا
ملتانی وارد گردید ، پادشاه برای استقبال وی دوید وی اول باعزاز
و احترام تمام حضرت شیخ را دریافت بعد آن ملتفت بسلطان گشت
و گفت که حضرت را چرا اینجا تکلیف داده اند پادشاه گفت
علمای عصر محضری در باب سماع مرتب کرده اند شکر خدا شما
نیز تشریف آوردید اکنون حق از باطل امتیاز یابد مولانا گفت ما
در دیار حرم بیت الرب و حرم نبوی و مصر و روم و شام دیده‌ام
که جمیع مشایخ کبار سماع می شنوند کسی از قاضی و مفتی
مانع نمی شود و سماع برای اهل سماع بی شک و ریب در هر مذهب
و ملت جایز باشد ، حضرت شیخ و درویشان وی بلا اشتباه اهل سماع
اند و اهل کمال و صاحب حال، جناب رسول مقبول صلی‌الله‌جل‌شانه

علیه و آله و سلم هم سماع استماع فرموده و تواجد کرده بسمیع این کلام پادشاه برخاست و عذر آورد و باکرام تمام بغیاث پور رخصت ساخت ۔

(۲۰) **حکایت :** حضرت شیخ عثمان سیاح سنامی یکی از مریدان مخدوم رکن الدین ابوالفتح ملتانی در دهلی وارد شد و در وجد و سماع حضرت سلطان المشایخ شریک بودی ۔ غیاث‌الدین تغلق قبل ازین که بر حضرت وی محضر سازد امتناع عام کرده بود که اگر مطربی یا قوالی نقشی سراید و صوتی بر آرد زبانش از دهانش بر آورند ۔ روزی امیر حسن پسر امیر صامت قوال که وی را حضرت سلطان المشایخ سر آمد قوالان مجلس خویش گردانیده بود روبروی خانقاه شیخ سیاح گذر کرد وی گفت ای حسن می توانی که چیزی بر خوانی؟ وی گفت دراین وقت قید سلطان چنانست که بخوف او کسی قرآن از روی الحان خواندن نمی تواند تا بدیگر چیز کرا جرات باشد ۔ شیخ اصرار کرد که این جا غیری نباشد زنجیر در می کشم آواز نرم باید داشت امیر مجبور شد بیتی در پرده عشاق آغاز نهاد بیت :

زاهد ز دین بر آمد و صوفی ز اعتقاد
ترسا مهدی شد و عاشق همان که هست

شیخ را برین بیت تواجد رو داد برخاست [ص ۴۳] و زنجیر در واگردانید و گفت به آواز بر خوان و از شاه مترسان ۔ حسن نیز از حالت شیخ بی تاب گشت و آواز بلند چنانکه رسم بود بر گرفت بمجرد استماع قریب دو صد قوالان از هر اطراف و جوانب رو بخانقاه آوردند هر جا که صوفی صاحب دل بود اندر سماع در

آمد و چندین خلایق از جنس و نا جنس اجتماع پذیرفت و غوغای عظیم پدید آمد ـ شیخ با جمعیت مذکور در حالت وجد و سماع راه تغلق آباد گرفت ازانجا زیاده از یک کروه بود جمیع خلایق از صغار و کبار متحیر و در مانده کار شیخ و صوفیان و قوالان بودند ـ الغرض سلطان از بالای قصر هجوم خلایق و فریاد و فغان از جانب دهلی شنید ـ ملک شادی یکی از محرمان خود را برای تفحص احوال دوانید وی سوار آمده زود متصرف گردید بسلطان خبر رسانید که شیخ عثمان سیاح و برابر او صوفیان بی شمار و مطربان پر قطار تواجد کنان و سرود گویان می آیند ـ پادشاه بر آشفت و گفت که در تذکره خسرو خان باید دید این شیخ چند لک تنگای زر و نقره در تصرف آورد ـ چون بر خاص و عام ظاهر بود که شیخ عثمان چیزی از فتوح حسن قبول نکرده و رد آن فرموده بود مانند سید علاءالدین جی وری بسمع پادشاه حقیقت حال رسانیدند گفت اگر بر ذم او چیزی بودی رنج عظیم می رسانیدم ـ ملک شادی را مامور ساخت که حضرت شیخ را در محل خاص فرود آرد و مایحتاج از طعام و شراب حسب دلخواه از مطبخ سلطانی بطریق دعوت حاضر سازد و قوالان را نقدی از خزاین شاهی رساند وی چند روز به آن ساز و سامان همانجا ماند و ملک شادی زیاده از فرموده شاه اهتمام کرد ـ حضرت شیخ روز چارم بی ادای هیچ شکر ازانجا در غیاث پور بحضور آمد ـ

(۲۱) **حکایت** : حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی چند بار در دهلی تشریف آورد ـ زمانی حسب الطلب قطب الدین مبارک شاه دران وقت حضرت سلطان المشایخ تا حوض خاص علای برای استقبال تشریف فرما گردید ـ هنگام فرض بامداد باهم هر دو حضرات

ملاقات اول روداد - شیخ چون بسلطان رسید وی پرسید که اول
از بزرگان اینجا شما را کدام دریافت - گفت آن که بهتر
این شهر بود آن کرات [ص ۴۴] ملاقات صحبت ماند - روزی سید
کمال الدین خبر رسانید که شیخ جانب غیاث پور می آید حضرت
در خطیره بود از بارگاه و چبوتره مصفا منسوب بعمارت خواجه جهان
احمد ایاز و تعمیر شیخ حسن سر بر من بالای حوض بزیر آمد - شیخ
در گنبد دهلیز اوسط نزدیک جبوتره مقابر یاران فرود گردید الا
برحمت مای از دولا خواست که کسان وی را بامداد بیرون آرند -
حضرت از روی کمال محبت و تواضع گوارا نساخت و با سواری
درون صف ستون آورده خود محاذی نشست مولانا عماد الدین اسماعیل
برادر خورد گفت که این وقت بوجود این هر دو بزرگوار مجلسی برپا
که آنرا خیر المجالس توان گفت اگر چیزی از فواید علمی گفت وگو یابد
مستحسن باشد و فیضان آن بر حاضرین ایثار یابد هم وی گفت که
جناب رسول مقبول که هجرت کرد اندران کدام مصلحت بود هر
دو بزرگ جدا جدا جواب تاویلی دادند و هر یکی در ضمن آن
عظمت و کرامت دیگری ملحوظ داشت شیخ گفت که درجات و
کمالات نبوت که برای حضرت رسالت پناه تقدیر کرده بودند
موقوف و منحصر بر آن بود که باصحاب مدنی چون رسد درجات و
کمالات مذکور مکمل گردد - حضرت گفت هر چند در تفسیری و
کتابی ندیده‌ام اما در خاطر می گذرد که دعوت و ارشاد حضرت
خاتم الانبیا بر مکیان رسید و هر یکی ازان دولت مشرف گردید الا
جماعت ناقصان مدنی که بحضرت وی رسیدن آنان دشوار بود از
حضرت حق ایما شد که آنجا تشریف ارزانی دارد تا
ناقصان مذکوران از کمالات تو نصیب ور شوند - بعده طعام

حاضر شد عرایض بی شمار در دولا بود آنرا طرق کردند شیخ گفت
که این عرایض ارباب حاجات دنیا اند هرگاه نزد بادشاه می برم
امروز ایشان را دریافت نبود که فقیر بحضور پادشاه دین می رود هنگام
رخصت تحایف گران قیمت آوردند باشاره هر دو حضرات مولانا
عمادالدین قبول کرد - زمانی در وقت غیاث الدین تغلق که چند سال
مقیم ماند علی الا تصال -

(۲۲) **حکایت** در بحرالمعانی مذکور که چون تغلق را غبار
و کدورت در بحث سماع با حضرت سلطان المشایخ ظاهر شد سیاحی
در ملتان بحضرت شیخ ابو الفتح ممدوح ذکر کرد - بغایت ارتباط
[ص ۵۰۳] بعد چندی راهی دهلی شد اینجا رسیده کیفیت حال پرسیدن
گرفت که مقارن آن صامت قوال حاضر وقت گشت و چیزی شروع
کرد - حضرت را تواجد رو داد اندر سماع برخاست شیخ دست در
آستین وی در آورده نشاند بار دویم دامن مبارک بدست گرفت و
باز داشت بار ثالث که حضرت وی قیام کرد شیخ بر نوافل مشغول
گشت مولانا محمد شاه امام از وی سوال کرد که کدام مصلحت بود
درین حرکات - شیخ جواب داد که برادرم حضرت نظام الدین چون
بار اول در تواجد در آمد قدم بهفتم آسمان نهاد آستین در گرفتم
و نشاندم بار ثانی پای قدسی بر سقف عرش برین گذاشت دست
ما تا آستین نرسید لا جرم دامان شریف وی گرفتم بار ثالث ندیدم
که کجا رفت لاچار بعالم ناسوت در آمدم و نوافل ورزیدم و در
نفحات القدس شاه غلام مصطفی قادری حکایتی دگر قرین این حال می
نگارد که از حجره مقفل مانند شعاعی رخشان و نوری تابان برون
آمد لاچار شیخ رکن الدین و دگر تابعان شرع متین بادب ایستادند

(۲۳) **حکایت** : در سیر الاولیا مرقوم که کرت چهارم

هر گاه سلطان المشایخ را از زحمت بود روز عشره ذی حج شیخ ملتانی بعیادت آمد و گفت که روز عید بود امروز هر کسی برای حصول سعادت سعی می نماید ما سعی کرده ام که زیارت حضرت دریابم تا ثواب حج حاصل شود :

(۳۲) **حکایت** : در اسرار السالکین می آرد که روزی حضرت سلطان الاولیا در علوی حال می بود وقت نماز فجر کلاه احمر بر سر از بالای بام فرود می آمد و بعد نماز بالا می رفت۔ دران روز یاران به اوراد و اشغال مشغول نمی شدند۔ منتظر جمال جهان آرای نظر بر روزن بام می بودند۔ چون آن پادشاه روی خود مانند ماه می نمائید یاران مخصوص حاضر شده وی بطهارت۔ کبری مطهر می کردند و لباس فاخر می پوشانیدند و انواع تکلفات بعمل می آوردند و فرود می آمدند بعد زمانی که کلاه سر از جانب روزن فرو می فتاد رسیده می دیدند که درغایت ضعف و نرمی بی خود می بود هرگاه در هوش می آمدمی پرسید که چند وقت نماز فوت شد و بعد افاقت و غسل و تبدیل پوشاک جدید از پارچات[ص۳۶۰] سفید بکار و بار اشقغال می فرمود ۔ روزی درین وقت خاص شیخ رکن الدین موصوف الصدر آنجا رسید و بوادید این حال متحیر گردید هر چند سلام گفت و ساعتی متوقف گشت جوابی نیافت، بنا برین زود ازانجا بیرون شتافت حضرت چون ازان حالت افاقت یافت آمد کاملی شناخت و گفت از اینجا بوی ولایت می آید مردم عرض کردند که آری شیخ رکن الدین اینجا آمده بود ما را قدرت منع نشد ۔ روزی دگر عندالملاقات شیخ محتشم از حضرت پرسش حال آن روز کرد حضرت جواب داد که از خدا باید پرسید روزی در مناجات بود بجناب باری استکشاف این حال کردند ندای غیب آمد

که مثل وی در اولیای امم انبیای سابق و حال کسی نباشد باز مناجات کرد که ملکا خاطرم ازین حرف مختصر تسکین و تسلی نمی پذیرد فرمان رفت که محل محبوبی و منزل معشوق دارد۔

(۲۵) **حکایت :** حضرت سید محمد جعفر مکی گوید که روزی در دریای نیل این فقیر بالای کشتی با حضرت خضر مصاحب بود۔ وی گفت که حضرت سید عبدالقادر جیلانی و سید نظام الدین بدایونی در محل معشوق بودند هر دو را مشارب از روح پر فتوح حضرت احمدی بود۔

(۲۶) **حکایت :** در چندین کتب معتمد از روی مشاهدات تحریر کرده اند که چون صاحب ولایت منزلت اقطاب و افراد طی نماید در منزل محبوبی رسد ذات منزه از صفات گردد اراده وی اراده پروردگار باشد جسم لطیفش از سرقدم نوری پذیرد و بعطریلت غیب معطر شود چیزی که بوی رسد بوی خوش یابد از جای اقامت او بوی عبیر و عود از مشام خاص و عام رسد چون بقبر در آید قبر را معنبر گرداند چنان که امروز این علامات در آستان فیض رسان حضرت وی ظاهر و هویدا۔ سری باید جویا و چشمی باید بینا با بی بصران شب عصیان هم مانند ذره از خورشید تابان و چون موری از سلیمان بقدر لیاقت و تقدیر بران نعمت دل پذیر بر توقع مغفرت غفیر در دامان شفاعت آن دستگیر جای گیر اند :

مور بیچاره هوس داشت که در کعبه رسد
دست در پای کبوتر زد و ناگه رسید

(۲۷) **حکایت :** وقتی مولانا ظهیر الدین کوتوال دهلی بشرف

قدمبوس حضرت آمد از عرش تا فرش معطر یافت ـ در خیال آورد که غالب در حجره عنبر و عود می سوزد اندرین اثنا خادم آمد و در حجره باز گردانید وی را تحیر [ص ۷۴] افزوده چپ و راست می دید حضرت سلطان الاولیا حیرت وی را پی برد روی مبارک سوی وی کرده گفت که مولانا بوی عود نیست بوی چیزی دیگر باشد، بیت :

عطاربند کرد دکان را که من ز دوست
بوئی کشیده ام که ز مشک و عبیر نیست

(۲۸) **حکایت :** زمانی حضرت سلطان المشایخ گلیمی که بشرف استعمال خاص در آمده بود بقاضی محی الدین کاشانی مرحمت ساخت ازان بوی خوش می آمد ـ قاضی بر سر و دیده نهاد و برابر جان نگاه داشت ـ مدتی گذشت که آن بوی چنان که بود ماند قاضی متعجب گردید زیرا که عارضی میدانست روزی بطریق امتحان آن را در آب شست تفاوتی نیافت با وصفی که این عمل مکرر کرد ـ لاچار بحضور التماس آورد چشم پرآب کرده فرمود که قاضی این بوی محبت حق تعالی باشد که در ذات محبان خاص خود مخمر می گرداند و به ایشان ایثار می سازد، بیت :

این بوی نه بوی بوستان است
این بوی زکوی دوستان است

حضرت شیخ سعدی مناسب این حال فرماید ، بیت :

جمال هم نشین در من اثر کرد
وگرنه من همان خاکم که هستم

(۲۹) **حکایت :** در ایام صیام از حضرت شیخ کبیر فرید

صاف ضمیر بحضرت سلطان المشایخ وقت رخصت بدهلی یک دوکانی غیاثی زاد راه مرحمت شده بود چون وقت افطار حضرت شیخ رسید و آن روز در مطبخ چیزی مهیا نگردید حضرت معروض داشت که تصدق مخدوم ما را زاد برای فردا عنایت شده امروز حال اینجا چنانست اگر اجازت گردد آن را بصرف در آرم بغایت خوش شد و دعای خیر ارزانی داشت و ارشاد ساخت که بابا مولانا نظام‌الدین برای تو چیزی از دنیا بحضور حق درخواست کرده‌ام امید که قبول افتد سلطان الاولیا فرماید که ما بر خود اندیشیدیم و چندین حضرات بابرکات از باعث دنیا در فساد افتاده اند و همگنان احتراز ورزیده ، من کی بآن بر سر توانم آمد بمجرد این خیال گفت که دنیا ترا ضرری نرساند با وصف حصول آن ازان بر کنار باشی همچنان رو داد که هزار دینار هر روز می آمد در مصارف درویشان و ایثار مستحقان و آیندگان خرج شدی -

(۳۰) **حکایت** : در حالت بیماری مدت [ص ۴۸] هشت ماه بابول و براز لازم ضروریات بشری حاجت نفتاد - قریب یکنیم ماه از اول ماه ربیع الاول سال هفتصد و بست و پنج چیزی هم تناول نکرد اوقات طاعت همچنان منضبط بود :

(۳۱) **حکایت** : در وقت اخیر شیخ ابوالفتح بعیادت آمده گفت که رب قدیر انبیای علیهم الصلوة والسلام را مختار گردانیده در ممات و حیات همچنان اولیای کرام را ، پس می باید که حضرت حیات چند روزه دگر خود از خدای کریم در خواهد تا عالمیان فیضیاب شوند گفت که درست الا جناب رسول مقبول می فرماید که نظام اشتیاق لقای تو ما را بی قرار میدارد زود بیا و فیض تو

در حیات و ممات برابر خواهد بود ـ

(۳۲) **حکایت**: چند وصیت کرده بود بعضی ازان ظهور یافت تدفین تبرکات بزرگان با خود تدفین امیر خسرو برابر خود سماع وقت تجهیز بر جنازه آرامگاه زیر سایبان آسمان ـ

(۳۳)**حکایت سی و سیوم**: قبل انتقال تمامی نقود و اجناس را جاروب دادند قوت یک روزه درویشان هم باقی نماند ـ فرمود که شما را در اینجا چندان رسد که کفایت نماید قسمت مساوی باشد و قاسم کسیکه از سر نصیب بر خیزد ـ

(۳۴) **حکایت**: هیژدهم ربیع الاخر بعد طلوع یوم الا ربع انتقال فرمود شهادت تغلق در ربیع الاول یک ماه و چند روز ما قبل بود حضرت شیخ امامت نماز کرده گفت که دانستم باعث قیام چار سالی درین جا این بود فقط ـ

منزل ششم در خلفای مجاز و مریدان سرفراز حضرت مخدوم شیخ نصیرالدین چراغ دهلی

یکی ازان مخدوم کمال‌الدین علامت الفاروقی خواهر زاده حقیقی پایان خال با کمال زیر آسمان آسوده ـ یکی ازان شیخ زین‌الدین خواهر زاده دران مقبره آسوده که پایان حضرت چراغ دهلی واقع یکی ازان سید محمد بن یوسف دهلوی معروف گیسو دراز جامع ولایت و سیادت و علوم ظاهر صاحب تصانیف بسیار در حسن آباد گلبرگ آرامگاه دارد فیض بی شمار از وی شایع شد یکی ازان سید محمد بن جعفر برمکی صاحب بحرالمعانی و دقایق المعانی و بحرالانساب و پنج نکات و روح الارواح بر نهج تمهیدات شیخ مسعود بک عرف شیر

خان منصور ثانی در سهرند خوابیده یکی ازان قاضی عبدالمقتد رتهانیسری
ابن قاضی رکن‌الدین ثرنجی کندی در علوم دین و حقایق بحری
مواج [ص ۹۴] بود - قاضی شهاب الدین دولت آبادی شاگرد ویست و
مخدوم شیخ حسام‌الدین فتحپوری صاحب خلافت وی مخدوم شیخ
ابوالفتح جون پوری ابن شیخ محمد عبدالحی دهلوی ابن قاضی ممدوح
صاحب سجاده وی و قاضی شاه پابلی مرید سعید وی و شیخ محمد
آبکشی دریا بادی و شیخ فخرالدین بجنوری و شیخ عبدالسلام پیران
و سید علاءالدین اودهی ازین خاندان اند - مزار قاضی عبدالمقتدر و
شیخ محمد عبدالحی فرزند ایشان و قبر قاضی رکن‌الدین والد ایشان
نیز در خانقاهی واقع که از عماید عمارات جانب جنوبی حوض شمسی
باشد - یکی ازان مخدوم جلال‌الدین بخاری معروف مخدوم جهانیان یکی
ازان حکیم شیخ صدرالدین ابن شهاب الدین تاجر معروف طبیب دل
دهلوی در حصار علای - یکی ازان مولانا خواجگی کالیوی شاگرد مولانا
معین لدین عمرانی و اوستاد قاضی شهاب‌الدین دولت آبادی - یکی ازان
مولانا احمد تهانیسری در حصار کابی آرمیده وی هم استاد قاضی بود
یکی ازان قاضی محمد ساوی پسر شیخ اختیارالدین عمر ایرجی قاضی
سوای مخدوم چراغ دهلی از حضرت مخدوم جهانیان و از حضرت
سید صدرالدین راجو قتال نیز اجازت دارد - شیخ یوسف بده
خوارزمی ایرجی شاگرد رشید و مرید سعید شیخ اختیار الدین بود
منهاج العابدین امام غزالی را مترجم کرده - فیض از هر دو حضرات
آوچی بخاری هم دارد شیخ قوام‌الدین لکهنوی کسب طریقت
بحضور وی کرد الا اجازت از مخدوم جهانیان یافت - وفات شیخ
یوسف در حالت سماع و قبر در صحن خانقاه خود واقع ایرج که
علاءالدین مندوی پادشاه وقت مقبر رفیع بالای آن بنا کرد قبر

مرشد وی عمر ایرجی همدران شهر قبر شیخ قوام الدین در لکهنو اندرون آبادی در دولت آمده بود از وی نعمت تربیت و اجازت بشیخ سارنگ مج گانوی رسید و مخدوم شیخ سارنگ خرقت از سید راجو قتال نیز یافت مع امانت دگر که از حضرت پیران داشت مخدوم شیخ مینا فرزند اصلی شاه قطب نام درویشی خادم شیخ قوام‌الدین و فرزند معنوی و نعم‌البدل فرزند شیخ بود بحضور شیخ تعلیم یافت و مرید شیخ سارنگ و صاحب ولایت لکهنو شد۔ درون بازار آن شهر آرمیده و شیخ سارنگ در اوایل [ص ۵۰] از امرای فیروزی بود۔ شهر سارنگ پور آباد کرده ویست در مج گانو پانزده کروهی لکهنو قریب فتحپور آرمیده۔ مخدوم شیخ سعد خیر آبادی صاحب علوم معرفت و شریعت از خلفای شاه مینا بود صاحب مجمع السلوک و دیگر تصانیف از حضور شیخ بولایت خیر آباد رخصت یافت اکثر اهل هدایت از وی پذیرای تعلیم طریقت شدند۔ یکی ازان سید خورد زید پوری یکی ازان مخدوم شیخ صفی‌الدین صفی پوری یکی ازان شیخ مبارک سندیلوی که سید صفی انبالوی مرید وی بود یکی ازان سید نظام الدین حسنی رضوی بخاری شویزی معروف مخدوم الهدیای خیر آبادی بغایت معمر بود بعهد اکبر در دهلی آمد از حضور پادشاه بغایت تعظیم و تکریم مخصوص گشت و آثار عظمت و کرامت از وی خواص و عوام پذیرفت نوبت بجائی که متکبرین زمان اکبری روی ارادت آوردند در آخر مایت عاشر وفات یافت ۔ عمارت مقبره فیضی فیاضی بصدق عقیدت آراست اولاد وی هنوز دران شهر اقامت دارند و اکثر بصلاح و تقوی ممدوح و رسم سجادگی نیز قایم مقبره وی در شهر مقبره شیخ

وی قریب آبادی جانب جنوبی و بر صحن آن قبر حاجی نعمت الله جلشانه و منشی شیخ برکت علی خان واقع و تا حال از خانواده شاه مینا صاحب بوسایل صاحب نعمتان هر وقت برکت و فیضان جاری و تسلسل پیری و مریدی ساری ـ یکی ازان خلفای مخدوم نصیر الدین چراغ دهلی شیخ محمد متوکل کن توری یکی ازان شیخ دانیال عرف مولانا محمد عود یکی ازان شیخ زکریای صالح یکی ازان شیخ سلیمان مسلم الایمان یکی ازان شیخ احمد چشتی یکی ازان سید ناصرالدین چشتی یکی ازان مولانا شاه حمید قلندر صاحب خیرالمجالس یکی ازان صوفی قطب الدین حسن یکی ازان مخدوم علاء الدین احمد یکی ازان سراج الدین محمد ـ

منزل هفتم در ذکر بعض خلفای حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز گلبرگی

یکی ازان سید محمد اکبر یکی ازان سید علاءالدین یکی ازان شیخ ابوالفتح علاء الدین قریشی کالپوی یکی ازان قدوه ارباب تصوف و توحید سید شاه یدالله جلشانه دکهنی یکی ازان شیخ پیا رای دکهنی چون بخدمت سید پیوست وی گفت که گاهی بعشق و محبت کسی مبتلا شدی حجاب و سکوت کرد هرگاه از جانب سید اصرار دید مظهر گردید که بر هندو زنی [ص ۵۱] الفت داشتم وصال وی میسر نمی شد لاجرم زنار بستم و برای پرستش صنمی که وی می رفت آماده شدم و بدین تصویر بر جمال وی نظر گرم کردم باستماع این ماجرا سید وی را در کنار گرفت و گفت چون تو کجا یابم عالی همتی در حجره فریدالدهر واقع آستان قطب الاقطاب چندی معتکف گردانید و بکمال رسانید شاه جلال گجراتی بنگالی مرید وی

بود که خانقاه خود چون صدر گاه سلاطین داشت و اخراجات و تجمل نیر همچنان شاه بنگالا وی را شهید ساخت از روی توهم دنیاوی وقت شهادت حال وی چون حضرت شیخ فرید الدین عطار بود شیخ محمد ملا نوی مصباح العاشقین از وی نعمت یافت ـ

منزل هشتم در ذکر خلفای قاضی عبدالمقتدر تهانیسری

وی در شریعت و طریقت و فصاحت و بلاغت یکتای روزگار و صبر و قناعت و توکل و ریاضت بی حد داشت ـ بارش زر از در دولت سرای او معروف و تا حال خانقاه وی بسون برس اشتهار دارد ـ شیخ عبدالصمد جون‌پوری یکی از ابنای قاضی آنرا در عهد سکندر لودهی تجدید کرد مکانی باین نشو و نما در عمارات تالاب موجود نی ـ دست راست صفوف مقابر اولاد مولانا سماءالدین و چپ این خانقاه و در وسط جانب جنوب از شمال شاهراه بسکندر پور و بادشاه پورنی رود شیخ عبدالحی دهلوی فرزند قاضی بود بصفات تبحر دانش و انواع علوم معقول و منقول در خلافت فیروزی زمانی که مخدوم سید صدر الدین راجو قتال بخاری حسب وصیت برادر کلان خود بدهلی مع آن اهل اسلامی که اعتراف ختم نبوت بر جناب رسالت کرده بود تشریف آورد ـ فضلای دهلی باهم مشورت کردند که کدام بر سر بحث و گفت و گوی مخدوم خواهد بود شیخ محمد عبدالحی این کار برذمت همت خود گرفت ـ چون مجلس گاه عدل مرتب گردید پادشاه و مشایخ و قضات و امرا حاضر گردیدند نوبت تقریر دگر نرسیده صرف شیخ محمد عبدالحی از مخدوم این‌قدر پرسیده بود که مخدوم برای طی نزاع آن هندو تشریف آوردند اند مخدوم گفت که برای

دفع نزاع آن اهل اسلام آمده ام و با نگاه غضب جانب شیخ دید و زجر کرد - اندرین هنگام حضرت قاضی برخاست و بحضور مخدوم التماس آورد که صرف این پسر دارم مخدوم ارشاد کرد که حق تعالی از وی فرزندی ترا [ص ۵۲] روزی خواهد کرد که چون تو باشد - شیخ همان وقت بدرد سخت مبتلا شد و بعد رسیدن بخانقاه جان داد - مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری بعد وفات پدر عالیقدر در سال هفت صد و هفتاد و دو و چهار دهم محرم محترم بوجود آمد بحضور جد بزرگوار بر نهج پرداخت یافت و الحق که چون وی شد بدعای مخدوم در سال بستم عمر وی قاضی ازین جهان بجنت خرامید که هفت صد و نود و یک باشد شروع سال نهم مایت امیر تیمور صاحب قرآنی وارد حضرت دهلی شد چندی قبل ازان سید محمد گیسو دراز در رویای صالح این معاملات مشاهده کرده بود بر طبق آن اکثر اهل باطن چون مخدوم شیخ ابوالفتح و مخدوم شیخ حسام الدین و قاضی شهاب الدین و مولانا خواجگی وغیرهم از دهلی بر آمدند مولانا خواجگی جانب کالپی رفت و هر دو مخدوم و قاضی در ملک اود آمدند - چون در کن تور وارد شدند شیخ ابوالفتح بشیخ حسام الدین گفت که جای ولایت شما فتح پور باشد و خود مع قاضی بجون پور تشریف برد همانجا رخت اقامت انداخت - اولاد ایشان اکثر چون شیخ عبدالوهاب و شیخ عبدالصمد صاحب رشد شدند و هنوز دران شهر پر سرور صاحب عز و جاه - مخدوم حسام الدین در فتح پور مقیم گردید وی غزنوی و صدیقی بود بزرگان وی با بزرگان حضرت شیخ ضیاء الدین عبدالقادر ابو نجیب السکری السهروردی در پشت چهارم وحدت دارند وی در وقت محمد شاه عادل باجمعی از اکابر غزنوی در هند آمد چندی

در ملتان ماند زان بعد هنگام تشریف آوری مولانا محمد معین الدین عمرانی در ملتان از ولایت بعزم معاودت دهلی شیوخ و سادات غزنی که تازه وارد بودند جمع در حضور وی حاضر شدند وی همگنان را با مراحم خسروی توقع داده با خود آورد شیخ حسام‌الدین تحصیل فارغ از خدمت قاضی و مولانا احمد تهانیسری و مولانای عمرانی ممدوح و شیخ عبدالمجید ناولی برادر زاده مولانا محمد شمس‌الدین یحیی بهم رسانید و بر دست قاضی تایب شد و کسب طریقت فرمود آخر شانی عظیم یافت و منزلتی رفیع و علمی وافر و قرب بحضور قاضی آن قدر داشت که روزی قاضی حسب عادت در خانقاه خود مصروف تدریس بود بزرگی ریاضت کیش وارد شد قاضی از نام و نشان وی استفسار کرد او در جواب گفت که مدتی می گذرد که ما و شما عقب دیوار مسجد [ص ۵۳] ابو سعید سامانی ملاقی می شدیم حالا نام ما می‌پرسی قاضی انکار صریح ساخت وی رنجیده خاطر گشت و برخاست و راهی شد. مرید قاضی بیرون خانقاه پس وی رفت و گفت که واقعی چنانست چیزی، که فرمودید الا حضرت قاضی ما مقتدای شهر باشد حالات باطنی خود را بر ارباب ظاهر مخفی می دارد راز پنهان را عیان نتوان کرد این وقت انکار از روی مصلحت بود بدین تاویلات وی را راضی ساخت. مقصود اینکه بر حقایق نهانی قاضی کماهی آگاهی داشت شیخ ابوالفتح مخدوم را بانظر تعظیم می دید و مخدوم وی را عزیز تر و بجای قاضی می تصورید و گاه برای دیدن وی بجونپور میرفت. شیخ حسام‌الدین ر اقبولی بی حد و فتوحی بی عد اندران دیار رو داد زمانی قحط واقع شد دو هزار مردم را هر صبح و شام نان شکم سیر از مطبخ مخدوم علاوه درویشان دوامی مرحمت شدی درین وقت شاه عطای سهروردی عباسی

داماد خود را مع بی‌بی پیاری دختر خود همانجا طلب کرد که دگر این حالات در خانواده ذیل سید خضر رومی از خلفای حضرت قطب الاقطاب همدرین باب گذشت ـ از مخدوم خلافت چشت بشاه عطا رسید و هر چند در هیچ از ذخایر و ملفوظات در نظر نیامد الا اگر از شاه عطای ممدوح خلافت سهروردی بحضرت مخدوم رسیده باشد عجب ندارد یا که از توسل حضرات سُهروردی که یک جدی وی اند فیض آبای باشد زیرا که چند حضرات وی را سهروردی تحریر کرده اند فرزند وی مخدوم منهاج الدین و از مخدوم سراج‌الدین بود از وی دو پسر ماند مخدوم مبارک و مخدوم قطب الدین خلف مخدوم مبارک مخدوم عبدالغنی بود که از وی و مخدوم قطب‌الدین فراوان نسل شایع شد و اکثر حضرات در هر وقت و زمان صاحب علوم و دانش و صاحب ریاضت و فقر شدند و اکثر صاحب جاه و حشمت و صاحب مال و متاع دنیاوی و منصب داران شاهی در متاخرین اولاد مخدوم عبدالغنی حاذق زمان فضل دوران حکیم مولانا شاه غلام حسن عرف محمد امام بود که رب قدیر وی را بفضل و عنایت خود از نعمات دینی و دینوی بهره ور گردانید ـ منصب عزت و مکنت از حضور سلاطین داشت و عابد و زاهد و درویش روش و شب بیدار از نوادر روزگار بود سجع مهر وی [ص ۵۴] این باشد غلام توام ای امام حسن ـ شیخ احمد رضای شهید از اولاد مخدوم قطب الدین و یکی از عماید امرای وقت فرخ سیری و محمد شاهی وی را بدختر خود منسوب کرد ـ ازان یک پسر و یک دختر و از هر یکی اولاد ماند ـ شاه حسام الدین لکهنوی نبیره دختری شاه غلام حسن بود که در صحبت

جد خود و شرف اقامت حضرت دهلی رغبت کامل از روی تجرید بدرویشی بهم رسانید ـ آخر بر دست شاه علیم الله سبحانه دهلوی مرید سعید شاه غلام محمد تهتی صاحب نعمت حضرت شاه عبدالملک بیعت کردند و ریاضات وافر بجای آوردند و در لکهنؤ لب معبر خانقاهی درست کردند دران اقامت ورزیدند ـ وزرای و امرای او در اطاعت و رضا جوئی وی می کردند وی جز یاد خدا بچیزی التفات نساخت اکثر اهل عرفان از وی فیضیاب شدند ـ شاه مدد علی نیز از آنان باشد عالم با خبر عابد با اثر مجمع صفات خفی و جلی مولوی اکبر علی از خانواده عالی اولاد پسری حکیم محمد امام ممدوح ارادت صادق و عقیدت واثق بجناب حسام الدین داشت ـ کتابی در حالات ایشان و بزرگان ایشان بعبارت فصیح و رفعت مضامین مسمی تعریف العارفین نگاشت بعد انتقال شاه و دفن در همان خانقاه شاه خورم علی سجاده آرای نانای خود شد ـ عقیده درست و اسلام صحیح داشت باوجودی که برادران وی دنیای ناپایدار را بردین ترجیح دادند و در صحبت و ملت بیگانگان افتادند وی بچیزی نپرداخت ـ صحبت درویشان اثری دارد بعد وفات وی شاه کریم الدین را بر جای وی نصب کردند که تا حال موجود از برای انصرام محافل اعراس و اهتمام دگر رسم سجادگی در خانواده مخدوم شیخ حسام الدین فتحپوری نیز قایم تا زمان قریب حافظ رجب علی این خدمت را منصرم بود از اولاد حکیم محمد امام اکثر صاحب علوم و ریاضت اند خصوص درین وقت ذات فایض البرکات جامع فضایل و کمالات مولانا حکیم حافظ محمد علی خلف الصدق جناب صاحب تعریف العارفین در ضوابط اوقات و ادای لوازم ریاضات و کسب عادات از نوادر روزگار ـ

منزل نهم در ذکر بعضی از خلفای مخدوم جهانیان جلال‌الدین بخاری اوچی

نام چندین فیض یابان از حضرت ایشان در باب اول بخانواده بخاری ترقیم یافت و شجره ایرجی و اودی تا مخدوم نظام‌الدین وغیر هم در ذیل قاضی محمد ساوی ضمن منزل ششم ذکر یافت که حالا بعض [ص ۵۵] سلاسل دیگر که از مخدوم بوسایل خلفای وی درین دیار شایع شد ذکر می یابد ـ یکی ازان بوساطت سید اجمل بهڑایچی تا شیخ عبدالقدوس گنگوهی که دو خانواده مجددی تصریح پذیرفت ـ یکی ازان بوساطت سید ممدوح و سید مبارک و سید جلال عبدالقادر و شیخ قطب‌الدین و شیخ قیام‌الدین بشاه جمال اولیا یکی ازان بوساطت شیخ فخرالدین مهوبی و شیخ نظام الدین پسرش و شیخ قطب الدین و شیخ سالار بده کردی و شیخ بهاءالدین کردی و مخدوم جهان کردی بشاه جمال اولیا یکی ازان بوساطت سید صدرالدین راجو قتال و علاء الدین ساری و بهاء الدین جونپوری شیخ ادهن جونپوری و پسرش قطب الدین و پسرش شیخ قیام الدین مذکوران بالا بشاه جمال اولیا شیخ قطب الدین یکی از پدر خود شیخ ادهن و یکی از شیخ جلال عبدالقادر مجاز و شیخ سالار بدهه کردی نیز دو طرف اجازت دارد یکی از شیخ قطب الدین پسر شیخ نظام الدین مهوبی مذکور الصدر یکی از شیخ بهاء الدین جونپوری و شیخ بهاء لدین جونپوری چند طرفی فیض دارد یکی از علاء الدین ساری یکی از شیخ محمد عیسی مرید مولانا شیخ فتح‌الله جلشانه اودهی صاحب نعمت حکیم شیخ صدر الدین طبیب دل یکی از سید راجا حامد شاه در خانواده حضرات سراجیان یکی از شاه حسین گجراتی صاحب نعمت شاه محمد عیسی والد وی شیخ احمد عیسی در

غارتی امیر صاحب قران از دهلی برآمد و بجون پور رفت ـ شاه جمال اولیای اودی درین اجازت نعمت خاندان سهروردی و نظامی و سراجی و مداری حاصل دارد ـ اجازت خانواده قادری از شیخ ضیاء الدین معروف قاضی حنا گرفت وی مرید شیخ هنکاری بود صاحب ارشاد از طرف سید محمد ابراهیم بن معین عبدالقادر حسنی قادری ایرجی که در جمیع کمالات عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی در وقت خود بی نظیر بود از برکات صحبت درویشان و روابط سلاسل مشایخ حضرات ایشان و اوراد ماثوره واذکار مفیده کتابی دارد از حضرت سلطان المشایخ بلا وساطت در باطن بحصول دست بیعت و عطای خلعت خلافت سرفرازی یافت ـ روزی شیخ محمد رکن الدین ابن شیخ عبدالقدوس با وی گفت که امروز عرس حضرت قطب الاقطاب خواهد بود شما نیز راهی شوید جواب داد شما بروید و بزیارت ایشان مشرف شوید امر واقعی بر شما [ص ۵٦] مکشوف خواهد شد ـ چون شیخ آنجا رفت و بروح حضرت مراقب گشت ارشاد یافت که این بد بختان دماغ مارا در تشویش درآوردند آنوقت صوفیان و قوالان در جوش وخرش بودند وی گاهی در مجلس سماع حاضر نشدی ارادت از خدمت سید بهاءالدین بن ابراهیم محمد عطای انصاری قادری شطاری دارد که اصل وی از نواسگان سادات جیند و سفیدون بود باستدعای یکی از سلاطین هندو دران نواحی رفت وحج گذارد و در حرم شریف از حضرت سید احمد حلبی قادری خرقت وی بوسایل حضرات سادات قادری سید حسن و سید موسی وسید علی و سید ابو نصر محی الدین و سید ابو صالح و سید عبدالرزاق از حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی معزز در خانواده شطاری نیز از حضرات آن خاندان اجازت گرفت و برای تعلم ابراهیم ذخیره شطاری نوشت وفات سید ابراهیم ایرجی درسال نهصد و پنجاه و دو هجری قبر در حجره محاذی پایان حضرت

امیر خسروی واقع شیخ عبدالعزیز حسن و دیگر صوفیان وقت از وی فیضیاب شدند ـ

(۱) ذکر خاندان حضرت سید محمد کالپی

بزرگان ایشان از سادات ترمذ اند ازانجا در مایت یازدهم درهند آمدند در جالندر پنجاب رخت سکونت انداخت ابوسعید ترمذی جالندری در کالپی آمد و اقامت کرد سید محمد را بصغر عمر شوق تحصیل علوم شد اول بخدمت مولوی محمد عمر حاجموی اکتساب اکثر فنون کرد زان بعد بحضور شاه جمال اولیا حاضر شد شاه گفت که ما کسی را تعلیم می کنم که بر دست ما ارادت آرد برطبق آن بیعت کرده ریاضات سخت بعمل آورد که خلافت و اجازت یافت و از عماید روزگار شد صاحب تصانیف طریق نقشبندی از حضرت شاه ابوالعلای اکبر آبادی گرفت شاه ـ ابوالعلی از حضرات سادات بود صاحب خلافت خاندان احراری چنان که در خانواده علائی گذشت و نعمت حضرت چشت از حضرت هندالولی در باطن بل بظاهر یافت مقبره وی برون شهر آگره معروف دایره باشد با مسجد و چاه و قبور بسیار از صاحا و امرا و قبر شاه زیر آسمان درختی بر ترکیب بالای آن از مشاهیر خلفای سید محمد کالپوی شاه محمد افضل اله آبادی وفات سید در سال هزار و هفتاد و یک بود ـ غلام علی آزاد [ص ۵۷] بتاریخ انتقالش گوید ، رباعی :

غوث عالم یگانه آفاق

میر سید محمد ذی شان

گفت تاریخ رحلتش آزاد
رفت قطب زمان بسوی جنان

سید احمد الرشید ـ ایشان جانشین پدر متخلص بکاشفی در اوقات ظاهری و باطنی مانند پدر بود بسال هزار و هشتاد و چار ازین جهان رفت۔ پسر ایشان شاه فضل الله جل عظمته وفات وی در سال هزار و یکصد و ده بعد وی پسرش سید احمد سعید بعد وی شاه حسین علی صاحب که حالا سجاده آرای بزرگنست از اشهر خلفای شاه فضل‌الله جل عظمته شاه برکت الله جلشانه ماریری و از اشهر مریدان شاه محمد سعید محمد خان بنگش والی فرخ آباد بود خانقاه و مقابر این حضرات در کالپی شاه لطیف‌الله سبحانه بلگرامی که از عماید خلفای سید احمد کالپی بود در بلگرام خوابگاه دارد ـ

(۲) ذکر خاندان سید محمد افضل الهٔآبادی

حضرات این خاندان از سادات کرام اند و همگنان صاحب رشد و منزلت عظیم شدند شاه محمد افضل خلافت از سید محمد یافت شاه محمد خوب الله جلشانه و شاه محمد فاخر و شاه محمد ناصر و شاه غلام قطب الدین و شاه محمد اجمل شاه محب‌الله جل عظمته خلافت از شاه ابوسعید گنگوهی صابری دارد و شاه عبدالجلیل خلافت از شاه محمد صادق گنگوهی و نعمت از حضور هندالولی یافت مع دستاری که دوام آنرا پوشیدی و گاهی جدا نکردی او از افراد زمان ـ بی نظیر وقت خود بود ازان روزی که در طریق اهل صفا درآمد مدام در سیر و سیاحت بسر برد اکثر تنها سفر کردی لباسی که اول پوشید همان در قبر برد پای آزادی گاهی در کفش قید نکرد چوبی بدست نگرفت چیزی با خود نداشت در طفلی چون در مکتب بردند

قرآن از تصرف ازلی از اول تا آخر حرف بحرف صحیح خواند در تهذیب
اخلاق حمیده چنان بود که گاهی لفظ من و تو بزبان وحدت بیان
جاری نشدی، در تمام عمر خود بر هیچ آفریده تعرضی نساخت و از
صورت قبیح و بوی نا خوش گاهی ابرو کج نکرد رسایل متعدد
دارد بذکر توحید و منازل رفعت درویشان و اذکار و اشغال ـ

(۳) ذکر خاندان سادات بلگرام

این حضرات از اولاد سید ابوالفرح واسطی اند شجره نسب وی
[ص ۵۸] تا علی مرتضی بدین اسمای پاک سید ابوالفرح ابن سید
داؤد ابن سید حسین ابن سید یحیٰی ابن سید زید ثالث ابن سید عمر
ابن سید زید ثانی ابن سید علی عراق ابن سید حسین ابن سید علی
ابن سید محمد ابن سید عیسی ابن سید زید شهید ابن امام زین العابدین
ابن جناب سید الشهداء امام حسین ابن علی مرتضی قوت بازوی
مصطفی سید ابوالفرح در خلافت محمود غزنوی در غزنین آمد چهار فرزند
داشت با خود آورد (۱) یکی سید معزالدین که وی را با خود بواسط
برد باقی را درانجا گذاشت (۲) سید ابوفراش (۳) سید ابوالفضایل
(۴) سید داؤد که این صاحبان وارد هند شدند (۱) در جاخ میر
(۲) ثانی در چهاتر دو (۳) ثالث در تن پور سکونت ورزیدند و
صاحب اولاد شدند سید محمد صغری بن سید علی بن سید حسین
بن سید ابوالفرح ثانی بن سید ابوفراش مذکور از جاخ میر در شهر
بلگرام آمده مقیم شد سرداری سری نام متصرف بلگرام بود او
متعصب بی حد بود از سادات پرخاش کردن گرفت سادات رجوع
بحضور پادشاه وقت سلطان شمس الدنیا والدین آوردند و حسب اجازت
وی با سردار مذکور مجادلات کردند و فتحیاب شدند و بلگرام را
دارالاسلام گردانیدند۔ لفظ خدا داد تاریخ مذکور بود سید محمد صغری

بعد آن مدت سی و یکسال بعالم جاودان خرامید قبر مبارکش در باغ سید مبارک کلان دستار واقع معروف بسید صغرای غازی سید عبدالواحد بلگرامی بن سید ابراهیم بن سید قطب‌الدین بن سید ماهرو بن سید بری بن سید کمال بن سید اویس بن سید قاسم بن سید حسین بن سید نصیر بن سید حسین بن سید عمر بن سید صغرای غازی ممدوح از مشاهیر زمان و مقبول دو جهان شد بصغر عمر بعد استحصال دولت فضیلت خواهش صحبت درویشان در سر افتاد بشیخ صفی الدین سای پوری عقیدت و ارادت آورد الا سید از هجده سال متجاوز نبود که شیخ رحلت بعالم کرد لاجرم نزد شاه‌حسین سکندری دو منزل دهلی که خلافت و کرامت از شیخ داشت پیوست و بعد اجازت خانواده قادری و چشتی و سهروردی یافت بوساطت این شیخ حضرات شاه حسین ممدوح شیخ صفی مخدوم شیخ سعد مخدوم شیخ مینا مخدوم شیخ سارنگ سید صدر الدین [ص ۵۹] راجو قتال مخدوم جهانیان اکبر پادشاه سید عبدالواحد را در آگره طلب کرده در ملازمت وی مشرف شده درخواست ارشادی کرد وی هیچ نخواست همدست صدر جهان بانوی که مرید و منظور بود سند پنج مواضع برای اخراجات فرستاد وی واپس داد باز شاه باعزاز تمام رخصت فرمود سید صاحب تصانیف عالی باشد - کتاب سبع سنابل در عقاید تصوف و دیگر حالات شگرف از وی قبول بارگاه نبوت افتاد و بدان توسل حضور مجلس فردوس منزل وی او را دست داد از تصانیفِ دگر وی میزان الاعمال و منظومی در اصطلاحات صوفیان که الفاظ هندوئی متداول نغمات را در معانی بدیع بیان کرده و شرح حکایات چار برارد و رسایلی حل شهادت فردی در بلگرام فیض رسان وی را چار فرزند بود

(۱) یکی سید عبدالجلیل که صاحب ولایت مارهره شد (۲) یکی سید فروز (۳) یکی سید یحیی (۴) یکی سید طیب که در اکثر علوم و فنون دستگاه کافی داشت باهم وی مولانا مجذوب دهلوی ربطی و اتحادی و افر بود صاحب سجاده پدری نیز وی گردید و حال سجادی و درویشی در خاندان وی قایم ـ

(۴) ذکر خاندانِ مارهره

صاحب ولایت قریب پنجاه سال آنجا رهنمای خلایق ماند تاریخ وفات وی چنانست ـ

میر عبدالجلیل شاه زمان
منبع فیض و معدن عرفان

مرشد رهنمای روی زمین
هادی و پیشوای اهل یقین

محو و مد هوش مدتی آنشاه
بود در ذات حق خدا آگه

بعد ده سال چون افاقت شد
هادی خضر را رفاقت شد

از جناب اله و احمد دان
شهر مارهره شد حوالت آن

چهل و نو سال رهنمائی کرد
اندرین شهر مقتدائی کرد

بود دوشنبا از صفر هشتم
که سفر کرد آن ستوده شیم

سال چیست بگفت هاتف جان
رفت آن قدوهٔ زمین و زمان

بعد شاه ممدوح سید اویس جای گزین پدر شد و بعد وی سید برکت الله جلشانه معروف بشاه ابوالبرکات متخلص بعشقی صاحب تصانیف و دیوان آبدار و اشعار لطیف [ص ۶۰] بر فیضان جدی و پدری کفایت نفرموده از حضرات متعدد برکات فیضان اندوخت یکی از عم خود سید غلام مصطفی بن سید فیروز یکی از سید مربی بن سید عبدالنبی بن سید طیب جای نشین سجاده بلگرامی یکی از شاه لطف الله سبحانه بلگرامی صاحب خلافت از سید احمد کالپی یکی از شاه فضل الله کالپی که از وی اجازت کافی چند خانوادگان گرفت و در فیض بر عالمیان گشاد ـ سید غلام علی آزاد در تاریخ و فاتش گوید، رباعی :

سید کامل روشن دل صاحب برکات
رفت زین عالم و باحضرت حق یافت وصال

کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طرز
یوم عاشوره هزار و صد و هم چهل دو سال

تاریخ صوری و معنوی باشد شاه آل محمد بجای پدر سجاده آرا شد ـ یکی از خلفای وی شیخ فقیر الله جل شانه معروف بعارف بالله جل عظمته در بنارس آرامگاه دارد سال هزار و صد و شصت و چهار انتقال بسرای جاودانی کرد تاریخ رباعی :

شـــاه آل محمد از دنیـــا
نقل فرمود سوی دار جنـــان

گفت تاریخ وصل او هاتف
شمس گردید زیر ابر نہان

شاہ آل حمزہ صاحب کاشف الاستار خلف العبد وی بر جایگاہ ارشاد سرفرازی یافت - یکی از خلفای وی شاہ سیف اللہ جل شانہ ملانوی مرشد شیخ محمد رمضان سہاوری بود بعدہ شاہ آل احمد فرزند شاہ آل حمزہ بوفات وی سجادہ بزرگان آراست - مولانا شاہ عبدلمجید بدایونی و شاہ غلام نقشبند خان مذکور از خلفای وی بودند و حافظ عبدالعزیز و شاہ شمس الحق بزاز مریدان مجاز خاندان وی اند و سجادہ مارہرہ بقدوم اخلاف شاہ آل محمد ضیا پذیر۔

(ج) ذکر خاندان مولانا شاہ بدرالدین رهتکی

حضرت صدیق اکبر را دو فرزندان صاحب اولاد بودند (۱) یکی ابو محمد عبدالرحمان برادر عینی حضرت عایشہ صدیقہ (۲) یکی ابوالقاسم محمد کہ در جنگ امیر شام کہ با صاحب خلافت صوری و معنوی رو داد شہادت یافت باغیان وی را باذیت شہید کردند یا خوارج نہروان کہ آن ہم داخل جماعت باغیان اند در ذخایر مولانا بدرالدین مذکور کہ بعض کسان سہروردیان حصار فیروزہ گویند کہ صحیح اولاد حضرت صدیق کسی باشد کہ نشانی سیاہ از گزندگی مار [ص ٦١] کہ در حضور غار بود بر دست دارد زیرا کہ حصاریان آن داغ در دست دارند - بر تقدیر صحت این تقریر اگر سہروردیان در اولاد ابوالقاسم محمد اند وی بعد مار گزیدگی ولادت یافت و عبدالرحمان پیش از نبوت پیدا شد و راقم این حکایت از چند حضرت معتمد سماعت کرد کہ واقعی در اولاد محمد ابی بکر خالی سیاہ در دست خواہ پا می باشد افضل در پا باشد - سید شرف الدین حسین خان

هروی که شهرت سیادت بحق نواسگی خاندان سادات از آبا و اجداد خود دارند در حقیقت از اولاد امام قاسم ابن ابوالقاسم محمد ممدوح اند خالی سیاه بر کف پای راست دارند و ارشاد سازند که در تمام خاندان ما زن و مرد این نشان دارند و آن را دلیل صحت نسب آبای می شمارند ، حاصل کلام حضرات رهتک این خال سیاه ندارند و خود را در نسل ابو محمد عبدالرحمان شمارند بدین وسایل قاضی قوام الدین بن شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین بن شیخ فخرالدین بن شیخ علاءالدین بن شیخ معین الدین بن شیخ کمال الدین وی از دیار یمن بولایت سیستان آمده سکونت ورزید و این فرد اکثر بر زبان می راند فرد :

گر هوس سلطنتی داشتمی
ملک یمن را هیچ نگذاشتمی

وی بن شیخ امام الدین بن سلطان شمس الدین قابض یمن ابن شیخ حسام الدین ابن شیخ احمد ابن شیخ محمود ابن شیخ ابوبکر ابن شیخ ابراهیم ابن شیخ اسماعیل ابن شیخ ابو اسماعیل عبدالله سبحانه حکام یمن وی فرزند ابو عبدالرحمان بود قاضی در اوایل قضای حج نیز داشت که از مضافات سیستان باشد بعد آن تقریب ساخت در حضرت دهلی آمد شیخ محمد* موسی برادر زاده وی معیت وی بود

* تصحیح مولف کتاب هذا نے جو لکھا ہے کہ صرف شیخ محمد موسی قاضی قوام الحق والدین کے ہمراہ آئے تھے تو اس میں کچھ فرو گذاشت ہونے کی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ صحت سے لکھا جاوے۔ مخفی نہ رہے کہ قاضی صاحب ممدوح الصدر کے ہمراہ تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی بھتیجی تھی۔ ایک بندگی شیخ موسی جو گڈھ مکتسر چلے گئے تھے اور وہاں انہوں نے رشتہ ناطہ کیا ۔ ان کے دو فرزند ہوئے ایک شیخ اله بخش دویم شیخ گنج بخش قدس الله سر هما ۔ دویم شیخ محمد اسماعیل سویم شیخ محمد اسحٰق ۱۲—

که در گده مکتیسر قیام ورزید اولاد فراوان پذیر آمد شاه اله بخش گنج عرفان از ایشان نام آوری یافت - دو برادر زادگان دگر وی محمد اسحاق و محمد اسماعیل در موضع مدینا وسط رهتک و مہم اقامت کردند و خود قاضی در شهر رهتک رخت سکونت انداخت و با فرزندان قاضی سراج الدین ذوالقربی قرابت ساخت - قبر قاضی زیر دیوار حصاری باشد که اولادش آنجا آباد اند از وی دو پسر* یادگار ماندند شیخ افتخار ** که بجای پدر برهتک ماند و شیخ کبیر در مہم قیام کرد - از حضور سلاطین زمان معزز و مکرم ماندند بعد چندی از چندین [ص ۶۲] پسران شیخ افتخار عماد الدین هم بابنی اعمام خود در مہم ریاست ورزید خدمت افتا و احتساب در خاندان شیخ عماد الدین و عدالت و خطابت و تولیت بر فرزندان شیخ کبیرالدین جاری ماند و از هریک خانواده این حضرات در هر وقت اکثر صاحب خدمات عمده و فضلاء صلحاء علماء بودند چون محمد فضل الله جلشانه عرف ماهرو

---

* قاضی صاحب ممدوح الصدر کے پانچ فرزند تھے (۱) شیخ افتخار الدین (۲) شیخ کبیر الدین (۳) شیخ رشید الدین (۴) شیخ عبدالوحید (۵) شیخ سلیمان - مولف کتاب هذا نے صرف دو فرزند بیان کئے ہیں - سو لا علمی حال کے سوا اور کیا خیال کیا جاوے -

** شیخ افتخار الدین رهتک مین نہیں رہے - بلکه افتخار الدین و شیخ کبیر الدین کی اولاد جو اب بھی بکثرت ہے مہم میں آباد ہے ہو اور مہم کے کہلائے رهتک میں شیخ رشید الدین و شیخ عبدالوحید و شیخ سلیمان کی اولاد آباد ہوئے - اور وہ رهتکی کہلاے اور خدمات شرع شریف عہدہ قضا و افتا و احتساب و تولیت و میر عدل حضور سلاطین زمان سے عطا ہوئے -
۱۲ کاتب گنہگار کمترین محمد رشید الرحمان ابن قاضی فضل الرحمان مرحوم قاضی زاده قصبه مہم ضلع رهتک -

منشی همایون پادشاه و قاضی نظام و مفتی عماد و شاه حبیب وغیر
از اهل سهم در این وقت قریب حضرت شاه محمد رمضان بن
شاه محمد عظیم مجذوب بود فضایل بی پایان داشت که حصرآن نتوان
کرد - جناب حضرت مولانا حافظ شاه عبدالعزیز دهلوی در منزلت
شاه محمد رمضان سهمی ارشاد کرده اند که اگر کسی خواهد که
اصحاب‌جناب رسول مبقول را زیارت نماید بر شاه محمد رمضان نظر
اندازد که افعال و اقوال وی باقتدای آن حضرات واقع شده هزار
در هزار کسان و فریق در فریق از اهل اسلام بصحبت و استماع
پند و نصایح وی از عادات کفر و جهالت و شرک صریح و
رسومات قبیح بر آمدند و تایب شدند - مدتی دراز رهنمای این دیار
ماند شاه محمد عظیم والد بزرگوار او جذبی قوی و تصرفی فایق داشت
روزی که شاه محمد رمضان هنگام معاودت از حج در دیار جنوبی شهادت
یافت وی در سهم مغموم و مضطرب الحال می گردید و این ماجرا
بزبان حال و قال بیان میکرد بعد چندی جسد وی را از انجا آوردند
و در مقبره اندرون شهر قریب دولت سرای وی بخاک سپردند برابر
وی قبر والد ماجد وی باشد مرشد وی شاه محمد عظیم قادری پانی پتی
بود از حضرات رهتک در متاخرین مولانا شاه بدرالدین رهتکی
معروف بشاه اوحد لکهنوی بود جامع فضل و کمال و صاحب وجد
و حال از کاملان وقت بحضرات متعدد پیوست یکی بشاه محمد فاخر
فرزند شیخ محمد یحیی معروف بشاه خوب الله جلشانه برادر زاده حقیقی
و داماد و سجاده نشین شاه محمد افضل الهآبادی یکی از شاه محمد اجمل
ابن شاه محمد ناصر ابن شاه خوب الله جل عظمته ممدوح وی فیضان از
پدر وعم خود دارد نیز از شیخ غلام قطب الدین مرید شاه فاخر
موصوف المصدر یکی از شاه محمد فتح گمتهلی که وی از خلفای شاه محمد

شریف ناولی و مجاز بسلاسل قلندری و صابری و سهروردی و چشتی بود [ص ۶۳] یکی بشاه محمد حیات فرزند شیخ محمد فرزند شیخ محمد صادق گنگوهی صابری وی از شیخ ابو سعید گنگوهی عم خود یکی از شاه نور قادری گجراتی که دو شجره شاه ممدوح بوسایل آبای حضرات سادات نهروالی تا حضرت سلطان المشایخ و بوساطت حضرات سعیدی تا حضرت هندالولی در منزل دوهم این باب ذکر یافت و شجرات دگر وی اینجا ذکر می یابد (۱) یکی شروع از حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی بوساطت شیخ حسین و شیخ حماد و شیخ احمد و شیخ جمال بهروجی و شیخ نصیر الدین شهابی بسید یعقوب کبیر برادر سلطان العشاق نهر والی از وی پسرش سید کبیر الدین عرف سید شاه شادی از وی پسرش سید محمود عرف اخون میر از وی پسرش سید یعقوب چشتی از وی پسرش عبدالوهاب از وی پسرش سید غیاث الدین از وی پسرش سید عبدالجلیل عرف شاه غریب الله سبحانه از وی شاه نور قادری گجراتی (۲) یکی شروع از حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین چراغدهلی بوساطت سید محمد صدر الدین ابوالفتح عرف سید محمد گیسو دراز دکهنی و پسرش سید محمد اکبر و پسرش سید یدالله جل عظمته که هم از جد بزرگوار و هم پدر عالی تبار خلافت دارد و شیخ عبدالفتاح کالوپوری بسید محمود عرف اخون میر ممدوح (۳) یکی شروع از سید محمد گیسو دراز بوساطت شیخ عبدالفتاح باخون ممدوح (۴) یکی شروع از سید محمد بوساطت شیخ علاء الدین سالک عبیدی بشیخ عبدالفتاح (۵) یکی شروع از سید اخون امیر بوساطت پسرش سید حسین و پسرش سید یحیی و پسرش سید مصطفی و پسرش سید ابو محمد بسید عبدالجلیل عرف غریب شاه برادر سید ابو محمد پیر شاه نور قادری یکی بوساطت سید مصطفی پسر ثالث سید محمود نابیره وی بسید ابو محمد (۶) یکی

از شاه محمد واضح بریلوی وی در خانواده حضرات چشت مرید مولانا
شاه ولی الله محدث دهلوی بود شاه محدث اجازت خانواده مجددی هم
دارد اندرین شجره از والد ماجد خود مولانا شاه عبدالرحیم مجاز وی
از دو جانب مجاز (۱) یکی از شاه رفیع الدین نانای خود سجاده آرای
پدر بزرگوار شیخ قطب‌عالم وی از شیخ نجم الحق وی از شیخ
عبدالعزیز بن شیخ حسن این طاهر صاحب خلافت از قاضی خان ظفر
آبادی مرید شیخ حسن ابن طاهر مرید راجی حامد شاه [ص ۴۶]
مرید شیخ حسام الدین مانک پوری مرید شیخ علاء الدین مرید
صاحب خاندان سراجیان یکی از سید عظمت الله جل شانه اکبر آبادی
وی از والد خود سید عبدالرسول وی از شاه عبداللطیف وی از شاه
عبدالعزیز بن شیخ حسن طاهر ممدوح شاه عبدالعزیز لقب شکر بار
دارد از عماید وقت و یادگار مشایخ چشت بود بصحبت بسی صلحای
حضرت دهلی رسید و از برادر بزرگ خود شیخ محمد حسن که محمد
خیالی لقب دارد و سید ابراهیم ایرجی فیض برداشت و بر دست
خلافت بزرگان خود از قاضی خان ظفر آبادی مثال اجازت گرفت و
در خانقاه محاذی عمارت قدیم فیروزی اقامت ساخت در سال نهصد
و هفتاد و پنج وفات یافت و بصحن همان خانقاه مدفون گشت
مولانا محدث دهلوی در تاریخ وفات وی فرماید :

شیخ کامل عارف دوران خود عبدالعزیز
آنکه می داد اهل دل را مجلس یاد از بهشت
هرچ از اوصاف اهل الله در عالم بود
حق تعالی ز اول فطرت بذات او سرشت

یادگار اهل چشت او بود در دوران خود
گشت ازان تاریخ فوتش یادگار اهل چشت

انجب(؟) اولاد او شیخ قطب عالم صاحب سجاده پدرشد و نعمت از شاه نجم الحق مرید صاحب بضاعت کامل والد خود گرفت قبور این حضرات در حوالی همان خانقاه بیرون دهلی دروازه حصار شاهجهان آباد محاذی مناره فیروزی و مکانات شاه رفیع الدین و شاه عبدالرحیم در قدیم الایام خانقاه بود شاه ولی الله جلشانه محدث از روی تسلط جنات آن را متروک فرمودند الا جای قبور همان ماند که زیارات شاه ممدوح و مولانا حافظ شاه عبدالعزیز و مولانا رفیع الدین و مولانا شاه عبدالقادر همانجا و مولانا شاه بدر الدین در آخر عمر از رهتک جانب دیار لکهنو تشریف برده در آرام نگر یکی از محلات آن شهر طرف مغرب آرام گرفت قریب ده سال فیضی بخلایق رسانید در سال هزار و دو صد و پنج رحلت فرمای عالم بقا گردید در باغ شالیست خان زمیدار زیارت گه وی و مقبره زمیدار مذکور هم دران باغ واقع عقب مسجد چوبی حضرت شاه غلام جیلانی خلف السعید و جانشین شاه ممدوح بود عمر عزیز در عبادات و ریاضات گزرانید و از وی فیض بسیار شایع شد شیخ محمد ابراهیم خاقانی هند متخلص بذوق مرید وی بود [ص ۶۵] بسی از اغیار و بسی از اهل خاندان وی چون شاه غیاث الدین و حاجی شجاع الدین و مولوی کریم الدین و مولوی امام الدین صاحب منزلت شدند - این جمیع حضرات از منتخبات روزگار بودند حالا شاه عیاض الدین صاحب سجاده این خاندان اند عابد و زاهد و صاحب مذاق وسیع اخلاق و اکثر ازین خاندان عالی ریاضت شعار و صلاحیت و تقوی دارد -

(٦) ذکر خاندان مولانا سماءالدین

وی از قوم کنبوه و شاگرد مولانا سماء الدین یکی از تلامذه میر سید شریف جرجانی و میر سید کبیرالدین اسماعیل فرزند مخدوم جهانیان وی از ملتان بدهلی رسید بالای حوض شمسی محاذی سون برس قاضی آرامگاه دارد برلمعات عراق حواشی دارد نیز ذکر تصانیف چون مفتاح الاسرار سید عبدالشکور و سید عبدالغفور پسران سید کبیر الدین اسماعیل در صحبت مخدوم تعلیم پذیر شدند هم فرزندان مخدوم یکی شاه عبدالله سبحانه بیانی که سلطان المجردین لقب دارد اول در آستان حضرت محبوب الهی مشغولی داشت برای هر نماز غسل کردی چون از بادشاه وقت برای رهائی بعض سادات سفارش کرده بود بعدم پذیرای آن گفت که حرام باد ما را سکونت شهری که تو پادشاه آنجا باشی و بدیار مندو رفت شصت سال بیک منوال در بیابان بسر برد هر روز یک ختم قرآن مجید کردی و غیر از برگ اشجار غیر مثمر چیزی نخوردی گرد او اصناف جانوران صحرای هجوم آوردند و با یکدیگر اذیت نمی رسانیدند یکی شاه نصیر الدین بود که فرزندش شیخ عبدالغفور از عابد روزگار شد اولاد بسیار از وی شایع شد تاریخ فوت مولانا سماء الدین از جمالی، رباعی :

مرشد انس و ملک شاه سماء الدین چو رفت
ای جمالی بر سریر عرش آمد گام او

هشت خلد آمد بنام او اگر پرسد کسی
سال تار بخشش بگو شب آمده بر بام او

مولانا شاه حامد بن فضل الله سبحانه متخلص جمالی از صلحای روزگار

و شعرای نامدار بود مرید مولانا سماءالدین ممدوح در اکثر علوم و فنون نظیر نداشت پس از حج و طواف و زیارات و زیارت جناب رسول مقبول بسیاحت ممالک مغرب و یمن و بیت المقدس و روم و شام و عراق و عجم و آذر بیجان و گیلان ومازندران و خراسان شتافت در شیراز [ص ۶۶] سید نظام الدین محمود خلف شاه تاج‌الدین حسن شیخ الاسلام آن شهر صاحب نعمت شاه نعمت الله جلشانه ولی و شیخ شهاب الدین احمد سجاده گزین شیخ الشیوخ سهروردی را در بغداد زیارت کرد چندی مصاحب ماند، زان بعد در هرات آمد شیخ صوفی یکی ازخلفای شیخ زین الخوافی و مولانا محمد روحی و شیخ عبدالعزیز جامی و مولانا عبدالرحمان نور الدین جامی و مولانا مسعود شیروانی و مولانا عبدالغفور لاری هم صحبت شد ـ حکایت ملاقات وی باجامی معروف که دران وقت حسب حال این شعر خواند :

ما را زخاک کویت پیر اهنی است برتن
آنهم ز آب دیده صد چاک تا بدامن

بعد آن معاودت بهند کرد مولانا جلال الدین محمد دوالی را نیز دریافت و از اکثر مشایخ نیز فیض برداشت چون شیخ بایزید از اولاد شیخ بدرالدین خجندی معروف بوبن دوز دهلوی سجاده آرای خاندان وی و سید شمس الدین طاهر مرید شیخ نور بنگالی خلافت یافت از شیخ بایزید ممدوح و صاحب عمر یکصدو پنجاه سال اول جلالی تخلص می کرد برعایت آن که نام اصلی وی جلال خان بود پادشاه مرشد جمالی ورزید در شاعری و درویشی نام برآورد قصاید بنام سلاطین دارد از وقت سکندر تا همایون زنده از قصیده وی که در مدح بابر پادشاه گفت بیت :

شاه دشمن کش ظهیر الدین محمد بابر
آن که لشکر بنگالا از الغار کابل بشکند

و قصیده در نعت جناب رسول مقبول دارد این شعر ازان در بارگاه نبوت قبول افتاده بیت :

موسی ز هوش رفت بیک پرتو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

از مشاهیر تصانیف وی دیوان غزلیات قصاید آبدار و کتاب سیر العارفین فی احوال المشایخین و مثنوی مهر و ماه باشد ـ در قصاید مدح شعری دارد مخاطب بیکی از امرا بیت :

گر ماه شود بڑا و ستاره شود بڑے
با خوان نعمتت نتوانـد برابری

چون آن شعر بحضور مولانا عبدالرحمان جامی رسید از قوت طبع شصت و چار معانی دران پیدا کرد آخر نوشت که شاید برا و بزی قسمی از طعام هندوستان نیز باشد در سال نهصد و چهل و دو با همایون طرف گجرات رفت و همانجا ودیعت حیات بقابض ارواح سپرد جد وی را [ص ۶۷] در دهلی آوردند و در مقبره تعمیر ایام حیات که با مسجدی عالیشان برابر دولت سرای خود بسرحد داؤد سرای بصرف بسیار بنا نهاده بود بخاک سپردند در حقیقت کوشکی باشد مختصر لطیف پست سقف که بدرون او هم در سطح رنگا رنگ برگ و گل و عجایب نقوش از لاجورد و زر و سیم آبدار استوار کرده اند و دو غزل در حوالی آن باهمان آرایش ثبت گردانید مطلع یکی برای یادگار اندراج می پذیرد :

ز حد گذشت بعشق تو بی قراری ما
امید هست که رحم آوری بزاری ما

در همان مقبره برابر وی قبر مولانا گدای فرزند وی که در حقیقت با پدر هم سر بود انتقال وی در نهصد و هفتاد و شش برون آن قبور بسیار از اولاد جانب شرقی دایره مختصر اینجا قبور نسای خاندان وی قریب مقبره قبر شیخ علائی پسر گدای و بر چبوتره زو بروی دروازه مقبره قبر شیخ عبدالحی فرزند ثانی جمالی واقع که در عالم جوانی در گذشت وی مجمع الفضلا و مرجع الظرفا آزاد طبع و عشاق وضع بود صاحب اخلاق وسیع سیدی عالی نسب در تاریخ وفات وی گوید نظم :

نادر العصر شیخ عبدالحی
که بوصفش زبان مرا نبود

وقت نزعش بسر رسیدم من
گفتم ای چون تو در زمان نبود

سال تاریخ خویش خود فرما
که جز آن درد این زمان نبود

گفت تاریخ من بود نام
بنده وقتی که درمیان نبود

که بوصفش مرا زبان نبود
زانکه درمان این زبان نبود

ذکر بعض اولاد مخدوم سید جلال الدین بخاری که در هند سوای اُچ آرامگاه دارند

سید برهان الدین قطب عالم نبیره مخدوم جهانیان از وطن اصلی

جانب گجرات رفت هما نجا رخت اقامت انداخت وی را عبدالله جل شانه جلالی نیز گویند در پتوه چند کروهی احمد آباد آسوده در سال هشتصد و پنجاه و هفت وفات یافت - سید حسن بن سید قطب الدین حسنی و سید برهان و سید عثمان فرزندان علاءالدین حسنی واسطی و سید شاه عالم از خلفای نامدار اند وی را فیض باطنی از حضرت مخدوم و سید ناصر الدین محمود و سید معزالدین و سید شرف الدین حسین بن سید علاءالدین [ص ۶۸] موسوی صاحب جواهر جلالی بود سید شاه عالم محبوب الحق معروف بشاه منجن فرزند رشید قطب العالم ممدوح و نعمت یاب از قطب الوقت مخدوم احمد مغربی شهیر گنج بخش و گنجشکر معروف بشیخ احمد کهتو بود اندرون بلده قدیم گجرات آسوده وفات وی ۸۸۰ لفظ فخر تاریخ باشد - سید ناصر الدین ابی الفضل راجو مرید وی بود هم شیخ کمال ابن کبیر نساج از وی فیضیاب شد مرقد وی در احمد آباد پدرش شیخ کبیر ملامتی اول از مریدان مخدوم شیخ تقی حایک بن شیخ محمد رمضان سهروردی بود که در جهونسی قریب الهآباد آسوده از خاندان جلال الدین تبریزی خلافت داشت بعده در طریق محبت را مانند بیراگی در آمد وهم از شاه بهیک فردوسی خرقت پوشید بعد وفات او هر دو گروه از خواص و عوام هنود و اسلام بر حجره وی هجوم آوردند - ناگاه مردی از غیب ظاهر شد و گفت که کبیر شخصی بود عارف حق هر دل عزیز در ایام حیات هنود و اهل اسلام از وی راضی ماندند بعد فوت هم کسی را نرنجاند - در حجره وا کردند آنجا جز گل سفید نشانی از جسد وی نیافت هر دو فریق درانجای با صفای قبر و سماده بنا کردند فقرای گروه وی هم هندو وهم اهل اسلام اند چنانکه فقرای منسوب بابا مرتضی بند سولی در دیار

گجرات و احمد آباد و آن نواحی بسی از نعمت بابان خاندان سید قطب العالم و شاه عالم صاحب فروغ شدند و سلاسل ایشان تاحال برپا -

(۸) ذکر شیخ احمد کهتو در هر کیچ یکی از مضافات احمد آباد آرامگاه دارد

عمارت لطیف و مصفا بر بالای قبر و خانقاه وی کرده اند مولد و منشای وی دهلی بود - ایام طفلی با طفلان بازی می کرد ناگاه طوفانی از هوا برخاست و اورا جای دگر آواره ساخت - بعد مدتی بدست بابا محمد اسحاق مغربی که در کهتو یکی از قریات اجمیر شریف سکونت افتاد تحصیل علوم ظاهر و باطن و ریاضات صعب کرد - از بابای ممدح خلافت یافت بعد فوت وی بر قدم تجرید سیاحت اطراف کرد مشرف حج و زیارات شد از سرور عالم بشارت پذیرفت و و معاود هند شد - در وقت آمد امیر تیمور صاحبقران در دهلی بود پانزده روز پیش از وقوع قتل و غارت پابند رویای صادق سید محمد گیسو دراز با جناب و مریدان خود خبر کرده بود که اکثر راهی شدند [ص ۶۹] و خود چون شیخ نجم الدین کبری موافقت خلایق ورزید - آخر در بند مغلان اسیر آمد و بظهور خوارق عادات امیر تیمور فراوان اعزاز بجای آورد لنگر که وی چنان وسیع بود که خلایق بی حد شکم سیر نان میخورد ظفر خان حاکم نهر والا وی را باصرار در ولایت خود جا داد برکات از روح قدسی حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی و نعمت ظاهری از حضرت مخدوم جهانیان نیز حاصل فرمود ملفوظاتش بسی نادر یکی ازان تحف‌المجالس که یکی از مریدانش محمود بن سعید ایراجی جمع کرده

شجره وی در ضمن پنج شجرات ختم باب اول تصریح پذیرفت - در وقت خود قطب ولایت بود یکی از اولاد مخدوم جهانیان شاه عبدالله سبحانه بخاری که در دهلی قریب حرم نبوی آسوده تولیت حرم بوی تعلق داشت -

(۹) ذکر بعض حضرات که از اقارب مخدوم جهانیان اند و بعض خلفای وی که هنوز بتقریبی ذکر خیر ایشان درین مجموعات اندراج نیافت

شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری از اولاد سید بهاء الدین محمود بود - روزی از پیر و استاد و مهر خود سید صدر الدین استماع کرد که قدر دو نعمت پروردگار مردم نمی رانند (۱) یکی وجود مبارک رسول مقبول بصفت حیات (۲) دیگر قرآن شریف که خدای کریم بلا توسل بدان تکلم فرما بفور استماع براه خشکی بزیارت جناب سرور کاینات شتافت و در عهد سلطان سکندر لودی بدهلی آمد - سلطان بفور اعتقاد پیش آمد وی را با رئیس الفضلای المحاسن شاه عبدالله سبحانه بن یوسف القرشی ملتانی نسبت محبت و نیاز و طلب و استرشاد چندان بود که چون مولانای رومی را با شاه تبریزی - بار ثانی از دهلی بحج و زیارات رفت - وفات در نهصد وسی و دو مقبره وی و شاه عبدالله جلشانه در حولی چراغ دهلی معروف شاه ممدوح از اولاد مخدوم بهاءالدین زکریای ملتانی بود - بدابادی پادشاه دهلی پابند شد و از وی اولاد شد شاه عبدالوهاب را تفسیری باشد که از وفور قوت علمی در حالت فنافی الرسول تاویل تمام معنی آیات قرآنی منسوب در نعمت جناب رسالت مآب می فرماید یکی از صاحب

نعمتان مخدوم سید جلال الدین بخاری جهان گشت در خانواده سهروردی -

(۱۰) ذکر شیخ حمزه کشیمری بود

تصرفی قوی و شانی [ص ۷۰] رفیع داشت خود گوید که روز میثاق چند بار ازصفوف اولیا در صفوف انبیا رفتم آخر جناب رسول مقبول صلی الله جل شانه وآله وسلم ما را در جوار جناب علی مرتضی جاداد روزی در خانقاه خود بود پادشاه کشمیر غازی چک وزیر زاده خود را زنده در تابوت در آورده برای نماز جنازه در خانقاه شیخ فرستاد جز آوردند که پسر وزیر در عنفوان گذشت برای نماز آورده اند - تبسم کرده گفت گناه بر اوشان باشد که وی را در تابوت در آوردند شیخ حیدر یکی از مریدان و معتقدان خود را حکم کرد که تا بر وی نماز خواند وی ادای نماز کرد - جماعت همراهی جنازه در خنده آمدند که یا شیخ این پسر زنده بود الا چون وی رامکرر فهمانیده بودند بعد ادای سلام برخیزد او بعد ختم نماز هم برنخاست کفنش وا کردند در حقیقت مرده بود لاجرم تجهیز و تدفین کردند بعد از یک ماه ما در وی زاری کنان در خانقاه شیخ آمد که مارا یک فرزند بود حال وی چنان شد بر قبر وی رفت و او را زنده گرادنیده بوالدین تفویض ساخت مادر و پدر با فرزند بدرویشی آمدند و مجاهدات بر روی کار آوردند و از کاملان وقت شدند شیخ بعد چندی بحج رفت وفات مخدوم شیخ حمزه در همان نواحی رو داد - مریدانش در نواحی کشمیر و پنجاب تا حال فیض رسان خلایق اند -

منزل دهم در ذکربعض خلفای صاحب اجازت، شیخ صدر الدین طبیب دل

وی پسر تا جری بود بدعای حضرت محبوب الهی در هم ایام

حیات آن جامع البرکات شرف ولایت پذیرفت ـ وی را در کنار بحضور آن عالی تبار برد تا بود نظر سپرده از حالت شان وی جز داد حضور مخدوم تربیت گشت و از بر جمال شیخ داشت ـ حضرت پاره از جبای مبارک خود جدا کرده بدست خود پیراهن دوخت و بحضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دهلی سپرده از حالت شان وی خبر داد و حضور مخدوم تربیت گشت و از عماید خلفای وی گردید در صنعت طب مهارتی تمام وی را بود یک بار پریان ربودند برای علاج و بعد صحت بیماران خطی تحریر کرده بوی دادند تا در شهر خود بسگی نماید که در عقب خانقاه طوسی می ماند ـ چنان کرد سگ روان شد و کنار آب رفت و قدری زمین کاوید که زیر آن گنجی از زر و سیم بود او بدان توجهی نکرد ـ او را مکتوبات حقایق آمیز ومعارف سرست باشد ـ قبر در حصار [ص ۱۰۷] علای شیخ فتح الله سبحانه اودهی از مریدان صادق بود مدتی زیر مناره شمسی بر وضع آبای کرام خود درس گفت آخر طلب حق وی را در آورد بعد شیخ در دیار اود رفت غالب در آمد صاحبقران شیخ قاسم دهلوی اودی و شیخ محمد عیسی سرتاج جونپوری مریدان وی اند شیخ قاسم صاحب کتاب آداب السالکین و پدر شیخ محمد درویش باشد که وی در چندین سلاسل بوساطت سادات بهرائیچ از مخدوم جهانیان بخاری بجاز و هم از پدر عالی قدر خود بلا وساطت و ازوی اجازت کامل جمیع سلاسل بحضرت شیخ عبدالقدوس حنفی گنگوهی صابری رسید که در تمام خانوادگان صابری و مجددی و شریفی شایع گشت و مختصری ازان در مجددی ذکر رفت ـ لقب شیخ فتح الله جل شانه اودهی ابوالفتح بدایوفی نیز باشد از شیخ محمد عیسی بوسایل چند نعمت این خانواده بشاه جمال اولیا رسید که در شجرات خاندان شاه محمد افضل و میر سید و سید عبدالجلیل و شاه اوحد تا حال جاری و در هدایت منزل نهم و اذکار هر چار خانواده تصریح رفت ـ

منزل یازدهم در ذکر بعض سلاسل قاضی محمد ساوی علاوه مندرج منزل ششم

وی از مریدان مجاز مخدوم چراغ دهلی و صاحب نعمت هم از مخدوم جهانیانست و صالح و عابد و بعلوم ضروری ماهر بود اختیار الدین عمر ایرجی شاگرد رشید و مرید سعید وی شد از وی شیخ سالار از وی خواجه حسن سرمست چندیری از وی خواجه اسماعیل فرزندش از وی خواجه خانون گوالیری که از مشاهیر وقت بود بسال نهصد و چهل خلافت از مخدوم خواجه حسین ناگوری سعیدی نیز یافت و از آستان اجمیر بر وضع مخدوم خود فیض فراوان داشت - از وی شیخ نظام نارنولی که در عهد خود با هم چشمان ممتاز و در خواص و عوام مقتدا و سرفراز بود مزار فایض الانوارش جنوبی شهر نارنول جای پر فیض و با برکت و با بسی از اولاد امجاد که بزرگتر ازان صاحب جاه و منزلت بودند و در مقابر پاکیزه و مصفا جا دارد مسجد عالی و عمارات رفیع واقع در خاندان نسبی وی نیز کاملان شدند و در خاندان فیضی وی هم اولاد وافر از وی یادگار و هریکی صاحب وقار در ایام [ص ۲۷] قریب شاه محمد مستقیم از فرزندان خانواده شیخ نظام الدین نارنولی از شهیر دیار و جوار و در عبادت و ریاضت نامدار بود سید فیروز شاه دهلوی که تصرفات عجیب از وی می آرند از مریدان شیخ نظام بود شیخ محمد وارث که در میوات بالای پهاری کهوری قریب پنگوان در عمارت عالی آرامگاه دارد نیز مرید شیخ نظام بود عرس وی باجتماع جمع موفور در میوات می شود بعرف آن دیار وی را پیر چوکها گویند - شیخ عبدالسلام عرف شاه محمد اعلای پانی پتی فرزند شیخ نظام الدین پانی پتی که از

اولاد حضرت مخدوم شیخ جلال بود نیز از مریدان شیخ نظام باشد یکصد و چهل و دو سال زیست و بعد صد سال دندان بر آورد و سیاحت بسیار کرد از مشایخ کبار صحبت داشت چون در جونپور از شیخ بهاءالدین جونپوری و امیر سید علی قوام الدین و شیخ شمس‌الدین ساوجی و در بهار شیخ علی مغربی و مولانا حسام الدین بغدادی و در هاتم پوره مولانا علی احمد و شیخ عبدالصمد و در امیتهی شیخ الاسلام شیخ نظام و در گجرات قاضی محمود و نسب آبای وی که اجازت از بزرگان خود نیز دارد اینجا رقم می پذیرد تا مخدوم شیخ عبدالسلام بن شیخ نظام الدین ابن شیخ عثمان زنده پیر ابن شیخ کبیر ابن شیخ عبدالقدوس ابن شیخ شبلی ابن شیخ جلال الدین عثمانی کاذرونی پانی پتی صاحب سیر الاقطاب از مریدان وی بود گوید که ذخیره جدا موسوم بجواهر اعلی در حالات وی تحریر کرده ام همدران گوید ، بیت :

دو باره شد سیاه موی سفیدش
سفیدی داد دوباره نویدش

وفات او در هزار و سی و ثلث هجری واقع شده بعد دو سال و چند ماه یکی از صالحات مریدان وی بضرورت پختگی قبر صندوق تابوت قبر تا سطع صفا کردند شب معمار بشارت یافت که سنگ صندوق را شکست و بر زانوی پای ما نشست آن را دور باید کرد - صبح آن را دیدند بغور واقعی روزنی بود کشادند و سنگ را که بر زانوی رسیده بود و ازان پای شریف وی ایستاده بود دور نمودند بفور آن پای از خود دراز شد تمام کفن و جسم شریف ثابت و برپا بود بعد وی شاه محمد ابن شاه منصور پسر متوفای وی سجاده آرا شد -

منزل دوازدهم در ذکر خلفای حضرت مخدوم

[ص ۳۷] اخی سراج بنگالی

نام وی مخدوم سراج الدین عثمان در صغر عمر بارادت حضرت سلطان المشایخ درآمد بعد از چند سال برای زیارت قدوم والده ماجده جانب دیار لکهنوتی که گوڑ معروف باشد می رفت در حضور مولانا فخر الدین زرادی و مولانا رکن الدین بعلوم ظاهری تعلیم پذیرفت و برای وی بر زبان حضرت محبوب الهی رفت که وی مرات هند باشد ـ شیخ علاءالحق والدین بن اسعد لاهوری بنگالی از مشاهیر خلفای وی شد برادران وی وزرای پادشاه بودند و خود نیز اوایل حال از امرای کبار بود از وقتیکه بارادت شیخ درآمد جمیع لوازم امارت را کلی ترک داد ـ شیخ او اکثر بسفر رفتی خادمان شیخ دیگ گرم برسر می نهادند وی بدان حال از پیشگاه وزرا و امرای هم جنس خود بلا تکلف و تغیر می گذشت هرگاه سجاده ارشاد قیام کرد خرج بیشمار داشت تاحدی که پادشاه را حسد آمد و ایما فرستاد که بستار گانو رود خادم را خرج دو حیوان ساز و اکثر گفتی که مقداری که مخدوم ماخرج داشت عشر عشیر آن ماندارم ـ قبر وی در پندوه شیخ نور قطب عالم پندوی فرزند رشید وی و میر سید اشرف جهانگیر سمنانی صاحب لطایف اشرفی صاحب خلافت وی بود سیاحت اطراف بسیار کرد با سید علی همدانی هم سفر ماند و تصرفات نمایان قبل از بیعت و بعد آن بوی نصیب گشت ـ منقول که بعد عروج منزلت غوث الدهری حسب وصیت مرشد خود شیخ نور الحق والدین قطب عالم را بر منصب قطب ولایت بنگاله فایز گردانید ـ بسی سلاسل از حضرت سید بربا و شیخ رفعت الدین

و شیخ انور فرزندان شیخ اند و شیخ حسام الدین مانک پوری صاحب رفیق العارفین مرید با نعمت شیخ نور قطب عالم جد او مولانا جلال الدین مانک‌پوری عالم و عابد و متقی و صابر و مرید شیخ محمد بود که شیخ ممدوح از جناب محبوب الهی مجاز و خود را در فریق ملازمان شاهی مستور می داشت - آخر در مانکپور اقامت ورزید شاه سیدو اوایل مالداری بود بر زنی عشق آلود بعد چندی در حضور شیخ حسام الدین بفقر در آمد آن زن نیز بدرویشی در آمد ازویست، بیت :

دل گویدم سید و بگو احوال خود یک یک بر او
آندم که خود می آید او سید و کجا گفتار کو

[ص ۳۰۷] راجی سید حامد شاه مانکپوری نیز از مریدان بامنزلت شیخ حسام الدین باشد - وی از سادات گردیز که در عهد التمش بدهلی آمدند و در میوات و بهار و آود سکونت پذیر شدند - راجی سید نور فرزند رشید ویست - شیخ حسن ابن شیخ طاهر ملتانی بهاری مرید سید راجی حامد شاه و نعمت یاب از سید راجی شاه نور مانکپوری صاحب مفتاح الفیض و رسایل دیگر در عهد سکندر حسب استدعای وی بدهلی تشریف آورده در کوشک یحیی منڈل با اهل و عیال اقامت ورزید - فرزندان لایق و فایق از وی رو نمای عالم شدند - یکی شیخ محمد حسن معروف بشیخ خیالی که حال صحیح و مشربی عالی داشت - هرگاه از خلوت بر آمدی هر کرا نظر بر جمال وی فتادی الله اکبر گفتی بحسن پرستی نیز شغلی داشت - مدتی در حرم نبوی مجاوری کرد - شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری چون بار دوم بحج رفت وی را در هند آورده - ولادت او در جونپور و قبر او در آگره اقامت داشت علاوه از فیضان پدری از شجرات طیباب قادری در دیار حجاز و یمن بهره

تمام یافت و کوس بلند آوازگی مشیخت نواخت شاه عبدالرزاق جهجهانوی و شاه عبدالملک عرف مولانا محمد زمان پانی پتی از مریدان کامل العیار وی اند از شاه جهجهانوی بسیار مریدان نوبت خلافت رسانیدند و شجره ارشادش هنوز بار آور. سید علی فیل مست لودیانوی نیز از خلفای او بود که شهر لودیانه قریب مسجد و آبادی سادات آرامگاه دارد سید سلطان علی و سید محمد بخش و غیرهم از اولاد اوید. یکی شیخ عبدالعزیز معروف بشیخ شکر بار که ذکر وی در منزل نهم در ذکر حضرات رهتک گذشت. شجره وی نیز بوساطت خاندان شاه ولی الله سبحانه محدث دهلوی و دیگر خلفای وی جاری. مولانا جونپوری و شیخ الهداد مرید راجی سید حامد شاه بود از وی شیخ معروف جون پوری و از وی شیخ احمد زین جون‌پوری و شیخ الاسلام نظام‌الدین امیتهوی صاحب منصب شدند و این سلاسل نیز جاری درین خانواده سراجیان بسی کاملان طریقت و شاهبازان اوج حقیقت ظاهر شدند. خصوص حضرت سید اشرف جهانگیر سمنانی که وی را بعد مخدوم جهانیان منزلتی عظیم تفویض یافت و خلفای وی [ص ۵۷] بی توسل و باتوسل همگنان عارفان و صادقان راه خدای جهان بودند. چون شمس‌الدین فریاد رس و شیخ معروف جنیدی و شیخ عباسی سرهرپوری و مخدوم خیرالدین انصاری ساڈهوری و مخدوم علی انصاری و شیخ سماءالدین و حاجی عبدالرزاق صاحب عمر یک صد و بست سال و سید احمد و سید حسین و شاه موسای عاشقان و سید شمس‌الدین و مخدوم صفی‌الدین حنفی و شاه محمد اسماعیل وغیرهم تا حال سلاسل فراوان و خانوادگان صاحب نعمت ازین هر یک اصحاب طریق جاری و فیض رسان خصوص در دیار شرق هندوستان و در اطراف دهلی و شمالی و جنوبی آن انتشار این

فیضان از روی قدوم حضرت شیخ حسن ظاهر شد و هر دو فرزندان نامدار وی شهیر آفاق شدند و اکثر عاملان طریقت و عالمان شریعت در ارادت این دو بزرگوار در آمدند - شیخ محمد حسن خیالی از حضرات حجاز و یمن اجازت خاندان مدینی و شاذلی و قادری بر گرفت و شیخ عبدالعزیز شکر بار از والد ماجد خود نیز فیض یافت و از برادر کلان و از قاضی خان ظفر آبادی صاحب خلافت شیخ حسن طاهر و از سید ابراهیم ایرجی دهلوی نعمت و اجازت برداشت و شصت سال در دهلی بدرس و تدریس و تعلیم و تلقین طلبای حق پرداخت - صاحب نعمت اصلی شیخ عبدالعزیز ممدوح چنان که صاحب نعمت اصلی حضرت شیخ کمال‌الحق والدین حسن طاهر قاضی خان یوسف ناصحی ظفر آبادی بود شاه نجم‌الحق میواتی آرمیده دیار میوات شد و شیخ قطب‌العالم فرزند شیخ اجازت از وی گرفت - شاه رفیع‌الدین خلف السعید قطب عالم بود که اجازت دست بیعت از روی کرامت بشیخ عبدالرحیم نواسای خود قبل از ولادت وی مرحمت گردنید و بعد ولادت و عمر تمیز شیخ عبدالرحیم از روح پر فتوح وی منزلت عالی بهم رسانید و شاه عبدالرحیم از حضرات چند مقتبس انوار برکات بود - یکی از بابای خود بشر حضور یکی از سید اکبر آبادی چنانکه در منزل نهم مذکور شد - یکی از سید عبدالله جل شانه وی از شیخ آدم بنوری وی از شیخ احمد سرهندی نقش بندی یکی از شاه ابوالقاسم وی از ملا ولی محمد [ص ۷۶] وی از امیر ابوالعلای اکبر آبادی وی در باطن از هندالولی و ظاهر از امیر عبدالله وی از امیر یحیی وی از خواجه عبدالحق وی از سر سلاسل احراری رسایل و کتب تصانیف خاندان

مولانا شاه ولی الله سبحانه محدث دهلوی و حضرت مولانا حافظ
شاه عبدالعزیز دلالت و هدایت بر این معنی دارد که شاه
عبدالرحیم والد محدث ممدوح در بشارات نومی تعلیم نفی و اثبات
از جناب رسول مقبول و تلقین ذکر اسم ذات از حضرت زکریا
یافت و اجازت طریق قادری و نقش بندی و چشتی از ارواح پاک حضرات
غوث‌اعظم و خواجه بزرگ و هندالولی بافیضان مسترشد قلوب دریافت
تعلیم علوم ظاهری از تفسیر و حدیث و عقاید و صرف و نحو و کلام
و اصول و منطق شیخ عبدالرحیم از میر زاهد هروی صاحب حواشی
معروف درسی صورت بست ـ وی از ملا یوسف کوسج وی از ملا
میرزا جان وی از محقق‌ملا جلال الدین دوانی وی از پدر خود ملاسعد
و دیگر تلامذه تفتازانی و سید جرجانی و اجازت حدیث و سند مشکوة
المصابیح و صحیح بخاری و دیگر کتب صحاح از مولانا حاجی محمد
افضل سیالکوٹی که در وقت خود شیخ الحدیث هند باشد بشیخ
عبدالرحیم حاصل بود ـ حاجی ممدوح فاضل کامل بود چندین
هزار کتب درسی از علوم دین بطریق وقف در خانقاه خود
بر طلبا و شایق از ذخیره ذاتی مهیا داشت و سند و اجازت این
علوم از حضرت شیخ عبدالاحد دلیل الصمد سهرندی معروف شاه
گل دهلوی شهید نادری وی را حاصل بود و از والد خود مجاز شاه
محمد سعید خازن الرحمت وی از والد خود حضرت مجدد الف ثانی
دیگر از مریدان وی اختصاص عبدالعزیز شکربار شیخ عبدالغنی
بدایونی بود که عمر عزیز باکتاب علوم و ریاضات بسربرد ـ اندر
حیات و ممات از قدوم شیخ خود مفارقت نکرد ـ یکی ازان مولانا حسن
دهلوی بود که طبع رسا داشت و ذهن عالی بر نظم و نثر قادر
بود اشعار آبدار دارد محمد صادق همدانی کشمیری دهلوی صاحب
کتاب کلمات الصادقین از قرابت داران ویست و از شاه محمد حسن

بخیالی بوسایل شاه عبدالرزاق جهجهانوی و شاه امان پانی پتی و
شیخ حاجی دهلوی و شیخ یوسف جامع ملفوظات شاه جهجهانوی
طریق وی بسی شایع شد و از شاه نجم الحق در اضلاع میوات بسی
رسوم کفر و بدعات هدم پذیرفت و مردم راجع بشعار اسلام و
خدا دانی گردیدند و اکثر از منتسبان [ص ۷۷] این خانوادگان که
با معسکر فیروزی اورنگ زیب بدیار جنوبی رسیدند اینجا بانی رسم
بیعت گردیدند ۔

منزل سیزدهم در ذکر اسمای بعضی خلفای مجاز حضرت مخدوم شیخ جلال الحق والدین گاذرونی عثمانی، پانی پتی

یکی ازان مخدوم شیخ احمد عبدالحق رودلوی ۔ وی صاحب
منزلت عظیم شد عشق و محبت حضرت حق بر وی غالب بود
سیاحات عالم کرد بسیاری اهل دل را دریافت الا نعمات اصلی
خانواده صابری از جاه و جلال ولایت موسوی و عز و جمال
ابراهیمی وی یافت ۔ در وقت خود صاحب منصب قطب ابدالی بود
شیخ محمد عارف فرزند جانشین و شیخ محمد خلف الرشید شیخ محمد
عارف باشد که از وی خلافت و اجازت بحضرت شیخ عبدالقدوس
گنگوهی رسید علاوه نعمتی که شیخ گنگوهی بفیض روحانی از
حضرت قطب ابدال ممدوح حال گردید ۔ در هر وقت از خاندان وی
صوفیان پرشور و زاهدان باقوة و زور پدید آمدند الان اولادش در
در دولی بر سجادگی فیض رسان و صاحب عز و شان شاه بقای احمد
که مدتی در دهلی بسر فرمود از اولاد وی بود تو شائی وی که در
بر آمد حاجات از حضرت رب‌العرش و السماوات بایصال ثواب

بر روح پر فتوح وی اثری تمام دارد۔ معروف چنانکه ده یخنی شاہ شرف‌الدین قطب ابدال پانی پتی یکی ازان شیخ نظام‌الدین سنأمی که سی سال در مجاهده بسر برده بحضور مخدوم وفات یافت۔ تجلی نور از قبر وی مدتی وقت شب نمایان شدی یکی ازان شیخ عبدالقادر فرزند اکبر یکی ازان شیخ ابراهیم فرزند ثانی یکی ازان شیخ شبلی فرزند ثالث ۔ یکی ازان شیخ کریم‌الدین فرزند رابع یکی ازان شیخ زینا در اندری آسوده یکی ازان شیخ احمد قلندر عقب حصار ملتان آسوده یکی ازان شیخ بهرام که در بدونی آسوده. یکی ازان شیخ شهاب‌الدین جهنجهانوی یکی ازان سید موسائی بهاری یکی ازان قاضی محمد اولیای سلطانپوری یکی ازان شیخ شعیب بهونی پتی یکی ازان شیخ حسن بودلا ۔ یکی ازان شیخ عبدالصمد سهابی جامی ملفوظ مرشد خود یکی ازان پیر نبوی سنامی یکی ازان سید محمود پانی پتی ۔ یکی ازان سید سراج‌الدین پانی پتی ۔

منزل چهار دهم در خلفای شیخ عبدالقدوسؒ ممدوح

یکی ازان مخدوم شیخ جلال تهانیسری [ص ۷۸] فاروق یکی ازان شیخ رکن الدین فرزند رشید شیخ حنفی یکی ازان فرزند کلان و سعید شیخ حمید یکی عبدالعزیز کرانوی یکی ازان شیخ عبدالغفور اعظم پوری یکی ازان شیخ جان جونپوری ۔

منزل پانزدهم در خلفای حضرت مخدوم شیخ جلال تهانیسری

یکی ازان شیخ نظام الدین تهانیسری بلخی وی در زمان نور الدین جهانگیر بادشاه از تو هم بادشاه در بلخ تشریف برد

آنجا فروغ عظیم یافت یکی ازان احمد صوفی بنوری یکی ازان شیخ عبدالشکور فاروق یکی ازان قاضی محمد سالم گرانوی یکی ازان شیخ موسی یکی ازان شیخ عیسی -

منزل شانزدهم در خلفای شیخ نظام‌الدین بلخی

یکی ازان شیخ ابوسعید گنگوهی وی از نبایر پسری شیخ حنفی و نبیره دختری شیخ جلال بود از هند در بلخ رفت و نعمت خاندانی از شیخ بلخ از روی مجاهدت سخت برگرفت یکی ازان شیخ فتح الله جلشانه حنفی یکی ازان شیخ حسین بهدوری یکی ازان شیخ الهداد لاهوری یکی ازان شیخ پاینده بنوری یکی ازان شیخ عبدالفتاح آندری یکی ازان سید اله‌بخش لاهوری یکی ازان شیخ صادق برهانپوری یکی ازان شیخ عبدالرحمان کشمیری یکی ازان شیخ دوست محمد صوفی لاهوری یکی ازان سید قاسم برهان پوری یکی ازان قاضی عبدالحق گرانوی -

منزل هفدهم در خلفای شیخ ابوسعید گنگوهی

(۱) یکی ازان شیخ محمد صادق گنگوهی (۲) یکی ازان شیخ محب اله آبادی (۳) یکی ازان شیخ ابراهیم رام پوری (۴) یکی ازان شیخ ابراهیم سهارن پوری توضیح از مریدان صادق شیخ احمد عبدالحق شیخ جمال کوجره معروف به جمال اولیای وقت و شیخ بختیار بود از هر هفت پسران شیخ عبدالقدوس بن شیخ اسماعیل حنفی گنگوهی هریکی صاحب زهد و تقوی و عرفان و دستگاه بود - شیخ حمید و شیخ رکن الدین و شیخ احمد فایق از دیگران شیخ عبدالعزیز و شیخ عبدالنبی از نبایر وی اند و سید علاء الدین کوتانی صاحب نعمت شیخ عبدالغفور و شیخ ابواسحاق و شیخ احمد سراج العارفین

پسران وی و از شیخ دوست محمد صوفی لاهوری شاه داود راجپوت و از وی، سید علی اکبر بن سید پیر محمد برستی و از وی شیخ معین الدین صاحب ارشاد شدید و شاه داؤد مذکور نیز خلافت از شیخ میر محمد سلونی صاحب نعمت شاه عبدالکریم چشتی دارد شیخ محب الله سبحانه اله آبادی [ص ۶۷] از خاندان شاه محمد افضل چشتی بود جامع فضایل کرامت مفاخرت خلفای او بسیار از وی بادگار ماندند۔ یکی ازان میر سید محمد قنوجی از وی مخدوم سید شاه عالم قادری وزیر آبادی ابن سید کبیر ابن سید مخدوم عالم اکبر آبادی از وی میر سید شاه جهان آبادی از وی شاه محمد نصیر شاعر معروف از حضرت شیخ ابراهیم رام پوری دو صاحب نعمت نامدار بودند یکی شیخ محمد دهلوی یکی شاه محمد شریف نیاولی صاحب خانواده قلندری شربقی ناولی مذکور بعضی از اهالی خاندان وی تا حال در منزل سیوم این باب بعمل آمد و فیضی که بوساطت شاه فتح محمد کمتهلی ازین خانواده رواج پذیز گردید۔ در منزل ششم ذیل خلفای مخدوم جهانیان در ذکر شاه اوحد رهتکی تضریح یافت و مجملی ذکر فیضیابی که از توسل شیخ محمد چشتی دهلوی اجرا پذیرفت ضمن فیض یابان نعمت سلیمانی فخر زمانی در ذکر شاه حسن عسکری بیان رفت۔ حالا قدری واضح ازان ترقیم می یابد که شیخ محمد چشتی در دهلی کنار دریای جمن اقامت داشت و خانقاهی پاکیزه آراست که حالا باولی شیخ محمد مشتهر، وی را چندین مرید سعید شدند اعظم آن شاه محمد نصیر بود که از وی بشاه غلام سادات چشتی رام پوری بن شیخ عبدالواحد عرف نواب محمد بشارت خان برادر زاده حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد ممدوح نعمت رسید شاه ممدوح از شهیر عارفان و هم عصر حضرت جناب مولانا فخردوران بود از وی نعمت سجادگی بفرزند رشید وی

شاه نصیرالدین رسید الا چون وی بحضور پدر عالیقدر وفات یافت پسرش
سید شاه صابر علی معروف صابر بخش دهلوی از پیشگاه جد بزرگوار
بر این منصب جلیل سرفرازی یافت ـ مدتی دراز درین شهر
بوقار تمام و فیض بخشی عام سر بلند ماند، سخا و جود مهمان
پروری وی در اکناف عالم شهرت گرفت انوار توحید بر طبع
وی غالب بود سال هزار و دو صد و سی و هفت بریاض جنان
خرامید در خانقاه درون شهر قریب دریا گنج مدفون گردید ـ سید
شاه محمد حسن عسکری از وی نعمت یافت و سید شاه عبدالله جل شانه
حالا سجاده آرای پدر بزرگوار خود شاه صابر بخش مغفور و
اکثر درین خاندان صاحب زهد و تقوی ـ

منزل هجدهم در خلفای حضرت شیخ محمد صادق گنگوهی

[ص ۸۰] وی برادر عم زاد مرشد خود بود ـ یکی از یاران اعلای
وی سید عبدالجلیل محمد صدرالدین اله آبادی صاحب تصانیف بسیار
و صاحب مناصب نامدار که مذکور وی در خاندان شاه محمد افضل
گذشت یکی ازان شیخ محمد صاحب سجاده پدر که سجادگی مزار
فایض الانوار حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر در تعلق
وی شد از وی شاه محمد غریب فیض یافت و از وی شاه محمد اعظم
و از وی شاه جمال رہتوی، و از وی شاه محمد حیات و شاه غلام علی
پلهانوی و از وی شاه امیرالدین و شاه کریم‌الدین حالا منصرم
درگاه پلهانوی بجای شاه امیر الدین شاه کریم بخش از اولاد شاه
غریب باشد یکی شاه داود فرزند ثانی ـ

منزل نوزدهم در خلفای شاه داود

یکی ازان شاه ابوالمعالی انبهتوی صاحب تصرف بلیغ بود - میران شاه بهیک کهڑامی که از عماید خلفای وی و عارف نامدار مایت دوازدهم بود بشان وی فرماید دوهڑا :

بهیک* سالی پر واریان** اور پل میں لک لک بار
کاگ*** سے هنسا**** کئی اور کرت نه لای بار

نواب روشن الدوله ظفر خان بهادر محمد شاهی مرید صادق الاعتقاد شاه بهیک بود دنیا خورد دین برد - تاریخ وفات دارد سجادگی در خانواده شاه بر مزار وی قایم فقرای این گروه در آراستگی باطن می کوشند و ریاضات ظاهری شعار دارند شاه بهادر علی صاحب تا حال سجاده گزین مسند فقر شاه بهیک اند -

منزل بستم در خلفای صوفی سوندهی صاحب سفیدونی

که وی هم از خلفای با صفای شاه داود ممدوح بود بست سال سیاحت کرد چندین سال هیچ طعامی و شرابی نخورد چندین سال با برگ و ثمر صحرای قناعت ورزید مزارش در سفیدون محاذی حصار حاکم وقت صوفی ممدوح در وقت خود عارف کامل بود بصبر و قناعت و زهد و ریاضت و محنت و مشقت وی بعد قطب الابدال رودلوی جز وی کسی را نشان نمی دهند فضایل وی بی شمار منقول که روزی شخص بحضور وی آمد و بیان طراز

* ابوالمعالی پیر خود **قربان *** زاغ ****پرند دریائی که در میخورد

شد که در خواص و عوام شهرت دارد که سری کرشن اوتار معروف کنهیاجی چند هزار ازواج داشت و در شب واحد بوقت سحر با هر یکی می پرداخت ـ جناب گفت که امکان دارد و عجیب نباشد در هر اوقات بندگان خدای تعالی باشند که چنان خوارق عادت بل زیاده ازان از اوشان ظاهر گردد [ص ۸۱] آن سایل عرض کرد که درین وقت ؟ گفت درینوقت نیز بسیار اند ـ وی گفت که اگر چنانست شماهم ازان مردم اید صوفی صاحب هر چند غدر کرد که ما یکی از کمترین بندگانم مردان مقبول در عالم بی شمار اند که از ایشان چنان کرامت سرزند چون اصرار وی از حد گذشت لاجرم صوفی صاحب که هنگام این تقریر بوضوی نماز مصروف بود جانب درخت پل کهن که محاذی نشستگاه بود اشارت فرمود بر هر شاخ وبرگ آن درخت صوفی صاحب وضوکنان دید هنوز آن درخت در آستان صحن گه وی قایم ـ شاه مداری از مریدان صاحب نعمت وی بود که برابر مرشد در مقبره جدا جا دارد و حالا سجاده صوفی بذات شاه کریم بخش صاحب ارلانوی قایم وی مریدیست مرتاض عابد عمر رسیده صحبت چندین مشایخ دیده طبع رسا دارد صاحب نعمت اصلی حضرت صوفی محتشم الصدر شاه محمد اکرم صابری دهلوی بود که در وقت محمد شاه عقب عیدگاه جدید بدرس و تدریس چون خاکساران هند عمر عزیز بشادمانی گذرانید ـ از حضور قطب الا قطاب فیضان مکرر یافت سواطع الانوار و اقتباس الانوار از مشاهیر تصانیف وی است و از عمایدِ خلفای وی شاه محمد فاضل پانی پتی که در تعلیم مریدان یدبیضا داشت و در مشغولی باطن سبقت از هم عصران ربود ـ مولوی بدرالدین کرانوی و مولوی صدرالدین کرانوی و شاه محمد نصیر

پانی پتی و حکیم محمد سکهوه پانی پتی از شاه ممدوح صاحب معرفت و مجاز بیعت شدند۔ مکرمی نواب محمد شکرالله جل عظمته خان مغفور از عماید مریدان باصفای شاه محمد نصیر بود ۔ قبور این حضرات اکثر در پایان و برابر و حوالی آستان واقع شاه انتظام علی صاحب سجاده گزین چار بالش بزرگان خود اند۔ معظمی مفتی محمد عبدالواحد خانصاحب نیز همانجا آرامگاه دارند ۔ شاه غلام حسین مهمی نیز ازین خاندان اند درین زمان اخیر اندران نواحی فروغ عظیم یافت اکثر از منتسبان ریاست جهجهر و رعایا ضلع هریانه روی ارادت بوی آوردند۔ وی که بر طرز ملامت رفتی چنانک بعض حکایات وی زبان زد خص و عام شاه عزیزالله مدینوی یکی از خلفای وی تا حال زنده بود که برابر مرشد در مقبره جدا جا یافت [ص ۸۲] و شاه ذکاءالله سبحانه مهمی حالا صاحب سجاده شاه مهمی متکفل مجالس اعراس بزرگان و صالح جوانست خوش رو و خوش خو توضیح دیار شمالی هند خود از روی استقلال ولایت حضرات صابریانست و در دیار شرق اشاعت این سلاسل از ذات قدسی حضرت قطب الابدال رودلوی و شاه محب الهآبادی و سید عبدالجلیل و شاه عبدالرحمان صاحب مرات و سید قنوجی وغیرهم اتباع این حضرات صورت گرفت و در ولایت خراسان و ترکستان از قدوم برکات شاه نظام‌الدین بلخی و باطراف دهلی از شیخ محمد چشتی و در نواح جنوبی جریان این شجرات مسموع نشده بود الا درین زمان سید شاه خاموش صاحب حیدر آبادی وارد این دیار گردیدند ایشان بفضایل و کمالات درویشی و خصایل و عادات خیر اندیشی ممدوح و در ریاضات و عبادات موصوف سر آمد وقت و زمان خود اند بوسایل چند حضرات شجره ایشان بسید شاه بهیک می رسد و در اضلاع

حیدر آباد اکثرِ مردم بر دست شاه خاموش تایب شدند و شاه ممدوح چند ماه می گذرد که تقریب زیارات حضرات طریقت عازم این نواحی شدند و در مانک پور جوالی دامن کوه که منزلگاه حافظ شاه موسی باشد تعمیر چندین عمارات کردند و حالا مع الخیر و العافیت باقوافل درویشان خدا پرست عزم انصراف منزل مقصود دارند ـ چون در ایام قیام حیدر آباد با جناب حضرت ما هم صحبت مانده اند برمنتسبان این خاندان نظر شفقت و مرحمت دارند و بعضی از اخوان الصفا چون حکیم تبارک علی خان صاحب وغیرهم در رفاقت ایشان جا دارند ـ

تمام شد باب ثالث از قصر عارفان بعون الله جل‌شانه تعالی از دست فقیر حقیر وامانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاءالله بالیقین محمد رکن الدین ابن قطب‌الاقطاب مرشد برحق هادی خلایق محمد معزالدین قادری شطاری غزنوی ثم‌الحصاری سی ام شعبان ۱۲۹۱ھ ـ

باب چهارم

یا فتاح

بسم الله الرحمٰن الرحیم

در ذکر مختصر اسمای بعض حضرات از خلفای مجاز و مریدان سرفراز خاندان قادری بر سبیل چند منازل

منزل اول در ذکر فرزندان خاص حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ السماء والارضین محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس الله جل عظمته سرهم العزیز

یکی ازان سید یوسف الدین عبدالوهاب که عمر طویل یافت یکی ازان سید ابو عبدالرحمان شرف الدین عیسی صاحب کتاب جواهر الاسرار در طریقت و حضرت غوث الاعظم برای تعلیم وی کتاب فتوح الغیب جمع آورد یکی ازان سید ابوبکر شمس الدین

عبدالعزیز یکی ازان سید ابوالفتح تاج الدین عبدالرزاق یکی ازان سید ابو اسحاق ابراهیم یکی ازان سید ابوالفضل محمد یکی ازان سید ابو عبدالرحمان عبدالله جل شانه یکی ازان سید ابو زکریای یحیی یکی ازان سید ابو نصر موسی ۔

منزل دوم در توضیح رب قدیر در اولاد حضرت قطب ربانی برکات فراوان ارزانی داشت که اقطار ولایات ازین حضرات معمور گشت و اقلیم هند نیز بورود قدوم ایشان پر نور است منزل سیوم در توضیح ثانی

هر چند که اسلام بعد فروغ آنجناب در حوالی هند و سند شایع گردیده بود هم در ایام اقتدار منزلت عالی وی صاحب تخت و دیهیم سلطان این اقلیم حضرت [ص ۲] هندالولی درین نواحی تشریف آورد ۔ چندی در جیلان و بغداد بحضور وی اعتکاف داشت حجره شریفش هنوز آنجا قایم ۔ روزی چند بر تشریف آوری در اجمیر منقضی شده بود که حضرت غوث الدهر بایما و ارشاد رب العزت کلام قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله جلشانه بر زبان حق ترجمان راند حضرت هندالولی سر خود فرو کرده گفت که بل علی عینی حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب فرماید که حسب استفسار بر این راز اطلاع یافتم و در کتب معتمد مرقوم که حضرت آفریدگار جمیع اولیای اموات را بارواح و احیا را باجساد برای وضع رقاب حاضر گردانید جز اصحاب نبوت و اهل بیت رسالت همگنان از دور و نزدیک گردن نهادند یکی از عجم انکار کرده بود که حال تباه بوی رو آورده حضرت سید الاوتاد بغداد بر سر منبر

خطیب بود که ناگه از غیب این کیفیت بوی ظاهر شد که در مایت خامس از فرزندان خاص حضرت رسالت پناهی صاحب عظمتی پدید آید قطب و غوث اعظم باشد وی مامور گردد از حضور حق بقول قدمی هذه الخ بفور گفت اولا علی رقبتی الا با وصف رواج تشریف آوری قدمای عرب و عجم درین اطراف احدی از خاص فرزندان نامی یا مریدان گرامی آنجناب در هند نیامد ـ

منزل چارم در ذکر اسمای بعض از اولاد آن فرد الافراد آسودگان دیار هند و سند

یکی ازان حضرت مخدوم سید اوچی ابن سید محمد ماه ابن سید شاه امیر ابن سید علی ابن سید مسعود ابن سید احمد ابن سید صفی الدین ابن سیف‌الدین خلف اکبر حضرت غوث الدهر بود که دو بار از دیار روم در هند آمد ـ نوبت ثانی باخیل و حشم وافر و توابع و لواحق متکاثر، در دارالامارت ملتان رسیده سواد اوچ را برای سکونت پسندید ـ

حکایت : آبادی در دشت ویران اوچ چنان منقول که در مایت خامس بحری صاحب خانواده گاذرونیان سید صغیرالدین خواهرزاده عینی خود را بعطای خرقت خلافت بدین طریق از نزد خویش رخصت ساخت که هر جانب شتر سواری تو عازم شود باید رفت و هر جای که قیام نماید باید ماند بر طبق مشیت ایزدی شتر مذکور درین سر زمین توقف ورزید لاجرم سید مامور همانجا رخت اقامت [ص ۳] انداخت و بقدر ضرورت آن ویرانی آبادانی ساخت ـ در مایت هفتم مخدوم سید جلال سرخ بخاری حسب اجازت

مخدوم ملتانی همدران نواحی بوفور آبادی آن پرداخت صحرای پر فضای آن سواد عجیب دل آویز جای باشد حالا مخدوم سید جلال در مایت تاسع آنجا تشریف آورد جامع فضایل ظاهری باطنی و حامل کمالات نسبی و حسبی جانب اشعار آبدار تصوف و حمد و نعت و مدح عارفان شغلی داشت قادری تخلص می کرد ـ

یکی ازان سید عبدالقادر که لقب شریف وی درین خاندان مخدوم ثانی و هم عبدالقادر ثانی باشد

فرزند اکبر مخدوم سید محمد ممدوح بود ـ نیز والده ماجده او از خانواده او شرف و سیادت حضرت سید اصغرالدین گاذرونی دختر شیخ ابوالفتح اوچی بود ـ شیخ موصوف بر سجاده بزرگان خود سادات گاذرونی استقامت و در تقوی و زهد استطاعت داشت خصوص در اعمال تسخیر جن و پری از شهیر روزگار و نوادر عصر خویش سید عبدالقادر در اوایل حال بعنفوان شباب بغایت نعم و حشم بسر کردی روزی پشکار سر گرمی داشت درویشی صاحب دل گذر کرد همدران حال دراجی بصورت عجیب می نالید ـ درویش فی‌الحال بر زبان آورد که بقدرت قدیر روزی باشد که این جوان شکاری چون این دراج در یاد حضرت حق نالد ـ بسمع این کلام حال بر وی متغیر گشت چندین شتر بار آلات غنا و مزامیر که باخود داشت جمیع آن را بدریا انداخت و در اندک زمان بریاضات و عبادات مقبول و تصرف حضرت قطب‌العالم از واصلان پروردگار و مشاهیر هر شهر و دیار گردید ـ تصرفات قوی بر دست وی ظاهر شد در وقتی وبای طاعون در نواحی ملتان بود مریضان بدان آفت مبتلا می

بودند ـ کاه سبز که از ریزش آب وضوی آن بزرگوار می روئید در استعمال می آوردند و شفایاب می شدند ـ هنگامی مرضی دگر دران دیار اشتداد آورد که حدوث آن و هلاک بدان توامان باشد ـ غیث الدین نام درویشی از منتسبان مخدوم هر روز جمع حضور محفل نبوت میسر داشت ـ بدست وی پاره از نی مرحمت فرمودند ـ تا فرزندم عبدالقادر بکار آرد اثر شفا دران مضمر بود ـ چندان آثار و اسرار [ص ۹] که ازان رونما شد در تحریر نرسد ـ حکایت عجیب یکی فایق بر دگری ازان شهرت دارد انتقال وی در سال نهصد و چهل واقع شد ـ یکی ازان سید عبدالله سبحانه برادر حقیقی خورد مخدوم عبدالقادر بود بفضایل و کمالات و لطافت طبع بی نظیر حضرت مولانا عبدالرحمان جامی اکثر از نظم و نثر تصانیف خود نزدش می فرستاد ـ ازان سید محمد مبارک برادر ثالث مخدوم بود که میر میرن لاهوری مکی فرزند و یست ـ یکی ازان سید شاه عبدالرزاق وی فرزند مخدوم سید عبدالقادر بود بعد رحلت پدر عالی قدر تا دو سال سجاده آرا ماند ـ بسال نهصد و چهل و دو در گذشت ـ یکی ازان سید زین العابدین وی فرزند ثانی مخدوم بود که بحیات پدر در گذشت یکی ازان مخدوم سید حامد وی فرزند سید عبدالرزاق صاحب نعمت اجازت خاندانی از جد بزرگوار مخدوم سید عبدالقادر نامدار صاحب جلالت فراوان و عظمت بیکران خلافت و سجادگی خانواده بر فرزند ارشد خود سید محمد جمال الدین موسی تسلیم کرده در نهصد و هفتاد و هشت عازم فردوس برین گردید یکی ازان سید محمد اسماعیل تنبوری نسب شریف وی بحضرت سید عبدالرزاق فرزند حضرت غوث الاعظم منتهی می شود ـ از ولایت در مایت عاشر اطراف دهلی و آگره تشریف آورد سجادگی این خاندان درین

نواحی برپاداشت شیخ محمد حسن خیالی و شیخ امان انصاری و
شاه عبدالرزاق قادری و شاه شکر بار فیروز آبادی در غایت احترام
و اعزاز وی می کوشیدند و در مصاحبت وی اکثر می رسیدند
یکی ازان سید شاه قمیص قادری نسب عالی وی هم بسید عبدالرزاق
ممدوح می پیوندد تقریب سیاحت وارد هند گردید چندی در بنگالا
بسر برد بعد آن بدیار پنجاب آمد حوالی دامن کوه شمال در
سادهوڑه مضاف خضر آباد نسبت مناکحت در خاندان ملا سید
نصرالله خضر آبادی استقامت گرفت و قبول عظیم یافت ۔ در سال
نهصد و نود و دو وفات او در بنگالا که بتقریبی آنجا وارد بود
اتفاق افتاد ۔ نعش وی را بسادهوره آوردند ۔ جمعی از درویشان
حق پرست روی ارادت بوی آورده بودند بعضی کامیاب مقاصد
عقبی گردیدند ۔ اولاد امجاد وی تا حال جمع وافر [ص ۵] دران
آبادی سکونت دارند و بر مزار فایض الا نوارش عمارت رفیع قایم ۔
یکی ازان سید شاه عبدالله جل شانه ابن سید عمر بهتاوی نسب
شریف وی بدوازده توسل بحضرت غوث‌الاعظم منتهی میگردد
غالباً همچنان نسبت باطنی موروثی دارد ۔ نام جد بزرگوارش سید
حسن سید شاه عبدالله سبحانه در عمر پانزده سالگی وارد هند شد ۔ از
بغداد پنج کروهی دهلی قریب لونی در موضع بهتا مقیم شد دوام
با وضو در حالت استغراق می بود اکثر صلحا و علما از وی
استفادت کرده اند ۔ خوارق بسیار از وی صادر می شد اگر دزدی
قصد دزدی دران موضع می کرد صبحدم بیرون آبادی کور یا
مرده می یافت عمرش از صد سال تجاوز کرده بود ۔ اوایل سلطنت
شاهجهان پادشاه در هزار و سی و هفت هجری ازین جهان
انتقال کرده زیارتگاه وی همدران موضع حاجت روای خلایق ۔

یکی ازان شاه عبدالله سبحانه بغدادی وی نیز از اولاد حضرت غوث الدهر بود که در مایت یازدهم در شاهجهان آباد رسید و اینجا متاهل گردید بسیاری از مریدان صادق الاعتقاد نزدش جمع آمدند فیضان خاندانی داشت و سطوتی ظاهری و باطنی در بیلدار پوره متصل مغلپوره بیرون شهر پناه قریب باغ نواب ذوالفقار خان ابن نواب اسد خان عالمگیری وزیر مدفون گردید سید شاه محمد یکی از فرزندانش بسجادگی و خلافت رسید - بعض فرزندان وی دربغداد در عوام خلایق سید عبدالله سبحانه بشاه بیابانی شهرت دارد -

منزل پنجم در ذکر بعض خلفای خاندان مخدوم شیخ حامد جیلانی

یکی ازان شیخ داؤد شیر کهڑی از اوایل عمر در طریق زهد و عبادت در آمد محنت نهایت و مجاهدت سخت بر روی کار آورد سالی چند بصحرا گذرانید آخر حسب بشارت غیب روی ارادت بحضرت سید مخدوم حامد در آورد و کامیاب مقاصد دارین گردید وفاتش در سال نهصد و نود و دو واقع شده مشتاق منان ماده تاریخ ویست مزارش در شیرگهڑ پنجاب یکی ازان شیخ ابوالمعالی لاهوری وی سجاده آرای شاه داؤد ممدوح بوده ارادت را سخ بحضرت غوث الدهر داشت و از فیضان روحی آنجناب آداب طریقت آموخت مناقب و مناصب حضرت سید [ص ٦] عبدالقادر جیلانی در نثر فارسی بعبارت دلپذیر نوشت و آن را تحف قادری نام گذاشت دو هزرا و بست و چهار از دنیا رفت در لاهور آسوده - یکی ازان

شیخ ابواسحاق پنجابی وی اجازت از شیخ داود شیرگهڑهی داشت یکی ازان شیخ شمس الدین صوفی که مرید صافی مشرب و مجاز از شیخ ابواسحاق ممدوح بود ـ یکی ازان شاه بلاول قادری لاهوری وی مرید سعید شیخ شمس الدین صوفی بود هم عصر شاه میر قادری لاهوری درویشی صاحب تصرف قوی بود ـ بصوم دوام التزام داشت هر کسیکه بوی رسیدی از ما حضر چیزی بوی تواضع کردی آب دم کرده وی آب حیات بیماران چندین امراض جسمانی بود سلاطین بر در وی می آمدند باکسی سری نداشت ـ روزی حضرت ابوالمظفر شهاب الدین که بوفور حسن عقیدت بافقرای صاحب کمال در ملوک چغتای شرف و شهرت دارد اول بحضور شاه میر صاحب حاضر شده نقد و جنسی پیش کش آورد حضرت وی پذیرا نکرد زان بعد همان نقود و اجناس فراوان پیشگاه شاه بلاول پیش کرد ایشان بلا عذر قبول کردند بادشاه گذارش ساخت که باعث بر استرداد نفایس از نزد حضرت شاه میر و قبول آن بحضور روشن ضمیر چیست دربن اشتباه ندارم که هر دو حضرات از مقبولان و مقربان بارگه صمدیت اند شاه بلاول گفت که حضرت شاه میر حکم چادر سفید وپاکیزه دارد نمی خواهد که از آلودگی جایز هم دامن صافی وی ترگردد ما سر تاپا آلوده نجاسات دنیا هستم قدر نذر شما ضرری ترساند پادشاه در ملاقات ثانی این حکایت بخدمت شاه میر التماس داشت وی ارشاد کرد حقیقت چنانست که بابا شاه بلاول حکم بحر ذخار دارد هر چیزیکه در دریا افتد گونجس باشد دریا را نجاست آلود نسازد ما حکم طاس آب داریم که اگر قدری نجاست در طاس در آید تمامی آب را ناپاک گرداند وفات شاه بلاول در هزار و چهل و شش هجری بود مزار در لاهور معروف است یکی

ازان شاه محمد خضر ابدال بیابانی وی هر چند که نعمت و برکات
از گروه ابدالان و نیز از حضرات قادریان دارد الا از خاندان
مخدوم اچی نیز فیضیاب صاحب نعمت [ص ۷] اصلی شاه خضر
حضرت شاه میر لاهوری صاحب خانواده شاه میری بود که مختصر
ذکر خیر وی اندران خانواده رقم پذیر کلک بیان گردید و از
فیضان روحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی هر دو حضرت را که
پیر و مرید باشند نصیب کافی بهم رسید ـ در حقیقت این خاندان
اویسی باشد ـ یکی ازان شاه بهاءالدین معروف بهاول شیر قادری
حال قوی از سکر بر طبع غالب داشت و تصرفات نمایان بر دست
وی دیده اند نسبت باطنی وی از چند حضرات ارباب حیات و
اصحاب ممات مسموع گردیده ـ یکی از حضرت غوث الدهر جیلانی
یکی از مخدوم حامد جیلانی یکی از قطب المجاذیب شیخ حیدر زاوجی
صاحب خانواده قلندری حیدری ترکی اکثر قلندران این توش در
هند و سند و کوه شمالی خود را بوی منسوب دارند و در
متقدمین و متاخرین چون شیخ ابوبکر طوسی حیدری اندر پتی و
شاه مقبول فارسی صاحب منزلت بوده هر چند هر دو حضرات
خصوصیت بخاندان قلندری نعمتی کرمانشاهی نیز دارند یکی شجره
شاه مقبول بوساطت شیخ ابوبکر بشیخ حیدر زاوجی و دیگری از
توسل از شاه نعمت‌الله جل شانه ولی کرمانشاهی و امام یافعی
بحضرت غوث‌الدهر میرسد و توسل شیخ طوسی دران خانواده
ذکر یافت و شیخ قطب‌المجاذیب هم از حضرات چشت فیض دارد
هم فیضش دران خانواده مضموم باشد زیرا که وی هم خرقت
حضرت قدوة‌الدین ابو احمد قطب ابدال بود از حضرت ابو اسحاق
عکی شامی مرمل [؟] چشت خلافت و اجازت یافت و از جانب خود

حضرت خواجه ابو محمد خلف الصدق خواجه ابو احمد ابدال را
خلعت خلافت پوشانید در ذخیره بدخشی دیده‌ام که شیخ حیدر بی
توسل از جناب علی مرتضی فیض داشت شاه بهاول قادری اکثر
کیفیات باطنی اولیای وقت خود را در یک نظر انتزاع کردی
زیارتگاه وی حوالی سنده و ملتان موضعی باشد که آن را معروف
بحجره شاه مقیم دارند ـ شاه محمد مقیم قادری نیز از اولاد شاه بهاول
ممدوح و صاحب منازل کمال و از ارباب وجد و حال بود ـ
جمع وافر در اطاعت و صحبت وی در آمدند نام آور وقت خود
گردید فیضان وی دران اطراف هنوز جاری [ص ۸] یکی ازان شیخ
موسی آهنگر لاهوری از کاملان اولیای وقت خود بود باعث اخفای
حال کسب حدادی کردی کسی را بر وی اعتقاد زهد و تقوی
چنانکه شاید نیز نبود ـ روزی زنی هندو برای درستی نکلا (دوک)
آهنی نزدش آمد وی شیخ را در کوره آتش انداخت و پی در پی
بر جمال عالم آرای آن حوروش نظر داشت زن را غیرت درکار
شد از روی خشم گفت که بر زنان نامحرم می نگری از خدای
کریم شرم نداری ـ وی در جواب گفت ای فرزندم از خیانت در تو
نظر نمی کنم اگر باورت نباشد این سیخ آهنی بر آورده در چشم
کشم تا بر صداقت بیانم شاهد باشد و چنان عمل کرد آفتی در
چشم نرسید زن بغایت اعتقاد ایمان آورد الا در قبایل ظاهر نساخت
محتجب اعمال صالح بجا می آورد ناگاه وفات یافت هر گاه جنازه
وی را می بردند از پیش دکان وی گذر فتاد بر این حال خبردار
شد و تعرض کرده گفت که وی شعار ایمان و اسلام ورزیده
بود نشاید که بسوزند هم قوم او فریاد بر آوردند نوبت بحاکم
رسید آخر کار قرار بر این معنی یافت که زن برخیزد و زبان

بشرح این حال کشاید - همگنان رضا دادند باشاره شیخ زن زنده گشت و حال واقعی ظاهر ساخت و باز بر بستر راحت افتاد و جان داد جنازه در تصرفش در آمد تا بر وفق روش اسلام تجهیز و تکفین کرده در قبور صلحاء مدفون گردانیدند - بوقوع این کرامت چندین هنود اسلام ورزیدند و بر دست وی تایب شدند الا در مدت قلیل ازین واقعات خود هم راهی عالم بقا گردید مزارش در لاهور معروف یکی ازان شاه ابوالمعالی دهلوی وی از شاه بلاول قادری و هم شاه میر لاهوری ارادت داشت بسلطنت محی‌الدین اورنگ زیب عالمگیر بر چوبی سوار در شاهجهان آباد تشریف آورد - مردانش آن را بهر دو طرف بر دست استوار کرده می بردند جام شراب دوام در دست داشت و هر وقت می خورد غذای قلیل وقت شب میخورد هرگاه نوبت ملاقات شاه با پادشاه رسید همچنان جام پر می رومال پیچیده در دست بود پادشاه پرسید درین چیست گفت شیر و حجاب دور کرده در دست پادشاه داد واقعی شیر بود پادشاه گفت که چیزی قبول نمایند و بچیزی ارشاد فرمایند گفت که آینده ما را [ص ۹] برای حضور خدمت پادشاه گاهی تکلیف نداده شود نی خود پادشاه تشویش ده اوقات فقیر شوند - در غیاث‌پور سکونت ورزید در هزار و هشتاد هجری رحلت فرمای عالم باقی گردید بر شارع عامی از نهان صل حالق (؟) داد جانب آستان حضرت محبوب می رود زیر درخت اراک قبر مبارک وی باشد - یکی ازان شاه نعمت‌الله جل عظمته، قادری بنگلی وطن قدیم او نارنول غالب از سادات اولاد شیخ عثمان نارنولی بود - مرقد مبارکش فیروز پور چند کروهی راج محل در بنگال علاوه نعمت باطنی دولت ظاهری چندان نصیب وی بود که چندین هزار محتاج و غنی هر روز

صبح و شام از مطبخ وی طعام می خوردند ـ ده روز محرم آن مقدار طعام پخت می گردید که ده ده کروهی خانقاه وی در خانجات هر وضیع و شریف طعامی نمی پخت و هر وقت برای آیند و روند مایحتاج کاف مهیا بودی ـ شاه شجاع بوی ارادت داشت و خلایق بی حد و حصر بوی رجوع آورد ـ روزی بشجاع گفت که سلطنت هند نصیب عالمگیر شد الا دست تعدی وی بر تو و اولاد تو دراز شدن ندهم چون شجاع مع قبایل و عشایر خود از دیار بنگال بر مراکب بحری سوار بوده بدر رفت پادشاه وقت اورنگ زیب بنام اعظم خان صوبدار بنگال فرمان فرستاد که شاه نعمت الله جلشانه را بحضور فریسد الا شاه نیامد آخر کار پادشاه نیز تکلیف دهی ایشان موقوف داشت ـ وفات ایشان در سال هزار و هفتاد و هفت بود ـ

منزل ششم در ذکر خاندان حضرت سید شاه محمد کمال کیتهلی

وی از سادات صحیح النسب هند و مشاهیر اولیای وقت بود فیضان باطنی در اکثر سلاسل قادری مروج دیار هند از وی متعدی مرق خود را در ذیل دنیا داران مشغول بحق مخفی داشت آخر کمالات وی شهرت پذیرفت لاجرم کناره گزید و سیاحت ورزید بردست شاه فضل قادری بغدادی ارادت آورد ـ شاه ممدوح سیدی بود عالی نسب عرفان دستگاه حقایق آگه چون وقت وفات وی رسید بخدام خود ایما کرد که گور برای ما درست سازید آنچنان بعمل آوردند غسل کرده خلافت و نعمت خاندانی مع تبرکات چون موی مبارک جناب رسول مقبول و مشط (شانه) شریف علی مرتضی بحضرت سید شاه کمال ایثار کرده [ص ۱۰] گفت که بعد ما زود باین تبرکات و خلعت خلافت راهی هندوستان باید گردید اخلاف ما هنوز نرسیده

اند بسیر و شکر شعار دارند اگر برین واقعات اطلاع یابند با تو در آویزند۔ زان بعد لباس عاقبت پوشید و درون قبری که در باغ وی واقع سواد بغداد راست کرده بودند غلطید و جانداد ۔ شاه کمال نماز جنازه خواند و قبر آراست و بحسب وصیت عازم هند شد ۔ بعد دیری فرزندان سید مغفور آمدند و بدریافت حال عقب شاه کمال بعزم انتزاع و اعاده نعمات و تبرکات دویدند و دوازده کروه از بغداد با شاه کمال ملاقی شدند شاه ممدوح آن جمیع تبرکات را بر زمین داشت و التماس آورد که بارشاد مرشد راه تمامی برم اگر می توانید بردارید فرزندان سید هر چند زور و قوت آوردند بدست امان نبرداشت ۔ لا جرم نقد حرمان بکف معاود بغداد شدند و شاه کمال بخیر و عافیت مالا مال در هند آمد ۔ شاه فضیل ممدوح صاحب نعمت از سید شاه گدای رحمان اصغر ابن سید محبوب علی بود وی از سید شاه شمس الدین عارف وی از سید شاه گدای رحمان اعظم ابن سید ابوالحسن وی از شاه شمس الدین صحرائی وی از سید عقیل وی از سید بهاء الدین وی از سید عبدالوهاب وی از سید شرف الدین قتال وی از سید عبدالرزاق خلف حضرت غوث الاعظم قطب العالم سید شاه محمد کمال کیلی سامانی ملک العشاق لقب دارد روزی گذارش لب دریای شور فتاد آنجا بطریق عروج روحی قالب عنصری خالی ساخت و بسیر عالم دگر پرداخت بازرگانی بود بر تجارت لولوی آبدار بالای جهاز سوار آنجا گذر کرد جسد بیجان وی را دیده خیال کرد که آدم زادی اینجا وفات یافت لیاقت تجهیز و تدفین دارد برداشت و در کفن پیچیده درون صندوق نهاد تا بشهری رسیده مدفون زمین گرداند بعد چندی بر این ماجرا روح وی باز در قالب خاکی عاید گردید و آواز بر آورد که درین تاریکی چرا ما را

پابند کرده اند تاجر تابوت کشاد بعد در یافت حال عفو خواست و به ارادت پرداخت زان بعد وی در شهری وارد شد که آنجا از جنس بشر کسی نبود مگر زنی صاحب جمال بر منظر حصار شاهی جلوه گر وی بعد سلام [ص ۱۱] هم کلام گردید که ای درویش چرا در اینجا رسیدی دیوی غدار بر این مصر تسلط دارد از شاه تا گدا هیچ متنفسی را زنده نگذاشت جز این عاجزه که دختر بادشاهم و در قید وی گرفتارم ـ شاه وی را تسلی داد که باک ندارم قدرت حق باید دید همدرین اثنار دیو ظالم از شکار باز گشت و در آزار گردید مگر باشارة سر انگشت شهادت شاه کار وی بآخر رسید ـ دختر سر در قدم نهاد و شاه وی را دختر خواند و با قدری از مال و متاع آن دیار و آن دخت سعادت اطوار در شهری که منزلگاه آن تاجر مروارید بود تشریف آورده آن گوهر آبدار در عقد محبت آن ملک التجار و سلک ازدواج آن عالی وقار در آورد و نقد و جنس که از شهر ویران بود آن هر دو در یکتای خوبی را تسلیم کرد خود عزم طرف دگر شد بر معبر شاهی چند کروهی کرنال درویشی بود هرصاحب نسبت که ازانجا گذشتی نعمات وی از تصرف درویشی آن با کمال منتزع گردیدی ـ نوبتی شاه کمال از انجا گذر کرد آن درویش حسب عادت بر زبان راند که محصول این مال ادا باید ساخت ـ شاه گفت حاضرم بعد چندی مراقب شد و معذرت خواست ـ بعضی از اهل کتاب و ذخایر تصوریده اند که آن درویش حضرت شاه شرف بوذ الا زمان حیات هر دو حضرات فصل بعید دارد ـ سوداگری بود از معتقدان شاه هنگامی جهاز وی روی تباهی آورد فریاد برداشت که یا حضرت درین حال امداد ما نمایند شاه از روی قوت باطنی هماندم در اینجا حاضر یافت و بدعای وی از

آفات تباهی جهاز مذکور قرار گرفت الا مالک جهاز نذری که از
ربع مال بحضرت حق قبول کرده بود وفا نساخت بعد چندی بار
درم نیز چنان عمل در امد شد بار ثالث شاه با وصف وقوف بر
التجای تجارت شعار بی وفای تغافل ورزید - شاه عماد الدین فرزند
اکبر شاه حاضر بود بفور از حضور پدر برخاست و در پی نجات آن
آفت پرداخت و باز در مجلس در آمد شاه دامنش آلوده در آب دید
و اسباب آن پرسید و بوضوح حقیقت از روی غضب نعمت باطنی
از فرزند بر گرفت شاه محمد محسن فرزند اصغر بعد وقوع این کیفیت
از پدر بزرگوار کناره کرد جانب کوت قبولا راهی شد - شاه اکثر
خطوط در طلب وی نوشت الا گاهی نیامد در عرایض جواب می
نگاشت که زیارت جمال با کمال منحصر بروز قیامت افتاد - روزی
شاه سکندر فرزند شاه عماد الدین مسلوب النعمت [ص ۱۲] رابحضور
خود طلبید و با نعمات و برکات جدی و پدری سرفراز و سجاده آرا
ساخت - روزی یکی از فرزندان خورد سال حضرت سید شاه کمال در
گذشت خود نیز برای تماشای عالم ارواح از جسم تجردی گزید
مردم خانقاه گمان بردند که سید وفات یافت تجهیز و تکفین کرده
برای تدفین می بردند ناگاه زنده شد و گفت که حال چنان بود الا
چون شما قبر ما راست کرده اید نشاید که آنرا منتظر خود دارم
ما هم سفر آخرت ورزم و فی الحال انتقال کرده همان دم بجسم ظاهر
در شهر برهانپور جنوبی هند با سوداگری از معتقدان خود ملاق
گردید و ایما داد که اینک ما ازین دنیا رخت حیات بربستم عمارتی
بر قبر ما بساز در کیتهل ، نذر و نیازی که مدام می فرستادی
در خانقاه ما فریسان باشی - حضرت سید عمر طویل داشت از سلطنت
افغانی تا جلال الدین اکبر زنده بود مزارش باجاه و جلال و فیض
رسان اهل دلان -

منزل هفتم در ذکر اخلاف سید ممدوح

یکی ازان سید شاه عمادالدین که سید از وی سلب حال کرده مهجور گردانید یکی ازان سید شاه محسن که بوادید حال برادر کلان خود را در کوت قبولا رسانید۔ قاضی آنجا با وی سرگرانی داشت و فرزندان قاضی بی محابا وی را بدنام می کردند الا سید باسکوت و سلامت روی می پرداخت ۔ روزی فرزندان مذکور بشکارگاه جانب صحرا راهی شدند و خلایق آن آبادانی نیز برای تماشا رفت ۔ خلف الصدق شاه محسن هم از حضور پدر اجازت خواست و بآن نواحی رسید هنگام انصراف قاضی زادگان بر اسپان خوش رفتار بودند و شاهزاده پیاده از طول راه مانده گردید بحسب ضرورت سواری از اوشان طلب کرد ندادند بل استهزا پیش آوردند صاحبزاده جانب صحرا چشم گردانید بفور شتری برآمد فرزند شاه بر وی سوار شد قاضی زادگان بحال پریشان رو بفرار نهادند و قبل از وی بحضور پدرش فریاد آوردند۔ چون پسر حاضر شد شاه در او بغضب دید که در دم هلاک گردید ۔

منزل هشتم در ذکر شاه سکندر کیتهلی

وی نبیره پسری سید شاه کمال بود پائین جد بزرگوار جا دارد۔ قدر عالی و شانی رفیع و مشرب صاف و طرز ملامتی داشت و از اکمل بی باکان عصر خود شد ریش تراشیدی و شارب دراز برقرار داشتی و بر خر سوار گشتی و طفلان را بر خود شورانیدی [ص ۱۳] وگاه رو هم سیاه کردی و بدین انداز در هر کوی و برزن قصبات سامانا و کیتهل گذشتی و نفس خویش را بروش ملامت زار و خوار فرمودی اکثر شاهبازان اوج منزلت در دام

فیضان وی در آمدند یکی ازان صاحب خانواده مجددی حضرت شیخ احمد سرهندی باشد که اجازت این خانواده از شاه سکندر یافت و آن را در جمیع سلاسل نقش بندی و صابری شایع ساخت و حضرت مجدد الف ثانی بدولت شاه ممدوح از روح فتوح حضرت قطب العصر غوث الدهر صاحب خانواده قادری هم نعمت و برکت اندوخت. یکی ازان شیخ محمد طاهر لاهوری که اوایل بعد فراغ تحصیل علوم دین پیشگاه ملا محمد جمال تلوندی کرده روزی در جامع وزیر خانی مدرس بود همان روز شاه سکندر وارد لاهور و از زیر آن مسجد مرور فرمود شاه طاهر از بالای مقر خود بروی دید و با شیخ ملامت دو چار شد و فرود آمده قدم بوسید شیخ ممدوح برای سحق قنب (بنگ) اشاره کرد فی الحال بشارع عام بران کار التزام آورد زان پس ساحق و شیخ هردو مسحوق حشاش و بشاش شدند. شاه طاهر از وی تجرید بدرویشی درآمد از روی خلوت و عزلت و صحت و برکت مرشد حق عارف حق گردید و بر منزل عالی رسید.

منزل نهم در ذکر خلفای نامدار شاه طاهر

یکی ازان شاه نعمت الله جل شانه سیال کوتی در خدمت پیر حاضر آمد و فیوضات حاصل ساخت خدمات نمایان کردی برای آوردن کاغذ کتابت که بدان روزی شاه طاهر بود از لاهور بسیال کوٹ بعد نماز فجر رسیدی و بوقت مغرب واپس آمدی در کوٹ مذکوره درویشی بود مظهر شان جلال هر کاملی که در مسجد اقامت وی رفتی بهلاکت پیوستی روزی گذار شاه نعمت الله سبحانه آنجا فتاد قوت پاس انفاس آنقدر داشت که در تمام روز چار بارتنفس می

ساخت۔ درویش هر چند زور آورد ضرری بشاه نرسید بل که خودش هلاک گردید ۔ در اثنای راه هر دو شهر مزاری واقع که آنرا پیر غیب گویند۔ روزی در حالت رفتار آنجا توقف کرده گفت السلام علیک یا پیر غیب از ۔ درون قبر آواز آمد و علیک السلام یا سلطان الاولیا بعده گفت که تشنگی غالب دارم بزرگواری از مرقد سبوی آب در دست ظاهر شد اکثر در معیت شاه محمد طاهر بزیارات قبور بودی حال عذاب و ثواب اهل مقابر [ص ۳۱۰] بچشم وی آشکار گردیدی ۔ قبرش در لاهور پایان زیارتگاه پیر وی شاه ابوالمعالی مرید و داماد شاه نعمت الله جلشانه بود ۔ صاحب ارشاد حافظ شاه محمد عثمان والد کتاب نویس نفحات القدس و از اخلاف شاه محمد خواص مرید شاه جلال الدین محمود کهکا نیز ارادت بشاه نعمت الله سبحانه داشت الا خلافت از شاه ابوالمعالی یافت آرامگاه شاه ابوالمعالی زیر حویلی نواب زبردست خان در لاهور فیض رسان و شاه محمد روشن و شاه محمد علی و شاه محمد حسن پسران وی همگنان عابد و پارسا یکی ازان شیخ آدم شریف حسینی از وی شاه پیر محمد خان لودی و از وی شاه محمد خان لودی که در طریقت نقشبندان از شیخ سعدی مجاز۔ وی از شیخ نفر من الجن اقامت پذیر برج حصار روتاش وی از حضرت مجدد از شاه محمد خان لودی نعمت هر دو خانواده واصل شد بشاه محمد قریشی عباسی و از وی بشاه محمد سندهی و از وی مقبول بارگاه کبریا حضرت سید شاه محمد زکریا که صوفی شاه آبادانی سیال کوتی صاحب نعمت کامل وی بود از فیض وافر در اطراف جاری گردید ۔

منزل دهم در زکر مقبول بارگاه کبریا سید شاه محمد زکریا

وی در خورد سالی با سید امیر محمد والد خود از ولایت در

معیت زکریا خان و عبدالصمد خان وارد هند گردید از حضور اورنگ زیب هر دو خانان بر منازل رفیع سرفراز شدند و سید ممدوح بسرداری دو صد سوار و نقاره و نشان و بازار سر بر آورد بعد چندی شاه رخت حیات ازین دهرفانی بسرای جاودانی بست - باهم شاهزادگان نزاع و نفاق صورت گرفت - سید از جای تعیناتی باسواران عازم مقر خلافت شد در اثنای راه باغیانٌ دیار جنوبی تاخت آوردند و حضرت وی را شربت شهادت نوشانیدند رفقای شهید مرحوم سید زکریا را در لاهور رسانیدند - عبدالصمد خان چون فرزندان پرورش و پرداخت کرد تا جوان صالح شدند در وقت محمد شاه زکریا خان باخواهر وزیر الممالک قمرالدین خان کتخدا گردید و نوبت نظامت لاهور بوی و نظامت ملتان برای عبدالصمد خان پسرش رسید - سید محمد زکریا نیز برفاقت خان ابن خان راهی دارالامان ملتان شدند چون بدل مدام آرزوی دیدار درویشی صاحب منصب بود بهر ملک و دیاری که می رسیدند [ص ۱۵] تفحص اهل دلان بامعنی می کردند و ازین که باوجود تجسس زمان بعید هیچ کس ازین قوافل رونما نشده اکثر بر زبان می رفت که اصحاب تصرف از عالم معدوم اند صرف حرف و حکایت از آنان باق از ملازمان خان فراشی بود که دوام مخمور ماندی و رندی و سخت گوی و ترش روی و بد خوی شعار داشت - موی مجعد بر سر و قبای آزادی در بر آواره و سرگردان بهر کوی و برزن می گشت و پابندی هیچ یکی از شعائر اسلام و از اراکان ایمان نکردی- روزی سید صاحب وی را دیدند که سر تراشیده ملبوس صلاحیت پوشیده نماز می خواند متعجب شدند و از وی بعد فراغ پرسیدند که این دولت از کجا یافتی وی بجواب پرداخت که

بصحبت درویشی رسیدم و بفیضان حضوریش تایب گردیدم بعد دریافت نام و نشان سکونت هماندم سید عالی تبار بخدمت شاه محمد سندهی بسواری پالکی حاضر شدند التفاقی از جانب شاه ندیدند الا بدیدن جمال با کمال شاه بی حد انشراح خاطر بهم رسید که از چنین طاعت گزین وی هیبت حق تابان می گردید - روز ثانی نیز حسب روز اول روداد روز ثالث رفتن سید پیاده پا اتفاق افتاد آن روز شاه صاحب ارشادکردند که با فقرا چنان ملاقات می باید - بعده بشرف بیعت در آمدند و برای تجرید و تفرید از لوازم دنیاوی درخواست کردند شاه گفت ضرورت ندارد هم در پالکی بوده یاد خدای عز و جل نمایند۔ شاه حرفت ریسمان تابی می کردند و بان مونج دست تاب شان چنان باریک بودی که بقیمت گران ارزیدی و برهمان معیشت اهل و اعیال بود۔ زنی از غربای موضعی واقع پنج کروهی ملتان صافی باطن محو در ارادت صادق اکثر برای ضرورت مونج شکنی بصحرا می رفتند از سواد آبادی تشمیم روایح شریف چون پیراهن حضرت یوسف علیه السلام کردی و همان جانب تامقر وی رفتی - روزی شادی صاحب زاده قرار یافت سید زکریا زر نقد بقدر هزار در دست برای نذر حاضر شدند شاه در حرم سرای بودند تمام شب بر دولت منتظر امر ایستاده ماندند تا سحر بر آمد و شاه بیرون تشریف آورد بوضوح چنان [ص ۱۶] آداب طریقت آفرین کرده علاوه برین ریاضات بسیار کشید آخر بر منزل مقصود رسید هنگامیکه بر عبدالصمد خان از ملتان بر نظامت لاهور عازم شد سید نیز از حضور شاه اجازت خواست تا برفاقت وی رود حضرت شاه بطیب خاطر مجاز گردانید و از روی عطای نعمت ظاهری و باطنی از خلعت خلافت و مثال اجازت و

رهنمای خلایق و قرب حضرت حق در منزل عالی رسانید در لاهور خاص و عام مرید و معتقد سید شدند هرگاه نواب ناظم وفات یافت سید هم ترک ملازمی شاهی ساخت چون تاجران کشمیر اکثر مرید آنجناب بودند بعد تعطل تجارت مال پشمین از زر نقد ذخیره سید صاحب که بقدر سی هزار بود تجویز کردند از نفع آن بعد وضع اجرت و محنت امان گذاره اوقات و کفایت اخراجات بخوبی می شد ـ چند بار بذات خود هم عازم آن دیار جنت نظیر گردیدند ـ آنجا صاحب دولتی بود معتقد حضرت غوث‌الاعظم از روی رویای صادق ازانجناب بشارت یاب بدین معنی که بعد چندی سید زکریا یکی از فرزندان ما در اینجا می رسد بر دست وی تایب شوی از دو سال انتظار قدوم داشت در ایوان خود سید را فرو کش گردانید نور الدین حسین خان ناظم کشمیر هم بعد انکار انجا آورد حضرت سید شبی قرطاسی مسجل در عالم مثال از حضرت خواجه بهاء الدین نقش بند یافت بعد بیداری آن کاغذ بجنس در داشت چون مهر آن کشود مرقوم بود که حرفت کاغذ سازی ورزی بر طبق فرمان در سیال کوٹ آمده و درپی تهیوی کارخانجات کاغذ سازی شدند بار دوم ارشادی رفت که در حضرت شاهجهان آباد باید رفت بامتثال امر باهل وعیال وارد این شهر شدند در آبادی کاغذیان سکونت ورزیدند حضرات دهلی چون سر آمد عرفان افتخار دوران عمدة‌الکاملین حضرت مولانا محمد فخرالدین و جناب میرزا مظهر جانجانان و شاه غلام سادات و شاه محمد سعید خان و دیگر صوفیان زبردست و زاهدان وقت در غایت احترام و اعزاز و اکرام وی می کوشیدند حضرت را در اوامر و نواهی شریعت محمدی اتقای مدارج کمال بود ـ

منزل یازدهم در بعضی از کمالات و تصرفات سید شاه محمد زکریا

عمدة الواعظین مولوی محمد سعدالله سبحانه [ص ۱۷] لاهوری اوایل حال انکاری با سید داشت روزی در حالت تذکیر مسجد جامع لاهور خلایق بسیار گرد او فراهم آمده همگنان را ترغیب و و تحریص انکار اولیاء کردی ناگاه سید هم با جماعت درویشان چند وارد آنجا شد- مولوی بسمع این خبر چین بر جبین افگند مقارن آن چشم بر روی درویشان وا ساخت و بی صبر و قرار برخاست و مدهوش در پای سید افتاده زار زار گریست و در ارادت در آمد و دران نواحی از شهیر عارفان گردید ـ زمانیکه سید دران نواحی سکر و مدهوشی غالب داشت و چون مامور بحضوری حضرت دهلی گردید آثار صحو و سبک دوشی در ذات با صفات وی پدید آمد در شدت حالت اول بعض مقالات سید منافی احکام شریعت بودی نظر برین ارباب ملت مصطفوی اکثر با وی معترض می بودند الا آخر کار بزور قوت باطنی وی مطیع و منقاد می شدند ـ زیاده از نود طالبان حق صاحب منزلت در لاهور تعلیم یافتگان حضرت سید بودند یکی از مریدان وی در خواب با حضرت خضر ملاقات کرد صبحدم این رباعی در نظم آورد رباعی :

در خواب بخضر شد ملاقات مرا
از شوق نهادمش سر بر پا
پرسیدم ازو که کیست قطب الاقطاب
فرمود که میر زکریا خاص خدا

وقتی از سیالکوت عازم کشمیر شدند بصاحب زادگان محبوب سید عیسی و سید ایوب فهمانیدند که اگر نهیب نانک شاهیان واقع شود اسباب قیمتی بالای سقوف ایوان باید نهاد ـ آنچنان بعمل آوردند۔ تمامی مال و متاع ایشان بدین تدبیر محفوظ ماند باوجودیکه جمیع اموال وضیع و شریف مصری و بازاری بغارت رفت و سقف دالان واشگاف و بی عمارت و حجاب بود الا از برکت ارشاد سید نظر بد نگاهان بران نفتاده و کسی از غارتیان رو به آن سونتهاده۔ بار ثانی که نهضت آن نواح کردند بفرزندان ممدوح ایما شد که هنگام تاخت فریق مذکور اکنون متفق بر رای رعایای این آبادی در نقل و حرکت احمال و اثقال باید ماند این بار هیچ چیز از غارتی محفوظ نگردید هر چند فکر مناسب در نگهداشت کردند صرف نقد و جنس که زاید از چار صد بود برکاب سعادت در سالی که دریای پانگ واقع آن روی سیالکوت از طغیانی بارش تلاطم انگیز و موج خیز بود زورق مال کشمیر ازان تجار [ص ۱۸] و خود سید والا تبار غرق گشت حضرت سید بعد گذشت موسم طوفانی بذات خود بر معبر رفت و بر زبان حال گفت که مال ما مزکی باشد چرا برباد رود ـ شناوران متعین ساخت و دام انداخت کشتی با مال بر آمد مال سرکار و یکی از تجار بسیلاب آب نیز تر نگردید ـ

منزل دوازدهم در بعضی خصایل و افعال و عادات و اقوال حضرت سید شاه محمد زکریا

بامریدان صادق اکثر می گفت که مشغولی دنیا مانع یاد خدا هرگز نباشد ـ دل بیار و دست بکار باید ـ مرشد حق پرست ما

فرماید که طالب صاحب دل ثابت قدم برطاعت آن باشد که ظاهر لباس دنیاداری پوشد و باطن در تقرب حضرت حق کوشد ما را حکم صادر کرد که در پالکی بوده شاغل و ذاکر باشی و هنگام بیعت از مریدان می پرسید که اهل و عیال داری و بحرفتی می پردازی ۔ وی فهمانیدند که قبایل پروری شرط آدمیت و تاهل و تزوج حصار دین باشد ایشان ضعیف الایمان در خیال منهیات اکثر اوقات بدان در حفظ و امان می ماند که بعضی ازان موجب زوال ایمان اند و صاحب تقوی و صلابت را کسب معاش جلال و طیب از ضروریات و بهترین آن دستکاری۔ شاه معزالدین رام پوری بعض اوقات اجازت خواه شدند برای شمول در مجالس اعراس حضراتی که حوالی حضرت دهلی آرامگاه دارند ارشاد کردند که حضوری در همچو مواقع دران حال می زیبد که حاضر را بحضور خداوند مزار خصوصیت استوار باشد و بی آن محض رایگان و بکار ۔ بعد امضای چندین ماجرای محنت و ریاضت که شاه ممدوح نسبت درست با در دولت فردوس منزلت حضرت قطب الاقطاب فردالاحباب اوشی چشتی هم رسانیدند نوبت بجائی که هیچ کاری، و هیچ شعاری بی استصواب و استمداد آنجناب بر روی کار نمیآوردند سید صاحب از خود ایشان را برای احضار آن دربار ایما می کردند ۔ حضرت سید در دهلی از باعث کبر سن وضعف بدن جز در مساجد حوالی دولت سرای برای عبادت وتعلیم و ریاضت جای دگر تشریف فرما نمی شدند قبل از انکه حضرت صوفی شاه آبادانی در بیعت رسیدند اکثر بر زبان می راندند که ای یاران دیندار شاید کسی طالب حق در دنیا نماند در مسجد جامع منادی سازید که چار صد نقد دارم اگر باین قدر کسی جویای [ص ۱۹] قرب پروردگار باشد خریدارم اکثر بیمار می ماندند

گاهی استعلاج حسب تجویز اطبا می کردند الا پرهیز و احتیاط در ماکولات و مشروبات هرگز نمی فرمودند ـ روزی حضرت مولانا فخر العصر نادر الزمان بحضرت سید اصرار فرما شدند که صوفی ممدوح الاسم را در مجلس درویشان بریم ارشاد کردند که در خانواده حضرات چشت رسم سماع جاری و در ملت و طریقت ما ازان احتراز و اخلاف نامدار شما بیرون از حد و شمار و ما را صرف چشم و چراغ جاودانی این صوفی آبادانی بهر تقدیر دریغ ندارم از رضای جناب و اجازت دادند می فرمودند که خدایتعالی ما را در زندگانی ما جای دگر جز مساجد خود نمی برد آرزو دارم که بعد ممات قبرم نیز در نزدیکی مسجدی باشد ـ روزی وقت عصر یاران را وداع کردند که امشب رخصت ما زین جهان خواهد بود صوفی را بجای ما شمارند ـ

منزل سیزدهم در انتقال سید زکریا ازین دارالعمل بسوی دار جزا

بعد نصیحت و ادای وصیت زر نقد هفتاد برای تجهیز و جنازه سازی مرحمت کردند که زیاده ازین حد اصراف داخل اسراف خواهد بود ـ سابق چند بار برای تحریر شجره بصاحب زادگان ارشاد شده بود اندرینوقت که طلب فرمودند بدریافت آمد که هنوز مرقوم نگشت و بحسب رسم درین خانواده رواج چنانست که شجره طویل مسلسل می نویسند و نعمات و فیضانی که از حضرات متعدد رسیده بطور جد اول مضموم می دارند فرصت آنقدر کجا که اهتمام و انصرام آن صورت پذیرد ـ تخصیص عطای شجرات نیز بحضراتی بود که مجاز دست بیعت می گردیدند حضرت سید ارشاد کرد که

همان شجره که از حضور شیخ بما مرحمت شده حاضر سازید آنگاه شجره مذکور باتبرکات دگر و کلاه خلافت بصوفی ممدوح تفویض گردانید - آنوقت یاران دگر التماس کردند که ماهم بچیزی متوقع بودیم گفت که اگر در قدرت ما بودی از هر چار فرزند خود که هر یک لایق منصب خلافت باشد ازین نعمت کی دریغ کردمی - ازین رو ثابت که صاحب نعمت اصلی سید شاه محمد زکریا صوفی مصدر الوصف گردید - حضرت سید نصف شب نهم ذی قعده سال یکهزار و یکصد و هشتاد و هشت بجنت خرامید در وسط عیدگاه صاحبقران ثانی و دربار حضرت خواجه [ص ۲۰] باقی بحق فانی بیرون لاهوری دروازه در حصاری مختصر بصحن خارج از مسجد مدفون گردید رحمته الله سبحانه علیه -

منزل چهاردهم در ذکر حضرت صوفی شاه آبادانی قریشی ابن شیخ نور جمال سیال کوتی کاغذی دهلوی شاهجهان آبادی

روزی که قهرمان ایران بعد معاودت از فتح هندوستان وارد سیال کوت شد و شب قیام کرده صبحدم راهی آینده بود رعایای آن آبادانی از گذار فوج ظفر موج پامال حوادث بوده رو بویرانی آوردند - ولادت با خیر و سعادت ایشان اتفاق افتاد حسب رواج و ادای رسوم بر دولت سرای شیخ نور جمال اندران حال دهل می زدند درویشی باکمال تشریف آورده گفت که درین تلاطم و پریشانی اینجا خوشدلی و آبادانی دیدم نام مولود آبادانی باید نهاد که بقدوم میمنت لزوم وی فرحت و شادمانی رو داد سال هزار ویکصد وپنجاه هجری بود که این دولت رو نمود زان بعد با والد خود بدهلی آمدند چهارده سال عمر شریف بود که سید زکریا صاحب تشریف آوردند شاه گل محمد عموی صوفی صاحب و شاه معز الدین خورد و

شیخ انور و شیخ احمد ، شاه معزالدین کلان رام پوری، و بسیاری از کاغذیان مرید سید شدند سال دوم صوفی صاحب بعمر پانزده سالگی حسب بشارت غیب در اطاعت حضرت سید در آمدند کاروبار کاغذ سازی سید و خود انصرام می داد زین رو عدیم الفرصت می ماند ـ شاه عبدالغفور منتظم در دو کارخانجات بود تا که سید بار بار چنان صادر می شد که دمی دست از کار باز ندارند همچنان بیاد رب العزت ساعتی از خواب و بیداری خود را عاطل و غافل نشمارند قریب بست و پنج سال در ظل رافت سید مکتسب سعادت ماند و همین قدر ایام بعد حضرت سید درین شهر رهنمائی عام کرد ـ عالمی از فیض صحبت وی تعلیم پذیرفت و از فیضان و تصرف جناب حضرت مولانا انوار منازل وجد و حال طبایع و تغیر احوال چنان بر وی تجلی گرفت که بیک نگاه وی در مجالس سماع راست بازان محبت را ذوق و شوق و جوش و خروش فزودی و انکار ورزان طریقت را بی خودی و از خود رفتگی سر بسجود آوردی ـ بعد حضرت سید صوفی صاحب در خصوص باهم چشمان [ص ۲۱] از همگنان فوقیت پیدا ساخت گویا که از غایت تهیج الی الحق حجاب مفارقت برداشت ـ مغلان نجف خانی که بی حد شوره پشت و منکر طاعن بر حضرات وقت خود بودند اکثر در محل اعتراض و حجت در آمدند و در محافل اعراس و فواتح بطرز تضحیک و تحیقر وارد شدند آخر روی عجز بر زمین نهادند و از مذاهب باطل و عقاید فاسد براه صواب افتادند ـ صوفیان نیک سرشت نیز فتوح بی اندازه دران اوقات خاص بغایت اختصاص استحصال و استکمال می کردند ـ روزی تقریب عرس میرزا طهماس بیگ خان مغفور و باجتماع اهل سماع گرمی تمام و زور و شور بود منزلی از منازل مقرری راه روان

وادی معرفت بر یکی از اعلی یاران صوفی صاحب که مراد بخش
نام دارد جلی گردید ـ حضرت مولانا برین انکشاف ارشاد می نماید
که این منزل بر ما محنت دوازده سال مفتوح شده بود حضرت صوفی
قلیان کشی را مذموم می پنداشت و ارشاد می ساخت که حضرت ما
سید شاه محمد زکریا می فرمود که قلیان کشان را زیارت جناب رسول
مقبول صلی الله سبحانه علیه و آله وسلم هر گز میسر نباشد و صوفی
ثانی از عمايد خلفای شاه آبادانی در اخبارالابرار گوید که این
عاصی در امتحان آورد اجازت استخاره بدو کس داد یکی را که
شاغل قلیان بود اندر حجب زیارت آنحضرت رو داد احمد باز خان
برادر زاده‌بنده باعث دست‌کشی ازان بعد شرف زیارة بعنایات سرفراز
گردید بعد وفات حضرت سید چند سال علی الاتصال صوفی صاحب در
عجیب درد فراق ابتلا داشت که بچیزی نمی پرداخت ـ آخر بتدریج
ازان حالت افاقت شد و مشغول کار و بار دنیوی و دینی گردیدند ـ
با عارفان وقت هم ملاقات می کردند و باهر یکی لوازم محبت
و موالفت برپا بود ـ بحضور جناب فخرالعصر اکثر تشریف می بردند ـ
و مذاق سوز و گداز از فیض صحبت حضرت وی بحصول انجامید
زیرا که رسم تواجد و ذوق گیری از نغمات و سرود اندر خاندان
حضرت سید مفقود باشد و در حضرات چشت عقده کشای کار دشوار
نماید ـ جناب مولانا نیز نظری خاص بر صوفی ممدوح داشت و بعد از
نقل جناب ممدوح هر یکی از یارانش چون مولوی محمد عظمت الله جل‌شانه
و مولوی محمد روشن علی و حاجی شاه لعل محمد و صوفی اله یار و سید
احمد صاحبان با صوفی صاحب رعایت آن می ساخت ـ زمانی بعضی از
ظاهر آرایان باطن کور [ص ۲۲] محضری در ابطال و ریا مرتب
کردند که صوفی آبادانی از راه تذویر و هوا با چند کاغذ سازان

در محافل اعراس بزرگان شور و شغب می افگند انتباه و تادیب از روی اصول شریعت و نیز قواعد طریقت لازم ـ حضرت مولانا محضر را ثبت با ممهور چندین زاهدین نا واقف رموز عشق منسوخ گردانید و با حسن دلایل وجوه هر یکی را فهمانید که وجود چنان درویشی در گروه طریقت منتنم شمارید و هر انہج وی را و حرکات بی اراده وی را عزیز دارید ـ کسی از شما یارای آن ندارد که منکری را بدلایل و حجت خواه از تصرف و خرق عادت روبراه آرد و در افعال و احوال وی مشاهده افتاد که کسانیکه مستعد بجدال و قتال داخل مجمع شور و شغب شدند هر یکی که با وی چشم دو چار شد از خود رفت و تایب گشت ازان باز کسی سر فتور بر نداشت و فروغ و فراغ ایشان زیاده از حد شد مردم دور و نزدیک آماده مشرف ملازمت و بیعت میگردیدند و اکثری در صحبتش بطی مقامات درویشی از وی صاحب ارشاد شدند در سالی که حضرت فردوس منزل در اکبر آباد رونق افروز بود مهاجی بهادر والی گوالیار منتظم ممالک شاهی بضرورت تقریب نیاز حضرت غوث الاعظم ایما یافت که صوفیان دهلی را بآرام و اهتمام تمام در این جا رساند و صوفی آبادنی صاحب ضرور تشریف آرند حسب تحریر مهاراج ممدوح شاه نظام الدین صاحب حاکم این دیار این بزرگواران را راهی آگره گردانید بعد ورود آنجا مهاراج که با فقرا عقیدت شعار داشت با هر یکی ملازمت کرد ـ بخدمت صوفی صاحب معروض ساخت که تعریف و توصیف جناب زبانی حضرت بادشاه بسیار مسموع کردم روز نیاز نیز دستگیر از شاه تا گدا مجمع کثیر بود ـ اول صوفی صاحب را حالتی خاص پیدا شد ـ زان بعد تمامی اهل دل جوش و خروش آوردند چنان تصرف بر خواص و عوام شایع

گردید که هر یکی در اضطراب و بی طاقت و تاب چپ و راست می لغزید - ناظم اعظم بسی معتقد شد و روز دویم پیام فرستاد که چند مواضع حسب پسند برای خرج درویشان قبول شود انکار بحث کردند که قادر توانا ما را هر نهج بر کسب معیشت بسلامتی اعضا قدرت داد چرا بعطای شما خود را گرفتار بلا سازم آخر مهاراج صاحب تاج سند معافی ده. گدی کاغذ [ص ۲۳] که صوفی جی این قدر هر روز از هودج بدست حق پرست می بر آوردند تحریر کرده همدست میرزا محمد طهماس بیگ خان بهادر فرستاد که بعد رد و کد بسیار قبول افتاد - روزی در عرس سید ذکریا خلایق بی شمار جمع آمد شاه نظام‌الدین صاحب با چهار صد مردم وارد شدند صوفی جی در شریف خود اندرون دالان بالای سر چند دیگ نهاده بذات علی مصروف اطعام شد از اعلی تا ادنی سیر خوردند و طعام باقی ماند - شاه صاحب مدت بست سال کامل در نظامت پرداخت چون والی گوالیار قضا کرد مهاراج دولت رام جانشین وی گردید - صحبت جوانی با نواب صاحب فرزند شاه از روی موافقت طبایع درست آمد روزی در شغل پتنگ بازی ذکر خوبی کاغذ دست برآر حضرت صوفی کردند دولت رام چهار صد را کاغذ طلب داشت بعد ترتیب صد دستجات معرفت شاه صاحب ارسال یافت قیمت آن که زیاده از چار صد بود - ملازمان شاه ناظم خورد برد کردند چند بار از گلاب رای مختار تقاضای هواخواهان صوفی صاحب شد نوبتی طول کشید ایشان بدریافت آن تاکید کردند که آینده را کسی حرف و حکایت آن بر زبان نیارد. شاه صاحب صاحب زاده ما اگر این قدر در اخراجات وی صرف کردند سعادت ما باد همان نزدیکی شاه موصوف معزول و مقید شدند - اکثر می

فرمودند که صبر صوفی شاه آبادانی مرا برباد کرد هر چند معتقدان صوفی خاطر گزین کردند که وی بخوشی معاف گردانید شاه گفت واقعی مگر غیرت حق در کار شد - چون شاه را جانب گوالیر و آگره می بردند صوفی برای وداع در حالت قید اندرون باغ واقع برون اجمیری دروازه که بویرانی اکثر عمارات قدیم و نوادر مستقیم مانند خلد برین با زیب و زین مرتب و آراست کرده بودند و بعد چندی نامی و نشانی ازان باقی نماند بوضوح این خیالات تشریف برد و نذر گذرانید - شاه صاحب عذر کردند که شما بزرگی از ما دارید علاوه بران خلاف عادت مستمره چرا چنان بعمل آوردید صوفی بیان طراز گردید که شما پیر زاده و صاحب زاده ما و ما غلام خاندان حضرت غوث الاعظم جد امجد شما قبول نذر باکی ندارد سوای ازین این نذر ما را فال نظامت دهلی بدستور سابق شمارید بعد دو سال از برکت زبان صوفی صاحب چنان ظهور یافت شاه صاحب ممدوح که اولاد از امجاد [ص ۳۴] حضرت قطب العصر و غوث الدهر جیلانی و نبیرگان حضرت باقی بحق فانی بوده بذات خود هم قدم درویشی می نهاد - گاهی از تند خوئی با درویشان کجروی بر روی کار می آورد -

حکایت : زبانی عارف ربانی زبده ریاضت کیشان جانسوز میرزا محمد بخش الله سبحانه بیگ زر دوز که از غایت مجاهدات و فیض تعلیم چندین حضرات بر نفس حزین فیروز بود قوت پاس انفاس بی حد نصیب داشت - بخاطر دارم بقرایت دگر شاه مذکور در تحریر می آرم ایام حکومت شاه صاحب در خانقاه درویشی ضیافت نیاز و بدان باعث از صالحان وقت اجتماع و اکثری را رقت و حالت و سماع بود مجاهدان پشیین را هم زانو میران سید با توهم تشریف

داشت و تمامی سرود گویان خوش‌الحان روبروی مجتمع بودند ۔
میران صاحب چند بار شاه جلال را بحضور شاه صاحب فرستادند
شاه هر بار برای عطای قوالان بقدر صد صد و پنجاه پنجاه دادند
بار آخر تلخ گوئی کردند میران صاحب بر زبان راند که
اگر امتثال فرمان درویشان نکند در حصار گوالیر چرا نرود ۔ اندر
یک ماه شاه در بند فتاد صداقت قول سید رو داد مادر شاه
صاحب برین ماجرا واقف بود ۔ چند هزار نقد از سیم و زر همدست
معتمدی بحضور سید فرستاده و پیام داده که متصرفان عالم
اگر قید کردن می توانند مخلصی دادن هم دانند سید تمام نذر
قبول کرده جواب گفت که بلی خلاصی نیز کردن توانم نذر
مذکور تفویض شاه جلال شد که مزعفر خوش‌گوار بپزید
چندین صد من طعام لطیف پخت گردید ۔ آن گاه ایما کرد
که جمیع آن را بعد شست و شو با وضو در صحن فتح پوری
احتکار و بالای فروش سنگین انبار سازند و اذن عام
داده نگاه دارند که اول دست کدام بر طعام دراز شد
چنان بعمل آوردند شاه جلال بحضور سید رسیده عرضداشت که
قبل از همگنان حقیقت آگاه آفتاب شاه دست در مز عفر
انداخت ۔ سید بفور استماع نام آن عالی مقام گفت که شاه خلاصی
یافت همان روز در گوالیر آنچنان روداد آفتاب شاه مجذوبی با تصرف
بود در ایامی که سید نجف خان بهادر ازین مهمانسرای رخت حیات بر
بست و افراسیاب خان مختار شاهی شد محمد بیگ خان همدانی بر سر
پرخاش در آمد عالیجاه را بامداد خود از گوالیر بالک سوار طلب
داشت و خیام سلطانی از حصار برآمد روزی صوفی آبادانی با صوفی ثانی
ارشاد کرد [ص ۲۵] که بسا تعجب چندین رمالان و نجومیان و

دانایان و آشنایان ملازم سلطنت و خیرخواه نواب افراسیاب خان اند- هیچ یکی استخراج نمیکند و اطلاع حقیقت حال نمی دهد که بقرب وقت زوال کاری چنان خطیر خوب نباشد در حق وی انسب چنان نماید که از جواهر گران بها و پوشاک نفیس واسپان و فیلان عمده و هر چیزی را که از خان عزیز تر دارد یانقود فراوان از سیم و زر براه خدا صدقات دهد تا سد و رد بلیات عظیم از جان وی باشد ورنی بلای بر جان آمد و بامیرزا محمد طهماس بیگ خان والد شان نیز مکرر گفت و گوی مذکور بیان رفت و مقصود صوفی صاحب از خبردار گردانیدن و باعلان این واقعات رسانیدن تا بخشی الممالک بود باز خود فرمودند کی قضای دارد اطلاع شدن دهد و آگاهی بوی در صلاح وقت مناسب حال نگردید آخر بعد چندی آنچنان بوقوع رسید که خان والا شان از دست شخصی قتل در آمد و ملک و مال برباد رفت - عالیجاه والی گوالیر بی دست رنج بر تمامی ممالک شاهی دست تصرف یافت- چنان خوارق از صوفی صاحب کمتر منقول بل اگرکسی ازین قبیل حالات سوالی کردی گفتی که نجومی نیم در ساخت کاغذ اگر چیزی پرسند توانم گفت رومال نیلگون مدام در دست بودی و این رنگ را بغایت پسندیدی که با فقرا مناسبت و موافقت تمام دارد چنان که از لوازم فقر و درویشی جوهر عیب پوشی باشد - رنگ مذکور نیز گرد و غباری که بوی رسد بخود می پوشاند از فریق مطربان زنی بود باگان نام شاه معز الدین را با وی موافقتی بهم رسید تا برکت هم نشینی بر وی اثرکرد بضبط اوقات در عبادات رو آورد- روزی وی درخواست که صوفی صاحب را ضیافت نمایم شاه مذکور معروض داشت ارشاد شد که بشرط منظوی ی پروردگار - بار بار وی اصرار می کرد ازین

طرف نی صاف اقرار بود نی محض انکا روی بر توقع تشریف آوری دوبار طعام پخت و محروم ماند ـ شاه که اکثر بزیارت مرشد خود بدام میرفت نوبتی وی هم در معیت رفت و بر قبر حضرت سید آن قدر گریست که بی طاقت شد هرگاه نوبت بیحد گذشت حضرت سید وی را بشارت داد که صوفی ما بر ضیافت تو خواهد آمد روز دویم که شاه بحضور صوفی [ص ۲۶] آمد از خود بی تحریک شاه ارشاد یافت که باگان را پیام دهی دعوت تو مجاز شد ، فردا خواهم آمد روز ثانی شاه آبادانی بایاران وفا شعار تشریف برد سکونت وی محاذی مسجدی بود که در چوک شاهزاده داراشکوه واقع بعد فراغ طعام وی با دایره حاضر شد یاران مجرد نواخت ساز و برآمد آواز بی خود شدند هر یکی را حالتی و کشودی و سروری دست داد زن مذکور نیز بی خود افتاد همان روز مرید شد وکار او بالا گرفت مجاهده بسیار بر روی کار آورد شاه معز الدین بر شکر رنجی باهم روزی آن را دعای بد کرده گفت که حالا سفر نما الا چندکلام از ما کرده خواهی رفت وی گفت بشرطی شما حاضر خواهید بود شاه جواب داد که بر وقت وفات حاضر نشدم اگر باجنازه در آویزم الغرض بیماری شدید پیدا کرده وفت یافت ـ شاه معز الدین بر جنازه وی حاضر شده وفای وعده خواست زن پارسا هر دو دست از کفن برداشت قریب بود که زنده شود حضرت صوفی بضبط و ربط آن پرداخت ـ بعد آن مدتی شاه را برای حضور تنها بر قبر حضرت سید هم اجازتی نبود زیرا که وی را در جوار سید مدفون کرده بودند و شاه مصر بر این معنی که با مرده کلام خواهم کرد میر عیسی و میر یحیی و میر ایوب و میر احمد صاحبان صاحب زادگان حضرت سید نیز از صوفی صاحب فیض یاب شدند و اکثر از مریدان حضرت

وی بقیات لطایف از صوفی صاحب اکتساب کردند و مجاز شدند یکی ازان شیخ محمد اشرف سوداگر اکبر آبادی بود که دران نواحی بسی از اهل سعادت بر دست وی تایب از معاصی شدند -

منزل پانزدهم در ذکر رحلت فرمای صوفی صاحب از دنیا جانب عقبی

بعد از عرس سید صاحب چندی مزاج بصحت ماند زان پس بیماری بر طبع طاری گردید عنقریب آن سال هزار و دو صد و ده ختم پذیرفت علاج می شد الا فایده نداشت حاجی صاحب در کمال محبت از روی تضرع و التجا بحضور ایزد مستجاب الدعوات التماس آوردند که بقدر نصف از بقایای عمر خود بحضرت دادم - بر طبق آن اندکی صحت رونما شد باز تغیر راه یافت و روز بروز ضعف و نقاحت افزود روزی هر قدر از ملبوسات خاص بود طلب فرمود یازده قمیض و چند کلاه حاضر شد - بعضی از مریدان سید چون [ص ۲۷] شاه معز الدین و شاه عبدالغفور و شیخ نور احمد و شیخ انور و شیخ احمد و بعضی از یاران و عزیزان خود مانند شاه غلام رسول برادر خورد و شاه جیون برادر زاده شاه لعل محمد برادر کلان و فتح محمد و چودهری غلام رسول و غلام محمد حاضر بودند فرا خور حال هر یکی ازان تبرکات سرفرازی یافت - بر این طریق چند روز اکثر از یاران باوقات متفاوت با خلعت و عنایت معزز شدند و هر یکی را با پند و نصایح ارجمند عزت و افتخار می بخشیدند و باهمگی حسب لیاقت عذر می کردند شیخ حبیب الله صاحب را نیز خلعت داده ارشاد کردند که حق اوستادی شما از ادا نگردید - در طفلی که کسی سرپرست مانبود خود مقدوری

نداشتم شما دستگیری کردید - بر حوض کاغذ نشانیدید و نقصان گوارا فرمودید تا کسب آموختم احسانات شما بر گردن ما باقیماند اوشان در قدوم افتادند که از ما هیچ خدمت گذاری جناب نشده و قدر این نعمات نشناختم که رب قدیر در فریق ما چنان بزرگ آفرید که تا قیامت برکات آن درین قوم خواهد ماند برای میرزا حاجی صاحب برادر زاده حضرت شاه عالم بادشاه مثال خلافت و اجازت نویسانیدند بدین مضمون که شاهزادگان و بیگمات حصار شاهی که توسل بمادارند بعد ما میرزای ممدوح را بجایم شمارند - سابق التفات این نعمت جانب میرزا محمد کریم بخش بهادر برادر میرزای ممدوح بود - روزی از کمال ابتهاج از ایشان پرسیدند که چیزی که میخواهی بخواه- وی گفت که حضوری بی اجازت در جلوه و خلوت شاهی پست همتی وی ازین تقریر معلوم کردند و در جواب لفظ خیر فرمودند همان روز بادشاه میرزا را مجاز آمد و رفت بی قید گردانید و خلعت میرزا حاجی که مع مثال مرحمت شد دران قلمتراشی نیز بود که لباس سلاطین بی سلاح درست نباشد در حالت بیماری پرجیصاحب بانی پتی و شاه صابر رام پوری چند بار اصرار بر این کردند که هر چند توقع قبول نداریم بحضور حضرت فخر صاحب هم وقت آخر التماس کرده شده بود که در حیات خود شخصی را بجای خود نصب فرمانید - پذیرا نگردید و این وقت بجناب همان عرض دارم که بحضور خویش کسی را قایم گردانند و دست جمیع مریدان بدست وی سپارند تا عقیدت شعاران پریشان و سرگردان نشوند و لواحق جناب [ص ۲۸] برای این دولت احق اند و امیدوار - بعد اصغای تقریر جواب دادند که مال معاق محصول و کار و بار کاغذ و جندر و ردی و اثاث البیت مع حویلیات زر خرید

نصفانصف بغلام رسول و جیون دادم دگر هیچ ندارم خدا شاهد حال جناب مولانا را زیاده از شما مریدان بودند کسی قایم بجای شان نشد ما همچنان طمع ندارم و هرگز نمی خواهم آن خود نصیب کسیکه بود رسید و اشاره طرف صوفی ثانی شد ـ باز عرض رفت که خویشاوندان بعد بجناب حسب قاعده دستار ماتم پرسی خواهند آورد مناسب می نماید که از دست جناب رسم مذکور ادا شود ـ مجبور بقبول آن رضا دادند تا صوفی ممدوح دو دستار بر سر هردو یگانگان بست روزی در همان ایام جانب جمیع اصحاب و احباب مخاطب بوده گفت ارشادی که از حضرات پیران بما رسیده بود بشما رسانیدم و اکثری را خرقات خود پوشانیدم حقوق شما بر گردن ما نماند ـ باید فارغ البال نشوید و غره نسازید که درین پارچات چیزی از نقود و جنس پیچیده نباشد و پیراهن و کلاه از همان کرباس باشد که خرید بازار بود قیمت فی الحال هر یکی جز چندین فلوس نی اگر بر اقوال و افعال ما عمل کردید خلعت دوجهان ورنی بار گران در باب حاجی صاحب وصیت کردند که ایشان را روح خود می پندارم و از جان عزیز تر مدام ناز برداری و نزاکت مزاجی ایشان گوارا کردم شما همگنان رضا جوئی شان سازید وبعد وفات قریب ما جا دهید همان روز اسحق خان خواهر زاده خورد صوفی صاحب ارادت آورد ـ بی بی کریما از حصار شاهی آمد وی را بصوفی صاحب تفویض کردند که شما دست بیعت دهید در ایام بیماری حاجی صاحب و صوفی صاحب از حضور بیهر دمی مفارقت نمی ورزیدند ـ باقی اشخاص بضرورت کار و روزگار یوماً غیر حاضر می ماندند شب اکثر شاه مراد بخش و شیخ انور و شاه حاکم و شیخ عزیز خدمت می کردند پانزده روز قبل رحلت طعام اندکی هم تناول نمی کردند هژدهم ربیع الثانی وقت روز

بجنت خرامیدند در خانقاه روبروی مسجد مدفون گردیدند میر غالب علی خان میر منشی شاهی متخلص بسید که در فنون تاریخ گوئی نادر العصر و عزیز الوجود و با حضرت [ص ۲۹] صوفی معتقد و محب بود ماده سال وفات ایشان ازین مصرع یافت ـ

ایا دهلی خلد ز آبادانی ست

منزل شانزدهم در ذکر اقربای صوفی شاه آبادانی

آنجناب چند برادر بودند یکی شاه لعل محمد برادر حقیقی که ارادت بجناب سید داشت و معصوم صفت از اهل جنت بود هم شکل و هم صورت جناب در سال هزار و دوصد و چهار موسم برشکال و از بام حمام نواب ابوالمنصور خان بهادر صفدر جنگ زیر افتاده وجان داده در خانقاه که برای قبور اقارب و خود بدولت مرتب کرده بودند مدفون گردیدند دران وقت تا حال اکثری از عزیزان و مریدان این خانواده آنجا آسوده اند یا جوار مزار حضرت سید اکنون که تمام آبادی کاغذین و محلات دگر آن نواحی رو بویرانی آورد صرف از تصرف صوفی ممدوح قبر شریف وی قایم یاد از حضرات باقیات می دهد ـ شاه جیون و بی‌بی خیره از وی یادگار ماندند و از شاه جیون محمد بخش و قادر بخش حالا بعد شاه غلام رسول و محمد بخش احمد بخش فرزند ثانی محمد بخش برای اهتمام مجالس اعراس بزرگان نام نهاد سجادگی این خاندان قایم ـ یکی خود صوفی صاحب خورد از شاه لعل محمد یکی شاه غلام رسول که برادر عم‌زاد پسر شاه گل محمد شاهد و متحدالبطن باصوفی صاحب بود شاه ممدوح عموی جناب نیز شخصی بود ظاهر و باطن باصفا از مریدان حضرت سید زکریا شیخ شرف‌الدین مخاطب و معروف از حضور نیز

بشاه محمد بقا داماد شاه لعل محمد بود از مریدان صادق صوفی صاحب و شاه نصیرالدین فرزند رشید وی مرید جناب مولوی قیام‌الدین چشتی سلیمانی -

منزل هفدهم در ذکر و نام بعض مجازان ممتاز و مریدان سرفراز صوفی صاحب

یکی ازان میرزا محمد الله سبحانه یار بیک بهادر ملقب بصوفی ثانی وی از امیرزادگان رومی باشد پدرش میرزا محمد طهماج بیگ خان بهادر بصغر عمر حالت شیر خوارگی در قید و بند افتاده نوبت بنوبت تا نواب معین‌الملک عرف میر منو فرزند وزیرالممالک قمرالدین خان بهادر آمد در ایامی که شاه درانی در نواحی سهرند بشاهزاده احمد شاه شکست خورد نواب وزیر خان داد میر منو تا لاهور که تعاقب شاه رفت و همانجا [ص ۳۰] قرار گرفت زیرا که بعد وزیر شاه هم در همان نزدیکی وفات یافت و آصف جاه بانقضای چندی بعالم عقبی شتافت. احمد شاه در هند بادشاه و صفدر جنگ وزیر شد میر منو بر نظامت صوبجات لاهور و ملتان قانع گردید ازین که اولادی نداشت در جمع آوری فرزندان متبنی رغبت تمام داشت چندین صغار و کبار از اولاد اغیار در ظل رافت وی پرداخت یاب شدند و بر مناصب علی فایز گردیدند - چون نواب عارف جانخان و نواب قاسم خان و نواب طهماچ بیگ خان و نواب اشرف علی خان و میرزا جعفر علی خان و صفدر بیگ خان چون میر منو ناگاه خواه از روی تسمیم کسی یا در مرض وبائی از دنیا در گذشت. مغلانی بیگم بانوی بر نظامت قایم گشت و هر نهج اطوار قبیح پیش گرفت. اول چندین مخصوصان نواب مرحوم

را در گمان سم دهی بقتل در آورد - زان بعد از بعض پرورش یافتگان دست الفت شوهر بزرگوار خود انجاح مقاصد نازیبا درخواست آنان باقتضای پاس حقوق نعمات انکار بر روی کار آوردند و مفارقت را بر مقاربت ترجیح دادند - علاوه برین نالایقان را در حضور خود بار داد - لا جرم انتظام ملکی فتور پذیرفت و کار دانان لیاقت شعار از کار و بار دست کشیدند هم حسب تحریک بیگم ممدوح بوسایل خانخانان سردار محمد جهان خان بهادر و هم باستماع شورش و فساد بوفات ناظم خوش نهاد بار ثالث احمد شاه عزم هند کرد اخیر از اشرف البلاد احمد شاهی تا حضرت دهلی مزاحمی و متعرضی سد راه نگردید و شاه این بار بر تخت گاه هند کلی دست تصرف یافت - نواب نجیب خان در کرنال و عمادالملک غازی الدین خان وزیر مع حضرت عالمگیر در نریلا برای استقبال شتافت بیگم مصدرالوصف نیز بالشکر در شاه جهان آباد آمد و باعث وقوف از حالات اصلی امرای این شهر خصوص خوشدامن خود نواب شولا پوری بیگم و برادر شوهر خود خانخانان انتظام الدولت بهادر نقد و جنس و زر و جواهر در خزاین و دفاین مخفی چنان نشان داد که برآمد آن از تفحص اغیار محض دشوار بود - زیاد از یک ماه توقف شاه ماند حضرت بیگم دختر محمد شاه از بطن صاحب محل بیگم خواهر نواب ملک زمانی بیگم دختر شهید مغفور محمد فرخ سیر در عقد خود آورد پسر نامدار [ص ۳۱] تیمور شاه را با دخت شاه حال کتخدا گردانید و شهر دل‌آویز متهرا را در تاخت و تاراج رسانید- رفقای میرمنو از لاهور باین تاویلات در حضور آمدند طاماس بیگ خان نیز از همان جماعت بود، رشدی، تمام در فرمان روایان دیار جنوبی و مغلان بهم رسانید

اولادش لایق وفایق از پدر شدند - چون سعادت یار خان متخلص برنگین فیضیاب نعمت شعر و سخنوری از شاه محمد حاتم دهلوی تصانیف وی شهیر ریختی وی بی نظیر، عجب تر آن باشد که تاریخ وفات خود چل سال قبل گفت و صادق آمد - درینجا منظوم مذکور برای شایقان درج می پذیرد، نظم :

گفت حاتم بگوش رنگین دوش
سال موت و حیاتش از سر هوش

تا بهشتاد سال در عالم
زندگانی کنی تو بیش و نکم

در هزار و صد و یک و هفتاد
اتـفـاق ولادتـت افـتـاد

در هزار و صد و یک و پنجاه
گرددت کشتی حیات تباه

گفت تاریخ هیچ کس نچنین
تو یقین دان و نظم کن رنگین

غور بر مطلبش چو کرد خیال
هاتفش گفت بیشتر چل سال

و لفظ تاریخ ماده تاریخ حصول این بشارت یافت که یازده بالای هزار و دو صد باشد و میرزا محمد یار خان که در فنون رزم و صف آرائی و شجاعت و دلاوری عدیم المثال

بود الا صوفی ثانی گوی سبقت از همگنان ربود - صوفی شاه آبادانی
بوالد بزرگوار وی ایما کرد که نام وی را بی الحاق صوفی نگیرند
و در نشست و برخاست روز و شب تعظم دهند گویا صاحب نعمت
اصلی وی بود جانشین مرشد حق پرست بعد وی صوفی احمد یار خان
برادر زاده وی از اخبار الابرار منزلت این حضرات بسی عظیم
مفهوم می شود - یکی ازان حاجی مکهو صاحب وی از اولاد قدیم
منصب داران شاهی بود نواح زینت باری مکانات بزرگان وی واقع
بعد تجرید سفر حرمین الشریفین زاد هما الله سبحانه تعالی شرفا
و تعظیما ورزید هفت سال بعد معاودت کرد - اقارب و آشنا
[ص ۳۲] توقع زندگانی منقطع کرده بودند به آمد وی کمال
خوشنود شدند بیان طراز گردید که دو سال در حرم بخدمت سید
فصیح الله جل عظمته ماندم و دو سال در حضور نصیب شاه
سندهی از هر جا نوید حصول نعمت از دیار دهند شنیدم ناچار
خیال عود بخاطر آوردم - حاجی ممدوح باعث همسایگی با شاه عبدالحکیم
از میرزای صاحب خلف‌الصدق شان موالفت و اتحاد داشت و سعادت
یارخان رنگین اکثر نزد میرزای ممدوح می رفت ازین که جمیع
برادران خاندانی صوفی در ارادت شاه آبادانی در آمده بودند خان
رنگین تعریف ایشان و ذکر خیر شان با حاجی الحرمین کردند وی
در ملازمت و اردت صادق رسید قبل ازین مسافرت اکثر از روی
التزام با شاه رحیم بخش و میرزای صاحب که هر دو از مریدان
و منظوران جناب حضرت مولانا بودند بحضور فخرالعمر می رفت
آنجناب مدام بعد سلام خیریت مزاج هر دو صاحبان می پرسیدند و
از وی نام روزی چنان رو داد که از تواتر استفسار طبع وی گرانی
گرفت بی تامل بر زبان رفت شاه رحیم بخش و میرزای صاحب که
شکیل و حسین اند مدام یاد می مانند و بنده که اندکی ضعیف شده

شده دوام فراموش می شود حضرت مولانا گفت که جای رنج نباشد اوشان نسبت بما دارند و مناسبت شما با ما نبود ازین حرمان گوارای سفر بعید کرده بودند حضراتی که درین سفر ملاقی شدند همگنان باز بهند عاید گردانیدند در خدمت صوفی صاحب رسیده تشفی کامل گردیده بست سال در صحبت ماند و صاحب منزلت عظیم شد - یکی ازان شاه مراد بخش و پسر وی شیخ حبیب الله جلشانه اوستاد صوفی صاحب درکار کاغذ سازی بود محنت بسیار کرده بر منزل رفیع رسید - برادر وی عزیز الله جل شانه نیز مردی عابد و مرتاض بود اکثر می فرمودند که مراد بخش ارشاد از حضرت زکریا می آرد - یکی ازان نواب امجد علی خان نبیره مجد الدولت عبدالاحد خان بهادر نایب وزیر وی اوایل در ندمای شاهزاده عالی تبار میرزا محمد سلیمان شکوه بهادر ملازم بود آخرکار از صوفی صاحب اجازت و خلافت یافت و در دیار شرقی خصوص فیض آباد نوبت ارشاد نواخت عماید آن اطراف اکثر مرید وی شدند وی را نعمت از [ص ۳۳] حضرت قطب الابدال شیخ عبدالحق ردولی هم رسید - در ایام عرس صاحب سجاده آنجناب چادری که بالای مزار قبرش بود بدوش نواب نهاد بشارت آن از حضور صاحب قبر بهر دو گیرنده و دهنده رو داد - یکی ازان صاحب عالم میرزا حاجی بهادر یکی ازان شاه الله جلشانه دتای گجراتی که دران دیار از شهیر عارفان گردید و بسی از باطل مشربان آن نواحی روی نیاز بدرگه وی آوردند یکی ازان شاه احسان علی پنجابی وی اوایل از جانب ملتان وارد حضور مرشد بوده دو سال بحصول مدعا پرداخت و آخر حال مدت یکسال ملازم آستان ماند نصیب کافی از جناب رسول مقبول و پیران طریقت داشت در باب عالی همتی و خدا ترسی و مردانگی و فرزانگی وی اکثر صوفی

ممدوح با صوفی ثانی ذکر کردی حاکم نام از سردار زادگان پنجاب باشاه ممدوح طالب حق آمد بعد بیعت تفویض شاه مذکور کردند که زیر تعلیم شما باشد و بوی ایما رفت که ایشان را بجای ما شمارند - در ایام بیماری بحصول رخصت راهی گنگا پار شدند شجره خلافت و دستار مرحمت شد قریب سی اشخاص از شرفا و نجبا و پیر زادگان امروهی بردست وی تایب شدند - بعضی ازان خاص طالب خدا بودند شاه کاو از مریدان وی بعد وفات صوفی صاحب در دهلی آمد - صوفی ثانی وی را زنده دل یافت و شجره نقشبندی مع رومال کبودی بجای خلعت که وقت وفات پیر و مرشد غیر حاضر بود برای شاه احسان علی هم دست وی ارسال داشت مسموع گردیده زبانی بعضی از معتمدان که یکی از مجازان شاه مصدر الوصف شاه عبدالعلیم در دیار شرق بود بزرگی با عز و جاه مصدر خوارقات و تصرفات عالی مردم بسیار بردست وی تایب شدند از شرقیان و جنوبیان و بعضی باطل پرستان بوادید اعجاز مسیحایی حق پرست شدند یکی ازان شاه فتح محمد کاغذی یکی ازان چودهری غلام رسول منصرم مندوی کاغذ والد ایشان چودهری علی محمد و برادر شان شیخ ابراهیم مرید فخر صاحب بودند و حسب اجازت فخر صاحب نزد صوفی جی عمر گذرانیدند یکی ازان حافظ سکندر که منکری در حالت وجد سوزنی در دست وی خلانید وی بی خبر ماند یکی محمد پناه معمار که بقول مرشد ارشاد از روح حضرت قطب الاقطاب می آورد - یکی کلو جندری که حالت سکر غالب داشت - روزی سر خود بر جندر نهاد یکی عبدالرسول خان [ص ۳۴] یکی میرزا پهلو پسر ساق خان یکی میر عزیز خان یکی عیوض دل بیگ خان الغرض از صوفی صاحب اکثر اشخاص فیضیاب دین و دولت شدند و اکثر مشرف بخلافت و

اجازت الا اصلی تبرکات و نعمات که از حضرت سید بجناب صوفی رسید یک دو سال قبل بر آستان سید در حالت خاص بصوفی صاحب ثانی علی الاعلان مرحمت گردید و از ایشان بصوفی احمد یار خان -

منزل هجدهم در ذکر خاندان سید محمد ابراهیم ایرجی وی مجاز از سید بهاءالدین انصاری مندوی

و از سید احمد چلی شافعی وی از سید حسن وی از سید موسی وی از سید علی وی از سید ابونصر محی الدین وی از سید ابو صالح وی از سید عبدالرزاق وی از محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی و از سید ابراهیم فراوان فیض و افادت اجرا پذیرفت شجره حضراتی که بوساطت شیخ بهکاری و قاضی حیا و شاه جمال اولیای اودهی در خاندان کالپی واله آباد و ما رهره و رهتک بار ور گشت ذکر آن مع حالات ضروری آن حضرات در منزل نهم باب چشت اندرین قصر گذشت حاجت اعاده ندارد و بعض منتسبان خاندان شاه عبدالعزیز شکر بار تعلق خود اندر خانواده قادری از وی توسل سید ابراهیم درست دارند و در اصلیت می زیبد -

منزل نوزدهم در ذکر خاندان شیخ علی بن شاه حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان

القاب وی چشتی و متقی و قادری و مدینی و شاذلی آبای کرام وی از جونپور اند دلات شریف وی در شهر دارالسرور برهانپور در صغر سالی وی را شاه حسام الدین بحضور شاه باجن چشتی برده مرید گردانید هرگه شعور بهم رسانید چندی بسلاطین مندوی مشغول ماند آخر کلی ترک داد بشیخ عبدالحکیم ابن شاه باجن ممدوح ارادت آورده خلعت خلافت خواجگان چشتی مودودی

پوشید - زان بعد بخدمت شیخ حسام الدین متقی ملتانی رسید توسل شاه عبدالحکیم با پدر عالی قدر خود بود شاه باجن وی را با شیخ عزیز الله جلشانه متوکل احمد آبادی و حسب تصریحی که درباب حضرات چشت بشجره سهروردی زیر وصل شیخ محمود چشتی گذشت منتهی می شود - بلا وساطت حضرت هندالولی بحضرت [ص ۳۵] خواجه مودود چشتی و شیخ حسام الدین متقی در ملتان درویشی بود عالم و عابد و زاهد و پارسا و بی ریا و محتاط از اولیای خدا در اراضی خراجی زراعت کردی و با کل حلال بسر بردی ، وی را پسری بود شیخ بایزید بصفت ورع و تقوی وحید الغرض شیخ علی بن حسام الدین برهانپوری چند سال در صحبت شیخ حسام الدین متقی ملتانی تفسیر بیضاوی و عین العلم تحقیق کرد بعده راهی حرمین شریفین گردید ، با شیخ ابوالحسن بکری که بالاجماع از اولیای زمان خود بود صحبت داشت و از شیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی خرقات خلافت خاندان قادری و شاذلی و مدینی حاصل ساخت و در تصنیف و توالیف و کتب و رسایل حدیث تصوف و صغیر کتاب جمع اشتغال ورزید مجموع آن زیاده بر یک صد خواهد بود جامع صغیر و کتاب جمع الجوامع شیخ جلال الدین سیوطی را که مشتمل بر استجماع احادیث نبوی از روی ترتیب حروف تهجی باشد تبویب کرد برابواب فقهی از تصرفات عجیب و بار دگر آن را در انتخاب آورد - شیخ ابوالحسن بکری می گفت که منت سیوطی بر عالمیان و منت متقی بر خود آن اعنی سیوطی شیخ ابن حجر که اعظم فقهای حرمین و بی نظیر وقت خود بوده و شیخ متقی در ابتدا بوی تلمذ کرده هرگاه در بعضی احادیث متفکر گردیدی - از شیخ پیاماً پرسیدی که این حدیث را در تبویب جمع الجوامع ذیل کرام باب قایم کرده اند و بقر این و قیاس افزانی جواب شیخ بر معانی و مقصود اصلی آن پی بردی و اکثر خویشتن را تلمیذ حقیقی

شیخ خواندی آخر مرید گردید و لباس خلافت پوشید ـ علی هذا القیاس جمیع شیوخ و اکابر عصر در فضل و کمال وی معترف و در غایت تعظیم و تکریم وی متفق بودند در تکمیل مریدان طرزی عجیب داشت که طالب حق را بر افعال و اطوار سابق می گذاشت و خود مصروف و متصرف احوال باطنی وی می گردید تا زمانی که وی را لیاقت استدراک بدان می رسید رقمی قبلؒ وفات تحریر کرده بشخصی امانت داده بودند بعد وفات چون کشاده شد تحریر بود که باید دانست که نزد ما ای احباب ما امانتی بود پس آن را من هذه الشان ادا کردم بامر حق بسوی اهل وی فهم من فهم بشیخ عبدالوهاب متقی که یار غار و صاحب نعمت [ص ۳۶] اصلی شیخ متقی مکی باشد وقت آخر از حضور شیخ ارشاد یافت که ما قطب بودم و سکرات ممات از لوازم صاحب این منزلت ای درجات رفع بود بدستور با ما معتقد باشید و بعد مدتی روح ما در محلی عروج گیرد که نسبتی که با ما و شما بود اندرین دنیا فقدان پذیرد بر آن هم نومید نباید شد از روی همت و جوانمردی تصور ما بصورت از دست نباید داد بذکر و دعا و تلاوت قرآن نزدیک قبر ما مصروف و مشغول باید ماند ـ تانسبت مذکوره در تو پیدا گردد زان پس هر جا خواهی باشی و دو ماه قبل رحلت دو جماعت جنات بر وی ظاهر می شدند ـ یکی بطریق اعتقاد یکی بطرز انکار و فساد و شیخ را جانب ایشان مکتوباتست بفهمایش و رجوع بشیخ عبدالوهاب متقی انتقال شیخ در جمادی الاول سال نهصد و هفتاد و پنج ولادت در هشت صد و هشتاد و پنج و از غرایب کرامت وی آن که بر رسم حرم بعد چهارده سال بضرورت وفات سید احمد پسر برادر زاده شیخ قبر وی را کشادند جسد

شریف همان طور موجود بود حال آنکه حسب خواص اراضی حرم
بعد چند ماه اثری از استخوان هم باقی نمی ماند - ازین رو مرده
را در قبور یکی از شهیر عارفان می دارند یک سال پیشتر از وفات
ایشان در سال نهصد و هفتاد و چار آوازه رحلت شیخ در اطراف
منتشر شده بود فوج صالحان و اکابر بخانقاه وی می آمدند و
بصحت و عافیت دیده تعجب می کردند وی می گفت که مثل
این فقیر مثل شخصی باشد که شربت ممات چشیده و بر حالات ما
بعد واقف شده از خدای کریم درخواست که باز وی را در دنیا
فریسد مستجاب الدعوات بود باز آمد شیخ در همان ایام بر منزلت
قطب وقت مرحمت و خلعت فاخره که برای اقطاب مطرز بطراز
مخصوص ارزانی می شود پذیرفت - خلایق بسیار از وی فیضیاب علوم
شریعت و طریقت و مقاصد عزت و حرمت دنیاوی و دینی
گردیدند خصوص شیخ عبدالوهاب صاحب سجاده که مقتدای
جمیع صوفیان شام حرم شد و در تمام صفات فقر و درویشی
و تدریس و تعلیم یکتای وقت بود بر قدم شیخ [ص ۳۷] ابوالعباس
مرسی که از اعظم تلامذه و اکرم خلفای حضرت شیخ ابوالحسن
علی الشاذلی صاحب خانواده شاذلی باشد - دعای حزب البحر بوی
منسوب از مناقب و مناصب وی دفتر دفتر مکتوب - بعضی شیخ
شاذلی را بر حضرت سید عبدالقادر جیلانی ترجیح دهند از اقوال
هر دو حضرات که روزی از غوث‌الاعظم سوال کردند از مرشد
حق پرست جوابُ داد که در ایام ماضی شیخ ما شیخ حمادالدباس
بود اکنون فیضیاب هستم از بحرین یکی بحر نبوت مصطفوی یکی
بحرفتوت مرتضوی و چون از شیخ‌الوقت ابوالحسن علی شاذلی
درین باب پرسیدند وی گفت که در ایام ماضی شیخ ما عبدالسلام
بود - حالا از ده مواقع متمتع هستم پنج ازان سماوی و پنج

ازان اراضی الا استنباط ترجیح صرف از چنان اقوال هر دو حضرات در میزان انصاف نسنجند علاوه برین بحر نبوت بحر فتوت محیط جمیع موجودات باشد ۔ شیخ عبدالوهاب در مندو تولد یافت ۔ شیخ ولی الله جل شانه والد ایشان از کبرای آن دیار بود از بعض حوادث در برهان پور اقامت ورزید ۔ مادر و پدر ایام صغر عمر شیخ رحلت کردند ۔ وی در طلب حق تفرید و تجرید گزید در اطراف گجرات و جزایر سیلان و سراندیپ و نواح بحر جنوبی سیاحت کرده برمرکب بحری وارد حرم شد شیخ علی متقی باستماع خبر آمد وی از روی تعارف خاندانی که با پدرش داشت در منزل ایشان تشریف آورده بوادید حسن خط و کتابت وی و لیاقت ذاتی و صفاتی خواست که در صحبت خود آرد الا وی باقتضاء استغنای مزاجی و مسافران و مجردان و نوجوانان و درویشان رای باشد در مجلس اول اجابت دعوت شیخ نکرد عمر تا بست سال نرسیده و هنوز ملتجی نگردیده بود ۔ آخر بدریافت فضایل و کمالات شیخ در مصاحبت وی در آمد خط نستعلیق خوب می نوشت ۔ شیخ ایما کرد که خط نسخ درست سازد از مشقت چند روزه خط ممدوح نیز زیبا و خوشنما گردید ۔ تالیفات شیخ بسیار کتابت فرمود کتابی بود مشتمل بر دوازده هزار بیت در دوازده شب تمام کرد ۔ قریب چهارده سال در خدمت حضرت شیخ مجرد بود ۔ بعد انتقال شیخ تزوج کرد ۔ بعمر زیاده از چل سال یکبار بعد شیخ در گجرات آمدند و همانسال مراجعت کردند تا حج آن سال فوت نشده [ص ۳۸] خلایق فراوان در این دیار نیز از وی بهره اندوز شدند ۔

منزل بستم در خاندان شاه محمد حسن خیالی و شاه عبدالرزاق جهنجهانوی و شاه عبدالملک پانی پتی و شاه عبدالعزیز شکربار

ازین که ذکر این حضرات در منزل دوازدهم باب حضرات چشت اهل بهشت ذیل خلفای مخدوم اخی سراج بنگالی گذشت بر آن اکتفا رفت -

منزل بست و یکم در خاندان شاه عبدالصمد خدای نمای گجراتی

وی فیض یافت از شاه هدایت الله جل شانه وی از شاه حسین وی از شاه امان الله جل شانه وی از شاه ابراهیم بکری وی از شاه ابراهیم سمنانی وی از شاه فرید وی از شاه جلال وی از سید شاه محمود وی از شاه بهاءالدین وی از شاه ابوالعباس وی از شاه حسن وی از شاه موسی وی از سید امیر علی همدانی وی از سید احمد وی از سید محمود وی از سید ابی صالح وی از حضرت عبدالرزاق خلف غوث العصر جیلانی از شاه عبدالصمد خدانما هر چند فیضان فراوان در دیار گجرات برپا الا صاحب اصلی نعمات وی در طریقت معنوی حضرت شاه عبدالرزاق بانسوی شد ذکر خیرش بابعضی مریدان در خانواده وی مضموم باب اول این قصر ترقیم پذیرفت - شاه محمد رمضان بهاولی و حاجی الحرمین شاه محمد عبدالرحمان لکهنوی ازین خاندان بودند - صاحب فروغ عظیم و توسل شان بدین طرز شاه غلام علی صاحب فرزند و مرید شاه غلام دوست محمد خلف الصدق حضرت شاه عبدالرزاق و جناب مولوی

عبدالرحمان ممدوح در خانوادهٔ حضرات چشت هم اجازت صادق دارد - یکی از شاه محمد عظیم قادری دهلوی وی از حضرت مولانا فخر دولت و دین چشتی نظامی و در خاندان سیادت قادری از آبای کرام خود یکی از شاه نورالهدی منگلوری وی از شاه محمد سلیم منگلوری وی از شاه محمد یوسف رام پوری وی از شیخ محمد دهلوی صابری چشتی که ذکر خیر وی ذیل خلفای شیخ ابو سعید گنگوهی در منزل هفتدهم باب حضرات چشت زیر توضیح صحبت یابان شیخ ابراهیم رام پوری اندرین کتاب تحریر و ترقیم یافت و از ذکر حضرت فخرالعصر تمامی تالیف مذکور مملوحاجت اعاده و تصریح ندارد -

[ص ۳۹] منزل بست و دویم در خاندان مخدوم جهانیان بخاری

هر چند که مذکور سلاسل وی در باب اول گذشت و هم حال خلفای خاندان وی در باب چشت مصرح گشت در چندین منازل و اذکار الا بعض مطالب ضروری اینجا نیز می زیبد - پیوند حضرت سید جعفر مرتضی آخرین اجداد مخدوم بحضرت امام و هم ابوالحسن علی بن محمد معروف نقی و عسکری است و مخدوم ممدوح را فیضیاب از جد امجد بلاتوسل سید احمد کبیر الحق والدین پدر عالی قدر خود قراردادن در نعمت ظاهری خالی از ضعف نباشد بل صحتی ندارد نیز این چنانست ارادت سید جلال الدین بخاری جد ایشان بحضرت شاه رکن عالم ملتانی از روی پی روی کتب معتمد چنان تحقیق می یابد که سید جلال کلان مرید مخدوم زکریا و سید جلال

خورد مرید شاه رکن عالم بهر حال مخدوم جهانیان را چند نسبت در خانواده قادری حاصل ، یکی بوساطت شیخ علی مجذوب قادری یکی بوساطت امام یافعی و این هر دو از منتسبان خاندان قادری اند یکی ار نجم الدین اصفهانی یکی از حاجی الحرمین مطری این هر دو میر سند بحضرت شهاب سهروردی که وی‌هم دولت از حضور دربار قادری دارد هم از عم خود ضیاءالدین ابو نجیب سهروردی فایض نعمت قادری مجاز یکی بوساطت پدر و جد خود از مخدوم زکریای ملتانی صاحب حضرت شیخ سهروردی یکی بوساطت شاه رکن عالم و شاه عارف با مخدوم ممدوح یکی از عبید غنی تا قطب‌الدهر خیلی سوای توسل این حضرات یکی از سید حمیدالدین سمرقندی تا شیخ ولی تراش فردوسی که هم بعد ازان بوساطت عم بزرگوار حضرت شهاب بحضرت غوث‌الوقت می پیوندد و شیخ احمد صاحب نعمت بابا اسحاق مغربی شرفیاب دولت باطنی از روح حضرت سید عبدالقادر نیز توسل ظاهری درین خانواده با مخدوم جهانیان دارد ـ

منزل بست و سوم در خاندان مولانا محدث محقق شیخ عبدالحق دهلوی متخلص حقی

از بزرکان وی آغا محمد بخاری با جمعی از اتراک دگر بروابط قرابت و یگانگت در سلطنت علاءالدین خلجی وارد هند گردید و بعزت و حرمت ممتاز ماند ـ آخر عمر باعث مصایب ممات چندین فرزندان لایق در خانقاه شیخ صلاح‌الدین فیل سفید سهروردی اعتکاف ورزید در سال هفت صد و چهل هجری ازین جهان خرامید مقبره او پس پشت عیدگاه شمسی التمشی واقع فرزند وی ملک معزالدین بود که بعد پدر [ص۳۰] باقیماند از وی ملک موسی

که بعد زوال آفتاب عمر و دولت فیروزی باز بولایت ماوراءالنهر رفت و در رکاب ظفر انتساب صاحبقرانی سکندر ثانی باز در دهلی آمد وی را فرزندان چند بوجود آمدند ـ یکی ازان شیخ فیروز که هدایت از ذات وی در فنون علوم و لطافت طبع و عشق و محبت و سایر صفات حمیده اندرین خاندان صورت بست ـ

حکایت : آمد سلطان حسین شرقی بر سر بهلول لودی منظوم کرده در هشت صد و شصت بدیار بهریچ شهید شد ـ بعد وی شیخ سعدالله در سایر اوصاف وارث پدر بزرگوار شد و بامصباح العاشقین شیخ محمد منکن ملانوه که ذکر وی در خلفای حضرت سید محمد گیسودراز گذشت ارادت آورده قبولی خاص یافت ـ شیخ رزق‌الله جل‌شانه متخلص مشتاق اکبر اولاد او نیز مرید شیخ ممدوح بود شیخ سیف‌الله جل عظمته فرزندان شیخ سعد الله جل قدره بعمر صغیر بود که بسال نهصد و بست و هشت پدر عالی قدر از دنیا رحلت فرمود پس از شعور و اکتساب فضایل از پیشگاه مولانا عبدالملک معروف شیخ امان پانی پتی فیض باطنی اندوخت مولانا وی را خلف الرشید میخواند ـ در توحید و تصوف رسایل دارد هم مثنویات آبدار و دیوان اشعار سیفی تخلص می کرد از ویست :

سیفی بخویش نسبت هستی گمان تست
ای وای بر کسی که بماند درین گمان

وی را با روح پر فتوح حضرت غوث‌الاعظم مناسبتی تمام بود بسال نهصد و نود ازین عالم رحلت فرمود ـ

منزل بست و چارم در خاص ذکر مولانا محدث مغفور

حق تعالی وی را قدوه محدثین و عمده وقت خود گردانید ـ احادیث نبوی را در فارسی مبسوط و مربوط نوشت و در هر فنون دینی تالیفات و تصانیف رایج و شهیر و کارآمد فضلا و نفع رسان خواص و عوام خلایق دارد ـ مجموعات وی را حدی و شماری نباشد بحضرات اهل نبوت رسوخی و بجناب افضل کاینات وثوق و در حضور سید عبدالقادر جیلانی ارادتی و خصوصیتی و باحضرات کرام صوفیان اعتقادی و مناسبتی کلی دارد مدتی در حرم ماند و از اکابر شریعت و طریقت عرب و عجم که مقتدا و مرجع فضلا و صلحای اکناف و اطراف بودند صحبت داشت و بریاضات و مجاهدات آخر کار وی ترقی پذیرفت و منزلت عالی گرفت ـ وی جامع باشد در شریعت و طریقت و احدی را بر اقوال [ص ۱۰۳] و افعال وی حجتی و اعتراضی نبود ـ چون آزادان فرغ‌البال زندگانی میکرد اختلاط و مصاحبت باخلایق وی را مانع از یاد حق نمی شد درین باب خود گوید ، بیت :

صد شکر که با هیچ کسم کاری نیست
وز من بدل هیچ کس آزاری نیست

هر چند از چندین سلاسل ربط داشت یکی از شاه محمد ملانوی بوساطت شیخ رزق الله جل شانه مشتاق عم بزرگوار و جد امجد خود که هر دو مریدان مجاز شیخ بودند ـ وفات مشتاق که در کلام و رسایل هندی راجن تخلص می کرد بسال نهصد و هشتاد و نو بود ـ حضرت محدث تاریخ وی آنچنان منظوم کرده اند رباعی :

مخدومی عارف زمان مشتاق
وی گفت بوقت نقل مشتاق حقم
حقی چو بتاریخ وفاتش نگریست
نوک قلمش همان سخن کرد رقم

یکی از مولانا محمد امان پانی پتی بوساطت پدر عالی قدر یکی از حضرت خواجه باقی نقشبندی دهلوی یکی از شیخ عبدالوهاب مکی مندوی صاحب نعمت شیخ علی متقی مندوی یکی چشتی قادری شاذلی مدینی الا ارادت قوی و مناسبت بصحت وی با حضرت جمال‌الدین ابوالحسن موسی سجاده آرای مخادیم اوچ اولاد حضرت غوث الدهر در هزار و پنجاه و دو مولانا محدث بریاض جنت رفت شیخ نورالحق مشرقی صاحب زبدة التواریخ هند فرزند وی عمارات عالی بر قبر وی برپا ساخت- جانب شمال حوض شمسی اکثر اولاد او که بصلاح و تقوی اند همانجا آسوده - زیارت قبر وی حاجت روای خلایق برکت فراوان رب قدیر در اولاد وی نصیب گردانید در قصبات سونی پت و پلول و ریواڑی و دهلی سکونت دارند و اکثر صالح و نکو کار و ذی استعداد جانب نظم اشعار نیز با وصف چنان فضایل حضرت مولانا را رغبت خاطر ، هر چند کتابی منظوم در نظر نیامد الا اشعار و رباعیات دل آویز و قصاید حمد و نعت و غزلیات و تواریخ بدیع دیده شده در ذکر صالحان فرماید ، بظم :

چو من بخیر کنم یاد رفتگان شاید
امید هست مراهم بخیر یاد کنند
چو شاد میکنم ارواح دیگران شاید
کسان رسند و مرا نیز روح شاد کنند

ولد

هنوز از دم هستی اثر نبود مرا
که جذب عشق تو از خویش می ربود مرا

[ص ۲۴] حقی بیان شوق به پایان نمی رسد
کوتاه ساز قصه دور و دراز را
رنگ حناست برکف پای مبارکت
یا خون عاشقانست که پامال کردی

در نعت فرماید :

مخوان او را خدا وز بهر امر شرع حفظ دین
دگر هر وصف کش میخواهی اندر مدحش انشا کن
محب آل و اصحاب تو ام کار من حیران
بلطف خویش هم امروز هم در روز فردا کن
بیا حقی مده تصدیع خدام جنابش را
که احوال تو معلوم است اظهارش مکن یا کن
بقسمت باش راضی دم مزن الا بشکر حق
سکونت ورز و تسکین دل خود از قسمنا کن
ثنایش گو ولی چون نیست القابش ز تو ممکن
باین یک بیت مدحش را علی الا جمال القا کن

منزل بست و پنجم در تصریح اسمای قادری
که شاه نطام‌الدین ناظم دهلی بوسایل آن مردم
را دست بیعت می کرد منقول از شجره خاندانش
تا جناب رسول مقبول!

سید شاه نظام‌الدین احمد قادری ممدوح و سید احمد قادری و سید شاه پیر قادری و سید محی‌الدین قادری و سید شیر محمد قادری و سید شیخ الهداد قادری و سید داؤد قادری و سید محمود ابوالحی قادری و سید شرف‌الدین قادری و سید تاج الدین ابوالفضل قادری و سید عبدالرزاق قادری و سید زین‌العابدین قادری و سید جمال‌الدین قادری و سید ابوالمحفوظ قادری و سید شیف‌الدین عبدالوهاب قادری و شیخ الکامل امام الحق محبوب رب‌العالمین ابو محمد حضرت سید عبدالقادر جیلانی الحسنی و الحسینی و شیخ ابو سعید مبارک ابن علی المخزومی و شیخ ابوالحسن محمد یوسف الهنگاری القریشی و شیخ ابوالفرح طرطوسی و شیخ ابوالفضل عبدالواحد ابن عبدالعزیز التمیمی و شیخ ابو بکر عبدالله سبحانه شبلی و شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی و فردالوقت ابوالمکارم سری ابن معلس السقطی و امام السالکین شیخ‌العارفین لسان الحق ابوالمحفوظ ابن علی الکرخی و امیرالمعصومین حضرت سید بر حق علی موسی رضا خلف‌الصدق شاه نظام‌الدین قادری نواب محمد میر خان مغفور بود فرزند ایشان سید غلام محی‌الدین خانصاحب باشد که حالا درین انقلاب بعد از سفر دور دراز معاود حضرت دهلی گردیده در ملک و ریاست بهرت پور بر جاگیر [ص ۳۴] آبای خود قناعت گزین شده ـ این حضرات از دود مان عالی اولاد حضرت سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی و نبیرگان حضرت عارف ربانی خواجه محمد باقی بحق فانی اند ـ

منزل بست و ششم در خاندان سید عبد الجلیل عرف سید معصوم بغدادی

وی از اولاد حضرت قطب العصر جیلان و باهتمام کار و بار

تولیت خانقاه و نعمت آبادی فیضرسان بود نسبت وی بدین توسلات بحضرت سید عبدالقادر منتهی می شود - سید معصوم ابن سید محمود ابن سید درویش ابن سید نورالدین ابن سید حسام‌الدین ابن سید نورالدین ابن سید ولی‌الدین ابن سید شرف‌الدین ابن سید شمش‌الدین ابن سیدمحمد ضحاک ابن سید عبدالعزیز خلف حضرت غوث الاعظم سید معصوم ممدوح را چندین فرزندان بودند همگنان صاحب منزلت و نعمت خاندانی - ازان سید محمد عبدالله جلشانه و سید محمد اسماعیل و سید محمد مصطفی وارد هند شدند که برادران مجردماندند سید محمد اسماعیل در دیار سهارنپور تاهل ورزید و مدتی دراز نزد سلطان تیپو خلف حیدر نایک بسر برد آخر در دهلی آمد و اینجا سکونت گزید بعد وفات در خانقاه دانا شاه قریب سبزی مندوی مدفون گردید - سید میر حاجی خلف وی برد از وی حافظ سید عبد العزیز که جوان صالح و پارسا ارادت جناب سید شاه حکیم نورالدین جعفری اکبر آبادی صاحب نعمت خاندان خود می دارد - سید مصطفی نیز در دهلی وفات یافت قبر وی در آستان حرم نبوی باقی ماند - سید عبدالله جل عظمته وی بحضور خود مولوی امجد علی صاحب را تعلیم کردی و فرمودی که حضرت جد امجد ما قدس سره العزیز ما را صرف برای شما راهی هندوستان گردانید آخر نوبت بجای رسانید که مولوی ممدوح الصدر را نسبت خاص با حضرت سید عبدالقادر جیلانی حاصل آمد و صاحبِ ارشاد شد خلافت و سجاده وی بحکیم سید شاه نورالدین موصوف رسید و خلایق فراوان بر دست وی تایب گردید - سید عبدالله سبحانه در مصطفی آباد رام پور آرام گاه دارد و حکیم در آگره خلافت وی از خلفا و برا دران قایم -

منزل بست و هفتم در ذکر خاندان شاه نور قادری و سادات نهر والی

شجرات که بوسایل حضرت شهاب‌الدین شیخ الشیوخ سهروردی بحضرت غوث الاعظم و هم بحضرت ابونجیب سهرورد [ص ۳۴۳] تواند رسید در منزل نهم حضرات چشت باب سوم قصر ذکر شاه بدرالدین و نیز قبل ازان بضمن سعیدیان تحریر پذیرفت -

منزل بست و هشتم در ذکر خاندان شاه عبدالله جل شانه شطاری قادری آسوده دیار مندو اندرون حصار

ذکرش در خانواده شطاری گذشت وی از اولاد عمده مهاجرین و انصار نایب رسول و رفیق غار صاحب ایمان و تصدیق حضرت ابی بکر صدیق در رسایل شطاری نسب خود تا بجناب شیخ الشیوخ شهاب سهرورد رسانیده از خاندان فردوسی نیز خلافت دارد - اندر خاندان قادری توسل وی تا بحضرت سید عبدالرزاق استحکام پذیر سلاسل وی بود هم بو سایل اخلاف و هم خلفای نامدار درین دیار جاری صاحب معاملات خانوادگان دگر هم درطریق شطاری و قادری و فردوسی و طیفوری از وی مجاز شدند در شجرات قادری وسایل وی دیده ام که بعد حضرت معروف کرخی نام داود طائی و حبیب عجمی و ابو سعید حسن البصری می نگارند -

نام و ذکر بعضی از مریدان

ومستفیضان خاندان وی توضیحاًدر اینجا اندراج می یابد یکی ازان شاه داؤد سرهر پوری از مریدان خاندان قلندری خضری بود بر وقت تشریف بری شیخ شطار دران دیار بر در دولت حاضر آمد

دربانی که بر دروازه صاحب بوذ تعرض کرده وی بزود درون رفت خادم شیخ که بر این حال واقف بود گفت که هیچ بی ادب بخدا نرسیده - وی در جواب گفت که هیچ با ادب بخدا نرسیده شیخ شرح این حکایت پرسید ، وی عرض داشت که اگر دربان را نمی زدم کی بملازمت مشرف می شدم و بخدا می رسیدم - شیخ خوش حال شد و چنان راست گفتاری از وی پسندید و ملتفت درستی احوال وی گردید - یکی ازان شاه نور قصار بود روزی بکار خود مشغولی داشت شاه داؤد بر سر وقت او گذر ساخت و گفت تاکی چوب را بر چوب زنی - وی به اشارت شیخ ازان کار بر آمد و ریاضت گرفت و از کاملان وقت گردید - یکی ازان شاه پیرک انبالوی وی در ابتدا سوداگری اسپان می کرد مرید شیخ یوسف قتال دهلوی بود که مرید قضی جلال‌الدین لاهوری صهر [؟] خود که نعمت یاب از شیخ جلال الدین درویشی [ص ۴۵] صاحب ودیعت باشد و قریب هفت پل محمد تغلق محاذی موضع و مسجد کهڑکی مقبره دارد - روزی بعد وفات شیخ یوسف در دهلی آمد و در خانقاه وی ذاکر ماند دید که شیخ می فرماید ما ترا تفویض ابراهیم‌خلیل ساختم و صورت بزرگواری می نماید که وی را بخوبی شناختم لاجرم در طلب وی برآمد چون بسر هر پور گذر کرد شیخ انور را در جای دید که با ملبوسات فاخر جا دارد با خود گفت که شیخان هندوستان عجب رزاق می باشند وی باشراق حدیث نبوی من امتی اربعون رجلاً علی قلب ابراهیم بحکم لایزال و اشارت بر بشارت پیر تو منم وی نیز بفور شناخت و حاضر ماند و دست بیعت داد- بعد چندی مجاز شد و رخصت قندهار یافت عالمی بود

منکر سماع و حالت مشایخ - روزی بقصد احتساب بر شیخ رفت شیخ دوبار گفت در گرفت مجرد آن آتشی عالم سوز در تمامی شهر منتشر شد و حالت عجیب از بیهوشی و خودرفتگی بر وی پدید آمد و اعتقاد آورده مرید شد - شخصی از خویشان شیخ حسین سهرندی در وساوس شیطانی ابتلا داشت نزد شیخ آوردند بیک نگاه ویرا محفوظ گردانید - شیخ در انبالا تا زمان اکبر پادشاه زنده بود تصرفات نمایان از وی صورت می گرفت - یکی ازان شیخ ابراهیم چشتی درین خانواده فیض از شیخ شطار دارد از شیخ ابراهیم فیض برداشت شیخ احمد جعفر چشتی از وی شیخ علی چشتی از وی شیخ عبدالغفار چشتی از وی شیخ محمود چشتی - یکی ازان شیخ عبدالرؤف شطاری یکی ازان شیخ عبدالوهاب شطاری یکی ازان شیخ بدهن شطاری که در وقت سلطان سکندر کوس مشیخت می نواخت یکی ازان شیخ یوسف چریاکوتی یکی ازان شیخ حاجی ظهور یکی ازان شاه قاذن یکی ازان شاه ابوالفتح وی خلف شـاه قاذن بـود یـکی ازان شیخ حاجی حمید وی در وقت خود عالی وقار بود رجوع خلایق دیار جنوبی اکثر بوی شد شیخ محمد مخاطب بغوث گوالیری با شیخ پهول وغیره هشت برادران مرید وی گردید و مدتی در حصار کالنجر ریاضت بی حد کشید و دعوت اسمای جلالی و جمالی بعمل آورد کاروبار وی بالا گرفت [ص ۳۶] و همایون پادشاه معتقد شد بوادید بعض رسایل وی علمای گجرات بر وی انکار آورده و محضر کرده بودند - چندین سلاسل از شاه محمد غوث قایم و سند اعمال و عزایم از مغربیان که درین خصوص دست موسوی دارند بوی منسوب، وفات در نهصد و شصت و هفت مقبره وی در گوالیار - دوم آنجا عاملی متصرف کامل در لباسی غیر آشنا می باشد یکی سید

نظام الدین فردوسی شطاری یکی ازان شیخ مجتبی شطاری قادری متوفی در مایت یازدهم یکی ازان سید بهاءالدین انصاری مندوی متذکره منزل هجدهم این باب و منزل نهم باب چشت جامع ذخیره شطاری ـ

منزل بست و نهم در خاندان شاه عبدالرحیم قادری دهلوی

وی از اولاد حضرت سید عبدالقادر جیلانی و صاحب نعمات خاندانی بود ـ در مایت دوازدهم در شاهجهان آباد فروغ یافت در مایت یازدهم با فرزند صغیر سید شاه سیف الرحمان بعمر پنج سال از بغداد در هند رونهاد اینجا رسیده توطن و تاهل ورزیده شاه اسرار الله جلشانه فرزند ثانی اینجا ولادت یافت عماید وقت از امرا و صلحا در غایت تعظیم و توقیر شاه عبدالرحیم می کوشیدند و بوادید حالات و تصرفات وی معتقد و منقاد می گردیدند ـ هر دو فرزندان نامدار چون پدر بزرگوار عالی منزلت و با نعمت خاندانی بودند بعد انتقال والد ماجد هر یکی بر سجاده بزرگان جاگرفت و رسم ارشاد جاری ساخت شاه سیف الرحمان را چند اخلاف بودند یکی ازان سید شاه علی سجاد معروف میر حاجی یکی ازان سید عبادالله جلشانه یکی ازان سید عبدالله جل عظمته ـ سید شاه قمرالدین فرزند سید شاه علی سجاد بود بر طریق بزرگان در ریاضات و عبادات شاغل و هر قدم صبر و قناعت در منزل ورع و تقوی واصل طبع سلیم و زهد مستقیم داشت بعد انقلاب جانب فرید آباد تشریف برد همانجا بعالم بقا پرداخت و از اخلاف هر دو برادران باقی میر حاجی مغفور ـ یکی مولانا سید محمد بود که بفضایل و کمالات علمی و عملی

یکتای روزگار و از نوادر عصر و دیار بود از عماید تلامذه مولانا محمد رشید الدین مرحوم و فیض صحبت یابان حضرت مولانا حافظ شاه عبدالعزیز [ص ۲۷۴] محدث و شاه رفیع الدین و شاه عبدالقادر قدس الله سبحانه اسرارهم و اکتساب طریقت از حضور شاه محمد عظیم قادری و حافظ میرزا مغل بیگ صاحبان کرده در فنون طب از حکیم محمد عزت الله خان مرحوم اجازت یافت از حضور حکام مدتی مدرس اعظم ماند بر نهج علوم از وی رواج پذیرفت و نصیبی از طالبان در صحبت و تعلیم وی نوبت فراغ و تکمیل رسانیدند چند روز می گذرد که ازین دارفنا بدار بقا خرامید و حوالی حرم نبوت در ظل عاطفت آرامید۔ میر محمود خلف السعید وی در فقر و درویشی و سیاحی و ریاضت کشی قدمی راسخ دارد از اولاد پسری و دختری شاه محمد اسرارالله سبحانه قادری نیز بعض حضرات زاهد صفت و راست رفتار بودند۔

منزل سی ام در خاندان حاجی خالق داد ملتانی جد بزرگوار وی حاجی خالق داد اکبر بود

حقیقت شعار و معرفت وقار وی نیز در طریق درویشی شانی رفیع بهم رسانید بصحبت میراز محمد سنجر بهادر وارد لاهور گردید و در ارادت زبدهٔ واصلان بارگاه رب قدیر حضرت شیخ شاه میر رسید ماذون شد که سیاحت ورزد بزیارات حرمین مکرر سعادت اندوخت و در دهلی رسیده بیرون دروازه کابلی قدیم شهر از سید عبدالوهاب ابن سید پهوه اراضی خریده سکونت کرده تخم هدایت و ارشاد باطنی در قالب زنده دلان با معنی کاشت و اوقات عزیز

خود صرف بعد از فرایض در تالیف رسایل دین می ساخت صوفیان وقت اکثر در امور طریقت و مسایل حقیقت از وی سایل می شدند خوارق بسیار از وی یادگار اند و چندین از تعلیم یافتگان وی صاحب ارشاد شدند یک شجره وی دیده ام برای توضیح اسمای توسل تا سید عبدالقادر جیلانی می نگارم سید حاجی خالق داد ملتانی دهلوی شیخ شاه میر لاهوری شیخ خضر ابدال بیابانی سید احمد سید حامد سید مبارک قادری سید محمود قادری سید شاه علی سید مسعود سید جلال‌الدین مسعود سید عبدالوهاب ـ

منزل سی و یکم در خاندان شاه محمد اسماعیل قادری حصاری

وی از عارفان مایت دوازدهم بود اندران نواحی فروغ کافی یافت در عبادت و ریاضت خطی واف داشت عجز و انکسار و فقر [ص ۴۸۳] و ایثار در خمیر وی سرشت کرده بودند در تعظیم حضرات سادات چنان کوشیدی که از خود رفتی، طرز آداب و توقیر و حسن ارادت وی با ذریات نبوت مانند مولانا شیخ امان انصاری بودی اکثر اشخاص خصوص درویشان وی عماید رعایای مواضع و قصبات بر دست وی تایب شدند و فیضان وی چنان شایع دران دیار شد که جمیع ذکور صغایر و کبایر قوم وی خرقات درویشی پوشیدند و ذکر و شغل ورزیدند در خلوت و جلوت زبان بذکر ایزد منان جاری ماندی نعمت بوی از حضرت قطب شهاب‌الدین صاحب ولایت ڈسکا رسید از شیخ محمد فاضل مجاز از شیخ محمد باقر وی از شیخ محمد یوسف وی از حاجی الحرمین شاه نعمت الله جل‌شانه وی از شاه عیسی زند الله جل عظمته وی از شاه محمد عارف وی از شاه محمد لشکر وی از شاه محمد غوث گوالیری

خلف الرشید شاه محمد اسماعیل بعد وی جانشین پدر عالی قدر گردید موسوم به شاه محمد معزالدین وی نیز احیای رسوم پدری کرد قدم بر قدم والد ماجد می رفت حالا نیز سجاده ایشان بذات مولوی محمد رکن‌الدین فرزند اکبر شاه محمد معزالدین مغفور قایم وی در فضایل علمی خلف شرف سلف بزرگان خود باشد ـ اندرین انقلاب در بلای مبتلا شده باری از تصرفات حضرات خاندانی خلاف توقع نجات یافت و بر طراز بزرگان بضبط اوقات و کفایت مهمات می پردازد قاریصاحب محمد نور صمد برادر خورد وی نیز عابد و زاهد، سوز و گداز دل دارد ـ

ذکر اول در وطن اصلی حضرت شاه محمد اسماعیل

حضرت از قوم مغل اند جد کلان ایشان یکی از مصاحبان سلطان محمود غزنوی بود ـ سلطان خزانه برای مرمت قلعه غزنین به او سپرد کسی از حاسدانش اتهاماً بسلطان گفت که فلان کس زر از خزانه که برای مرمت قلعه سپرد او شده بود اندکی بخرج آورده و باقی را غبن کرده ـ سلطان بغضب آمده حکم گرفتاریش داد دوستی از مخلصانش بزودی خبر بوی رسانید که حاسدی بذمه تو چنین بهتانی بسته و سلطان بغضب آمده حکم گرفتار کردن تو داده اگر پای داری بطرفی بگریز [ص ۴۹] همانوقت مع اهل خانه گریخته بهند آمد و در نواح لاهور اقامت گزید چون سلطان متواتر حمله بر هند می کرد بنابران پوشیده ماندن منظور بود و نیز سبب معاش هم می بایستی ساختن بنابران حرفه کوزه گری را اختیار کرد و سالها همانجاگذارنید چون امیر تیمور بهند آمد و جاٹان کفار دایم الخمر و قطاع الطریق و خوک خواری را پیشه می داشتند از بهونه تا آنسر سرسه جمله را بقتل آورد و زمین خالی گردید چون جای آبی بود اکثر زمیداران از نواح لاهور به اراده آباد شدن

در اینجا هجرت کردند ـ جد حضرت نیز همراه ایشان درین زمین آمد آباد شد ولادت حضرت درسنه ۱۱۵۶ چون عمر بچهل سالگی رسید بهدایت هادی حقیقی درسنه ۱۱۹۶ بخدمت حضرت شیخ شهاب‌الدین قادری حاضر شدند بعد حصول شرف بیعت و تعلیم ذکر پاس انفاس و عنایت خرقه خلافت بر ولایت حصار مامور فرموده رخصت کردند بعد ازان تا دوازده سال در صحرا بر بستر سنگریزه‌ها و صوم دوام و افطار بیک لقمه نان خشک و شرب یک کف آب گرم حسب الحکم مرشد بجا آوردند جمله خوردنی لذیذه را ترک کرده بودند شیر نه نوشیدند لحم هیچ ماکول اللحم نخوردند مگر مرغ و دراج آنهم چون گاهی خواجه محمد معزالدین حاضر کردی آب دران انداختی و پارچه زفت بموجب فرمان شیخ برنگ قادریه پوشیدی که تا حال مردم اولاد او می پوشند* امی بودند مگر کسی عالم در حضورش دم نزد ـ انتقال حضرت در بست و هفتم ماه جمادی الاول سنه ۱۲۳۶ هجری بر مزار پر انورش قبه کلان و قریب آن مسجد و گردش احاط پخته بحکم خلف و خلیفه ایشان خواجه محمد معزالدین تعمیر شد سمت مغرب از حصار فیروزه ـ

ذکر دوم خواجه محمد معزالدین

خلف و خلیفه شاه محمد اسماعیل رحمته‌الله جل شانه علیهما چون

---

* مسجد های حصار که اکثر ویران شده بودند در ۱۲۰۹هـ بسا را مرمت و آبادان فرمودندو عیدگاه حصار را خود تعمیر و درست کنانیدند که تا حال امامت عیدگاه شهر حصار به اولاد حضرت صاحب موصوف قایم است و هر که سجاده نشین درگاه می شود امامت عیدگاه هم میکند و مردمان شهر حصار و سکنای دیهات قرب و جوار بروز عید بعد فراغ نماز دستار و نقدی بطور نذرانه وحق امامت تواضع می نمایند حسب الارشاد هنگام مقابله کتاب ایزاد شدفقیر ابوالحسن بقلم خود ـ

از تعلیم قرآن مجید و کتاب فقه و عقاید مالابد منه فراغت یافت تا سه
سال شب و روز در حضور خود بریاضت شاقه بدوام صوم و شب بیداری
و افطار به اندک طعام نگه داشتند و خرقه خلافت بخشیده حکم
به تعلیم کردن قرآن شریف بطفلان درویشان که سه صد خانه
بودند [ص ۵۰] فرمودند و حسب الحکم تاپنج شش ماه در شهر
حصار گدائی کردند پس بخواند بحضور خود و فرمودند که
منظور نظر مولی شدی و چیزی حصه از دنیا نیز بتو عطا شد خدا
را یک دانسته بصوم و صلوة مفروضه قایم و به آرام و ناز باش
عابد و زاهد شب بیدار نهایت سخی قبیله پرور صاحب خلق عام
مہمان نواز تا زیستند هرگز ضیافت ملازمان حکام وقت نخوردند۔ شیرینی
و طعام که از خانه ایشان می آمد جمله بر فقرا و غربا تقسیم
میفرمودند فرزندان و اهل خانه را ازان نصیبی نبودی و نذرانه نقد
آمده ایشان علیحده داشته شدی و بر علما و پیرزاده‌ها صرف شدی و شیرینی
بازارگاهی نخوردند ونه پخته از خانهٔ کسی۔ در سفر پزنده طعام درویش
بودی نهایت متقی صاحب نعمت عظمیٰ نفیس مزاج ازو نفاست پسند
از غلاظت و غلیظان مجتنب، صاحب کشف و کرامات و خارق
عادات متحمل و صبور و ضبط وفور۔ انتقال نوزدهم ذی قعده سن
۱۲۷۲ قبر در جنب قبر قبله وکعبه خود سمت مغرب۔

ذکر سوم مرید شاه محمد اسماعیل موسوم به یتیم شاه

راجپوت چوهان ساکن بلیالی آمی از چند روز حاضر بود که
مرا بمریدی نوازید۔ روزی بنگاه رحمت سویش دیدند بیهوش شده بر
زمین افتاد و تا دو پاس همچنان بود بعد ازان بهوش آمد دست
بیعت دادند روز دوم بر بام مسجد سمت مشرق انگشتی کرده

بخواجه صاحب می گفت برادرا به بین بر قلعه کلکته چه قدر توپها می درخشند و قلعه فیروز پور چه خوب است درین اثنا شاه صاحب تشریف آوردند و فرمودند خاموش خاموش ساکت شد این را نعمتی مرحمت شد بی ریاضت و بی مشقت و صاحب کشف و کرامات بود و خارق عادات او در مردمان موضع دهارن و نواح آن مشهور و قبرش در موضع دهارن نواح تشام واقع دو مرید دیگر را نعمت داده اند یکی از قوم گوجر دویمی افغان کابلی بود اجازت رفتن بیت الله جلشانه دادند و کمتر کسی را دست بیعت داده اند کسی که بسیار التجا میکرد بخواجه صاحب می سپردند که توبه ده۔

ذکر چهارم شیخ شهاب الدین قادری رحمته‌الله‌علیه

که پیر شاه محمد اسماعیل است قوم تور راجپوت ساکن لهری کهیڑی پدر و مادر حضرت در طفلی انتقال کردند خود حضرت [ص ۵۱] در خانه همشیره بودند مدام بعد مغرب قدری شیر بخدمت درویشی سیاح صحرا نشینی می برد روزی آن بزرگ گفت فرزندا من می روم توهم در لاهور رفته علم تحصیل کن بموجب حکم درویش رفته علم صرف و نحو و منطق و معانی و اصول و فروع و تفسیر و حدیث و علم قرات حاصل کرده فضیلت تمام و کمال حاصل کردند حافظ قرآن مجید و بهفت قرات میخواندند بعده در جست وجوی پیر کامل که بخدا رساند با دو کس افغانان قصور که ایشان هم درین جستجو بودند در پیوست و بر اتحاد مطلب خود واقف شدند شنیدند که در لاهور حضرت محکم الدین رنگریز از کاملین است قصد آنجانب کردند در اثنای راه با زمیداری که در مزرعه شالی خود ایستاده بود السلام علیکم شد رسیدند بخدمت شاه محکم الدین صاحب اینحضرت را طریقه بود که هر کس طالب خدا به اراده بیعت پیش او رفتی برای دریافت حال او

مراقب شدی و فرمودی که در قسمت تو نعمت است دست به بیعت دادی و کسی را بعد مراقبه گفتی برو نعمت نصیب تو نیست بهمین طریق مراقب شده یک افغان را و دوم را به بیعت آوردند و چون نوبت حضرت شهاب رسید بعد مراقبه گفت که شهاب برو نعمت نصیب تو نیست حضرت شهاب نهایت مایوس و غمگین واپس شدند چون رسیدند برابر همان مزروع شالی دید که ایستاده است همان زمیدار بعد السلام علیکم محمد فاضل صاحب فرمود که ای بنده خدا بیادر اینجا آمدند پرسید چه نام داری عرض کرد شهاب الدین فرمودند که چندین روز گذشته که شماسه کسان ازین راه رفته اید گفت آری کجا رفته بودید سرگزشت را مفصل عرض کرد فرمودند که من رفته عجله یعنی دولاب را روان می کنم چون کرز پر آب گردد دهانه کرز* دیگر را کشاده آنگاه راهی شوی گفت نعم و کلند بدیشن سپرد و محمد فاضل صاحب عجله را روان کرد و آب در کرز رسید چنانکه آب در کرز می آمد همچنان معرفت و اسرار الهی در دل حضرت شیخ شهاب الدین لمحه بلمحه می افزودند [ص ۵۲] تاکه کرز پر آب شد دل مبارک ایشان نیز مالا مال انوار الهی و معرفت نامتناهی گردید حضرت محمد فاضل فرمود شهاب نعمت همان قدر بهتر که در دل گنجد وآب همان قدر نافع که در کرز گنجد حالا دهانه کرز به بند و دهانه کرز دیگر بکشا کشا. و لبالب شد آمدند محمد فاضل چشتی نبیره حضرت فریدالدهر گنجشکر و دادند دست به بیعت و بخشیدند خرقـه خلافت و تعلیم دادند انواع اذکار را و فرمود که به آواز بلند بگو مردم را کسی

* کرز کیاری ۱۲ -

را که محکم الدین گفته باشد که رسیدن بخدا در نصیب تونیست نزدمن بیاید تا بخدا رسانم و ولایت سرسه و نواح آن سپرده رخصت فرمودند چندی در موضع پرهاری ضلع سرسه قیام فرمودند یکصد و چهل طالب العلم هرگونه از صرف و نحو و حدیث و تفسیر و اصول و فروغ حاصل میکردند بعضی قرآن حفظ کرده علم قرات میخواندند و اکثری قرآن ناظره میخواندند شاه محمد اسمعیل همین جا مشرف بدست بیعت و نعمت شده اند بعد ازان تشریف فرمای ڈسکه ڈوگران شدند که این سو از سنام است و مزار پر انوار حضرت در ڈسکه و گنبد خورد بر سر قبر تعمیر فرموده شاه محمد اسماعیل، انتقال حضرت شهاب در ۱۸۴۲ سن ۱۲ -

ذکر پنجم(۵) در بیان خدمت و آداب و تعظیم سادات و سخاوت که شاه محمد اسمعیل ورزیده بود

از صبح تا شام و از شام تا صبح بدو چیز خوش بودند دارن بنام خدا هرچه حاضر بودی و خواندن اسم ذات خفیه بودی خواه جهر بودی منشی سرفراز علی قصیده در مدح حضرت گفته بود ازان است :

شاه اسماعیل کی سن داستان
تہا حصاری وہ امیر مرشدان
صبح سے تا شام زر کرتا فدا
شام سے تا صبح در ذکر خدا

حکایت : (۱) تہاکری از نواح بیکانیر اسپ مادیان بعمر

جوان نهایت خوبصورت به نذر حضرت فرستاد هرکس دیده تعریف مادیان مذکور می‌کرد شخصی نو مسلم قوم کفش دوز که بحضور حضرت مسلمان شده بود اوهم گفت کد مادیان بسیار خوبصورت است فرمودند [ص ۵۳] چون پسند کردی بتو بخشیدم۔

حکایت : (۲) چون هانسی و حصار و ..رسه و نواح ایشان یعنی ملک هریانه و بهتیانه از حکام انگلسیه به نواب عبدالصمد خان رئیس دجانه عطا شده احمد خان افغان را از پانی پت طلبیده حاکم حصار ساخت که تا آنجا رفته شهر را آباد کند چون کسی دوکاندار یا زمیدار را آورده حصار آباد کردی از دست جاتوان یا بچهادگان ویران گشتی حضرت صاحب از ساکنان موضع منکالی که از ره زنی باز نه آمدند رنجیده مع سه صد خانه درویشان که از هر قوم بودند از ترس ره زنان برای حفظ مال و جان خود پارچه را برنگ قادریه رنگ کرده درویش حضرت صاحب می‌گویانیدند حال آنکه ازیں جمله سه صد خانه پنج چار مردم مرید حضرت بودید باقی جمله طالب پناه و حضرت کمتر بکسی دست بیعت داده اند برون دروازه حصار آمده ساکن شدند احمد خان بحضور حاضر شده عرض کرد که اندرون قلعه آباد شوید دران وقت کل عمارات اندرون و برون شهر قایم و ثابت بودند بی .قف حضرت فرمود در مکانهای بیگانه چگونه ساکن شوم عرض کرد محله قاضیان است که هیچ کس مرد و زن از وارثانش نمانده آنجا تشریف دارید آمدند و در محله آباد شدند احمد خان عرضی بنواب عبدالصمد خان نوشت که شاه محمد اسمعیل که سه صد خانه درویشان همراه دارند در حصار تشریف آودرده آباد شده اند نواب به احمد خان نوشت از من بخدمت حضرت بعد سلام عرض کن که کدام موضع آباد پسند

کنند تا بجاگیر شان نوشته نذر کنم خان آمده عرض کرد فرمودند که تمام جهان جاگیر فقیر است بوقت گرسنگی از چند خانه گدائی کرده خوردن کافی است ۔ مسمی سید خان راجپوت ساکن موضع چودهری واس مرید حضرت که اتفاقاً بزیارت آمده بود عرض کرد که یا حضرت چودهری واس را پسند کنید تا نواب بجاگیر حضور دهد و ما از جور ره زنان مامون شویم فرمودند چودهری واس از آن ماست نوشتن ضرورتی ندارد پس راجپوت مذکور چادر رنگین از درویش ستده برخود پوشید و عرض کرد که من فقیر حضور شدم موضع مرا پسند کنید تبسم فرموده به خان موصوف گفت [ص ۵۴] که چودهری واس را پسند کردیم احمد خان بنواب عبدالصمد خان نوشت که چودهری واس را پسند فرموده اند درین اثنا دین علی شاه سید بروالہ که در چودهری واس کتخدا شده بود آمده گفت که اراده شادی دختر خود کردن میدارم چیزی از نقد بمن عطا کنید فرمودند تشریف دارید چون خدا بفقیر خواهد داد نذر شما خواهد کرد بعد هفته عشره بند موضع چودهری واس بنام حضرت نسلاً نوشته نواب بهادر را خان موصوف بحضور حضرت حاضر ساخت همان سند را نذر دین علی شاه کردند ۔

حکایت (۲) : در قلعه چورو تهاکری باغی شد راجه صورت سنگه والی بیکانیر مع فوج خود محاصره قلعه نمود کشاده نمی شد راجه که بفقرا اعتقاد میداشت هر روز بخدمت فقرا رفته درخواست دعاء فتح قلعه می کرد عرصه گذشت و قلعه نکشود وزیر خان راجپوت ساکن موضع منگالی که در فوج ملازم بود عرض کرد که اگر شاه محمد اسمعیل دعا کنند فوراً قلعه فتح گردد راجه همانوقت منشی را طلبید و گفت بخدمت شاه صاحب بنویس

که دراینجا تشریف آرند تامشرف بزیارت شوم وزیر خان مذکور عرض کرد که طلبیده شما نخواهند آمد کدام کس سید را بفریسند و رفته ظاهر کند که من سید برای طلب شما آمده ام البته بگفته سید خواهند آمد - راجه سید قاسم علی را که چوبدار بود طلب کرد و گفت که این خط مرا در حصار بحضور شاه محمد اسماعیل برسان چون بیابند همراه خود بیار چون انکار کنند آنگاه بگوی که من سید ام حضور را بچورو خواهم برد - بخوبی فهمانیده مع تحایف و نذرانه روان ساخت - حضور رسید و منشی از مضمون خط عرض کرد فرمودند فقیر را با راجه چه کار فقیر نمی رود آنگاه سید قاسم علی گفت که حضرت من سید ام بی حضور هرگز نخواهم رفت- فوراً نام سید شنیده برخاستند و قدم سید بوسیدند و دو زانو دست بسته مودبانه پیششی نشستند بعجز و فروتنی تمام عرض کردند که سیدا مرا معاف دار و فرزندم را همراه خود ببر سید عجز و انکسار را دیده گفت که صاحب زاده را همراه من کنید حضرت خواجه محمد معزالدین را همراه سید کرده اجازت رفتن چورو داد چون رسیدند راجه بتعظیم تمام فرود آورد برای خواجه صاحب [ص ۵۵] درویشان همراهی خیمه و فرش و روزینه معین کرد و عرض کرد که از دست باغی نمکحرام تنگ آمده ام روز حمله را معین کنید تا همان روز که حمله کنم قلعه کشاده گردد خواجه صاحب فرمود که خبر غیب بجز خدا کسی نداند چگونه روز حمله معین کنم- البته دعا خواهم کرد اگر مرضی اوست مفتوح خواهد شد راجه عرض کرد تا روز تعین نخواهید فرمود از اینجا نخواهم برخاست خواجه صاحب فکر کرد که در دو روز شتر سوار بحصار خواهد رسید و یک روز قیام

خواهد کرد و در دو روز واپس خواهد آمد روز پنجم هر چه
فرمان شاه صاحب خواهد بود براجه خواهم گفت فرمودند پنج روز
توقف باید کرد راجه آداب بجا آورد و رخصت شد خواجه صاحب
عرضی همدست شتر سوار بدین مضمون مذکوره فرستاد شاه صاحب
مضمون عرضی شنید فرمودند که راجه بی خبر از غیب می پرسد
در جواب نوشتند که فرزندا براجه بگو که قلعه فتح خواهد شد و
باغی اندرون قلعه خواهد مرد روز ششم شتر سوار بحضور خواجه
صاحب رسید چون بمضمون فرمان واقف شدند اندیشیدند که فردا
راجه باز آمده خواهد پرسید آنچه امر فرموده اند خواهم گفت مگر
راجه از تعین یوم خواهد پرسید پاسی از شب گذشته بود که دربان
قلعه چورو در لشکر راجه رسید و براجه خبر کردند حاضر شد و
عرض کرد که بعد غروب تهاکر بمرد و همراهیانش درون قلعه
سوختند و از قلعه بیرون رفتند صبحی راجه داخل قلعه چورو شد
و خواجه صاحب را نیز در قلعه طلبید برای سلام حاضر شده مبارک
باد قلعه گفت خواجه صاحب فرمود فردا را بوطن خواهم رفت راجه
گفت که شاه محمد اسماعیل را بطلبید تا زیارت کنم آنگاه رخصت
خواهم کرد تا شاه صاحب تشریف نخواهند آورد هرگز رخصت
بشما نخواهم داد بلک بطریق نظر بند خواهید بود و
خواجه صاحب را همراه خود به بیکانیر برد خواجه صاحب عرضی
بخدمت شاه صاحب فرستاد که تا حضور در بیکانیر تشریف نخواهند
آورد راجه مرا آمدن نخواهد داد شاه صاحب به بیکانیر تشریف فرما
شدند راجه برای زیارت وسلام حاضر شد و قدمبوسی نموده کواغذ
سند دوازده موضع از نذر گذارنید پذیرا نفرمودنه و گفتند فقیر جاگیر
را چه کند باز راجه عرض کرد که یا حضرت برای صرف درویشان
الله جلشانه میدهم [ص ۵۶] فرمودند درویش چون گرسنه شد گدائی

کرده خواهد خورد ناگاه نظر بر سید قاسم علی افتاد که عصای سیمین در دست و در صف چوبداران دور ایستاده است برخاستند و دست سید گرفته کشیدند اونمی آمد راجه از مصاحبان پرسید که چه معامله است گفتند حضرت صاحب را پسند خاطر نه افتاد که ما نشته و سید ایستاده باشد و سید برای نگه‌داشت آداب شما از جای خود قدم بر نمیدارد گفت که بگوئید بسید که هرچه شاه صاحب میفرمایند بعمل آر چون گفتند آوردند و سید را قریب تر براجه از خود نشاندند و خود حضرت قدری پست از سید نشستند آنگاه فرمودند که ای صورتیا یک موضع نذر سید کن تا خدا در ملک تو برکت کند موضع آمدنی پنج صد روپیه سالانه را بر تخته مسی کندانیده چون حاضر آوردند بر هر دو دست راجه نهادند و فرمودند که از نذر سید بگذار سید از راجه قبول کرد ـ درین اثناء راجه عرض کرد که یا حضرت باران نمی بارد و زراعت خشک می شود دعا کنید تا خدای تعالی بارش کند ـ فرمودند اگر باران می خواهی جمله قیدیان را رها کن حکم‌داد که تمام بندیان را خلاص کنند و خود دست بدعا برداشتند تا دیر یک کس خبر داد که از جانب جنوب ابر سیاه برخاست و برسر رسید و باریدن شروع شد ـ فرمودند که ای صورتیا مسلمان شو و الا نه این صورت خوب تو در دوزخ خواهد سوخت اگر امر خدا بتو نمی رسانیدم مرا نیز با تو در دوزخ معذب ساختی . گفت بابا جی من تابعدار مسلمانانم فرمودند تابعداری دیگر است و اسلام دیگر درین اثنا آمده گفتند که جمله قیدیان را رها کردیم حضرت فرمودند یکی در قید مانده است آن را هم خلاص کنید راجه نیز گفت که خلاص کنید گفتند که فلان کس تهاکر سخت رهزن است و

بسیار شریر حضرت فرمود شریر را هم رها کنید رها کردند و بارش بشدت تمام شد تا آنکه گفتند اگر ساعتی دیگر چنان بارش ماند مکانها خواهند افتاد راجه عرض کرد یا حضرت بارش بسیار شد حالا دعا کنید تا بس گردد دست برداشتند و عرض کردند خداوندا عاجزیم نه طاقت [ص ۵۷] بسیار بارش داریم و نه طاقت خشکی فوراً باستاد و تا دو پاس تشریف داشتند و حل مشکلات هزارها از درگه الهی کراندند ۔

حکایت(۴) مولوی صاحب ساکن دیڈوانه بحضور شاه صاحب بامید ستدن چیزی حاضر شد و در ذکر اذکار صوفیان یک بیت از مثنوی مولانا روم بخواند بمجرد شنیدن سروری و وجدی روداد و فرمودند که این کلام کسی از خاصان خداست یک روپیه بمولوی دادند و هنگام اذکار در همان مجلس باوقات مختلف سی بیت مثنوی خواند سی روپیه بمولوی مرحمت کردند چون مولوی برخاست فرمودند قاریجی فرد را باز آیند و از راجه روزینه بیست و پنج روپیه معین بود ۔ صبحی روز دوم مردم راجه روزینه معینه از آرد و روغن و شکر وغیره آوردند فرمودند که امروز اشیا را واپس برید و بست و پنج روپیه نقد آرید بنا بران واپس می بردند که وزیر راجه مسمی ظالم چند کوچر فرستاده راجه بخدمت شریف حضرت می آید پرسید که چرا واپس می برید گفت شاه صاحب فرمود که اشیا را واپس برید و بست و پنج روپیه نقد بیارید ظالم چند گفت که نزد حضرت زر برای تقسیم سایلان نخواهد بود من از دربار نقدی حاضر می کنم شما روزینه را واپس آرید به حضرت صاحب حاضر شده بعد رسانیدن پیغام راجه عرض کرد که روزینه درویشان ماندن دهید همین وقت

از راجه نقدی برای تقسیم سائلان حاضر میکنم - براجه عرض کرد گفت صد روپیه به خدمت حضرت حاضر کن و بگو که در هفتهٔ عشره بتقسیم سایلان صرف خواهند شد، دیگر حاضر خواهند شد - ظالم چند صد روپیه بخدمت شاه صاحب حاضر کرده از عرض راجه اطلاع داد مولوی دیروزه حاضر بود - صد روپیه یکبار بمولوی بخشیدند چون باز رفت راجه از ظالم چند پرسید که زر از نذر گذرانیدی و آنچه گفته بودم که چون در هفته عشره خرچ سایلان شوند دیگر خواهند رسید گفت همه عرض کرده دادم هفته عشره کرا باشد شاه صاحب یکبار صد روپیه بیک کس بخشیدند، بیت :

قرار در کف آزادگان نگیرد مال
نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

روز دوم راجه ظالم چند را گفت یک منشی را از دفتر و با مهر خاص من بخدمت حضرت حاضر شده عرض کن که راجه پرگنه نوهر نذر حضور کرده و این منشی و این مهر حاضر است [ص۵۸] از پرگنه نوهر هر کرا خواهند موضع دو موضع خواه قطعات زمین بدهند بمنشی حکم کنند تا نوشته و مهر کرده بدو سپارد - فرمودند که این قدر بخشش سزاوار بسلاطین و راجگان و نوابان باشد فقیر گداهست هرچه بگدائی بدست آمد بفقرا تقسیم کرده میخورد منشی را مع مهر رد کردند -

حکایت : حسب فرمان مرشد دو سه مزرعه بودند که از درویشان کاشت میکنانیدندی چون در خوشه ها دانه پدید آمدی درویشان را فرمودی که گنجشکان وغیرهٔ پرندگان را از خوردن

دانه منع نکنند چون غله در خرمن انبار شدی شب را بفقرا و غربا و سوالیان اعلام شدی که فردا را بر خرمن حضرت صاحب حاضر شوند - پس خود بدولت بر خرمن حاضر شده سه حصه غله را بفقرا و سایلان دادی باقی اندک غله را درویشان بدولت خانه آوردندی -

حکایت : کرنیل اسکتر بهادر ولمشڈین بهادر عیسوی ملت برای سلام حاضر شدند یکی یک اشرفی دویمی پنجاه روپیه از نذر گذرانیدند پذیرا فرموده دو بار مشت بر مبلغ‌ها کرده از کیسه مبارک خود بر آورده بآنها شامل کرده یک اشرفی بشیخ قاضی الهی بخش و پنجاه روپیه بمولوی شیر محمد و باقی را دو دو سه سه بر فقرا تقسیم فرمودند -

حکایت: حضرت برای زیارت مزار مرشد خود حضرت قطب شهاب‌الدین تشریف فرما شدند چون بقصبه فتح آباد رسیدند قاری طالب العلم پنجابی منکر حضرت بود - بسیارکس سایلان را فراهم کرده خبرداد که بخدمت حضرت رفته سوال کنید چون بیابید باز سوال کنید و از اول داده منکر شوید که نیافتیم باین نیت که حضرت بسایلان جواب دهد و ایشان پیششی واویلا کنند تا شرمسار گردد سایلان بخدمت حضرت حاضر شدند شاه صاحب بر دوکان بقالی رفته فلوس بست و پنج روپیه را ستده مشت مشت به جمله کسان تقسیم فرمود هر یک می گفت که یا حضرت من نیافتم بیت -

تحصیلدار و تهانه‌دار قصبه مذکور برای سلام حاضر شدند - ماجرا شنیده عرض کردند که پنج شش روپیه را [ص ۵۹] تکه

دیگر خریده حواله فرمائید ما از جمله کسان اقرار یافت خواهیم کنانید، خوش شده ده روپیه را دیگر تکه ستده حوال شان فرمودند۔ اوشان دروازه های دیگر را بند کرده بمع سوالیان بر یک دروازه شدند هریک را مناسب حال آنهان داده از دروازه بدر میکردند و پیاده هانگه میداشتند و شاه صاحب می دیدند و تجویز شان پسندیده دعای خیر می گفتند۔

حکایت : قوم سیکهره ساکن فتح آباد که قاری طالب علم پنجابی منکر حضرت که در اوشان می بود مردمان قوم سیکهره بقاری گفتند که حضرت صاحب در اینجا تشریف آورده اند باید که شما همراه ما بیائید و معانقه صلح با حضرت کنید ۔ قاری گفت که من پیش او نمی روم آخر بخدمت حضرت صاحب رفته عرض کردند که اگر تاخانه قاری قدم رنجه فرمایند و به او معانقه صلح فرمایند بهتر باشد حضرت همراه ایشان سوی قاری روان شدند خبر بقاری شد ، گریخته از دروازه شهر بدر رفته بر کناره آب چیلی به استادچون بر خانه‌اش رفتند گفتند قاری از دروازه شهر برون گریخته بر کنار آب ایستاده است فرمودند همانجا می روم چون دید که حضرت تشریف می آرند به آواز بلند گفت که من هرگز به این فقیر معانقه نخواهم کرد۔ حضرت صاحب قریب رسیده هر دو دست مبارک بکشاد که‌ای برادر بیا معانقه کن و طرف قاری می رفتند و قاری پس پا شده می رفت تا که برسید بر آب چون قریب تر بقاری رسیدند قاری در آب جهید حضرت تبسم کرده بمردم گفت که فقیر می رود واپس تشریف آوردند و قاری از آب برآمد مردم پارچه خشک به او دادند و گفتند قاری چه کردی که در آب افتادی گفت اگر دستش بمن رسیدی پلید می شدم و نیز باعث ذلتش گردید تا شرمسار گشت گفتند خوب نکردی آنگاه گفت

که من بر مکان خود می روم حالا بیارید بر مکان معانقه خواهم کرد - رفتند و عرض کردند پذیرا فرموده همراه مردم بر مکان قاری رسیدند قاری بر جازم کلان پارچه رنگین محراب دار مربع نشسته بود حضرت فرود جازم بر زمین نشستند مردم گفتند یا حضرت بر جازم نشینید فرموده پارچه سفید ندارم که چرکین خواهد شد همین جا خوب است - قاری گفت که حضرت برجازم بنشینید فرمودند ای قاری تو شب و روز در این قوم ره زنان و دزدان لقمه های حرام می خوری بنابران دلت سیه گشته بگوای سیه اندرون [ص ۶۰] این جازم از کجاستدی گفت از سکه خریده ام فرمودند سکه را با جازم محرابدار چه کار ای تاریک دل این جازم از آن مسلمانان ساکنان ملتان است که رنجیت سکه راجه لاهور ملتان را سکهان فوج او غارت کرده ای جاهل نمیدانی که بر حق بیگانه نماز میخوانی و بران می نشینی نشستن تو بر این حرام است ومرا نیز در حرام شریک میکنی چه فاید شد ترا از علمی که خواندی ، چون برآن عمل ننمودی بیا فرود از جازم اگر مرضی معانقه داری فرود آمد و بنهایت شرمساری و پشیمانی قدمبوسی نمود -

حکایت: حضرت بسواری اسپ در راه بودند خادمان همراهی عرض کرد که چند کس از عقب دویده می آیند شاید سوالیان باشند فرمودند زیرآن درخت درسایه فرود می آیم ، هرچه بمقسوم شان خواهد بود خواهد رسید - پس در سایه درخت پیپل فرود آمده بتنه او تکیه زده نشستند و سایلان رسیدند درکاواک درخت دست مبارک فراز کرده یک روپیه بیک کس دوم بار بدوم همچنان هر قدر که بودند یک یک روپیه داده رخصت کردند -

حکایت: هر سایلی و خواهنده که آمدی گوشه بستر را

برداشته از یک تا پنجاه و زیاده هر قدر که مرضی مبارک بودی میدادند اگر در همان مجلس سایلی دیگر آمد همان گوشه بستر را برداشته هر قدر که در مقسوم او بودی ارزانی فرمودی و حاضران مجلس می دیدند که از زیر گوشه هر قدر که بودند بسایلی دادند و هیچ باقی نگذاشته اند بعد لمحی در همان مجلس چون خواهنده آمد از زیر همان گوشه بستر دادند و مبالغ از سکه انواع و اقسام بودی - سکه روپیه عالمگیری شاه جهانی و عهد افغانان و راجگان از هر ملک و هر عهد علی هذا القیاس سکه هشت آنه و چار آنه و دو آنه هر عهد و سوالی را سوالی نگفتی بلک رحمت گفتی و خادمان را نیز منع فرمودی که سوالی نگویند دو سایل آمدی فرمودی دو رحمت آمد اگر ده آمدی فرمودی ده رحمت آمد و قس علی هذا -

حکایت : حضرت در مسجد موضع چودهری واس تشریف میداشتند سید دین علی شاه آمده گفت که یا حضرت من اسپ مادیان از سید خان راجپوت نسیه بوعده میعاد خریده بودم ، وعده تمام شد و زر از من ادا نشد حالا تقاضه میکند و زر موجود ندارم همان اسپ مادیان را واپس میدهم قبول نمیکند [ص ۶۱] اگر حضرت خواهند فرمود پس خواهد گرفت سید خان را طلبید و گفت که سید زر ندارد اسپ مادیان واپس میدهد قبول کن او انکار گونه کرده بخانه خود رفت فوراً دست آمد و فرصت ازار بند کشادن نشد پاجامه و جسم نجس شده تا بکفش پا رسید پس بزودی جسم را پاک کرده و ازار دیگر پوشیده بحضور حضرت حاضر شده اسپ مادیان بسید بخشید و از حضرت عفو جرات خود در خواست گفت آئنده را از فرمان سادات تا توانی ابا نکنی -

حکایت : چون سید بحضور آمدی بتعظیمش برخاستی و قدم بوسیدی و پیشش دوزانو دست بسته مودبانه نشستی تا هر قدر عرصه که سید رو برو نشسته بودی جلوس حضرت همین قسم مودبانه بودی نگفتی که برخیزید فلان جا آرام کنید یا رفته طعام خورید چون سید خود برخاستی یا دیگر کس گفتی و برخاستی - کسی عرض کرد که حضور تا دیر پیش سید مودبانه می نشینند چرا بسید نمی گوئید که برخیزید در فلان جا برکهت یعنی پلنگ آرام کنید تا حضرت به آرام و فراغت نشینند فرمودند آل نبی رحمت خدای تعالی است چون بر فقیر نزول کرده او را هرگز نتوان گفت که برخیز و بجز سید پیش کسی برای تعظیم بر نخاستی خواه مولوی و فاضل بودی و مولوی را هرگز مولوی. نگفتی قاری! گفتی مردم گفتندی یا حضرت این مولوی است فرمودی مولوی آن باشد که از مولی گردد -

حکایت : دو زن سادات در قحط که گرسنه شده بود بخانه حضرت رسیدند و گفتند که اندک تخم کاه و خار خشک داریم کسی در آسیا آرد کردن نمی دهد چون بر رو نقاب فرو هشته بودند پرسیدم کدام کس هستید گفتند ما سادات ایم گفتند بیائید خانه شماست و به اهل خانه گفتم که صاحب زادی‌ها را بنشان و تو سائیده نان پخته حاضر کن اگر آرد اندک باشد از نزد خود بیفزان تا شکم سیر خوردند و خود حضرت از اندرون خانه برخاسته برون در نشستند تا صاحب زادی‌ها به آرام نشینند و شیر گوسفند دوشیده نیز دادم تانان و شیر بخوردند و گوشه چادرهای خود فراز کرده دعاء خیر بما دادند [ص ۶۲] و رفتند - هر چه از نعمت بمن

رسیده از برکت دعاء آن هر دو صاحب زادی‌ها اسع خادم مسجد
ملا نور نام بایک زن سیده عقد بست شنیدند گفتند نور خوب نکرد
چون گاهی آمدی پشت به او دادی و فرمودی که رویت نباید دید
و تازنده بودند رویش ندیدند آنچه بودی بخانه اش فرستادی ـ

حکایت در ادب تبرکات

حضرت شاه محمد اسماعیل برای زیارت مزار پیر خود قطب
شهاب‌الدین در ڈسکه تشریف میداشتند ـ و آن قریه است در نواح
سنام ـ شخصی آمد که نزدم موی مبارک رسول مقبول است بیائید
و زیارت کنید، شاه صاحب بشوق تمام دوزانو دست بسته مودبانه
پیش او نشستند بعد زیارت یک روپیه بحامل او دادند و بدیگر
حاضران مجلس که اکثر ڈوگران بودند امر کردند که هر چه
توفیق دارید به ارواح رسول مقبول به حامل بدهید ـ هرکسی حسب
توفیق میداد یک کس ڈوگر جوان عمر کمر بسته و تیغ بگلو فرو
هشته و ریش را بالا کشیده به پارچه بسته متکبرانه ایستاده ماند نه
بشوق قریب آمده زیارت کرد و نه هیچ بحامل داد ـ مخاطب به او شده
فرمودندکی ای دگرڑی توهم چیزی بده او را این لفظ حقارت ناپسند
آمد تیغ برای قتل حضرت بکشید مردمان درمیان آمده تیغ از
دستش سندند و حضرت بی فکر بزیارت مسرور بودند درین اثنا فریاد
و واویلا از طرف صحرا برخاست چون تحقیق کردند ثابت شد که
قافله رهزنان و غار تگران قوم پچهاوه برگله گاو و گاو میشان ڈسکه
تاخته اند هر کس از ساکنان دیه با سلاح برای مقابله رهزنان
بصحرا گریختند آن ڈوگر که تیغ بر حضرت کشیده بود نیز اسپ
سواره شان رفت بوقت بمقابله تیغ از دست رهزن برگردن همان ڈوگر

متکبر رسید و بمرد و دیگر همه مردم صحیح و سالم واپس آمدند -

حکایت : زنان سایله چرخه خورد را در خانه پنجره گونه نهاده بغلافها پیچیده باخود میدارند و آن چرخه را چرخه فاطمه رضی الله جل شانه عنها قرار میدهند - چون بحضور شاه صاحب آمده گفتی که زیارت چرخه حضرت فاطمه بکنید برای تعظیمش برخاستی و زیارت را بر پلنگ پاکیزه و چادر پاک بران [ص ۶۳] گسترده زیارت را بران می نهادند وزن بردارنده زیارت را نیز تعظیماً بر پهیڑا نشاندی و خود بدولت بر زمین دو زانو دست بسته مودبانه نشستی - چون غلاف دورشدی بهر دو دست مبارک مس چرخه کردهٔ بر رو مالیدی و دیگر زایران را فرمودی هو کرا وضو باشد مس کند و هر که بی وضو باشد مس چرخه نکند و یک روپیه بارواح فاطمه رضی الله عنها کرده بزن حامل زیارت دادی و حکم کردی بجمیع زایرین که حسب توفیق خود بدهید و از همه کس بدهانیدی - روزی مولوی شیر محمد صاحب بخواجه صاحب گفت که بخدمت شاه صاحب عرض کنید که این چرخه که بران فاطمه ریسیدی نیست بلک آن نزد سلاطین تبرک خواهد بود نه بدست این چنین زن بی نماز جاهل ناپاک و چرخه بچنین خوردی اندرون خانه مردم رفته از زنان و مردان بی علم چیزی می ستانند و سوال را بهانه ساخته اند - خواجه صاحب بحضور شاه صاحب همچنین تقریر کرد بمجرد شنیدن فرمودند کسی قاری در عقاید تو خللی انداخته این عقاید بد را از دل دورکن و تبرکات نقلی را در آداب و تعظیم از اصلی فرق مکن و مناسب این حکایت گوش گذار خواجه صاحب کرداند که در ملفوظ شاه صاحب نوشته اند -

حکایت : بعد فراغت نماز عشاء شاه صاحب و خواجه شاه محمد معزالدین و دیگر مصلیان بر سقف مسجد ایستاده بودند که مردم تعزیه امام حسین را برداشته با سازهای نوازان و مشعلهای روشن گشت کنان برابر مسجد رسیدند شاه صاحب نیز متوجه بطرف تعزیه ایستاده بودند و دیگر جمله مصلیان به آن سو می دیدند - درین اثنا یکی پشت بتعزیه داده به دیگری هم سخن بود - شاه صاحب دستش گرفته بغضب فرمود که بتعزیه پشت مکن - خواجه صاحب فرمودند که یا حضرت این را ادب باید کرد فرمودند آری لعاب دهن را بجانبش نباید انداخت و پشت به او نباید داد و پاها را طرف او دراز نباید کرد -

ذکر در طریق امر معروف و نهی از منکر بسادات

میر مهدی رساله دار یعنی حاکم صد سوار فوج کرنیل اسکنر متعین در حصار بود و سواران رساله او پنج پنج شش شش برای زیارت شاه صاحب می آمدند - روزی سواری [ص۳۶] بحضور شاه صاحب عرض کرد که میر مهدی رساله دار اشتیاق زیارت حضور میدارد و لیکن می ترسد که چون بحضور شاه صاحب خواهم رفت موی لب مرا که نگه داشته ام و بطریق مسنون کم نمی کنی بمقراض خواهند برید - شنیده ام که موی غیر مسنون شوارب را از هرکه باشد می برند و پاجامه و ازار که فرو تر از شتالنگ باشد دریده بطریق سنت می فرمایند فرمودند که سادات نازنینان خدا و رسول خدا اند با ایشان چه برابری کسی باشد روزی میر مهدی گفت بسوارانی که اشتیاق زیارت حضرت نمیگذارد هرچه بادا باد می روم مع چند سواران آمد - حضرت برای تعظیم برخاستند و

قدمبوس شده دست بوسیده نشاندند و پیشش دوزانو دست بسته مودبانه نشستند گفتند سید شما سادات آل رسول و اهل خانه او هستید دیگران چگونه خواهند بود حالا بفرمائید که اگر بشما بتحقیق باشد که جد ما موی شوارب را دراز داشته و قطع نکرانده باشند تا ما هم همچو شما بداریم و کوتاه نکنیم سید صاحب گفت که یا حضرت جد ما چنین نگه نداشته این از غفلت ماست چهره را قریب حضرت کرد که درست کنید حضرت مقراض ستده که هر وقت بحضور موجود بودی موی لب را شرعی گردانید ـ باز گفتند که سید جمیع است جد توسایل در سادات اند سوالی دیگر دارم، گفت بفرمائید گفت ایستاده شو سید بایستاد بتعظیمش برخاستند و گفت که شنیده که جد شما فرموده کسیکه ازار فرو هشته تر از شتالنگ دارد روز حشر آتش ازکف پا شروع شده تا سر خواهد سوخت ـ سید پای فراز کرد یا حضرت زیاده را بدرید و موافق طریق جدم کنید از نصف ساق دریده درست فرمودند ـ باز گفت سیدا این گدا خادم سوالی دیگر دارد گفت بفرمائید گفت جد پاک شما را که پیغمبر ما باشد حق تعالی از نور خود آفریده و فاطمه از نور پیغمبر و حسنین از نور فاطمه و شما سادات از نور حسین و چون شما این نور خدا را که پشت به پشت در سادات سرشته اند و قحبه‌ها که غلیظ تر زنان روی زمین اند [ص ٦٥] و از کسی غلیظ و بی‌دین ابای و انکاری ندارند آن نور را درانجا سپردن کسی پسند نکند ـ گفت یا حضرت مرا توبه از زنا و گفت بیکی از سواران همراهیان خود که در رساله رفته بمنشی بگو هر دو زنان قحبه تا امروز هرچه بدهد و از رساله بدر کند چون از رساله بدر کرده واپس خواهی آمد از اینجا خواهم برخاست باز گفت سیدا سوالی

دیگر دارم گفت بفرمائید فرمودند که امام حقیقی سادات اند برای نماز پنجگانه مردم رساله خود تو پیش امام باش پذیرا کرد ـ سید گفت یا حضرت مرا اجازت تهجد و اشراق و چاشت دهید و از ترکیب وظایف آگاه کنید همچنان کردند سید تا زنده بود بر صوم و صلوة و شب بیداری قایم بود ـ

حکایت : میر مهدی صاحب انگشتری سیمین که برنگینه عتیق او اسم حضرت نقش کرانده از دهلی آورده بود ـ نذر حضرت کرد و گفت که یا حضرت اکثر دیدم که خطوط سرداران و راجگان و نوابان مهری بخدمت حضرت می آیند و خطوط حضرت در جواب آنهان بی مهری روند نه پسندیدم بنابران آوردم فرمودند در نگینه چه نقش کرده اند گفت نام حضرت فرمودند نام حضرت نه پسندم نام نام مولای ماست که الله جل شانه است دیگر همه هیچ ـ سید گفت حضرت مهر بر خط حضور ضرور شاید بفرمودند که بر نگینه مسی این عبارت کنده کرانده بیارید الله تو چاهی سوچا کری تیرا چاهاهوی ترجمه این آیت باشد بفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید تا الان همین مهر را در خاندان ایشان اعتبار تمام است ـ

ذکر در خرق عادات شاه محمد اسماعیل رحمته‌الله سبحانه علیه

حکایت : چون در ۱۸۰۹ قرار گاه فوج سواران کرنیل اسکنر بهادر عیسوی ملت در هانسی گردید کرنیل در حصار آمده شرف زیارت شاه صاحب حاصل کرد ـ چون گاهی در حصار آمدی بجز زیارت و سلام واپس به هانسی نرفتی و لمشڈین بهادر عیسوی

ملت ۱۸۱۳ء در حصار مقیم شد که مقدمات عدالت و سر انجام کار خانه
گله های ماده گاوان و گله های شتران [ص۶۶] و گله اسپان مفوض و متعلق
به‌او بود پروانه نوشت بنام شاه صاحب که در نواح این شهر چراگاه
چند هزار ماده گاوان و چند هزار شتران و چند هزار اسپان تجویز
یافته و درویشان شما که کثیر اند و در نواح حصار مزرعه ها
دارند بسال آینده در اینجا کاشت نتوانند کرد بگوئید بدرویشان خود
تا تجویز کنند بمواضع های دیگر شاه صاحب بجمله درویشان
گفته داد اکثر رنجیده خاطر شدند و بعد از ده دوازده روز بغلام
رسول خان ساکن جهجر که در حاضر باشی متعین بودی گفت
که امروز کرنیل اسکنر پیش من روبروی تو تعریف شاه صاحب
کرده و گفته که شاه محمد اسماعیل از عرفاء کاملین است
میخواهم که برای زیارت و سلام وی روم مگر ازان وقت نشان ده
که حضرت صاحب تنها باشند۔ غلام رسول خان گفت که بعد
غروب آفتاب تنها می باشند بعد مغرب لمشڈین و غلام رسول خان
بر در حجره حضرت آمدند گفت حضرت را خبر کن۔ غلام رسول خان
گفت یا حضرت لمشڈین بهادر برای سلام حضرت آمده است برون
از حجره آمده تکیه بدیوار رو بقبله نشستند فرمودند لمشڈین بهادر
اندر بیا بصحن پیش حجره آمده سلام کرد سنگی نهاده بود فرمودند
بر این سنگ بنشین بنشست پس فرمودند به غلام رسول خان که
فرزندم را بخوان حاضر آمدند فرمودند که در فلان جا چیزی نهاده
است آورده به لمشڈین بهادر بده از اندرون حجره آورده دادند
برخاست و سلام کرده روان شد چون قریب مکان خود رسید
بایستاد و از پنبه پیچیده سیب ولایتی بر آورد و گفت غلام رسول
خان شاه صاحب بیشک قطب وقت اند و از عرفاء کاملین آن وقت

که کرنیل تعریف ایشان بسیار کرد و گفت که تو برای سلام
شان حاضر شو، دانستم فقیری گوشه نشینی خواهد بود ازان وقت اراده
در دل داشتم و پیش کسی ظاهر نکردم که برای سلام خواهم رفت
و هیچ نطق دیگر نخواهم کرد اگر سیب ولایتی که سه برگ سبز تازه
با او خواهند بود خواهم دانست که گفتار کرنیل همه راست
و الا نه مبالغه و سیب بر دست غلام رسول خان نهاد دید که سیب
ولایتی است تر و تازه و سه برگ تازه که پژمرده فرو نه افتاده
بودند موجود دیدم [ص ۶۷] و گفتم بیشک حضرت از کامل اکملین
اند پس گفت که ده روز گذشته که پروانه بنام شاه صاحب فرستاده‌ام
که درویشان شان سال آینده را بمواضع دگر کاشت کار کنند حالا یک
دیه ویران غیر آباد برای سکونت درویشان شاه صاحب تجویز کرده
بجاگیر شان خواهم داد و گفت که در اخیر شب کرنیل بهادر
مرا بالای سقف برد و گفت که طرف مغرب گوش نهاده بشنو
نهادم پرسید چه شنیدی، گفت شنیدم که هزارها مردم الله جلشانه
الله جلشانه میخوانند باز بطرف مشرق گفت نهادم همین شنیدم که
از هر خشت و سنگریزه الله عم احسانه الله عم نواله می آید کرنیل
گفت کس نمیخواند این از برکت شاه محمد اسماعیل است روز دوم
پروانه اسمی شاه صاحب بدین مضمون نوشت که در علاقه حصار
و فتح‌آباد کدام کهیڑه یعنی دیه غیر آباد پسند کرده بمن خبر دهید
تا برای یکجا بودن درویشان شما جاگیر عنایت گردد حضرت خواجه
صاحب کهاره بروالہ پسند کرد بحضور حضرت صاحب پسند
خاطر افتاد مگر آبش در هر جا که چاه کنده شد شور بر آمد
بنابران درویشان عرض کرد که آب نهایت شور است خود بدولت

تشریف فرمای کهاره بروالہ شده گفتند هر کجا چاه کندن میخواهید پسند کنید گفتند همین جا میخواهیم - مگر درین قطعه آب سخت شور است آنجا ایستاده بسم‌الله گفته کلند بر زمین زدند و فرمودند یاالله اگر شور است شیرین گردان مردم آنجا کندن چاه شروع کردند - سوم روز آب بر آمد نهایت شیرین باز عرض کردند که با حضرت چندین قدر مردم و مواشی را آب یک چاه کفایت نخواهد کرد - پس باز آنجا ایستاده حدود تعین کردند که تخمیناً چار بیگه خواهد بود فرمودند که در این قدر زمین هرجا که خواهید چاه کنید خدای تعالی آب شیرین کرده داد درویشان کاشت می کردند از ایشان عشر در لنگر خانه آمدی و صرف درویشان گشتی -

حکایت : رگهناتهسنگه راجپوت حاکم قصبه سیده مکه علاقه بیکانیر مواشی درویشان و از آن حضرت از چراگاه غارتیده برد درویشان استغاثه بحضرت آوردند فرمودند صبر کنید خدا شما را دیگر خواهد داد عرض کردند که [ص ۶۸] اگر خود حضرت تاتهاکر تشریف فرما شوند البته مواشی ما را واپس خواهد داد تشریف فرما آنجا شدند برون قصبه بر تله نشستند مالم را و ساکن سوانی آنجا بود برای سلام حاضر شد فرمودند: ای رای اینجا را که فقیر نشسته است چه نام است گفت کهیڑه گویند یعنی موضع غیر آباد برو برگهناته بگو که مواشی فقرا واپس ده و الا نه خانه تو کهیڑا خواهد شد رای گفت مرا معاف دارید سردار متکبر صاحب جمعیت است من این کلمه گفتن نمی توانم خود شاه صاحب نزدش رفتند بر پلنگ متکبرانه نشسته هیچ تعظیم بجا نیاورد فرمودند: ای رگها مواشی فقرا واپس ده گفت نمی دهم رو

بگردانید تبسم فرموده بمقابله اش ایستادند فرمودکه ای رگها از فقیر رو گردانیدی از خدا رو گردانیدی چون سیوم بار فرمودند گفت به آدم که مواشی خاص خانگی حضرت بده و از آن دیگران مده پس مواشی خود را ازان ظالم ستده بجمله فقرا بخشیدند فقط و راجپوتان ساکن سوانی بخواجه صاحب گفتند که رگهناته سنگه سخت ره زن است این بار که مواشی از صحرا برده اگر سزای بدو نشده از اندرون خانهای درویشان شما خواهد برد ـ خواجه صاحب درگنبدی که قبرستان سوانی از عمارت کهنه موجود است رفته خواندن کلام الهی شروع کردند چون شاه صاحب بسوانی تشریف آوردند خواجه صاحب را طلب کردند گفتند که امروز سیوم روز است که در گنبد قبرستان رفته دفع شر رگهناته سنگه از خدا درخواست میکنند ـ درویشی را فرستادند که بزودی بیار حاضر شدند فرمودند که فرزندا از خدا چه خواستی عرض کردند که هلاکت موذی فرمودند خوب نکردی حالا آنجا نروی عرض کردند که کارش تمام کردم فرمودند فرزندا آینده را هلاکت کسی از خدا درخواست نکنی و عهد بستند صبحی خبر آمد که قافله ره زنان رگهناته سنگه بر موضع بالسمند تاخته بود ساکنان آنجا مستعد مقابله شدند ـ

اول ده دوازده کفش دوزان با چوبدستی‌ها بمقابله تاخته رگهناته اسپ سواره را بچوبها زده از اسپ فرو افگندند بمجرد مردن او جمله همراهانش بگریختند در عرصه عنقریب هر دو برادرش و زنان و فرزندان این هرسه بمردند ـ

حکایت : ساکنان موضع سنکهیان علاقه سرسه مواشی از آن [ص ٦٩] درویشان را غارتیده بردند درویشان استغاثه بحضرت رسانیده عرض کردند اگرتا موضع سنکهیان قدم رنجه فرموده بساکنان آنجا فهمایش فرمایند البته مواشی را واپس خواهند داد رفتند مردمان

حاضر آمدند فرمودند که مواشی درویشان را واپس دهید گفتند که قافله ما برای غارتیدن بعلاقه پٹیاله میرود چون واپس خواهیم آمدخواهیم داد فرمودند اگر خواهیدآمد خواهید داد اگر نیا مدید پس‌ماندگان شما خواهند داد بهتر آنست که مواشی واپس دهید و شما نیز نروید نشنیدند و بغارت رفتند یک کس از انهان شیر بقدر دوا ساز در ظرف گلی و کاسه نذر حضرت آورده بود یک یک کاسه نذر حضرت آورده بود یک یک کاسه پرشیر بجمیع کسان که قریب دو صد بودند تقسیم کردند و بقدر یک کاسه شیر به آورنده دادند و فرمودند که بخانه بر خدای تعالی مدام شیر بخانه تو خواهد داشت باید که تو و فرزند تو هرگز بقافله ره زنان نروید آن کس بقافله قطاع‌الطریق نرفت و تا الان ماده گاوان و گاومیش دوازده ماه مدام بخانه‌اش می باشد قافله رهزنان حضرت را در موضع سنکهیان گذاشته بره زنی رفتند آنجا مقابله شد با سپاه سوار و پیاده راجه پٹیاله رسید یک صد و چهل کس که جمله رهزنان همین قدر بودند کلی قتل شدند یک متنفس از ساکنان سنکهیان از گروه ره زنان خبر دهنده باقی نماند روز سوم در سنکهیان خبر رسید فوراً باقی ماندگان جمله مواشی واپس دادند۔

حکایت: عبدالله جلشانه ولد نور محمد حجام از چند ماه مریض بود تا آنکه بیهوشی و سقوط نبض شده نوبت بسکرات رسید مادرش گریان بحضور شاه صاحب آمده عرض کرد که فرزندم خادم حضور در جان کندن است و بجز رمقی باقی نمانده لله سبحانه دعاء خیر کنید بدعا دست برداشتند و فرمودند فرزند ترا از خدا درخواستم از سکرات برآمد و حیات نو یافت مادرش در خانه رفته دید که چشم کشاده و نفس بجای قایم تندرست شد و سالها زیست۔

حکایت : سالی بباعث امساک باران زراعت‌ها رو بخشکی و پژمردگی نهاد راجپوتان موضع چودهری واس صلاح کردند که حضرت را در اینجا آریم تا زراعت خشک را و پژمرده را ملاحظه کنند بعد ازان استدعاء دعاء باران کنیم تا از قحط غله وارهیم رفتند و آوردند [ص ۵۰۷] بر کناره تالاب موضع چودهری واس زیر سایه درخت پیپل فرود آمده نشستند و مردم دیه جمله حاضر آمدند درین اثنا گو ساله تشنه بطلب آب بر تالاب رسیده چون آب نمانده بود در گل و لای پابند شد و فریاد کردن آغاز نهاد هر چند روز میکرد پایش از گل و لای خلاص نمی شد چون دیدند که گوساله در گل پابند است بمردم فرمودند که گوساله را از گل خلاص کنید سید خان راجپوت که مقدم دیه بود عرض کرد یا حضرت اگر خلاص کردیم تا هم خواهد مرد فرمودند چرا عرض کرد که آب در تالاب نیست بهر حال تشنه خواهد مرد و حال خشکی زراعت ما را دیده اید که خشک و زرد شده اگر باران از خدای تعالی طلب فرمایند بهتر باشد تا دیر دست بدعا بودند بعد فراغت فرمودند که در دیه باید رفت که آب آمد بعد رسیدن در دیه بارش عالم گیر شده که در صحرا و تالاب تمیز نماند ـ

حکایت : مسلم خان ولد سید خان راجپوت ساکن چودهری واس بعد نماز ظهر آمده عرض کرد که یا حضرت دو راس گاومیش من گم شده اند هر چند جستیم نیا فتیم بهر چار سو نظر کردند و فرمودند که سمت مغرب روید خواهید یافت و بزودی آمده شامل نماز عصر شوی مسلم خان برشتر سوار شده دیگری را ردیف خود گردانیده و جانب مغرب می راند دید که درویشی برهنه پا و

برهنه سر می آید چون برابر رسید پرسید بابا دو راس گاومیش ما گم شده اند اگر بجای دیده باشید گفت بهمین راه روید مزرعه خواهد آمد بطرف چپ بر خرمن آن هر دو گاومیش تو نشسته اند قدری شتر رانده بودم بدل گفتم فقیر بپرسد هر چند چار سو نظر کرد ندید که هر طرف میدان بود نه درختی بود نه حایلی پس رفتیم و آمد همان زراعت و رفتیم بر خرمنش نشسته یافتیم هر دو گاومیشان را سپردم ردیف خود را و من شتر دوانیده شامل جماعت عصر شدم .

حکایت : حضرت صاحب در موضع چودهری واس بخانه سید خان تشریف میداشتند که زوجه سید خان از سوراخ کندو غله بر آورده در ظرف می انداخت پرسیدند که سوای این غله دیگر هست عرض کرد که یا حضرت تخمینا دو من غله باشد که در ته همین کند و است سوای ازین هیچ غله نداریم فرمودند یک مشت از غله بیار آورد بدست مبارک خود [ص ۷۱] ستده چیزی خوانده دم کرده بدست خود در همان کندو انداختند و فرمودند که بردهنش سرپوش داده به گل اندوده کن و هرگز نکشائید وقتیکه حاجت غله گردد وضو کرده از سوراخ کندوی بر آورده باشد تا قیامت تمام نخواند شد حسب فرمان بعمل آورده ماند دختر سید خان که در قصبه کلا نور کتخدا شده بود در چودهری واس بخانه پدر آمد مادرش بخانه همسایه رفته بود و در ظرف غله نبود دهن کندو را کشاده طفلی را دران فرود آورد و گفت همه را روبیده از سوراخ بدر کرد و در ظرف پر کرده داشت چون مادرش آمد گفت که غله شما تمام شد که امروز از کندو روبیده ام

مادرش گفت ای دختر غضب کردی و ما را در قحط انداختی ما تا سه سال ازان کندو غله بر آورده خورده ماندیم و کم نشده بحضرت عرض کردند فرمودند اگر دهن کندو نکشادندی تمام نشدی ۔

حکایت : ناجو حجام ساکن موضع بیگو کی علاقه سرسه بباعث زور جسمانی و دلاوری سالار قافله ره زنان بود باری بمعیت پنج چار کسان دیگر به اراده دزدی بموضع بڑاک رفت و در خار بندی نقب کرده اندر شده ماده گو گرفته بیک کس همراهی خود میداد باز اندر رفته ماده گاو دیگر کسی دزدیده از نقب بیرون آمده بهمراهی دیگر داده باز اندر می رفت برای دیگر تاکه بهمه کس یک یک رسانید آخراز خار بندی دیگر ماده گاو برای خود کشاده که از آن حضرت بود رسن گرفته چون بر نقب رسید آدمی را بر نقب ایستاده دید حرامی دانست که برای گرفتن من راه را بر من گرفته است تیغ از نیام کشید و دو سه ضرب بر شاه صاحب زد نیفتادند دانست که زخم کاری نرسیده رسن گاو بزیر پا گرفت و بدو دست بقوت تمام دو سه ضرب زد نیفتادند دانست که کارش تمام شده باشد رسن گاو گرفته از برابر حضرت دویده از نقب برون شده بهمراهیان پیوست و قصه بیان کرد راه گم کردند بوقت صبح خود را بر دروازه بڑاک یافتند و بزودی واپس راهی شدند چون بدو سه کروه رسیدند حجام بهمراهیان گفت که من بیشتر رفتن نمیتوانم این قدر که آمده ام بصد مشکل آمده ام واپس به بڑاک می روم و حال آن زخمی دریافت میکنم که چون است واپس به بڑاک آمد از هیچ کس ذکر زخمی

شدن [ص ۲۷] و مردن کسی نشنید آخر رسید آنجا که نقب داده
بود و نزدیک آن یافت حضرت رانشسته در حجره سلام کرد و
نشت و میگفت ازین فقیر حال مردن و زخمی شدن مضروب دریافت
خواهد شد حضرت شاه صاحب تبسم فرموده گفتند آنرا که زخم
ها زده بودی همین فقیر است تو در قتل کردن قصوری نکردی
مولای ما مرا نگه داشت حجام در پافتاد و درخواست توبه کرد
توبه دارند عرض کرد که دلم می طپد و قرار نمی گیرد بر آب
چیزی خوانده نوشانیدند تسکین یافت ـ

حکایت : گروه قطاع الطریق شصت نفر که سرگروه ایشان
مسمی انو ولد گولو منصور کا بود بر موضع بلیانلی علاقه تشام
تاختند و هیچ بدست شان نیفتاد چو واپس بموضع منکالی بر مکان
شاه صاحب حاضر شده درخواست محیض کردند اول شربت پند و
نصایح بعده یک ظرف که تخمیناً پنج شش اسار دوغ درو بوده
باشد یک یک دو دو قدح بدست مبارک خود پر کرده بجمیع کسان
نوشانیدند انو پرسید یا حضرت از ظرف خورد چندین محیض از کجا
آمد فرمودند مولای ما در روی بندگان شرمسارم نمیکند ـ

حکایت : سید خان ولد کسلام قوم راجپوت مقدم موضع
چودهری واس که مرید حضرت بود عرض کرد که ساکنان مواضع
سوانی گاه گاهی بجمیعت بسیار مواشی ما را از چراگاه می برند چون
ما اندک کسانیم مقابله کردن نمی توانیم فرمودند حالا چون
گاهی ساکنان سوانی یا دیگر سوار و پیاده غلبه کنند تو تنها بر
اسپ سوار شده بمقابله اوشان باش و قدرت حق معاینه کن بعد
چند عرصه سوار و پیادگان سوانی تاختند سید خان تنها بر اسب

سوار شده بمقابله شان رفت، قافله از دور دیده رو بگریز نهاد و
چنان بی تابانه گریختند که از یکدیگر خبر نداشتند سید خان واپس
آمد مردم تعجب میکردند که از تو تنها چندین جمعیت سوار و
پیاده گریختند بعد دو سه روز مردی ساکن سوانی که بکاری می
رفت پرسید که در مدد شما از کدام راجه و نواب سوار سبز پوش
مسلح رسیده اند که عقب مردم ما تا سوانی کردند سید خان گفت
این مدد غیب از دعا و توجه حضرت شاه محمد اسماعیل است -

حکایت : لکهمیر ولد چندو راجپوت [ص ۷۳] جاتو ساکن
جمال پور جاتوان بایک نفر غلام خود سمو نام در شب بمنکانی آمده
دو راس گاو میش را دزدیده بردند بگمان آنکه از ساکنان منکانی اند
بشبهه آنکه شاید از درویشان حضرت یا خاص حضرت باشند در
صحرای جمال پور در حایل درختان صحرای به بستند به این اراده
که اگر ثابت شد که از ساکنان منکانی اند تا بجای برده خواهیم
فروخت و اگر معلوم شد که از آن حضرت یا درویشان حضرت اند
واپس خواهم داد سمو گفت از آن هر که باشد - بیشتر برده خواهم
فروخت بنابران لکهمیر و غلامش در مزرعه خود بکار مصروف
و هر بار خبر گیری میکرد که کشاده نروند یا دیگر کسی دزد
کشاده نبرد لکهمیر بسمو گفت رفته به بین که هر دو گاومیش
ایستاده اند - آمده گفت که آن هر دو خاموش اند گاومیش ماده
بودند که هر دو نر ایستاده اند لکهمیر دانست که بیشک از
آن حضرت یا درویشان حضرت اند از نیت بد سمو نرگشته اند تا
بطمع بجای برده نفروشد لکهمیر گفت چون نر اند از فروختن چه
قیمت حاصل خواهد شد درین اثنا پنج چار درویشان حضرت اللہ جلشانه
اللہ جلشانه ذکر کنان برابر مزرعه لکهمیر رسیده بعد السلام علیکم

پرسیدند که در جمال پور خانه مسمی لکهمیر خان مقدم دیه کدام طرف است لکهمیر گفت چرا می پرسید گفتند دو راس گاؤ میشان از آن درویش حضرت بدزدی رفتند استغاثه بحضرت بردیم فرمودند که در جمال پور روید و بالکهمیر خان السلام علیکم فقیر رسانید و بگوئید که دو گاؤ میش بدزدی رفته اند از کدام جا جست وجو کرده ده لکهمیر خان بشما خواهد داد لکهمیر خان همراه خود بخانه برده نان خورانید و گفت خواهند یافت صبحی درون احاطه مواشی خود برده گفت گاؤ میشان خود شناخته برید آن هر دو حاضر بودند شناخته بر آوردند و بحضور حضرت در منکالی بردند سمو می گفت این چه بود که ماده آوردیم نرشدند و چون بدست درویشان رسید ماده شدند لکهمیر خان گفت این از خرق عادت حضرت است ـ

حکایت : سجن خان راجپوت مع یک کس هندو افیونی ابری کاری در حصار بر مکان حضرت [ص ۳۷] فرود آمدند و حضرت صاحب در مسجد بنماز مشغول بودند ـ هندو بسجن خان گفت که سفر کرده آمده ام و گرسنه‌ام اگر حضرت مرا برنج و شکر و روغن دهند شکم سیر بخورم چون حضرت بعد از فراغت نماز از مسجد برون آمدند پیش رفته قدمبوسی حاصل کردم و هندو نیز از دور سلام کرد بدرویشی فرمودند که برای سجن خان نان از خانه خواهد آمد و به آن کس هندو افیونی برنج و شکر و روغن وافر دهید که دلش همین می طلبد ـ

حکایت : حضرت با سه صد خانه درویشان از منکالی برخاسته به اراده آمدن در حصار تشریف می آوردند در داؤد پوره که

ویران افتاده بود اتفاق مبیت افتاد رنگهڑان ساکنان موضع سیلی که دران زمان در کهڑهی حصار بودند معلوم ایشان بود که نزد درویشان حضرت نقد و زیور بکثرت است چهل کس مسلح در اود پوره رسید غارت شروع کردند درویشان بحضور حضرت واویلا کردند که رنگهڑان نقد و زیور و ظروف ما غارت می کنند اگر حکم شود مقابله کنیم فرمودند هرگز مقابله نکنید سگان گرسنه اند بردن دهید خدا شما را دیگر خواهد داد صبر کنید و الله الله بخوانید زنان ایشان گریه می کردند هیچ اثر بر دل سیاه ایشان نمیشد :

چو پیروز شد دزد تیره روان
چه غم دارد از گریه کاروان

هر چه نزد کسی بود از نقد و زیور جمله بردند دران ایام عاملی از جانب نواب عبدالصمد خان رئیس دجانه بجمعیت چند کسان در هانسی بود راه زنان اندیشه کردند که فقیر استغاثه بحاکم وقت خواهد کرد باید که اول نذرانه بحاکم و پیشکاران او داده جانب دار خود گردانیم تا هیچ پیش رفت فقیر نگردد سرگروه ایشان حاکم نام المشهور به ملک اسپ سواره مع پنج چار کسان پیاده روانه شده چون اسپش در درواده دهلی رسید ماری سیاه مهیب از سوراخی بر آمده بهر دو پای پیشین اسپ پیچیده کفچه فراز کرده نیش در پیشانی حاکم زد بمعاینه این حال پیادگان همراهیش گریخته از دور نظاره میکردند حاکم برسیدن نیش فوراً بیهوش شده بر زمین افتاد و مار بسوراخ رفت آمده برداشته بخانه بردند همانوقت کسان گریه کنان بخدمت حضرت آمدند و طلب کردند حضرت را تا ظالم پس رفتند [ص ۷۵]

حضرت ورد کردند جمله مال و نقد و زیور را که برده بوذند حکم کرد حضرت بدرویشان که هر یک نقد و زیور و ظروف خود بستاند هر یک شناخته مال خود بگرفت ضایع نشد کسی را درمی و دیناری پس برخاستند حضرت و طلب شفا کردند مرد و زن از وارثانش فرموذند : اذا جاء اجل الله لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون کارش تمام شد و بمرد حاکم .

حکایت : لشکر لوئس بهادر محاصره کرد موضع منکالی را و بر آمدند مقصدمان منکالی نذرانه گرفته و پذیرفتند اطاعت را و بگرفت از ساکنان منکالی اسپ نرو مادیان را که بران سوار شده رهزنی میکرذند و جرمانه کرد سه هزار روپیه و خود مع لشکر برخاسته مقیم شد در داوذ پوره و گذاشت چند سوار و پیاده را برای وصول کردن زر جرمانه فقیری بوذ بانوا بنگ نوش در حصار توفیق شاه نام صوبه‌دار مع چند سپاهیان دیگر از داوذ پرا در حصار در تکیه توفیق شاه بی توفیق آمده بنگ می نوشیدند و این توفیق شاه بی توفیق برای گدائی آرد و روغن به منکالی رفتی روزی بحضور حضرت صاحب حاضر شده روغن طلب کرد حضرت فرمودند پیشتر بیا چون قریب آمد مقراض گرفته موی شواربش که مخالف شرع بوذند شرعی کردند هرچند فریاد کرده ماند مسموع نفرمودند بنگ نوش رنجیده بر آمد و روغن هم نستد روز دوم چون سپاهیان و صوبه‌دار برای بنگ نوشی در تکیه او آمدند بنگی گفت که لوئس بهادر چند کسان دزدان را گرفته بدم توپ پرانده تا دزدان بتر سند و عبرت گیرند اگر شاه اسماعیل را که پیر و پیشوای رهزنان و دزدان است بدم توپ پراند بعد ازان کسی نام دزدی نخواهد گرفت و کل مطیع و فرمان

بردار لوئس بهادر خواهند شد صوبه دار پیش لوئس بهادر گفت لوئس حکم داد فردا را یک کس برق انداز در منگلی رفته حضرت را حاضر آرد و ساکنان منکلی بخدمت حضرت صاحب عرض کردند که یکهزار پانصد روپیه بهزار مشکل فراهم آوردیم مبلغ یک هزار لوئس بهادر معاف کرانده دهید و مبلغ پنجصد روپیه از [ص ۷۶] درویشان خود دهانید هر دو سوال آنها را پذیرا فرمودند حضرت بهمراهی پنج چار درویش تشریف فرمای جانب حصار شدند تا با لوئس بهادر بگویند که هزار روپیه به ساکنان منکلی معاف کند و دو کس نوکر لوئس برای طلب حضرت سمت منکلی راهی شدند تا حضرت را طلبیده بدم توپ بپراند براه مختلف حضرت بحصار و سپاهیان در منکلی رسیدند پرسیدند گفتند حضرت صاحب بحصار رفته اند پیادگان واپس آمده گفتند که حضرت صاحب بحصار بیارید و گوله انداز را حکم شد که توپ را بلقمه باروت طیار دارد میرزا الیاس بیگ رئیس هانسی عمده معتمد لوئس بهادر بود و وزیر خان راجپوت ساکن منکلی نیز آمد و رفت پیش لوئس بهادر بمعرفت مرزا ممدوح میکرد و در دیره مرزا می بود مرزا از مردم پرسید که توپ پر می کنند آیا کدام کس را خواهند پراند گفتند شاه اسماعیل نام فقیر ساکن منکلی را حکم پراندن شده است مرزا موصوف گفت ای غضب آن ولی خدا که هزارها مردم را از گمراهی برآورده و حاسدش نادان اتهام کدام امر باو کرده بنوکر خود گفت که آنسو رفته براه حصار میدیده باش چون حضرت را از دور آمده بینی مرا خبرده تا بحضور لوئس بهادر رفته سفارش کنم چون پیادگان بحصار رسیدند حضرت در مسجد که متصل خانها ڈوگران بود نشسته یافت گفتند که

حضرت را لوئس بهادر طلبیده فرمودند فقیر خود بی طلب می آمد چون از مسجد شریف برون آوردند پیادگان دید که فقیراست به همراهیان گفتند که حضرت را بمجرد رسیدن آنجا بدم توپ خواهند پراند خادمان آمدند که یا حضرت مروید که حال این چنین است فرمودند که اگر اجلم رسیده است حوران بهشتی با پیاله های شراب طهور منتظر خواهند بود و اگر تاخیراست لوئس و توپهاء لوئس خدا داند که کجا خواهند رفت نه لوئس خواهد ماند نه توپهاء لوئس و روان شدند ناظر مرزا بمرزا خبر داد که حضرت صاحب تشریف می آرند میرزا و وزیر خان پیش لوئس آمدند و لوئس پیش خیمه خود چهل قدمی میکرد تشریف آوردند و قریب تربه لوئس [ص ۷۷] ایستاده فرمودند ای لوئس چرا طلبیدی و خواندی فقیر را درین اثناء وزیر خان راجپوت به اراده کدام عرض کردن پیش لوئس بهادر دست بسته گفت خداوند حضرت صاحب یک طپانچه سخت بر رخساره وزیر خان زد و گفت ای سگ ظالم این این بیچاره بنده خدا را خداوند میگوئی آن خداوند حقیقی این بنده خود را برای تنبیه شما ظالمان فرستاده که بره زنی و غارت هزارها بندگان خدا را خسته کرده بی وطن کردید و دختر نوزاد را زنده درگور میکردید لوئس بهادر پرده برداشته اندرون خیمه رفت و نصایح حضرت قریب به پرده ایستاده می شنید حضرت صاحب فرمودند ای مرزا بسردار خود بگو که هزار روپیه به ساکنان منکالی معاف کند دست بسته عرض کرد که یا حضرت حق تعالی جان شما را سلامت داشته این عرض کردن مناسب نیست فرمودند بخشنده جان فقیر مولای فقیر است لوئس بیچاره چه چیز است و دهکه داده درون خیمه فرستادند لوئس پرسید فقیر چه می گوید گفت برای معاف

هزار روپیه از جرمانه منکلی گفت معاف کردم همین وقت پروانه بنام وصول کنندگان زر جرمانه متعین منکلی فرستاده شود که هزار روپیه به ساکنان منکلی معاف کردیم مزاحم نشوند گویند لوئس فراسیس بود و عقب او آمد جهاز بهادر که انگریز بود پس مغلوب شد پیش جهاز و بگریخت ـ

حکایت : چین سنگه راجپوت رئیس قصبه بهادره مواشی از آن درویشان حضرت صاحب را از چراگاه غارتیده برد استغاثه بحضرت آوردند حضرت صاحب سراج الدین برادر زاده خود را همراه درویشان به بهادره فرستاد و فرمود که بر درش رفته الله جلشانه الله جلشانه بخوانید رفتند و فرمان بجا آوردند چین سنگه بدها سرگروه قافله رهزنان خود را فرستاد تا جزوی از مواشی بدهد و بداد سراج الدین باقی را هم طلب کرد بدها مذکور چند درویشان را قمچی زده برخاست کرد و بحضور حضرت آمده عرض کردند فرمودند بخدا سپردم هما نروز ثبور بر دست بدها پدید آمد بسوزش بسیار و ورم کرد دست او سیوم روز بمرد و حول دل و طپش افتاد در دل چین سنگه واپس فرستاد باقی مواشی را و طلب شفاء [ص ۲۶] خود کرد حضرت برآب دم کرده فرستاد و نجات یافت از حول دل ـ

حکایت : چون حضرت صاحب تشریف فرمای موضع چودهری واس شدند زمیدار قوم جات تربوز کلان نذر حضرت آورد و گفت که برای حضرت نگه داشته بودم فرمودند خدایتعالی ترا بسیار تربوز دهد بسال آینده در مزرعه آن زمیدار بجز بیاره تربوز شجری از باجره و جوار و ماش آنچه کاشته بود هیچ نروئید و آنقدر

کثرت تربوز کلان و شیرین شد که مردم دیه خاطر خواه بردند و خوردند تاهم در تمام مزرعه او بکثرت تمام بودند بمردم گفت که این چه بقحط مبتلا شدم گفتند ابن از تاثیر دعاء حضرت است باز بحضور آمده حقیقت حال عرض کرد فرمودند که خدایتعالی در مزرعه تو آنچه کاشت کنی برویاند ۔

حکایت : شخصی از ساکنان موضع منکالی غله باجره از کندوی درویش حضرت بدزدید درویش بحضور حضرت آمده عرض کرد که شب را کسی غله باجره از کندوی من دزدیده برد فرمودند کسی گرسنه برده باشد معاف کن عرض کرد که معاف آنگاه کنم که بر من ظاهر گردد که فلان کس دزدیده است فرمود همچنان خواهد شد همان وقت در هر دو گوش دزد درد پیدا شد و بشدت رسید بهر پهلو که بودی از گوش همان طرف دانهٔ باجره می آمدندی که بر بستره دو دو سه سه توله دانه جمع می شدند چون بر پهلوی دیگر شدی بهمین طریق دانه از گوش برمی آمدند و جمع می شدند و چون بر پشت خفتی از هر دو گوش بر می آمدند مردم میدیدند و تعجب میکردند آخر وارثانش بحضرت آمده طلب عفو کردند فرمودند فلان کس رابطلبید حاضر آمد فرمودند که حقیقت حال پیش بگوئید و طلب عفو کنید گفتند که فلان کس غله باجره از خانه تو دزدیده بود دانه باجره ها از هر دو گوش او برمی آیند و درد بشدت است ما را معاف کن حضرت صاحب بدرویش فرمودند اقرار کرده بودی که چون دزد غله من ظاهر گردد غله را به او به بخشم حالا خدایتعالی دزد ترا بر تو ظاهر کرد غله را به او به بخش به بخشید همانوقت درد موقوف شد و آرام یافت ۔

حکایت : خواجه صاحب محمد معز الدین فرزند حضرت را شکار دوست افتاده بود فرمودند فرزندا بشکار مشغول مباش آدمی را [ص ۹۷] برای کار دیگر آفریده اند ـ روز دوم پوشیده از حضرت بصحرا رفت هر چند در صحرا گشتند هیچ جانوری بنظر هیچ کس نیامد. روز دوم و سوم نیز همچنین شد پس بگذاشتند شکار را ـ

حکایت : سید خان ضیافت حضرت و درویشان همراهی حضرت کرده جمله دوازده نفر بودند طعام دوازده کس پخت ، درین اثناده دوازده درویشان حضرت دیگر آمدند بسید خان فرمود که تردد پختن طعام دیگر نکنی همین قدر که پخته طیار است ازان ایشان هم خواهند کرد ، چون درویشان برای خوردن نشستند فرمودند چادری بر طعام اندازید و باکفچه از یکسو بسم الله جلشانه الرحمان الرحیم گفته صرف کرده باشید همچنان کردند جمله درویشان و اهل خانه شکم سیر خوردند و بهمسایگان هم بطریق تبرک تقسیم کردند . سید خان عرض کرد که یا حضرت من بسیار متردد بودم که برای خاطر من حضرت صاحب درویشان را گرسنه داشتند مگر همه سیر خوردند فرمودند کسیکه با خدا راست شد خدا او را هرگز دروغ گو نمیکند هر چه از زبان او بر آمد خدا همون میکند ـ

حکایت : رئیس هانسی مواشی از آن پچهادگان نواح فتح آباد غارتیده آورد مالکان باین اراده بخدمت حضرت صاحب آمدند که اگر بفرموده حضرت صاحب واپس داد مطلب ما بر آمد و اگر نداد یقین است که دشمن ما خواهد مرد آینده را ایمن خواهیم شد و حضرت را به هانسی بردند بتعظیم بنشاند نشتند فرمود که مواشی از آن مسلمانان واپس ده ظلم نباید کرد عرض کرد اگر از آن

حضور یا از درویشان حضور بودی میدادم از آن پچهادگان نمی دهم - دو سه بار فرمودند هر بار انکار کرد آخر بانگشت مبارک دغدغه به پهلوی او کرده فرمودند اگر میدادی بهتر بودی گفت نمیدهم واپس آمدند پچهادگان راضی و خوشی و فرحان واپس آمدند و با مردم می گفتند اگر واپس می داد باز ترس او در دل ماندی حال نیزه از پهلویش خواهد گذشت یا تیغ اینجا را خواهد برید یا مار خواهد گزید بعد چند نیزه در همان پهلو رسید و از پهلوی دیگر بگذشت .

حکایت : هر سوداگر و هر قافله کتخدایان را که بعرف برات گویند قافله ره زنان یاقتی غارت کردی هرگز سلامت رفتن ندادی با هر قافله که یک یا دو درویش حضرت بودی با لباس رنگین هیچ گروه ره زنان بران قافله دست اندازی نکردی صد ها قافله به بدرقگی حضرت [ص ۸۰] بهر طرف رفتی و آمدی -

حکایت : سیاحان از ملک پنجاب وارد حصار شده پرسیدند که شاه محمد اسمعیل از پاک پتن تشریف آورده اند گفتند حضرت صاحب گاهی به پاک پتن نرفته اند شما را کدام کس گفته که حضرت صاحب به پاک پتن رفته اند ظاهر ساختند که ما بر عرس بابا صاحب در پاک پتن بودیم و اراده حصار داشتیم که بخدمت شاه صاحب رسیده چیزی سوال کرده خواهیم یافت مجمع مردم دیدم گفتیم چه مجمع است گفتند که شاه اسمعیل حصاری تشریف آورده اند مردم برای زیارت شان جمع شده اند باهم گفتیم که خوب شد همین جا سوال خواهیم کرد و خواهیم یافت از سفر دراز رستیم ما هم همه کسان دران مجمع رفته دیدیم که بزرگی با لباس

رنگین نشسته و مردم انبوه گردا گرد او حلقه بسته نشسته اند ما هم از مردم گذشته قریب ترنشستیم درین اثنا مجمع برای نماز برخاست و هر کسی بهر سو رفت صبحی از هر کسی پرسیدیم که شاه محمد اسماعیل حصاری کدام جا فرود آمده اند اکثر می گفتند که اینجا دیده بودم ـ دیگری گفت آنجا زیارت کردم آخر نیافتیم دانستیم که بحصار رفتند پس ما نیز در حصار رسیده ایم به امید سوال بنابران می پرسیم که شاید نیامده باشند مردم اینجای تعجب کردند و پرسیدند که شما خواهید شناخت گفتند ما در حضورش نشسته زیارت کرده ایم چرا نخواهیم شناخت ـ چون زیارت حضرت کردند شناختند که درانجا همین حضرت بود ـ

حکایت : راجپوت ساکن موضع منکالی ملازم فوج اسکتر بهادر حضور آمده عرض کرد که یا حضرت من بر عرس قطب صاحب به هانسی خواهم رفت ـ اگر حضرت اراده کنند در خدمت حضرت حاضر بوده بر عرس حاضر شوم فرمودند که مستعد ایم بیا عرض کرد که حضور توقف کنند تا من بخانه رفته نان خورده بیایم فرمودند برو چون نان خورده واپس بحضور آمد گفت بیائید فرمودند فقیر رفت و زیارت قطب صاحب کرد و باز پس آمد تو برو ـ رفت و از مردم که بر مزار شریف حاضر بود از تشریف آوردن حضرت پرسید گفتند آمده اند گفت کجا اند کسی گفت اینجا ایستاده بودند دیگری گفت بر مزار نشسته بودند ـ روز دوم واپس آمد و گفت یا حضرت من از مردم پرسیده [ص ۸۱] بودم اکثری گفت که همین وقت اینجا بودند شنیدند و هیچ گفتند ـ

حکایت : روزی درویشان حضرت بحضور عرض کردند که برنج و قند وغیره اشیاء تجارتی را براج گهڑ و نواح آن بردن میخواهیم اگر همراه شده از بالسمند به آنسو گذارند بسلامت رویم همراه قافله درویشان شدند چون رسیدند ببال سمند جاٹان همه مال تجارت از آن درویشان را بغارت برده بخود تقسیم کردند و بفرمان حضرت التفات نکردند ـ حضرت و درویشان واپس به موضع چودهری واس رسیدند سید خان راجپوت که مرید حضرت بود عرض کرد که یا حضرت چون جاٹان موضع بالسمند مال از آن درویشان حضرت غارت کردند حال ما چه خواهد بود ـ فرمودند اینک فوج می آید و حکام چنان جبار و قهار فرستاده مولای ما آمده اند که کفش پای شان خواهد بود و سر این ظالمان ـ عرض کردند یا حضرت فوج از کجا آمد هیچ خبر نمی دهند ـ فرمودند تو چهارم روز ماده گاوان خود را در صحرای بالسمند تا دروازه دیه بچراگاه برسانی تعجب میکردند و دانستند که برای تسلی خاطر ما میفرمایند روز سیوم غلغله و شور در هر دیه افتاد که فوج فرنگیان در هانسی آمده و هر رهزن دزد را بسزای سخت خواهد رسانید ساکنان بالسمند تمام برنج و شکر وغیره آورده حاضر ساختند و آنچه خوردند عفو کرانده رفتند ـ

منزل سی و دوم در خاندان شاه محمد حفیظ قادری

وی فیض طریقت از شاه عبدالمجید والد ماجد خود که از عماید دیار بهیره خوش آب کنار ولایت و پنجاب بود می داشت و بر طریق پدر عالی قدر درکسب تجارت هر قسم مال؟ می پرداخت

در مایت دوازدهم وارد حضرت دهلی گردید، اینجا نیز وجوه معیشت کلی بهم رسید و هر چند که نعمت پدری نصیب وی بود الا در طلب مزید می بود - روزی لب نهر با سالک مجذوبی بهولو شاه نام در بیدای حقیقت خوشخرام در خورده سلام به ادب گفت شاه ممدوح بصدق قال از سر حال ملتفت گشت که ما شما را مخصوص از پنجاب بضرورت تفویض و تحویل نعمات خود طلب کرده ام و در چندی [ص ۸۲] مدهوشی و از خود فراموشی بصحبت آن رهنمای حقیقت یزدانی چنان برذات شاه محمد حفیظ ارزانی یافت که چندین سال بهمرنگ آن مرشد جاذب القلوب ماند آخرکار نوبت بنوبت از روی طی مقامات و منازل شاه راه حقیقت اندکی افاقت رو داد الا از کار و بار تجارت کلی تجرید اتفاق افتاد - بهولو شاه صاحب نوزدهم محرم سال هزار و دو صد و چار از قالب خاک ره گرای عالم پاک شد - مست زور مالست ماده تاریخ ویست - برون کابلی دروازه شهر پناه بر چبوتره زیر سایبان آسمان آرامگاه ویست شاه محمد حفیظ سجاده آرای، پدر هم جاگزین آن عالی قدر شد صلحای و عرفای وقت چون میرزا و جناب حضرت مولانا و خدایار و شاه محمد صابر و شاه صوفی آبادانی و شاه محمد ظهور با هر دو حضرات مذکور موالفت و محبت می کردند و مجالس اعراس و سماع و تقاریب دگر درین خـانـدان بر وضع حضرات چشت اجتماع می یـافـت شاه محمد حفیظ بعد مرشد دست گیر زیاده از بست سال بفروغ و جلال زندگانی کرد جمع وافر بردست وی تایب شدند خصوص اناث و ذکور قوم وی از تاجران پنجاب در سال هزار و دو صد و بست و شش آخر ذی قعده بجنت خرامید مقبول بارگاه صمد حضرت شاه

غلام محمد فرزند سعید و مرید رشید شاه مغفور بود که عمر عزیز در تجرید و تفرید گذرانید از علم و عمل و زهد و تقوی و فقر و درویشی نصیب کافی برداشت و هر چیزی که صافی دلان بامعانی و عارفان ربانی را در صدق این راه می باید حاصل داشت۔ یازدهم رمضان سال هزار و دو صد و چهل و نو رخت حیات ازین دار خرابات بسوی دارالقرار بست، ماده تاریخ ازین مصرع می بر آید ع :

بیامرزد ایزد غلام محمد

بعد شاه ممدوح شاه کرم الهی از یگانگان شاه برای انصرام مجالس اعراس و اهتمام ضروریات خانقاه بر جایگاه بود از برکات این حضرات زندگی وی خوش گذشت و بآخر شاد رفت حالا نیز برای نام کسی را قایم کرده اند درین خاندان هم رسم اعطای شجرات بر مریدان نباشد مگر شجره منظوم شاه [ص ۸۳] غلام محمد هر یکی از مریدان شایق و منتسبان صادق یاد می گرفت درینولا که بوساطت حافظ قرآن جامع فضایل نوع انسان صادق العقیدت فایق الارادت شرف صحبت یاب مقبول بارگاه صمد شاه غلام محمد حافظ امام بخش صاحب تفحص این کرده شد احدی ازان جماعت بهم نرسید که شجره طیب تمام و کمال بصحت فرا یاد خاطر وی باشد تاهم بعض نظم و نثر چیده هر قدر بتحقیق پذیرفت بر نهجی که اعتماد کافی برصحت تقدیم و تاخیر آن نباشد می نگارد ۔

منزل سی و سوم در حضرات سابق این خاندان

یکی مخزن اسرار دو طرفی حضرت خواجه ابوالمحفوظ معروف

ابن فیروز الکرخی هم از امام همام علی موسی رضا تا حضرت علی مرتضی علیهم السلام هم از خواجه داؤد طائی تا خواجه حسن بصری یکی خواجهٔ ابوالحسن سری بن مغلس السقطی - یکی سید اوتاد بغدادی ابوالقاسم جنید یکی خواجه ابوبکر شبلی یکی عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی یکی شمس الدین ابوالفرح طرطوسی یکی خواجه ابوالحسن علی هنکاری یکی خواجه مجدالدین، ابو سعید مخزمی یکی حضرت غوث‌الاعظم یکی شاه عبدالرزاق خلف ایشان یکی شاه عمادالدین یکی شاه عبدالباسط یکی شاه شرف‌الدین یکی شاه علاءالدین یکی شاه شهاب‌الدین یکی شاه شمس‌الدین یکی شاه محمد عثمان یکی سید شاه حسن یکی میران سید شاه عبدالله جلشانه بهتی در حال ایشان که ضمن اولاد حضرت غوث‌الدهر جیلانی آسودگان هند تحریر یافت واضح که تا حضرت سید عبدالقادر پشت دوازدهم و فیض آبائی دارند یکی شاه عبداللطیف یکی شاه محمد اسحاق یکی شاه محمد جعفر یکی سید شاه عبدالوهاب قادری، که عقب عیدگاه جدید جانب قدم شریف آرامگاه دارند و دو مستورات مادر و دختر باهم بحالت جذبات و از خود رفتگی از اولاد ایشان در محلات دهلی می گردند خاص و عام روی نیاز دارند - شاه ممدوح مرشد شاه عبدالحمید والد شاه محمد حفیظ اند .

منزل سی و چارم در ذکر توسل حضراتی که سوای از تصریح خانواده مجددی و تعلقات آن از حضرت سید عبدالقادر جیلانی تا مجدد الف ثانی رسیده

قادری فردوسی غزنوی همدانی خوارزمی از- غوث‌الدهر شیخ

ضیاءالدین ابو نجیب عبدالقاهر سهروردی از وی شیخ عمار یا سر از وی شیخ نجم‌الدین کبری ولی تراش فردوسی از وی شیخ مجد الدین بغدادی از وی شیخ رضی الدین علی غزنوی از وی شیخ جمال الدین احمد جورجانی از وی شیخ نورالدین عبدالرحمان کسرقی از وی شیخ رکن الدین علاءالدولت سمنانی از وی شیخ شرف‌الدین محمد مزدقانی از وی امیر سید علی همدانی از وی خواجه ابو اسحاق ختلانی از و سید شیخ عبدالله جلشانه برمش آبادی از وی شیخ رشیدالدین اسفرانی از وی شیخ شاه علی بند واری از وی مخدوم اعظمی حاجی الحرمین شیخ محمد جنید شانی از وی شیخ کمال الحق والدین ملا حسین خوارزمی از وی ملا شیخ یعقوب صیرفی متخلص کاشمیری و در کشمیر جنت نظیر نشونما یافت و در فضل و دانش کوس شهرت نواخت در نظم و نثر قدرت تمام داشت اوقات عزیز در یاد حق صرف می ساخت بر رسم تجرید سیاحت بسیار کرده سفر نامجات خود منظوم و منثور نوشت در تصوف نیز رسایل چند یادگار دارد اندر اشعار صیرفی تخلص داشت از وی بیت :

هم ز دل دزدیده صبر و هم دل دیوانه را
دزد من با خانه می دزدد متاع خانه را

آخر مایت عاشر بخلد برین شتافت تاریخ وفات وی قادر بدایونی شیخ امم یافت از وی شیخ احمد مجدد سرهندی نعمت برداشت ـ

منزل سی پنجم در خالص شجره قادری که علاوه از مذکورات این قصر در خانوده مجددی شایع

شیخ احمد سرهندی از شیخ عبدالاحد فاروقی والد خود وی از شیخ محمد رکن‌الدین حنفی فرزند اکبر شیخ عبدالقدوس گنگوهی از پدر عالی قدر خود وی از سید محمد ابراهیم حسنی وی از سید احمد وی از سید موسی وی از سید شاه عبدالقادر وی از سید شاه محمد حسن وی از سید شاه ابو نصر وی از [ص ۸۵] سید شاه ابوصالح وی از عبدالقادر جیلانی غوث‌الصمدانی وی از سید ابی صالح موسی وی از سید عبدالله جلشانه ولی وی از سید یحیی زاهد وی از سید محمد سیف‌الله جلشانه مورث وی از سید داؤد سیف‌الله مورث وی از سید موسی ثانی وی از سید عبدالله جلشانه حسنی وی از سید موسی جون وی از عبدالله محض وی از سید حسن مثنی وی از امام حسن وی از حضرت علی مرتضی لقب جون اطلاق نمایند بر ابیض هم اسود الا کثرت استعمال لفظ مذکور بر معنی ثانی باشد چون سید موسی گندم رنگ بود بنابرین جون خواندند و لفظ محض برای لقب سید عبدالله جل عظمته بدین وجوه که خالص بود از هردو جانب پدرش حسن مثنی خلف الصدق امام ابو محمد حسن فرزند اکبر و مادرش فاطمی دخت سعادت دخت امام ابی عبدالله سبحانه حسین فرزند اصغر حضرت علی مرتضی و نیز سید عبدالله ممدوح و مجمل خوانند مشتق از اجلال۔

منزل سی و ششم در خاندان سید شاه غلام حسین احمد آبادی

جد امجد او از دارالسلام بغداد از روی شوق سیاحت بعد وادید کشمیر و اقامت چندین سال وارد هند گردید و قریب

دریای چنبل اقامت ورزید فیض آبائی داشت ـ هنگام وفات سید شهاب‌الدین فرزند سعید خود را جاگزین سجاده قادری ساخت شاه غلام حسین همانجا ولادت یافت هرگاه والد ماجدش بخلد برین شتافت در احمد آباد تشریف آورده با ریاضات پرداخت روزی حضرت غوث‌الدهر را در خواب دید که می فرماید ای فرزند نصیب تو علاوه نعمت خاندانی از درویشی باشد که همدرین شهر در فلان کوی سکونت دارد بر حسب نشان بخدمت شاه علی رضا پیوست وی خلف شیخ خازن الرحمت محمد سعید فرزند حضرت شیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی و صاحب نعمت خاندانی بود از وی فیض اندوخت و مجاز شد ـ تا هزار و یکصد و هفتاد و شش زنده بود فیض وی دران دیار شایع گردید و از اعظم مشایخ شد نسب شریفش در پشت دوازدهم بحضرت سید عبدالقادر جیلانی میرسد دویم جمادی‌الثانی سال مذکور اول روز جمعه قبل مغرب انتقال فرموده روز دویم رو بروی مسجد در خانقاه [ص ۸۶] مدفن یافت سجاده هر دو حضرات دران دیار قایم ـ

منزل سی و هفتم در شجره قادری که اجازت آن از شاه درگاهی بشاه ابو سعید صاحب نعمت مجددی مظهری رسیده بدین طریق

شاه ابو سعید ممدوح از شاه درگاهی وی از سید شاه جمال الله جل شانه وی از خواجه محمد قطب الدین وی، از خواجه محمد زبیر وی از عارف ربانی خواجه محمد نقش بند ثانی وی از عروة الوثقی شیخ محمد معصوم وی از والد خود حضرت مجدد وی از والد خود شیخ

عبدالاحد جل عظمته وی از شیخ رکن الدین فرزند کلان شیخ عبدالقدوس وی از والد خود وی از شیخ محمد درویش بن شیخ قاسم اودهی وی از سید بدهن وی از سید اجمل بهرایچی وی از مخدوم جهانیان بخاری وی از محمد بن عیسی وی از شیخ عبید فاضل وی از شیخ ابوالمکارم فاضل وی از شیخ ابوالغیث قطب الدین وی از شیخ شمس الدین وی از شیخ شمس الدین علی الحداد وی از غوث الدهر جیلانی و نیز یک شجره مصافحت حافظ شاه ابو سعید دیده ام اسمای حضرات آن توضیحاً تا جناب رسول مقبول دراینجا ترقیم می یابد شاه ابو سعید ممدوح شاه سراج احمد مولوی محمد مرشد مولوی محمد ارشد مولوی محمد فرخ شاه خازن الرحمت خواجه محمد سعید حضرت مجدد حضرت شاه عبدالرحمان بدخشی حافظ محمد سلطان اودهی شیخ محمد سقراری حضرت شیخ سعید معمر حبشی جناب رسول مقبول صلی الله جلشانه علیه و آله وسلم ـ

منزل سی و هشتم در خاندان حضرت شاه نیاز احمد بریلوی

وی در وقت خود از کبار مشایخ نامدار شهر و دیار هند بود از صغر عمر آثار عظمت و کرامت از جبین وی می تابید و جمال باکمال داشت از حضرات متعدد اندر هر وقت و بقدر وسع و طاقت فیض اندوخت و صحبت بسی کاملان طریقت داشت اجازت خانواده چشتی و قادری بر وضع معروف و از جناب حضرت مولانا فخرالعصر و الزمان حاصل کرد بهر چار خانواده و متعلقات

آن مروج این خاندان غالبا مجاز بوده باشد در خانواده خواجگان نقش بند از حاجی الحرمین شاه محمد رحمت الله سبحانه شیخ سرهند وی از مولانا شاه محمد عظمت الله جلشانه محقق سرهندی وی از مولانا شاه ابراهیم ملتانی وی از شاه کلیم الله جل شانه ملتانی وی از سید محمد ترمذی کالپی که جامع چندین سلاسل [ص ۸۷] معروف از شاه جمال اولیای اودی مقیم کوره و سید شاه ابوالعلای احراری اکبر آبادی صاحب خاندان علائی و نعمت یاب معنوی از حضرت هندالولی حسب تصریح ذکر اول منزل نهم باب سوم حضرات چشت اندرین قصر بوده وی از شاه جمال اولیای ممدوح وی علاوه از مذکورات عنوان منزل صدر درین شجره از حضرت خواجه محمد باق بحق فانی در حقیقت نقش بند ثانی مجاز از معتمدان استماع دارم که مولوی امجد علی اکبر آبادی که شاید قرابتی هم بحضرت شاه نیاز احمد دارد زمانی هم کسب هم صحبت شاه ماند و بشارتی یافت که نصب وی از سیدی عالی نزادی خواهد بود که از دیار عرب تشریف آرد بنا برین منتظر وقت می گردید و سیاحتاً در اکثر شهر و دیار می رسید زمانی در متهرا وارد بود که خبر آمد درویشی از سادات عالی درجات سماعت فرمود رفت دریافت گشت که نام حضرت وی سید عبدالله جلشانه بغدادی است از اولاد امجاد سید پاک زاد قطب بغداد عالی نسب والا حسب موافق صراحت این باب در بست و ششم منزل اکنون بضرورت وقت قدری از حالات شاه ممدوح اینجا نگارش می یابد که وی با برادران رفیع الشان وارد هند شد ـ آخر مایت دوازدهم در شاهجهان آباد رسید اهل تقوی و اعتقاد اکثر رجوع بوی آوردند و سلاطین زادگان خاندان صاحب

قران امیر تیمور گورگان از اناث و ذکور مرید شدند فتوح بی کران رو داد هرگاه غلام قادر نجیب آبادی بعزم فاسد درین آبادی گذر کرد اول با عماید و رو داران شهر دم از اخلاص و محبت زد نیز از صلحای وقت دعای خیر و استمداد خواست الاهیچ کسی از فساد طبع او خبری نداشت صرف بعض عقلا و امرا توهمی خیالی در دل آورده بودند بعضی باقتضای دور اندیشی لب بر نصیحت اجمالی وی طرزی که موقع و گنجائش بود نیز کشادند ازان وی انتباه زیاده پذیرفت و در رفع دادن وهم و صلح و مدارا با خاص و عام زیاده کوشید هرگاه بدین تدابیر آن شریر قابوی وقت از هر نظم و اقتدار یافت و صاحب قوتان را در مقابل خود غافل دید ناگه یورش آورد اندران حال کسی یارای گفتار و طاقت رفتار نداشت امرای ذی منزلت [ص ۸۸] بعضی در بیوت خویش جابند و بعضی زیر تخت و درون حصار معلی در خیالات ترقی و تقویت خلافت و مناصب عز و جاه خود خورسند بودند در این معنی شک نباشد که همگنان ساکت ماندند الزام نمک حرامی بر اکثری عاید شد و تا اولاد ماند الا نظر بانصاف باید مجبوری را کسی اگر ملحوظ ندارد مجبوری باشد ـ الغرض آن کور باطن چند بار بخدمت سید عبدالله جلشانه بغدادی هم آمد و نقد و جنس لایق گذرانیده بود هرگاه فوج مهاراج پیتل بهادر کار آن بد اندیش باتمام رسانید و در حوالی میرت بانواع شداید غیر مکرر از هم گذرانید و بادشاه دین پناه را باوجود بی بصری خلاف رسم مستمری حرف از روی مراعات خاندانی و تائیدات ربانی بر تخت خلافت و سجاده ریاست متمکن و منفرد داشت و از طرف خود بجمیع کارخانه جات مالی و ملکی انتظام شایان ساخت اکثری از شهری و دری و بازاری و

درباری بجرایم اتفاق غلام قادر معتوب و مغضوب شدند ـ بعضی حاسدان و مخبران این همه بر بادشاه گذارش کردند که وی بحضور سید صاحب هم می رفت و بدعای برآمد مدعای خود ملتجی می گشت مزاج بادشاه متغیر گشت و حکم طلب حضرت سید در بارگاه نفاذ یافت خیر اندیشان سر دست این خبر رسانیدند و جریده وی را راهی متهرا گردانیدند آنجا سرداری بود از جنوبیان که فریق ایشان اعتقاد وافر بجناب حضرت غوث‌الاعظم دارند ـ چون بقدوم ایشان خبر یافت با تحایف گران قیمت و نقد بسیار بملازمت سید شتافت همان وقت سید با وی هم کلام بود که مولوی امجد علی بر در دولت رسیده حضرت سید مخاطب شد با وی که مولانا از نصیب تو اماتنی دارم وقت فرصت خواهی آمد مولوی شاد گردید و دانست که حضرت موعود بشارت این بود زان بعد فیض متواتر ربود چند سال ملتزم صحبت با برکت ماند اکثر گفتی که جد ما صرف برای تعلیم تو ما را در هند فرستاد روزی حضرت سید در حجره خاص شاغل بود خادم بر در مولوی بجای دگر ذاکر شب از نصف درگذشت ناگه شوق زیارت مرشد حق پرست در خاطر گذشت بی قرار و صبر بر در حجره وارد شد [ص ۸۹] خادم مانع آمد پذیرا نکرده درون رفت دید که بر سجاده دو حضرات نورانی هم شکل یکی دیگری جا دارند الا شوکت و عظمت برکات هر دو حضرات چنان وی را متحیر ساخت که ساکت بادب ایستاده ماند و بعد دیری بدشواری خود را بیرون راند صباح حضرت سید گفت که شب زیارت جناب محبوب سبحانی کردی عرض کرد که دو حضرات بصورت جناب دیدم ممیز نتوانستم کرد که ذات منزه از صفات وی کدام بود و مرشد حق نمای ما کدام و از غایت هراس و رعب یارای قدمبوس و چیزی التماس نیز

نگردید گفت بعد چندی ترافهم و تمیز و منزلت دست بوسی میسر
خواهد آمد - هرگاه ریاضتی مقرری تمام خواهد شد - جد بزرگوار
ما با صورت ما کمال مشابهت دارد چون مدت ریاضت بخیر سپری
گشت سید وقتی مقرر گردانید که آخر شب در حجرهٔ ما آبی بر وفق
آن حاجب تعرضی نکرد - هرگاه بدر حجره رسید دروازه از خود
وا گردید دران وقت بدستور هر دو حضرات را زیارت کرد از روی
شناخت واقعی و بارشاد سید دست بوسی حضرت اعلی کرده در
قدوم فتاد و نعمت بیکران دست داد بعد استکمال مولوی امجد علی
سید بدیار بریلی و رام پور تشریف برده نعمت خانواده حضرت قادری
از روی توسل آبای کرام که منزل سید عبدالجلیل اسمای آنحضرت
ذکر یافت بحضرت شاه نیاز احمد صاحب مرحمت ساخت و شاه
ممدوح را نسبت دگر درین خانواده حاصل که دران توسط سید
محی الدین و یا شاه سنامی واقع شجره آن نزدم بود ضایع رفت -
دستخطی شاه محتشم الصدر نامی جد بزرگوار جناب شیخ حسین علی
صاحب مغفورالمختصر شاه نیاز احمد صاحب باستجماع فیوض چندین
حضرات قدوه اکابر روزگار و زبده صلحای نامدار مقتدای وقت گردید
و مرجع خلایق اکثر صاحب منزلت در دایره اطاعت و حجر تربیت
وی در آمدند و کامیاب مقاصد شدند نور حق از بشره مبارکش
تابان بود بصغر عمر خود اندر بریلی شرفیاب دولت قدم بوس وی
شده ام التفات خاطرش جانب اشعار هم بود کلامش پر مضمون
در فارسی و هندی اکثر موزون [ص ۹۰] و در بحور لایق سرود
معاملات کشفی را در لباس نظم می آراید اهل دلان با معنی را مذاق
طبع می افزاید برین مطلع درین مختصر اکتفا کردم، بیت:

گر برسر بالینم نازان بخرام آیی
جان از سرنو یابم هم تاب و توانایی

سجاده ایشان بر آستان از ذات صاحبزاده والا تبار عالی وقار شاه غلام نظام الدین قایم و خلفای بسیار صاحب اجازت از وی در اکثر شهر و دیار یادگار اند اسمای بعضی حضرات توضیحاً در اینجا ذکر می یابد یکی ازان سید محمد سمیع الله سبحانه بخاری یکی ازان مولوی نعمت الله جلشانه بخاری یکی ازان مولوی جان محمد ولایتی یکی ازان محمد عمر خان ولایتی یکی ازان محمد عثمان خان ولایتی یکی ازان شاه شرف الدین یکی ازان شاه فخر عالم یکی ازان شاه غلام محمد عرف مسکین شاه وی از شرفای ذی جاه کشمیر جنت نظیر بود بعد تحصیل علوم ضروری چندی پابند دنیا ماند ازان پس دامن تعلق ازان بر فشاند در کشمیر درویشی بود قادری ملت حقیقت پناه کنکال شاه پیشگاه وی کسب طریقت کرده بدهلی آمد حضرت شاه غلام محمد علی صاحب فروغ خانواده مظهری با وی بر سر عنایت شد در دایره طالبان حق زیر تعلیم خود جا داد مشرب عشق بر دل استیلا گرفت چندی بدان خواری ابتلا ورزید آخر ازان منزل ترقی گزید و بحضور شاه نیاز احمد رفت و محنت برداشت تا آنکه خلافت یافت در جی پور و دگر دیار راجستان مردم معتقد وی شدند آخر در شاهجهان آباد اقامت کرد تا زمان انقلاب هند زنده و سلامت بود شامل خلایق شهر بدرگاه آسمان جاه حضرت سلطان المشایخ تشریف برد ازانجا در دیار راجستان قدم نهاد تا در جی پور قیام کرد بعد چندی رحلت فرمای عالم بقا گردید معتقدانش مقبره رفیع و پاکیزه تعمیر کردند و شاه ظهور علی خلف ایشان را که در باغ بیگم واقع چاندنی چوک می ماند و از مریدان شاه نیاز احمد بود

طلبیده صاحب سجاده گردانیدند و خدمت لایق بجامی آرند طرز تعلیم شاه غلام محمد نسبت طالبان بسیار سخت بود هر کسی طاقت تحمل بار ارشادات و ریاضات قرار داده ایشان نمی داشت ـ یکی ازان محمد بخش الله خان یکی ازان محمد نعمت الله خان یکی ازان مولوی محمود عالم [ص ۹۱] یکی ازان مولوی مقصود عالم یکی ازان مولوی فضل عالم ـ این حضرات از اولاد حضرتِ گنج شکر اند یکی ازان حکیم رحیم‌الدین بحرا دین یکی ازان مولوی کلیم‌الله سبحانه بحرا دین یکی ازان سید اکبر علی یکی ازان شیخ غلام حسین یکی ازان شیخ جلال‌الدین یکی ازان مولوی نجف علی یکی ازان مولوی امیر علی وی فرزند مولوی امجد علی ممدوح این منزل باشد شاید فیضیاب از والد ماجد هم خواهد بود در آگره بطرز پاکیزه می ماند خلق را دست بیعت، میدهد برادر ایشان شاه مظفر علی از حضور صاحبزاده مجاز اند و هم قرابت دار ـ

منزل سی و نهم در خاندان حاجی نوشاه نوشهری

فیض از خاندان قادری داشت پیری بود رحمانی و فقیری بود نورانی در تعلیم مریدان قوی دست که در یک نگاه التفات از مراتب صفات می گذرانید الا مدتی در مصایب امتحان سنجیدی عمر دراز یافت بعضی مریدان وی را در حج دیده اند و کلام کرده اند غافل ازین که وی دو سال قبل ازین بساط حیات در نور دیده چند درویشان طریق وی را در سفر ملاقات کرده ام ریاضات شاق می نمایند شب زنده دارانند قبر حاجی در نوشهره بالا دست لاهور واقع از عماید خلفای وی شیخ پیر محمد بود عظیم قدر و

محبوب ترین مریدان با صفای وی قاضی شیخ محمد که در فقر کامل بود فقیر بر وی آمد بوادید عسرت حال اکسیر پیش کرد که ازین زر می توان ساخت، رد کرد که در کار ما نیاید هر روز در زمینی که بول می کنم زر می گردد چون خواهش آن ندارم روی ازان بر می تابم باز بر اصل خود رجوع می شود کیمیاگر متعجب شد و گفت چنان طامات صوفیان بسی دیده ام باور ندارم برخاست و بیان حال راعیان دید سر بر قدم نهاد و ارادت آورد گروه نوشاهیان در پنجاب صاحب منصب اند قاضی در آبادی سود هر چند منزل لاهور آرامگاه دارد - یکی از مجازان حاجی شیخ زبیر محمد بود که طرز ابدالان داشت مریدان وی شیخ میهون و نیز نتهو بودند روزی هر دو شیخ و میر برادر هم پیر یکی بصورت مار یکی بصورت شهر بطریق امتحان و برای آزار قاضی محمد که در صحرای سودهر شاغل بود آماده شدند وی یکی را چوب زد [ص ۹۲] یکی را کفش وقت صبح بعیادت رفت و گفت ای برادران دینی ما را معذور دارید بشغلی که مرشد ما شیخ پیر محمد بدان مامور گردانیده بود کار بند بودم وی نگران حال ما بود - شما که در تشویش آوردید سزا یاب شدید مدفن این هر دو بزرگوار هم در سودهر -

منزل چهلم در خاندان سید مخدوم عالم اکبر آبادی

وی قدوه واصلان و زبده عارفان وقت خود بود سید صحیح از اولاد حضرت امام حسن ابن علی علیهما السلام فیض آبائی و هم

رشدی دارد فرزندانش نوبت بنوبت مانند آبای کرام صاحب منصب
شدند، یکی ازان سید محمد یکی ازان سید احمد یکی ازان سید عزت یکی
ازان سید عصمت یکی ازان سید کبیر یکی ازان سید شاه عالم وزیر
آبادی وی ابن سید کبیر بن سید محمد بن سید مخدوم عالم ممدوح بود
بضمن منزل هفدهم باب سوم مختصر ذکر وی گذشت المختصر
بشوق مزید در تلاش صاحب تصرف کامل می گردید با میر سید
محمد قنوجی دو چار شد و از انوار حق در جبین پاکش نظاره کرد
سال دراز در التجا و ریاضت ماند آخر روی التفات دید که بانعمت
خلافت مشرف گردانید و از برای طی مراتب جذب صفات ذاتی
وصیت کرد که در وزیر آباد که جای پر فیض و مرجع عارفان
ذیل منزلت قطب ابدالی باشد چند اربعین بر آری بر طبق آن عمل
در آمد کرده کامیاب مقصود گردید، سید قنوجی از خاندان اله آباد
و گنگوه تعلق دارد - چنانکه در منزل مذکور بیان رفت سید
امیر جهان شاهجهان آبادی در صفر عمر روزی که تقریب شادی
وی بود از مجلس اعزه با لباس نوشاهی غایب شد و بخدمت
سید پیوست و از روی مجاهدات سخت عارف کامل گشت مزارش
در روشن پوره درون آبادی واقع شاه محمد نصیر شاعر معروف دهلی
از وی نعمت یافت و بفیض صحبت و ارشاد وی در مجالس شعرای
نامدار اود و حیدر آباد و دهلی کسی شاعر یارای هم وزنی و
سریع‌الفکری وی نداشت و در هر دیار و هر دربار معزز و مکرم
ماند و شاعران وقت مطیع و منقاد او بودند این از برکات تصرفات
سید بود شاه نصیر علاوه از فنون شعر مناقب [ص ۹۳] درویشی
و آزادی و فقر و انکسار و عجز و ایثار نیز داشت شیخ محمد ابراهیم

متخاص بذوق مخاطب خاقانی هند هم در اوایل مشق سخن وری
از حافظ غلام رسول شوق شاگرد شاه نصیر می ساخت آخر منزلت
وی ترقی پذیرفت و اندرین فن چندان عروج گرفت که سر آمد
تازه خیالان وقت گردید بشرف اوستادی سلطان العصر رسید با مذاق
درویشی هم سری داشت در حضور شاه غلام جیلانی فرزند سعید و
مرید رشید حضرت مولانا شاه بدرالدین ملقب بشاه اوحد صدیقی که
تصریح شجرات و حضرات این خاندان در ذکر پنجم
باب سوم نهم منزل گذشت ارادت آورده بود زندگانی خوش گذرانید
چند سال می گذرد که پیش از انقلاب هند بجنت خرامید کلام
وی هر قسم بر لسان خاص و عام یادگار و شاگردان رشیدش اکثر
شهیر روزگار وی در وقت زندگانی از عدیم الفرصتی در جمع آوری
تصانیف خود نپرداخت حالا از روی نادر یابی شاگردان وی دیوانی
انتظام داده اند- یکی از تلامذه ارشد ایشان حافظ غلام رسول متخاص
به ویران جامع کمالات نوع انسان مدتی دراز در صحبت آن افتخار
دوران انواع فنون شعر و سخن و صنایع و بدایع آن اخذ کرد
نوبت بجای که بعد ممات استاد غزلیات خاقان بوساطت شیخ
محمد اسماعیل خلف آن والا نژاد برای اصلاح نزد حافظ ممدوح می‌آمد
و ذکر خیر وی درین اوراق از روی لحاظ این معنی هم اتفاق
افتاده که حافظ مصدرالوصف باوصف استجاع چنان جوهر ذاتی فضایل
صفاتی درویشی و سوز گداز محبت صلحا و ذوق و شوق مصاحبت
عرفا دارد با عقیده راسخ و اوقات صالح و در طریقت حضرات
خواجگان مجددی مرید شاه احمد سعید سجاده‌آرای خانواده مظهری
قدس سره .

منزل چل و یکم در ذکر سید شاه محمد فیروز آبادی

وی نسب خود بحضرت سید شاه عبدالرزاق فرزند غوث‌الاعظم می رساند و نعمت آبائی رادعوی میدارد بهر حال باضم دعوی عالی نسبی اوضاع شگرف و همت رسا و طبع استغنا و زهد رفیع و جمال زیبا [ص ۹۴] و دعای بلیغ ذات چندی در دیار دولت آباد بسر برد آنجا باختلاف اقوال که در باب اجتهاد حضرات امام مذاهب اربع چیزی می گفت بابعضی صالحین بحث کرده راهی دهلی شد وقت ابراهیم لودی بود ـ بادشاه باکرام تمام ملاقات کرده بدفع‌شربابر بادشاه دعا خواست او توقع داد و با چندین مریدان خود بعزیمت خوانی رو نهاد هر یکی از مریدان وی که محمد سعید نام داشت اندران اعتکاف نمائیدند که ماری سیاه خالی دار دهن کشاده سوی ابراهیم می دود هم برکات دعای عارفان و صالحان در دهن وی فرو می رود آخر بابر ظفر یافت چون وقت اسلام شاه در آمد وی اعتقاد فراوان آورده مرید شد و اکثر امرای اسلام شاهی بیعت کردند درین اثناء دو حضرات سادات بابرکات یکی مولانا شمس الدین مکی و یکی سید ابو طالب عراق سیاحت کنان وارد هندوستان شدند خود بسبقت از دگران هر دو را در مهمان سرای خود فرود آورده پیام مناکحت با دختران خود پیش آورد آنان انکار کردند بعد چند روز در جای قیام هر دو صاحبزاده را در خاک و خون غلطان دیده شده فریاد از عالم برخاست خبر قتل هر دو سید نسبت وی انتشار یافت هزار یان دهلی در بند کردند و جسد شهدا در حرم قدمگاه نبوت محاذی مسجد برای تدفین بردند مدتی تحقیقات ماند آخر وی در زندان جان داد شیخ محمد عاشق سنبلی

و شیخ حسن سرمست بهوکانوی از مریدان مجاز وی بودند ـ

منزل چهل و دوم در ذکر شیخ کمال قادری

وی از صاحبان نعمات مجاز در خاندان قادری هم بود بارشاد طالبان در دهلی قدیم می پرداخت و از فنون ریاضات و اشغال صعب کماهی ربط داشت بالذات مالوف و از امرا متنفر بودی فرزندش شاه طاها متوکل زیاده از پدر قدم در تجرید و تفرید ثابت راند بزیارت حضرت سلطان المشایخ اکثر می رفت اینجا نواب مهابت خان با وی تعرضی کرد پشیمان برداشت آخر اعتقاد آورده مقبره کلان و حویلی و مسجد برای ایشان آراست وفات شاه متوکل در هزار و پنجاه مریدان بسیار از وی در عالم شایع شدند ـ

منزل چل و سوم در ذکر شاه [ص۹۵] جلال الدین محمود کهکاوی

نیز در خاندان قادری اجازت یاب بود مریدان بسیار از وی فیض صحبت وی نام آورشدند یکی ازان شاه محمد خراص از وی پسرش محمد جمال از وی پسرش شاه محمد عثمان از وی پسرش عصمت الدین غلام مصطفی صاحب نضحات القدس ـ

منزل چل و چارم

در ذکر مولانا شاه عبدالرحمان لاهوری وی جامع فضایل علوم دین و صوفی بی قید و بند و صاحب منزلت رفیع و شرفیاب دولت حضور مجلس نبوت و محفل فتوت بودهم از روح پر فتوح محبوب

سبحانی نعمات ربود سماع خوب مرغوب داشت صوفیان وقت در کمال حال وی معترف بودند شاه حسین کاروانی محرم راز و مرید و دربان و خادم آستان وی بود عقب مسجد پری که شمشیر اصیل آنجا ساخت می گردید خانقاه داشت همانجا آسوده شاه حسین در کمل پوشان آرامگاه دارد مولانا در اغلب حال بشاه حسین فرمودی که برای ما سواری مهیا ساز وی خری آوردی و طفلان را خبر کردی و سیاهی طابق بروغن کنجد آمیختی مولانا بدین روش و آرایش در هر کوی و برزن و بازار دارالخلافت گردیدی و ضرور بود که آن روز چندین از منکران زبردست در دایره اطاعت می در آمدند و نیز لازم بود که آن روز با همان سامان بر در بعضی از امرا و بر خانقاه بعضی صلحا گذر کردی کسی از جلالت قدر و رفعت شان وی یارای اعتراض نداشت ـ

تمت بعون الملک الوهاب کتاب مسمی بقصر عارفان فقیر حقیر وا مانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاء الله جلشانه بالیقین محمد رکن الدین ابن مرشد بر حق راهنمای خلایق پسندیده و مقبول بارگاه رب العالمین حضرت خواجه محمد معز الدین ابن شریعت آگاه حقایق و معارف دستگاه ممدوح مصطفی که السخی حبیب الله الراسخ فی الشریعته و الطریقت و الحقیقته و المعرفته کالخلیل حضرت قطب محمد اسماعیل حنفی قادری شطاری غزنوی ثم الحصاری از اصل نسخه مسوده مصنف علیه الرحمت در تاریخ هژدهم ماه رمضان المبارک سن ۱۲۹۱ھ در حصار فیروزه نوشت ـ

بتاریخ شانزدهم ماه شوال سنه ۱۲۹۱ هجری بمقابله برخوردار جمال الدین و ابوالحسن حسب الوسع بصحت رسانیده شد ـ

فہرست مندرجات

فهرست باب اول

فهرست باب اول تمام شد
بتاریخ چهارم یوم چهار شنبه
ماه جمادی‌الاول ۱۲۹۲ ء
از دست فقیر حقیر محمد رکن‌الدین قادری

فهرست باب دوم

منزل پنجاهم : در قتل نواب حسین علی خان بهادر بردست
حیدر خان دلاور تمام شد فهرست باب دوم
بتاریخ پنجم جمادی‌الاول روز پنجشنبه ۱۲۹۲،
از دست فقیر حقیر محمد رکن الدین قادری در
حصار فیروزه -



فهرست باب سوم

تمام شد فهرست باب سوم از دست
فقیر محمد رکن الدین -

فهرست باب چهارم

فہرست باب چہارم از دست فقیر حقیر وامانده بدست نفس شریر خاکبوس آستانه اولیاء الله بایقین محمد رکن الدین ابن مرشد برحق رهنمای خلایق خواجه محمد معزالدین ابن قطب الاقطاب شیخ المشایخ والاصفیا سلطان الاولیا الراسخ فی الشریعت و الطریقت والحقیقت والمعرفت کا انحلیل قطب محمد اسماعیل قادری شطاری غزنوی ثم الحصاری رحمته الله سبحانه علیه که مزار مبارک قبه و مسجد بعمارت پخته و احاطه تعمیر کرانده خاف و خلیفه قطب الاولیا محمد معز الدین تعمیر فرموده فقط بتاریخ پنجم جمادی الاول روز پنجشنبه ۱۲۹۲ء تحریر شده ۔

فهرست اعلام

ب

پ

ت

خ

غ

م

ن

فہرست اماکن

الف

ب

ش

ط

ع

غ

ف

ق

ی

